

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۵	در بیان پیداوار اجناس کے ایکر و مقدار پیداوار کل فصل تخمینہ قیمت	۲۷	تدبیریں بین اون کے کیفیت
۸۸	۲۷۸ تفصیل پیداوار سیوہ	۲۸	ذکر جنگل ہائی سرکاری - اگلے وقتوں کا جواب لہی گئے اون کے فہرست
۹۰	۲۷۹ تفصیل پیداوار سرکاری ہائی سسٹم در بیان پیداوار ہر قسم کی پلوں کے	۲۹	۲۷۹ حال آبپاشی چاہات - اون کے کوئلے کا ذکر چاہات خام کا بیان - اوڈون کے کیفیت سونڈیا - اور پوٹیلہ - پیرس کا ذکر رہٹ کا حال - جگو ڈھیر کہتے ہیں
۹۱	۲۸۰ ہر قسم کے نباتات کا بیان	۳۰	۲۸۰ فہرست آلات آبپاشی ہر قسم چاہات وغیرہ در بیان تالاب و آبپاشی - اور اون کے نباتات کیفیت - بہت زیادہ تالابوں کا ذکر حال کے برسی تالابوں کا بیان - فہرست تالابوں کل فصل - تعداد آبپاشی - طریقہ تشخیص جمع سابق سابق - مجوزہ حال - جس سے سختے رفع ہوئی
۹۲	۲۸۱ اون نباتات خود رو ذکر جو ہر قسم ادویہ بین - نام - نفع و نقصان تشریح قیمت	۳۱	۳۰۰ حال دریاو - ندی - نالہ - اور اون کے فہرست نام تمام نہریں کہاں سے نکلتے - کہاں کو جاتے ہیں کون کون تالاب آو سپر بنایا گیا ہے
۹۸	۲۸۲ ذکر پیدائش درختان زمینداروں کے نوچند	۳۲	۳۰۱ بیان ہر قسم پیداوار کے حالات درواج - تخم بریزی - و قلیہ رائے
۹۹	۲۸۳ تفصیل درختان کارا - اور عمدہ ہر قسم کے درختوں کے بہت - کس کام میں آتا کیا پہل ہوتا ہے - کھجور ہوتے ہیں - (اوسط درجہ کے قیمت)	۳۳	۳۰۲ تشریح شکون ایام کاشت و قلیہ رائے کیفیت آفات ارضی - و سیاہی جو ہلکتی پیداوار زراعت کو نقصان پہونچاتے ہیں
۱۰۲	۲۸۴ حالات نویلے شہار - اور بارہڑا رگہ ہر قسم دار مویشی - اور اون کے قیمت	۳۴	۳۰۳ کاشت اجناس کارو ارج - ایک فصل کا جب دوسری ہوتی ہیں - یا زمین بری کشتی
۱۰۶	۲۸۵ در بیان جانور - صحرائی - بنگاری وغیرہ	۳۵	۳۰۴ فہرست آلات کاشتکاری - جو ایک نر و ایک مادہ کو چاہیے
۱۰۸	۲۸۶ در بیان معدنیات - کہاں میں سرکادے حقوق کا بیان لوبا - سیلہ - لہر - چاند برک - تانبہ - ہر قسم بہتر - چونکہ کنکری پائے کا پتھر - ہلکے سے سفید و سرخ رنگ	۳۶	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۲۶	فہرست دربارہائی - جو ضلع اجیر میں منعقد ہوتی رہی	۵۸	۱۰ حالات تجارت - کہاں کہاں اچھے ہوتے ہیں - بیور بنو کھنڈاؤں - کس طرح زمینداروں کے ساتھ لین دین کرتی ہیں - نرخ کس وقت کا ہوتا ہے - بمقابلہ سابق اب تجارت میں کس قدر فائدہ ہے - ساہوکار کس قدر بڑھ گئے - فائدہ دینے کا انداز
۱۲۷	مختصر حالات رفقاء عام - و انتظام ملک عجب	۵۹	۱۱ نقشہ آمد رفت اجناس وغیرہ اشیاء تجارت
۱۲۸	جانب اربے ساڈر میں صاحب سب در کشتہ اجیر	۶۰	۱۲ تحصیل اجیر و نیا نگر
۱۲۹	تتمہ بیان آبادی اجیر - جو غلط وقت میں آیا اور اسکے بعد ترقی ہوئی - شہر کے باشندوں کے عام طریق اور رواج کا ذکر	۶۱	۱۳ اظہار توجہ و اوقات کا - محل بیان اجیر کے فرمان روا یوں کا
۱۳۰	ذکر خاندان دراجہ پور - جو حاکم شہر کے تھے	۶۲	۱۴ شجرہ انساب پر بھی راج چوہان
۱۳۱	در بیان سکنات مشہورہ اجیر - درگاہ خواجہ احمد اور اسکے ناقص انتظام کا بیان - دہائی و نیاں چوہان - دولت خانہ المعروف میگرن - دولت چلہ پیر و شکر - اندر کوٹ کی باڈیوں کا حال اور ان کے فہرست - درگاہ میران صاحب	۶۳	۱۵ راجپوتوں کے پیدا ہونے کا ذکر - خصوصاً چوہان کا - جو ابتدائی مورث چوہانوں کا ہے اور سکی اولاد میں تتر پال چوہان کا - مکاتے گمری واقع دکن میں دار الحکومت کا قیام کرنا اور اسکے نایک شاخ میں سی - راجہ راج کا شکر آنا اور اجیر کا آباد کرنا - اور اسکے نسل میں مشہور راجوں کا ذکر - شہاب الدین غوری کا بیان - اور اسکے بعد نام بنام بادشاہ ذکر - جو اجیر پر قابض رہی
۱۳۲	تغیرات عہد سرکار انگریزی کا بیان - فہرست و باغوں کی جو کرنل ڈگلس صاحب عہد میں تیار ہوئی	۶۴	۱۶ فہرست خاندان شاہان اجیر - مع تقدیر و مدت سلطنت - اجیر میں ابتدائی انگریزی کے کیفیت
۱۳۳	در بیان بعضی عام حالات ضلع	۶۵	۱۷ صاحبان سپرنٹنڈنٹ اجیر کے فہرست مع کیفیت عادات و خصائل جو لوگوں میں مشہور ہیں
۱۳۴	فہرست روسامی معہ مختصر کیفیت خاندان	۶۶	۱۸ در بیان قسے و لوگوں کی اجیر
۱۳۵	عدالتوں کا بیان - زمینداران کے عام خیالات	۶۷	۱۹ تواریخ قوم جاٹ - ابتدائی بیان - تفصیل کے طریق و اطوار - رسوم شادی - بیان فوسے
۱۳۶	فہرست و کلا و و مختاران	۶۸	
۱۳۷	در بیان میلہ جاٹ - کس قسم کا میلہ - کب ہوتا ہے کس مقام پر - اور اسکے مختصر کیفیت	۶۹	
۱۳۸	در بیان قسے و لوگوں کی اجیر	۷۰	
۱۳۹	تواریخ قوم جاٹ - ابتدائی بیان - تفصیل کے طریق و اطوار - رسوم شادی - بیان فوسے	۷۱	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
	بہوٹنگ - ہیپرات - منات و غیرہ گوشت مشہور		عادات و طریقہ معاشرت - دیوتا یا ان کا بیان
۲۱۵	ذکر خاص قوم میر کا	۸۰	ناطہ کا ذکر
۲۱۶	حالات ہیوم - تفصیل ہیوم - قوموار - ہیوم	۸۱	۱۶۵ بیان قوم گوجر - بشرح صدر
	گانو - ذکر عطائی کسندگان ہیوم	۱۶۶	۱۷۱ در بیان متفرقات اقوام جو کاشتکاری کرتے ہیں
	ہیومیوں کے لاگون کا ذکر جو موقوف ہو گئے	۱۶۸	۱۷۲ در بیان حال کوشش کاشتکاری اقوام
	تفصیل در اسے ہیوم دیوار	۱۶۹	۱۷۳ در بیان حال متفرق اقوام جو کاشتکاری نہیں کرتے
۲۲۱	در بیان جاگیر داران - تعداد دیہات - نام	۱۷۴	۱۷۴ در بیان ہوماری زمینداران - کون پیمان
	عطاکت زندگان جاگیر - قسم جاگیر - اوسط آمد		کس قوم کا ہی - اور اوس روز کیا ہوا کرتا ہے
	حالانہ - خلاصہ تجویز کیے جاگیرات - تقریر	۱۷۵	۱۷۵ در اجات عام متعلقہ وراثت - و تقسیم ترکہ
	پور دیہات جاگیر - تفصیل ہیوم باب و فوج		جو اکثر دیو اے مقدمات میں بطور نظیر زوج
	خرج وغیرہ - جو دیہات جاگیر سے وصول ہو		کار آمد ہیں
	تھے - تفصیل ابواب جو جاگیر دار کیا کرتے تھے	۱۷۶	۱۷۶ حالات تواریخی - مگرہ - میر وارہ - ملاکت
۲۲۹	در بیان ریزہ معافیات - گوشوارہ معافیات	۸۳	۱۷۷ باشندگان کا حال - حکومت کی کیفیت - کار
	بیان معافیات تعلقہ مکانات مذہبی - معافیات		انگریزی کا قبضہ ہونا - رزمی کا ذکر جو مان
	وام تعلق ذات - حال انتقال معافیات		در بار بار وارڈ اور میوڑسی مگرہ کا سرکاری
	تخصیص جمع - در بیان معافیات حین حیات		انتظام میں آنا - تفصیل و تعداد دیہات
	نامرضی سرکار - در بیان معافیات منظور		جسکا حاصل - جہلو ملتا ہے
	طلب - بیان معافیات جدیدہ - جاگیر معاف	۲۰	۲۰ قومی تواریخ مگرہ میر وارہ کی - اقوام جو
	دیہات - بیان معافیات دیہات جاگیر		مینا کا ذکر جہلو راد و چیتہ کبتی ہیں - اور
۲۳۵	۸۴ رجیم کے استمراران کے تواریخ - راجپوت گوت		اونکی آپکا رسم و رواج - عام رسومات عادت
۲۳۸	۸۵ اندرونی نقب کے کیفیت		اس قوم کے معزز لوگوں کے نام
۲۴۴	۸۶ استمرار دہان راجپوت راجپوت - راجپوت قوم	۲۱۵	۸۷ مگرہ - کی راجپوت پوارون کا ذکر - جنگ گوت
	کے پیدا لیش کا ذکر		دیہات - کلات - ہیومیش - دو دیگ - بویا
			وغیرہ مشہور ہیں
۲۴۱	۸۷ مار وارمین راجپوتون کے آپکا قال		۸۹ ذکر اقوام راجپوت گیلوت - جنین گوت
	۸۸ نسب نامہ شامان مار وار - موختصر کیفیت		

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون	نمبر
۲۹۶	ذکر استمرار دار سبب	۲۴۳	راہنہ ورن کا اجہرین و خیل ہونا۔ اور ان کے	۸۹
۲۹۷	ذکر استمرار دار مسعودہ		الشرام نوکری اور مال گذاری کے کیفیت	
۳۰۰	ذکر استمرار دار باگوری		استمرار دار لقب کا مقرر ہونا۔ جو وہ پورا اور	
۳۰۱	ذکر استمرار دار کرل		سببوں کی عملداری میں مال گذاری کا قائم	
۳۰۳	ذکر استمرار دار سیسودہ علاقہ ساور		ہونا۔ کماندس صاحب کے وقت میں حقوق	
۳۰۵	ذکر استمرار دار ان چوہان وینا المعروف صیہ		زمینداری کے تحقیقات۔ انگریزی عملدار کے	
	راجوسی۔ نو سر کٹر بکری۔ اجیر		میں استمرار داری کے تقرری میں غلطی ہونے	
۳۰۸	ذکر استمرار دار ان قوم چارن		۳۰ مارچ ۱۸۵۷ء کے استمرار داروں کے درجہ	
	فہرست استمرار داران کل ضلع بقید تعداد دیہات		حال۔ نقل سند جو استمرار داران کو دی گئی	
	در قبہ و آمدنی و مال گذاری		عموماً حالات اور طریق اس جناب جو قوم کے	۹۰
۳۱۰	مختصر حال ترقی کے بند و بست میں نمونہ کاغذات		طریقہ معاشرت۔ اور نشست و برخاست	
۳۱۱	در بیان نمبر داران۔ و پٹیلان۔ ہدایت		فہرست استمرار داران تعظیمی۔ و در حالت	
	گوشوارہ تعداد تحصیل دار		در میان تقسیم کا حال۔ علاقہ دار	
۳۱۲	مگرہ اور اجیر کے بولیان جو اکثر عام بول چال		ذکر استمرار دار اجینیان	
	اور عدالتوں میں بولے جاتے ہیں		ذکر استمرار دار جہرون	
۳۱۳	فہرست اول دیہات کے جن میں آبادیان صد نام		ذکر استمرار دار دیساگن	
	در بیان وجہ تسمیہ دیہات۔ فہرست دیہات		ذکر استمرار دار دھپارہ	
۳۱۴	اسما بے معنی۔ فہرست دیہات جن کا تلفظ خراب		ذکر استمرار دار گوہند گدہ	
۳۱۵	فہرست دیہات کہ جن میں سی بعد بند و بست سابقہ		ذکر استمرار دار کبروہ	
	کا نو قرار دی گئی		ذکر استمرار دار بنیاد	
۳۱۶	ذکر ان دیساگا کہ جن کے حدت جدا ہیں بلکہ اور گنوں میں		ذکر استمرار دار باندنوارہ	
	نقشہ جہج نمودہ حال۔ سو رقم سوائی جگہ دار		ذکر استمرار دار دیولہ	
۳۱۷	فہرست دیہات جن کا حاصل علاقہ بیکار کے اور لوگ		ذکر استمرار دار برے	
	نقشہ بصریح آمدنی ہر قسم ابتدائی تسمیہ		ذکر استمرار دار دیوگانو بکیر	
۳۱۸	رجسٹر ریٹہ سابق و حال ہر قسم جگہ دار		ذکر استمرار دار ریچہ بلیان متصل پالگن	



ردیف	موضوع	صفحه
۳۴۴	نقشه مخالفت اقام رقبه و غیره بند و بست سابق و حال	۱۰۵
۳۴۵	نقشه اوسط وصول شده و مخ سار	۱۰۶
۳۴۶	نقشه تعداد مالکان و کاشتکاران و اراضی زیر کاشت سوتقداد کسانه	۱۰۸
۳۴۷	نقشه اراضیات مربوطه و مینویس سوتقداد و زمین - و زمین	۱۰۹
۳۴۸	نقشه نر خالص اجناس بست باه بر سه کفیل	۱۱۰
۳۴۹	نقشه اراضی عرق تالابهای کلان	۱۱۱
۳۵۰	نقشه حالات بچه و اراضی و تعداد و جهات و غیره بمقابل سابق و حال	۱۱۲

مصنف فروری ۱۹۳۷ء عیسوی میں جب اطلب جناب الزلی مساندہ ریس صاحب بہادر کوشنر اجیر کے وہاں کے بندوبست کے لئے بعیدہ اکثر اسٹنٹی پنجاب سی بولایا گیا۔ جہاں ساڈہی تین سال تک اتفاق قیام رہا۔ بوجہ خدمات متعلقہ عہدہ تمام ضلع کے دورہ کا جو اتفاق ہوا تو تواریخی حالات اور واقعات پر افرو زورات کو سن سن کر اور پرانی علامات اور حکایات کو معلوم کر کے نہایت شوق تحریر ایک مکمل تواریخ کا پید ا ہوا اور اسی اثنا میں حضور جناب صاحب کوشنر بہادر مرحوم ج اور جناب لاٹوس صاحب یادرہم بندوبست کے مجھ کو ایما قلم بند کرنے تواریخی حالات کا ہوا۔ لہذا میں یہ شوق طبیعت اپنی واقعی کو دیا۔ مطالعہ ٹاڈ راجاں مولفہ کرنیل ٹاڈ صاحب بہادر ڈیپوٹیکل ایجنٹ۔ اور سیر المتاخرین اور تواریخ اور تارخ عبد القادر بدایونسے۔ اور ازکبرنامہ ابو الفضل۔ اور جغرافیہ راجپوتانہ۔ اور دریافت حالات تواریخی و نسب نامہ راجپوت راجپوتانہ سی جو پاس گوکل جید ہاتھ ساکن نیپالین کے ہیں۔ اور کاغذات تحقیقات لیاٹنٹ ریس صاحب بہادر کو بہ بخوبی دیکھا۔ اور کئی خاص آدمی تحقیقات و دریافت حالات کے لئے علاقہ جات میں متعین کریں۔ اور تمام ضلع میں بہت مقامات کو قریب تمام کے بحث خود دیکھا اور دورہ سے سالہ اور واقعات حالات زندگیاری۔ و رسم و رواج قومی۔ اور دریافت احوال زبانے و تحریر سی کوشنر مردمان ہر ایک قوم۔ اور اوکلی جاگوٹ کے جنگے پاس خاندانی تواریخ مکمل رہی ہی تفتیش حالات کے۔ اس قدر بہاری ذخیرہ تواریخ کا جمع کیا کہ سر دست اس کے ترتیب و تحریر میں مجھ کو سراپیکے پیدا ہو گئے۔ لیکن چونکہ بہ نسبت خستہ تمام بندوبست کے جلد تر ترتیب تواریخ کا منظور تھا۔ لہذا بحیثیت خاطر کوشش و سعی مشکاثرہ اور محنت شاہد سنی چیز ماہ کے عرصہ میں خستہ تمام کو پہونچایا۔ اگرچہ کئی مرتبہ مینی اوکے ہاتھ مقامات کو مکرر دیکھا۔ اور ہر دفعہ اپنی یادداشت اور معلومات سی حاشیہ زیادہ کیا۔ اور حتی الامکان ہر ایک امر کو می مفصل کو می مختصر اس کتاب میں درج کیا۔ لیکن بہرہ بہت سی باتیں ہنوز دل کے دل ہی میں باقی رہ گئیں کہ قلت فرصت اور طوالت کتاب مانع تھی۔ مگر نہرا نہرا شکر سی جناب بامی میں کہ محنت بار و رہو می۔ یعنی ہماری مرے اور جہربان حاکم جناب لاٹوس صاحب بہادر نے پسند اور مقبول فرما کر اور چاہی کے لئے منظور می حاصل کریں۔ جواب بمقام رنگ ر مصنف جہاں فی زمانہ اکثر اسٹنٹ کوشنر ہی طبع کر امی گئے۔ اگرچہ چھپائی عمدہ نہیں ہوئی۔ مگر وہ نقص بلحاظ صحت چھپائی کے یقین ہے کہ نگاہ ناظرین میں گنجائش پیدا ہو گیا کیونکہ بوجہ صلا و محاورات و اسما و قومی و ملک کے غیر دیس میں اس کے صحت مشکل تھی۔ میں مشکور ہوں منشی رام ناتھ صاحب۔ اور ناظر اور زیر نظر سے اجود ہیا پر شاد صاحب سپرنٹنڈنٹ کاجنوں فی مجھے کم و بیش دے شوق سی امداد دی۔ اور رادھا کوشنر منصر جو نے احوال پٹواری راجدہ کا ہی۔ اس کے محنت قابل یادداشت کہ جسے بہت کوشش کر ہی تھی۔ ہماری دوست شری رام صاحب موصوف یثاوری ساکن لاہور نے جو ہمد عینایت و محبت ایک قطعہ خستہ تمام تارخ کا انصیف فرمایا ہی بطور یادداشت و شکریہ درج کیا جاتا ہے

بمقدم سائڈش صاحب کشتی	زبے طالع مبارک میں ملک	رسید جس شوکت از سفارش	چنین ہم رہیں مجبور ہوا
منور گشت دار انجیر اجمیر	کنون اند چنین حاکم بصد	ریاں را و بد اعزاز و توقیر	کہ حاکم ضلع ضابطہ ہست
زرومی کا خدات و دورہ ملک	بگوشتیں چون رسید جو ان	مناس قید بند و بست کا	برای انصرام ہا رنگور
تد صاحب کشتی را بجمہیر	کہ در سنجے جمع افتاد از دیر	بے ترفیہ و ہقامان کم میر	ماید مستی و لوس ہوں شیر
بمنصب اسرا سستی و بخت	جنین کاری کہ شکل بود	مستقیم حقوق و جمع و حب	بکہ عام حائل ملک مذکور
شدہ ہمارا کس کو بخت خیر	بے سال رشختم با بحیر	ایتد خوشحال ملک میر و حیر	ماخذہ واقعات میر زمریر

سر تبت شد تو از بخش احمد جید	بیار بخش مستی این بدست
شد از ہمارا کسشن این کا پر خیر	خوش از ہمارا کسشن این کا پر خیر

اور اب اخیر پریدہ عاپی کہ خداوند کریم ہماری ان ہر بان حکام و صوفیہ کو جسکے ہر مانے و عنایت سی مصنف فی بعد خوشی اور سرشت انکار  
 زندگانے کار گذاری سرکار ابدیائے دین بسر کری بین بڑی ہی بڑی کہتہ بر حکمران کری کہ خوش نصیب رعایا او کی انصاف و مہربانیوں کا شاد آباؤ

### التماس

اگرچہ میں حتی الامکان محنت و اوقات میں کوشش کری ہی۔ لیکن اگر کہیں کی غلطی پائی جاوی تو ناظرین و دانش سی التجا  
 مصنف کی ہی کہ مجھی بوجہ اسلکے کہ غیر ملک کا باشندہ ہوں اور تہوڑا عرصہ بیان امی ہوئی گذر اسعاف و معذور فرماوین

میداراج کسشن ولد پنڈت راو ہاشن صاحب مدظلہ قوم پیرین کشمیری عرف  
 ساکن حال لاہور ماہ جولائی ۱۳۵۷

Handwritten notes and signatures at the bottom of the page, including names like 'Said Ali' and 'Said Ali'.

# باب اول در بیان قدرتی حیثیت و تشریح حالات ملک و انتظام

## حال و سابق

## فصل اول

### شمائل بر حالات و چہرہ جسم و حدود ضلع و آب و ہوا و بارش باران

وقفہ ۱۔ در بیان و چہرہ جسم و حدود ضلع و آب و ہوا و بارش باران  
 اوسمین اجمیر صدر مقام قرار دیا گیا تھا۔ اور متعلق اسکے تمام علاقے راجپوتانہ ضلع کانیرو در نیپور و پور و پور و غیرہ تہی  
 بین جب انگریزی عہداری بیان آئے۔ خاص اجمیر ایک ضلع قرار دیا گیا۔ اور جو حالات کہ ہر جہاں طرف بہت  
 و تصرف جہاں جگان خود مختار خارج از بریش اندیا تھی۔ وہ ضلع ہندسی سی خارج رکھی گئے۔ اسو اسطی بنکوبان  
 بیرونی حالات ضلع کا تذکرہ لکنا ضرور نہیں معلوم ہوتا۔ صرف ہم ضلع کے حالات کو تحریر کرنا مناسب دیتی ہیں ضلع اجمیر کا  
 وجہ یہ صیاف ہی کہ اجمیر کے نام سے ضلع کا نام اجمیر نام رکھی۔ جسکا طول ابتدائی کبیرہ جتا متعلقہ دوسرے تحصیل آباد گدہ سی  
 ملک ناموضع بیانیہ تحصیل اجمیر ۱۰ میل انگریزی ہے۔ اور فاصلہ عرض کا بڑی سی شرا ابتدائی ہندسی بناس جو علاقہ  
 میں واقع ہے تا علاقہ کردہ نامحقہ پیاگن ۲۴ میل انگریزی کا ہے۔ یہ تمام ضلع باہم مسلسل اور پیوستہ نہیں ہے بلکہ  
 حصہ پر ٹوٹ گیا ہے۔ ایک ٹوہہ بڑا حصہ ہی جس میں تمام دیہات متعلقہ تحصیل اجمیر اور علاقہ جات انہما داران ہتہا یہ  
 و بہرہ و پیاگن اور دیہات تحصیل نیانگر اور ماد گدہ کے شامل ہیں۔ دوسرا اوس سی چہو ما ہی اجمیر سے مشرق رو ہے جو  
 بنام ہواد لیکری کے مشہور ہے۔ جس میں علاقہ جات انہما داران ساور و جوتیان بے واقع ہیں ان ہر دو حصہ کے  
 درمیان دیہات عہداری راجہ صاحب والی کشن گدہ کے ہیں۔ اور علاقہ اودھی دیہات متعلقہ ضلع ہذا تحصیل اجمیر  
 شل چاند دلائی اور ہرہ اور خواج پورہ بہروائی کے۔ اور تحصیل نیانگر میں شل اجپت گدہ اور تحصیل ماد گدہ

مین شل گودہ کیش اور کالامان کے درمیان عمارتیں مباراجہ صاحب جیو روٹن گودہ واودی پور کے شل جزیرہ کے واقع ہیں  
یعنی جیکے چاروں جانب علاقہ عمارتیں راجپوتانہ ہی۔ اور درمیان میں بیگ کا ٹوپین علاوہ ازین دو گالو مباراجہ کشتلہ کے  
ایک قومندانی دو سرا چاند یا واس اور ایک گالو مباراجہ جیو کا موضع مان گنڈ درمیان ضلع بنائے واقع ہیں جسے  
دیوالی نو جداری وغیرہ ہر طرح کا تعلق قدرت مباراجگان کے ریاست کی سابقہ ہی علاقہ لیکڑی مین جو فصل علاقہ جمہوری پیدا  
ہے اوسے وجہ اس طرح مشہور ہے کہ سنگام مذہبی سلطنت بننے کے بعد مباراجہ کشتلہ گودہ دیا سکے وہ دیہات نکل گئے اور  
علاقہ سرواڑ پیلے ہے سی مباراجہ کے تحت تھا اور علی مین ایسا ہوا کہ کبیر کسی کا دخل ہوا کبیر کے کا چاہی جب انگریزی  
کی تو تحقیقات ہو کر جو گالو ممکن ہوئی شامل خالصہ کر لی گئی کہ جنکو سلطنت لوالیا راپنی دخل میں مستحکم رکھتی۔ ماد گودہ ساو  
ی علاقہ مین کالامان وغیرہ خود سر ہے سنگام دخل انگریزی اور سطر کے مبارکون فی اوٹکو جو شے حوالہ سرکار کیا ملا طاسر  
یہ خالصہ سرکاری ہیں اور چونکہ جمہورین گنڈرام سراز جانب مرہ دیوالی کشتلہ گودہ کے قبضہ میں تھیا ۶۰ سال بطور بیگ رہا  
بند مشہور ہے کہ اوٹے طرفے منڈیالی اور چاند یا واس جاگیر داران اور یہ اوٹین کے ریاست کے جزو سمجھے گئے تھیا  
ی مباراجہ جیو کے طرفے جاگیر ہے مگر نہ معلوم کہ کیونکر شامل اون کے ریاست کی تصور ہوا۔ اس ضلع کے جانب ترقی  
اب مباراجہ صاحب والی جی پور اور جانب جنوب مالک مباراجہ صاحب جو دپور۔ اور جانب تپیل ملک راجہ صاحب  
الے کشتلہ گودہ۔ اور جانب جنوب مبارانا صاحب والی او دپور کا ہے جو نقشہ کہنے انجیہ اٹھ میل کا بنایا گیا ہے۔  
سکے دیکھنے سے تمام ہیئت ضلع بنا کے ہلائے معلوم ہوتے ہیں کہ جگا محذب جانب شمال ہے اور مشرق جانب جنوب ہے محال  
ضلع تین تحصیل پر مشتمل ہے۔ جسکا مختصر حال نقشہ ذیل سے واضح ہوتا ہے

رقبہ	تعداد کل رقبہ	تعداد کل رقبہ	تعداد کل رقبہ	کیفیت
جمہور	۳۵۹ ۴۲۷	۵۶۲	ایک لاکھ	مشتکر دیہات جاگیر داران کے ہیں
استعماری	۸۱۹ ۵۲۳	۱۲۸۰	ایک لاکھ	
جاگیر	۱۵۰ ۸۳۸	۲۳۶		
بیگ	۱۳۲ ۹۷۸	۲۰۷۸	دو لاکھ	
بیگ	۲۰۹ ۶۹۲	۳۰۲۸	دو لاکھ	مشتکر دیہات مباراجہ و دپور و جو پور کے ہیں
بیگ	۲۲ ۳۲۹	۳۷۹	دو لاکھ	بشر صدر
بیگ	۷۹ ۲۴۱	۱۲۳۸	دو لاکھ	
بیگ	۱۷۹ ۲۷۷	۲۷۷	دو لاکھ	

## دو کر انتظام پر گنبدی سابقہ

دفعہ ۲-

اری سرکار ابد پائدار کے عہد اری سی پہلے کا کوئی کاغذ پورا نا اندرونی تقسیم ضلع کا نہیں دیکھا گیا۔ لیکن اندرون  
تقسیم ضرور سابقہ عہد اری میں جو باقاعدہ و باضابطہ تھے ہوئی ہو گئے۔ چکا پتہ اکثر فرمان شاہی اور سند و معاہدات  
پایا جاتا ہے کہ زمین دیہات کو متعلق پر گنبد لکھا ہے۔ جس قدر ہماری نظر سے کاغذات پیشین گذری اور میں پر گنبد  
پر گنبد بنایا۔ ساور مسعود اباد رام سر سیکر اجمیر کھروہ کے نام دیکھے گئے۔  
بن ابرہی میں جو ابو الفضل وزیر البر نے بنائی اجمیر کے پر گنبدوں کے نام درج ہیں۔ لاکھن۔ سوای چند نام کے باقی  
گنبدوں کے نام کے اب تیز نہیں ہوتے۔ کچھ تو غلطی و سہو کا بیان ہی یا تغیر تلفظ سے جیسے کہ مسعود اباد سی تغیر ہو  
مسعود مشہور ہے۔ مگر ہر حال ثبوت ہوتا ہے کہ اس وقت پر گنبدی تھے۔ لیکن خیر جو ایک مدت دراز تک متعارف  
پر سلطنت جو دیپور و گوالیار کے تعلق رہا۔ تو غالباً وہ سب انتظام درہم برہم ہوا۔ تیز پر گنبدی جاتی رہی ہو گئے  
ف جمیر کے چند پر گنبد اور مگرہ میں سیاور اور جھاگ کے نام مرثون کے وقت میں مشہور تھے جب انگریزی عہد اری میں  
اجمیر میں جو ایک جد اضلع تجویز ہوا تھا۔ تین مقام تحصیل کے مقرر ہوئے۔ اجمیر۔ راجگڑہ۔ رام سرا۔ اور جب کنگر  
ہوا۔ تو وہ سب اضلع بنایا گیا۔ جس کا حال آگے تحریر کرتے ہیں۔ ضلع اجمیر میں تحصیل راجگڑہ اور رام سرا بعد انتظام ملک  
ٹکے صرف ایک تحصیل جمیر کے قائم رہے جو ایک قائم ہے۔ اس وقت میں یہ تینوں تحصیل پر گنبدوں کے نام سے آئے  
تین تین پوشکا علاقہ اجمیر کے تعلق تھا۔ اور سر سیکر کے طریق دیہات شامل رام سرا ہی البتہ علاقہ جات استمرار میں  
نہ ہائی کھروہ مسعود بنایا ساور کنگر ہی جدا نام سی بولے جاتی تھے

## مگرہ کے پر گنبدی سابقہ کے کیفیت

دفعہ ۳-

پر گنبدی کہ سابقہ عہد اری انگریزی میں مگرہ اور اجمیر میں ہوئی تھی۔ اگرچہ اب یہ نہیں ہے۔ اور نہ اس کے لیے  
ورثت ہے۔ لیکن اس وقت میں اکثر اسکی ضرورت تھی اور چونکہ اکثر کاغذات میں اس کے نام درج ہیں۔ اور لوگوں کے  
بان زد میں۔ لہذا مناسب نظر آتا ہے کہ اس کے نام اور مختصر کیفیت لکھے جاویں کیونکہ وہ پر گنبدی عجیب ہے اگرچہ اس  
کا کے وجوہات اسے کاغذ میں نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ مشہور ہے۔ یا کہ فکری قیاس جاتا ہے۔ مختصر لکھا جاتا ہے کہ کل  
واڑہ میں تین تحصیل کے متعلق ہے۔ پر گنبد ہی تحصیل نیانگر تحصیل ساوٹ تحصیل یادگڑہ تحصیل نیانگر میں ابتدا پر گنبد  
وٹ کہ جسمین کل گاؤں ہمارا صاحب کے شامل تھے۔ اور دویم پر گنبد جھاگ کہ جسمین کل گاؤں ہمارا مسعودہ اور ہمارا کھروہ  
تھے۔ اور سویم پر گنبد چانک کہ جسمین کل گاؤں ریاست مارواڑ کے تھے تجویز ہوئی۔ ران بعد چہار پر گنبد سیاور کے سیدھے  
غیر آباد جیسے کہ دیہات نئی سرکار نے بسائی۔ تو ان کا حاصل ازان سرکار تصور ہو کر جدا پر گنبد سرکاری بنام نہا و  
بڑا قصبہ تمام مشہور ہوا۔ صرف فتح پور اول۔ اور نیکر آگہ جران۔ اور گوالیار ازان ہمارا کھروہ شامل رہی۔ اس میں جو  
تین جگہ ہمارا صاحب نے غیر آباد پڑی ہے اور مگرہ سرکار نے بسایا تو انکو بھی منظر تھیں حسابہ لے جدا پر گنبد بنام

شمارہ گوچران کے قرار دی گئی۔ کہ جسے نصف حاصل مبارانا صاحب کا اذد نصف حاصل سرکار کا ٹراکنو سرکار نے آیا اور باقی دیہات منسلقہ پرگنہ جو اتحاد لوٹانہ کے جو منسلقہ اوقات میں آباد ہوئی تھی جدا جدا پرگنوں کے نام سے قرار دی گئی اور سالم خالصہ سرکاری ہیں۔ تحصیل یادگہ میں جو چار پرگنہ ہیں اور پچیس سے پرگنہ میواڑ دو پرگنہ دو سالم پرگنہ منسلقہ ریاست میواڑ کے ہیں۔ چونکہ پرگنہ دو پرگنہ کے زمانہ میں جدا پرگنہ اوس علاقہ میں بولا گیا تھا۔ لہذا پرگنہ دو پرگنہ کا قیام قائم کیا اور نہ ہر دو پرگنہ پرگنہ میواڑ کے نام سے بولنی ہیں کہ سب نہیں تھا۔ اور جو چار کا نو ریاست یادگہ کے تھے اوس نام کوٹ کرانہ رکھا گیا وہیں کوٹ کرانہ مشہور کا نو تھا باقی دیہات کہ جو سرکاری تھے ایسے آباد ہوئے ہیں اور اسکا حاصل سرکار میں جمع ہوتا تھا۔ جدا پرگنہ بنایا گیا اور بہاؤ لان نام سے پکارا گیا۔ یہ نام پرانہ ہی۔ مانگت جی کے وقت کا جو ریاست تھا بالکل میں جسکا مندر مانگت دانہ پرا تھک یادگار ہے اوسکی اپنی بہالہ کے زور سے یہ دیہات اپنی تخت میں رہی ہے جس سبب سے پرگنہ بہاؤ لان قدیم سے مشہور چلا آتا ہے۔

دوسرا		کوٹوارہ نقد اور دیہات پرگنہ وار نظام سابقہ			
نمبر	پرگنہ	تعداد دیہات متعلقہ			کیفیت
		خالصہ	مشترکہ	منزلت	
۱	بیادریا اور	۱۲۸	۳	۱	دو گنا نو مشترکہ تھا کہ پرودہ اور سرکار کے حصہ مساوی ہیں اور ایک گنا نو مشترکہ سرکار اور دیہات کے حصہ مساوی ہے
۲	بارور	۱	۰	۲۰	اسکا حاصل تمام وکمال ریاست یادگہ کے حساب میں جمع ہوتا ہے
۳	جھاگ	۰	۰	۵	میںچال ان کا نو نو دو گنا نو مشترکہ تھا کہ پرودہ اور پانچ گنا نو مشترکہ تھا کہ مساوی ہیں
۴	تیزاب گیل	۱۲۹	۱۰	۱۵۸	یہ تحصیل ہے اور میں تمام جو تھے اور مندر میں نصف ہو کر شائع کیا ہے
۵	سارو سارو	۰	۱۰	۲۳	ہو کر ریاست میواڑ میں
۶	بدر گور	۰	۹	۹	یہ دیہات مابین سرکار اور ریاست میواڑ کے مشترکہ ہیں
۷	جواہر	۳۳	۰	۳۳	یہ دیہات سالم خالصہ سرکار میں
۸	لوٹانہ	۸	۱۰	۸	یہ سب دیہات خالصہ سرکار میں
۹	مندر	۴	۹	۱۳	
۱۰	مندر	۱۵۴	۱۵	۲۶۹	
۱۱	کا دگر	۰	۰	۰	یہ سب سالم ریاست میواڑ کے ہیں
۱۲	دویر	۰	۰	۱۵	یہ شرح صدر ادا
۱۳	بارور	۰	۰	۴	یہ سب دیہات سالم باز لوٹانہ کے ہیں



اول چکلہ رام سر پٹھانہ پٹھانہ پرگنہ رام سر کے نام سے مشہور ہے اور زمین قریب دیہات کے شامل ہے جو بدستور ایک چکلہ میں اور چونکہ قصبہ رام سر جو مشہور قصبہ واقع ہے لہذا اس کی نام پر چکلہ رام سر نام رکھا گیا اس چکلہ میں عموماً حیثیت زمین کے نام سے نفیس بلب شور پانی اور زمین کے واقع ہونے اور روز بروز شوریہ ترقی پر ہی جو زمین کے پہلے بندوبست میں ہے وہ بسبب پیدائش شور کے خراب ہو گئی۔ جو تالاب کہ بنائی گئے اس کے پیداواری جتنے ابتدائیں تھے اب نہیں رہے ہیں ہوتا ہی کہ پانے میں شوریہ زمین کے لئے مگر تالاب کے انور خراب ہو جاتے ہیں اور شور پانے پھوڑ کے زمین کے قوت پیداواری کو رفتہ رفتہ کم کرتا جاتا ہے اس چکلہ کا پانے اکثر شور ہے اور شیریں پانی عموماً کم۔

دویم چکلہ گنگو انہ جیہ چکلہ ہے مشہور قصبہ گنگوانہ کے نام سے نامزد کیا گیا دیہات اس چکلہ کے پہلے پرگنہ اجیر کے ساتھ شامل ہے دیہات اس چکلہ کے شمال اجیر میں واقع ہیں اور قدرے تیز اور زمین عموماً بار پانے پیداواری کے ہے اگرچہ چاہات خیر اکثر کارہائی ندی و نالہ برساتی پر کٹودی گئے ہیں۔ مگر کم اور پانے ہے کم سویم چکلہ راجگڑھ یہ چکلہ پہلے ہے راجگڑھ کی پرگنہ کے نام سے مشہور تھا۔ راجگڑھ ہر مشہور اور ہر پرانا قصبہ ہے جسے زمانہ میں راج دانی گور راجا لکھا تھا جکا ذکر اپنی موقع پر آویگا۔ آمد پانے کے اجیر اور گنگو انہ کے چکلہ سے اول درجہ کے ہے اور تالاب سے زیادہ آبپاشی ہوتی ہے اس چکلہ بیاری میں گانوگر در راجگڑھ کے اور میدان پیاگن کے شامل ہیں چارم چکلہ لشکر اس چکلہ کے ایسے خاص صورت ہے کہ باقی ضلع سے کچھ مطابقت نہیں رکھتی اس چکلہ کے زمین ریتیلے ہے اور جو قدرے حتمہ تالاب لشکر کا درمیان چکلہ کے واقع ہے لہذا اس کے نام پر اس چکلہ کو لشکر ہے مشہور کیا گیا تمام چکلہ کے زمین سرد اور بلب تراوت پانے سر سے ندی کے جو اس چکلہ میں روان ہے سیلاب کے حالت رکھتی ہے چنانچہ لشکر جو گندم ہلا پانے کے پیدا ہوتا ہے۔

پنجم چکلہ اجیر اس چکلہ میں وہ دیہات شامل ہیں جو ساگر متی ندی برساتے پر واقع ہیں اور ندی مذکور اناساگر سے لشکر پیاگن ہوتے ہوئی مارواڑ کو جاتے ہیں اور پھر آگے نولے دریا کے نام سے مشہور ہوئی ہے اور دیگر ندیوں کے لاپے برا دریا بن گیا ہے۔ دوسری طرف اسی حیثیت کے اور دیہات شامل کئے گئے ہیں عموماً چاہے زمین اس چکلہ کے تصور ہو سکتی ہے اور ساری ضلع سے خوب یہ کہ متصل تہ زمین کے چاہات سے پانے نکلتا ہے

ششم چکلہ بیاور یہ چکلہ مشہور گانو بیاور کے نام سے موسوم ہوا اور وہ تمام دیہات اس میں شامل کر دی گئے کہ جو میدانے زمین رکھتے ہیں عموماً اسے حیثیت زمین اس چکلہ کے نام سے بلب قریب ہونے پھر کے مگر سبب کثرت تالابوں کے قریب بالکل کے اس چکلہ میں تالابوں سے آبپاشی ہوتے ہیں پورب کے طرف ایک سلسلہ پیارونکا ہے اس چکلہ میں کئے عمدہ تالاب شل جوا تہ دیواناں سرینہ کاتیر گوہانہ و لوڈہ کے واقع ہیں جو بیش بارہ مہینے پانے سے بہرہ رستے ہیں۔ کم خشک ہوتے ہیں

ہفتم چکلہ چانگ مشہور گانو چانگ کے نام سے یہ چکلہ موسوم کیا گیا تمام دیہات پیارے بیاور سے جانب غرب

یعنے مارواڑ کے اسمین شامل ہیں اور بسبب کوہی ہونیکے جدا حیثیت اس چکک کے شرقی دیہات سی پائی جاتے ہیں اور مقدار پانیکے بے کم ہی۔ گوکہ چاہات باخراطین ہشتم چکک شام گڑہ شام گڑہ مشہور گانو کے نام سی مشہور کیا گیا۔ اور تمام شرقی دیہات پہاڑی شامل کئے گئے اچکا میں تالاب بہت کم ہیں۔ الا زمین اچھے ہے۔ آبپاشی چاہات سی خوب چوتی ہی نیم چکک دویر۔ دویر بڑا قصبہ ہے۔ اور اچکا میں مارواڑ کے طرف پہاڑ بہت ہیں زراعت چھوٹے چھوٹے گانو میں ہوتے ہیں جہاں زمین ہے اور پورب کے طرف یہ چکک میواڑ کے میدان سی ملا ہے۔ الا اس میدان میں اچکا کے زمین بہت تھوڑی ہے اور پائے چاہات کا بہت دور ہے کے بارش کے سال باشندگان دیہہ پر بہت مشقت ہوتے ہیں ہشتم چکک شام گڑہ یہ چکک کئے باتوں میں چکک دویر کے ساتھ مناسبت رکھتا ہی مزدور زمین پہاڑوں کے درمیان سفر کرتے ہوئے واقع ہے۔ سو اسی حد شرقی کے جو تھوڑی دور تک پہاڑوں سے پرے طرف ہے جو دیہات کر چاہات منڈلان ویلے کے آباد ہیں اوکے عہد کے سی اوسط نقص کے کم ہو جاتے ہیں اس چکک میں زیادہ ذریعہ آبپاشی چاہات ہیں یازدہم چکک سیالان یہ چکک قریب بالکل کے عہد ادنی سرکار سے پہلے ویران تھا اور دراصل زمین قابل زراعت تھوڑی ہے اور مناسبت رکھتا ہی چکک چانگ سے

### ذکر شرک ہائی اور شارع عام کا

صفحہ ۶۔

اس ضلع میں ایک شرک کلان اور بختہ جو اجیر سے جی پور کو جاری ہے۔ اور باقی شرکین بختہ و جام مقابلہ اوکے چھوٹے ہیں۔ تحصیل اجیر میں ایک گانو سے دوسری گانو میں جانے کے لئی غنمو مار رستے خام موجود ہیں لیکن تحصیل بیاور اور گڑھ میں دیہاتے رستے بہت کم ہیں۔ کیونکہ پیاری ملک ہی۔ گاؤں کا گڑھ بہت کم ہے۔ اسلئے یہاں ڈھیکا رستہ ادنی اور گھوڑی کے لئی جانے کا رائج ہے۔ زمانہ حال کے خلاف پہلے زمانہ میں راستوں کو دشوار گزار بنانا موجب حفاظت دیہہ تھا۔ اب ملک کے امن و امان میں سب راستی جاری ہیں اور مسافر بارام آمد رفت کرتے ہیں۔ وکسن صاحب بہادر نے راستوں پر اکثر بختہ تباریان اور چاہات ہوائے تھے تاکہ مسافر و گوارا لے۔ اور راستہ بیکھر ہو جاوی۔ اب ڈاک بنگلہ ہائے حکام کے آبپاشی کے واسطے یہ ہوائے گئے ہیں نقشہ کل سے ظاہر ہو ویگا۔ کہ کس قدر شرکین کس کس مقام پر واقع ہیں۔ علاوہ ازیں ریل کے شرک جی پور سے اجیر کو اسی جو توریان اکبر ہی گیلگی رسواں پورہ کر آئے پورہ کے حدود میں بنائی گئے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ ایک شاخ اجیر سے نیر آباد اور وہاں سی بیاور ہوتے ہوئی گجرات کو نکالے جاوی۔ چنانچہ نیر آباد کے لین تیار ہو رہے ہیں شرک کو نیر ڈاک خانہ بجا بجا موجود ہیں علی ہذا ڈاک بنگلہ۔ ڈاکخانہ جو اس ضلع میں موجود ہیں وہ دو قسم کے ہیں ایک جنرل ڈوم

متعلق صلح جہانگیر کا نامی متعلقہ قلعہ میں سرکار کی کاغذ بلا آوازی مختصراً روانہ ہو سکتا ہے۔ - و نقشہ منسلک کے ساتھ  
 ہیں۔ ایک مقرر کو لکھا و سرکار کا لکھن کا۔ جسے مفصل حالات واضح ہو سکیں گے۔

نقشہ حالات شہر ہمایوں									
دفتر									
کثرت	کثرت	کثرت	کثرت	کثرت	کثرت	کثرت	کثرت	کثرت	کثرت
۱	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۲	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۳	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۴	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۵	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۶	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۷	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۸	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۹	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۰	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۱	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۲	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۳	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۴	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۵	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۶	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۷	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۸	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۱۹	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ
۲۰	نقشہ	اجیر	پختہ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ	کھنڈ

یہ مسافت سرحد اس صلح کے ہے ورنہ جی پورا ہے

تحفیل نیاور			
۱	نیاگر مادگدہ	خام	کچھ درخت سابق ہین کالہ راجا اور دولان جوا
۲	میوار نیاگر	خام پختہ	عموما درخت نہیں ہین سدر تہ کالہ اور شیوور کشا
۳	مسعودہ نیاگر	مسعودہ خام	عموما درخت ہین اندی دیور
۴	اجمیر نیاگر	اجمیر پختہ	درخت ہین دولت پور شیکر انہ کچرا
۵	ماروار نیاگر	خام	کھین کھین درخت ہین دیکر دانہ کھنڈ کوشہ روہ
۶	شکر ماروار	پختہ	تھوڑی دور درخت لگے ہین کونڈ کھنڈ میدان سیکھ
۷	بنجار کیے	میوار خام	درخت نہیں ہین تھوڑی تھان دیور سارو پور

تھیں مل نادگدہ							
۱	نیانگر	نادگدہ	نیانگر	خام	درخت نہیں ہین	برکین برکین جت کٹرہ	۰
۲	دویر	نادگدہ	دویر	خام	درخت نہیں ہین	چا پلین	۰
۳	منڈان	نادگدہ	منڈان	خام			۰
۴	برار	نادگدہ	برار	خام			۰
۵	بجاریک	ماروار	سیوار	خام		دویر سیوار	۰

نقشہ دار الحانہ ہائے خلیج اجمیر									
نمبر	نام و محل حکومت	نام و محل حکومت	نام و محل حکومت	نام و محل حکومت	نام و محل حکومت	نام و محل حکومت	نام و محل حکومت	نام و محل حکومت	نام و محل حکومت
۱	صند زاجمیر	۱۸۴۵	سیچر دیو دکن صاحب	۱۸۴۵	لب شکر	۱۸۴۵	صا	۱۸۴۵	کفیت
۲	نصیر آباد	۱۸۴۱	جی صاحب	۱۸۴۱	لب شکر	۱۸۴۱	صا	۱۸۴۱	جبر نیل

[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]



## مفصل حال پوشکری متعلقہ سہ

پوشکری تیرتھ ادا ہے۔ سہانہ ہے جسکا مفصل حال زمانہ سابق کا۔ پدم پوران میں مندرج ہے۔ الا اوسوقت کے بعد جو وادھا  
 پور میں آئی کیفیت اعلیٰ استر جی رہی ہو  
 کہ برہما کے جگالی بعد انقلاب زمانہ سی سہانہ کسی وقت میں غیر آباد و جلہ لیا تھا۔ الابرور عرصہ نمٹنا چار ہزار سال کے جن  
 میں کہ جیز دہرم اسٹلک میں عام رواج پاتا تھا۔ جسے راجہ بدھ میں نامی تی بیان ایک عظیم الشان شہر آباد کر کے اپنے  
 نام پر پدماوتے بکری اوسکا نام رکھا اس شہر کے خط مشہور ہے کہ ایک لاکھ لکھ کے آبادی تھی۔ تاہم سورج گنڈ گھٹے کٹن پورہ  
 پانیہ دیہات کے رقبہ میں بعد شہر آباد تھا۔ روزند آجی سرستے مذکورن سی ہر ایک طرحے آسائش اور رونق اور  
 حاصل تھے روایت ہے کہ اس شہر میں عموماً متمول آدمی آباد تھے۔ اور جبکہ کوئی غریب آدمی باہر سے اس شہر میں بسنے کو  
 آتا تھا۔ تو نے خانہ ایک روپیہ کی حساب سی باچہ کر کے ایک لاکھ روپیہ اوسکو دیکر لیتی تھے۔ راجہ جینے تھا اور تمام رعیت بھی  
 جینے تھے۔ اس شہر کو کن تیرتھ نام سی اوسوقت میں جینے لوگ پکارتے تھے اتفاقاً کسے تیرتھ کا اوس شہر میں گزربھا اور بارہ  
 سال تک وہاں ریاضت کرتا رہا۔ لیکن چلے کے سرپریشان زخم دیکھ کر متفسر حال ہوا اگرچہ اوسنے فساد و ازمناسبت سمجھ  
 لاکن ہر اسے عرض کیا کہ یہاں کے تمام مخلوق جینے ہے اور راجہ ہی وہی دہرم رکھتا ہے۔ غیر مذہب و الیکو خیرات نہیں دی  
 لکھنا خار کٹنے سے مینی گذارہ کیا۔ اور اوسکے صدمہ سی سرپر زخم ہو گئی اوس عابد متراض کو الکن دیوتا نے غلبہ کیا جسکی  
 زخم کر می کہ بد دعاسی غضب الہی نازل ہوا۔ طوفان باد و خاک کا آیا جسے وہ عظیم الشان شہر شیم زون میں غارت کر دیا  
 اسی بدھ میں راجہ کی خاندان میں اندر سین راجہ بانی اندر کوٹ کا ہوا۔ جسکے یادگار۔ انجیر میں اندر کوٹ اب تک آباد ہے  
 ہتے ہیں کہ بعد غارت ہو جانے شہر کے ایک دراز عرصہ یہ جگہ ویران مطلق رہی اور جنگل کے ہو گئے کہ راہورون سی پہلے پدیا  
 راجپوت مارو اسٹیل میں راجہ تھے اونہیں سی ناہر راہ راجہ مند و رکوشیکا کے موقع پر ایک سفید سور نظر پڑا راجہ کو  
 قاقب میں لشکر سے جدا ہو کر بیانک دورا کہ پوشکری جنگل میں آئیو پیر وہاں سور نظر سی جب گیا۔ الاراجہ تمازت آفتاب  
 و حرارت و درسی بسبب غلبہ شنگے بیاب ہو کر گہوڑی سی او تیرکھانے کا متلاشی ہوا۔ اتفاقاً جنگل میں ایک جگہ تھوڑا سا  
 نے نظر پڑا راجہ نے ایسی وقت پر غنیمت سمجھا اور نے الفور ہاتھ دھو کر پانے اوسمیں سے پیا۔ اور پیر جو اپنی ہاتھو پر نگاہ  
 می تو وہ داغ ہوئے کہ جو راجہ کے ہاتھوں میں ہے بالکل ناپید ہوئے۔ راجہ کو کمال خوشی اوسوقت پیدا ہوئی اور یہی  
 کت اوس اب زلال کا تصور کر کر وہاں مقام کیا اور اوس شہرک سہانہ کے حال کا متلاشی ہوا۔ انجام کار شہر و سہارا  
 ال معلوم کر کے اور پنجو بے پتہ لگا کر راجہ فی ٹن کو کھوایا اور اوس شہرک سہانہ کو کہو در ایک تالاب عظیم الشان بنا دیا قیام  
 رہا ہے کہ جس رخلو کہ سیجہ پانی کا اب جاری ہے اوس سمت مٹی ڈال کر یا نیلو بند کیا ہوگا۔ کیونکہ سچو ہمیشہ نشیب میں جاتا ہے  
 غایا سابق پانے مذہی کا۔ جو اب پوشکری میں جرج ہوتا ہے اوسی سمت سے لکڑ کر جاتا ہوگا۔ راجہ فی ہر ایک سہانہ ہی اپنی ہی جگہ  
 راہور نوادی۔ اور بارہ دہرم شال موکھات پختہ کے تینوں سمت پوشکری تالاب کے تیار رہا۔ ایک سمت اد پانے کے لئے خالی  
 وادی یہ مکان اگرچہ اب بالکل نیست و نابود ہو گئی۔ لیکن اب تک دو تین جگہ یہ بقیہ جملات مکانات شکستہ کے موجود ہیں اور



ہوت سے آجک ۔ ایشی زاید عرضہ نہیں گذرا جسکوہ یا سو سال کے مدت کہہ سکتے ہیں ان لوگوں کو کتاب  
 ہی کہ ہم قدیم سی پوشکر تیرتہ کے برہمن ہیں ۔ اور جیوقت کہ کل برہمن و شرم پر منقسم ہوئی تھی ہم لوگ مثل مہار کے بنیو  
 کے ۔ یا گیا کے برہمنوں کے خارج از قسمت رکھی گئی ۔ جیوقت کہ راجہ نایر راؤنی تیرتہ کے سہاوت کیا ہم کو تلاش کر کے  
 پوشکر گرو بنایا ۔ لیکن یہ قول اونکا کئی وجہ سے قابل تسلیم نہیں سی ۔ عوام الناس میں شہوری کہ ہوت میر تھا ۔ او  
 بدھ کے میں پوشکر کے خیرات خود لینی اختیار کر لی کہ جب سی او کے اولاد قابض ہی ۔ اور رفتہ رفتہ زنا رہیں راہی  
 آپو برہمن قرار دیا ۔ یہ لوگ سکھ لو کے اولاد میں اپنی آپکو قرار دیتی ہیں حالانکہ بہاگوت سی سکھ یو کی اولاد کا ہونا  
 یا نہیں جانا ۔ یہ لوگ باہم شادی کرنے لگے ہیں جو خلاف قاعدہ برہمنان کے ہی ۔ یہ لوگ ہمراہ سیلوگان کے شادی  
 کرتے ہیں جو وہ لوگ برہمن نہیں ہیں بلکہ سرفیلے لوگوں کے سیوک کہلاتے ہیں ۔ اور سراوکیوں کے روٹی کھاتے ہیں ۔ ہر  
 برہمن تمام ہندوستان میں کہیں نہیں ہیں بخوشکر کے یا کہ ناگور مندور وغیرہ چند مقامات ماروار کے جہاں صرف دودو  
 چار چار گھر بستے ہیں ۔ اور انہیں میں سی ہیں ۔ ان کے کاڑ کا پیر انہیں شادی کرتا ہے ۔ یاڑ کے کے ان کے شادی پر نہیں  
 ہوتا جاتے ہے ۔ ہمارا جی سگ سو ائی کے وقت میں جو تحقیقات ہوئی او کے نسبت یہ لوگ روایت کرتے ہیں کہ ہمارا جہ  
 جے سگ سو ائی یہاں تیرتہ کے برہمن پر بموجب قاعدہ اشمید جگ کے لہنا چاہتا ہم لوگ مانع ہوئی ۔ تب ادھون نی جہ  
 کا نو بسایا ۔ اور ہیکو برہمنی سے کیا ۔ مگر عوام میں اسطرح پر روایت شہوری کہ ہمارا جہ پوشکر استہانکوا یا اور اپنی پوشکر  
 خاص جان کر کے ہر وقت کو دی گیا ۔ پروہت کا دانا د سالن جی پور قوم کا سیوک تھا او سنی شادی دختر پر دی پوشکر  
 ایک روز اسکا دانا وہ پوشاک شادی میں ہوئی جے پور میں سراوکیوں کے نقش پر یعنی ارہی کے آگے چھری لئی حسب عہدہ  
 قوسے جاتا تھا ۔ اور اتفاقاً ہمارا جہ یہ آتا تھا ۔ ہمارا جہ کے لگا پوشاک پر گئے اور شناخت کری شکہ ہو اور یافت کیا  
 کیا تب معلوم ہوا کہ پروہت شادی نے اپنی دانا کو دی تھے ہمارا جہ کو پہر تھب ہوا کہ یہ لوگ برہمن ہو کر سیوک کے  
 کیوں شکتہ کرتے ہیں تحقیقات کرائی گئے انجام کار ثبوت ہوا کہ یہ لوگ نے تحقیقت برہمن نہیں ہیں تب راجہ نے پروہت  
 سے اونکو ترک کر کے چوٹے بستی کے برہمنو کو پروہت بنایا جسکو ایک سہ ماہ بدی و شرم کا لکیدی

**نقل سند ہمارا جہ جے سگ سو ائی جو پاس برہمنان بستی خور**

سہ سری ہمارا جہ دہراج ہمارا جہ سہ سری سو ائی جی سگ جے دیو پچائیو درگا دل جیشن وغیرہ برہمن سنو تہ کو شہو پر شاد بنجنا  
 تیرتہ پر دہنا جی سہ سری پوشکر جے کے عوض سیرا وغیرہ بنو چکیان کے ہمارا نام سرکار نی مقرر کر می ہی ۔ سو واسطے پروہتائی کے  
 معرفت راجہ ایابل کے سے ماہ بدی ۹ سنوٹ عرض ہوئی جو آگی پوشکر جی میں ہیرا دیو پر لور وں سرکار کا پروہت ہو چک ہا  
 سو واسکو دور کیا ۔ اسواسطے فرماتے ہیں مطلب پروہتائی و اف سو کر تیرتہ پروہتائی پوشکر جے کے نام اپنی جانو  
 عوض ہیرا وغیرہ ہو چک کے پخل جانو سگ ر تیرتہ پروہتائی سہ سری پوشکر جے کے عوض ہیرا وغیرہ ہو چک کے نام اپنی ہی  
 سنوٹ بحال جانکر کر وہ کیجو ۔ درگا دل جیشن برہمن سہاؤ و خور راج دلہ سر لور ۔ گشتام دلہ کیلید اس سہاؤ  
 سہا دلہ جید ابرہمن سہاؤ و فقط

مست ازین بمنزله موئج بانیه و معاش گرد هر ژبا ردار با فرزند ان بعد چنانکه مرصحت ہوئی سو انکس کلا  
 زمان چنانکه من موجودی

از سبب نیکو زین کوی و جب نہیں سے کہ کس وجہ سی پروبتان سابق کو چنورویا۔ لیکن ان لوگوں کو بیویک لفظ  
 سو سوئیٹ کی ہے۔ سو بیویک برہمن نہیں ہوئے شوگر برہمن داخل میں۔ لیکن یو جاری دیو استمان کے ہوئے  
 جسے نہ لاکر دیو۔ یہ یو جاری بیویک میں جلو برہمن کوئی نہیں کہ کیا عیار راجہ نخت سنگ داسے جو وہ پورے برہمن  
 سنجیت دی۔ نخت کے ان لوگوں کو بیویک تحریر کیا ہے اور سام آجارت دی ہے کہ برہمنان جیوراج برہمن  
 نیو کو تیرہ گور و مانے اور اگر سیوٹ کے بات کے تبدیل کرین تو او کو مقبول کیا جاسی۔

نقل سند دوم  
 سو ست سری راجہ دہراج سرے نخت سنگ بے کنور سری بچے سنگ بچا پتو سری پور کرے راگر دیش راس  
 دشمن شہ پر شا د پتو پتیا برہمن جیوراج بڑو تم و نہرہ لو جو کوئی رفا مند ہی سے شریک کر کے مانے اور پور  
 انے کے بات کے گنجل کر می تو سیوگان کو مقبول کیو حکم ہے سبب اجیت پتو  
 اور سٹن امین جیو راجہ نخت سنگ نے برہمن برہمنک و لکلا کو پتویت بنایا اور بیویک پروبت بود و ریا

نقل سند سوم  
 سو ست سری راجہ دہراج راجہ سری نخت سنگ بے کنور سری بچے سنگ بچا پتو پتیا برہمن برہمنک و لکلا ذات  
 در بارہ کشکر پروبت بنایا ہے سو اسکا بیٹا پوٹا یا ان جائے اکی بیویک تھا تنکو دور کیا حکم ہے سٹن اکا  
 بکلا سری کہ مقام میرتا۔ لیکن عکرا داس سند پر نہیں ہو ا۔ ایک بکلا کے سر ہا پو پتو سری ہ سٹن اور جانت  
 سے علان تحریر ہوا اوسوقت کہ حاراج بے سنگ شوای نے او کو پروبتا ہی سے ترک کیا تا او ہوں نے اقرار کیا ہے کہ  
 اچوت کچو اب کے پروبتا ہی سے کچھ تعلق نہیں رہا۔ امید ہد اخلت نہ ہو گے۔

قدوم  
 شرح شریک قاضی  
 عبد الہی شہ

لک گوردھن و جو و شہو بے قوم بیویک ساکن پتو کر ایم۔ چونکہ سابق تیرتہ سو ستی سرکار حاراج دہراج سوائے  
 و دیگر کچو اب و مقصدیاں و پروبتان مامردم میک ویم۔ چنانچہ دکنیولا مامردم راہوئیک و استہ از پر و تہائی مذکور  
 اشتہ پر و تہائی عوض مامردم نہا گشتام و کسل رام و رگد اس و جیوراج مقبر شدہ قالا پر و تہائی سرکار و  
 ہواہ و مقصدیاں و پروبتان گشتام و کسل رام و رگد اس و جیوراج خواہد کہ مامردم راہوئیک م جیوراج  
 فرقہ کچو اب و مقصدیاں و پروبتان دعوی نیست و مانڈہ و من بعد و پروبتا بے مذکور و اخلت نہائیم

و قضا -

چونکہ لشکر کے گرد و بست سے گہاٹ اور مندر لاکھون روپیہ کے لاکھ کے عمدہ عمدہ مستعد دہن لہذا بنظر تشریح اون کے فہرست لکھے جاتے ہیں یہ مکانات تمام سال اکثر خالی رہتے ہیں لاکھ ہر سال کا ایک کے بیچے میں کر لشکر ہشتان کا مہا تم ہے با ترقیوں کا کثرت سے آباد ہو جاتے ہیں یہاں بہت آدمی میدان میں گزارہ کرتے ہیں۔ پراچین مکان بعض بعض جگہ پائے جاتے ہیں لیکن بسبب امتداد عرضہ دراز کے نیچے لکھے مکانات کی دہلے پڑی ہیں کوئی مندر اگلے زمانہ کا باقی نہیں رہا جو خراسان و خوارزم اور مغلیہ متعصب بادشاہوں نے اوس کے شمار کر کے مہر خروئی حاصل نہ کر ہی ہو حالیکہ کے وقت میں مندروں کے پتروں سے کچھ بنوائے گئے جو گلو گہاٹ پر متعصبانہ نشان لگوانے کے زبان زد ہے۔ یہاں برہما جے کا مندر جگہ یہ تیر تہ ہے اور بارہا جے کا مندر اٹھ ایشر مادیو کا شوالہ بہت مشہور ہیں اور نئی مندر وں میں رنگ بھی کا مندر بہت عمدہ ہے پوشکر گہر چار طرف دیو استہان قائم و مشہور ہیں جیسے کہ باب سوچنے اور ساوتری کا استہان اونچے دو ڈنگوں پر ہے ناگ پہاڑ میں ہے بہت سے دیو استہان ہیں جیسے کہ اگست منی کا استہان بام دیو کا استہان گلو ملہ پنج گند کو تم رکھے کا استہان

[illegible]











کتاب	تاریخ	توضیح	تاریخ	توضیح	تاریخ	توضیح	تاریخ	توضیح	تاریخ	توضیح	تاریخ	توضیح	تاریخ	توضیح	تاریخ	توضیح	تاریخ	توضیح
...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

[illegible]







[illegible]

نمبر	نام	تاریخ	مقام	مذہب	تہذیب	نوع	کیفیت
۱	محمد بن عبد اللہ	۱۰۰۰	مکہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک
۲	ابو جعفر	۱۰۰۰	کوفہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک
۳	ابو جعفر	۱۰۰۰	کوفہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک
۴	ابو جعفر	۱۰۰۰	کوفہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک
۵	ابو جعفر	۱۰۰۰	کوفہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک
۶	ابو جعفر	۱۰۰۰	کوفہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک
۷	ابو جعفر	۱۰۰۰	کوفہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک
۸	ابو جعفر	۱۰۰۰	کوفہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک
۹	ابو جعفر	۱۰۰۰	کوفہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک
۱۰	ابو جعفر	۱۰۰۰	کوفہ	اسلام	عربی	مذہب	نیک

[illegible]

[illegible]



[illegible]





[illegible]

نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	کیفیت
نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	کیفیت
نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	کیفیت
نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	نوع	کیفیت

[illegible]



[illegible]

در بیان پہاڑوں کے

-112-

درحقیقت یہ ضلع گویا نہی تمام ضلع میں صرف علاقہ جات اترار داران اور دیہات خالصہ چک لٹوانہ و رام سر کے تو۔  
سیدانے میں ورنہ باقی حصہ قریب ساری کے پٹاری ملک ہی۔ تحصیل ناؤ گڈہ میں بہار بہت زیادہ میں دراصل بہار متعلقہ  
سلسلہ کوہ ارارو کے ہے۔ جو دہلی تک چلا جاتا ہی۔ گوکہ کہیں کہیں بیچ میں شکست بہہ ہو گیا ہے۔ تحصیل ناؤ گڈہ کا تمام  
سطح قریب تمام کے کوہ ہے سلسلہ میں ہی لیکن متصل وادوں تحصیل ہارور کے اسکے دو شاخ ہو جاتے ہیں ایک مشرقی دوسرے  
مغربی۔ ان پہاڑوں میں درخت میوہ دار کوئی نہیں۔ البتہ لکڑی درختان دیو سارو آسن تھوڑے بکتر ہی۔ یا گیس  
بانے کے خود روشہ نہیں ہیں اور نہ کبھی برف پڑے سے کہیں چوٹے چشمہ پانی نکلتے پائی جاتے ہیں۔ جیسکے پیلے اور شکوہ  
یا کھراو اس بہرہ تھوڑا ان ناگ پہاڑ میں واقع ہیں الا یہاں اکثر زیادہ چٹے ہے اور خف ہوتی ہے۔ مشرق لین بلیا و اس  
ساروٹ بہتوں جہاں شام گڈہ متعلقہ تحصیل سیاور اور دیہات علاقہ کبروہ اور مواضعات راجلہ راجو سے سرنگر متعلقہ  
تحصیل اجیر میں ہوتے ہوئے علاقہ کنس گڈہ میں داخل ہو جاتے ہے۔ اور مشرق لین موضع کلاک و نامی و دیوکیہ و چانک علاقہ  
سیاور اور چند دیہات متعلقہ ماروار اور موضع ہیاٹوہ و ایک کھیر پڑی و چاہے کبروہ و ناگ پہاڑ و مارو آلے و ہاتیا و اس و ہیا  
متعلقہ تحصیل اجیر میں ہوتے ہوئے آگے کو نکل جاتے ہے ورمیان میں کہیں کہیں لین کا سلسلہ اور طرف ہی نکل جاتا ہے بلکہ  
نہیں رہتا اور درمیان میں کہیں کہیں چیل اور زمین میدانی ہی آجاتی ہی جیسکے ناؤ گڈہ میں گوڈہ لاکھا اور دیوہالہ کے اس میں  
سیدانی حصہ ہے یا کہ تحصیل سیاور میں جو اتراراجا و اس نیا ٹکسیدانے سطح ہے یہ لین مشرقی بمقابلہ مشرق کے بہت دشوار گذر  
اور ٹنڈ ہے چک پوٹل میں ایک بلند سلسلہ موضع ناندنی کوٹا بھی نکات کا برہ بہار نام سے مشہور ہے جو دس میل تک لہذا چلا گیا  
اور آخر کار اسے عام سلسلہ میں جا لینا ہی ساری ضلع میں بلند پہاڑ یہ ہیں ناؤ گڈہ میں برجال کا پہاڑ گورم دانٹہ مانگٹ



نمبر	تاریخ	مکان	کیفیت
۵	مادگدہ	جیجی کا گہاٹا	اسکو ڈاب کا برابری کتے میں سرکاری چوکے یہاں ہے
۶	ایضاً	کیر و نڈو نال	
۷	ایضاً	سنگ کا گہاٹا	پیلے کے زنداران کے چوکے ہی
۸	ایضاً	گوڈہ بیرم کا گہاٹا	کوئی چوک نہیں ہے
۹	ایضاً	روڈ باریکا گہاٹا	کوئی چوک نہیں ہے
۱۰	ایضاً	دویر کے نال	چوکے دویر والوں کے ہے
دفعہ ۱۳۷ -			
ڈاکر عمارات کا ساخت			

اس میں اجیر میں قدیم سے عمارت تھی اور سنگین چوہہ سی بنائیکار و لچ ہے لکڑی مکانوں میں بہت کم لگائی جاتے ہیں عموماً صرف دروازہ اور چوکہٹ ہی تمام مکان میں لکڑی کے ہوتے ہیں۔ ورنہ یہاں تختہ کا کام سنگین پائے سے حاصل ہوتا ہے جو چار پانچ گز تک طوں میں بہم پہنچ جاتے ہیں اور نہایت مضبوط ہوتی ہے۔ چوناٹی بھی پتھر سے ہوتے ہیں۔ اینٹ کا استعمال ستر وک ہے۔ لیکن اندر کوٹھ میں جو پڑانے بنیادیں مکانات کے لگتے ہیں۔ وہ خشکے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اگلے زمانہ میں جو مانو کے وقت یا اس سے پہلے پتھر اینٹ کا استعمال ہوا کرتا تھا عمارت بہت عالیشان اور بیش بہا ہوتے ہیں ایک فہرست بڑی مکانات کے لگائی جاتے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ لکھنؤ کا روپیہ کے لاکھ کے تعمیر اس جگہ موجود ہے لیکن یہ تعمیریں سال پتھر زمانہ مکات کے ہیں۔ اب نئے زمانہ کمی و کثرت سے عالیشان عمارات نہیں بنتی ہیں۔ دیہات میں زمیندار بھی اپنی مکانات کے دیوار پتھر سے بناتے ہیں لیکن اون میں چوہہ نہیں لگاتے۔ گاہے پتھر سے چھتی ہیں جو نہایت کم دیوار ہیں۔ بنیاتی میں جسکو دیے زبان میں کورہ پارہ بولتے ہیں جو نہ کہ کنگرا اور پتھر کا ہوتا ہے بلکہ قلعے کا پتھر اس ضلع میں بہت ہی اور بعض بعض مکانات میں چوہہ سے بناتے ہیں۔ زمینداروں کی گھر گھر میں عموماً کیلوسی بنائی جاتے ہیں اور جہاں کہ گھاس چھپر و کاشل چھائی کے بہم پہنچ سکتا ہے وہاں چھرون سے بناتے ہیں لکڑی کے چھت مکان کے بالکل شاد و نادر ہوتے ہیں کیونکہ مٹی نسبت کم زوری اور پتھر بہتر ہے۔ کہ پائے بارش کا اوپر سے نکل جاویں۔ اکثر زمیندار اور دھابا خونسے گھر و چھت پتھر کے یا شیون سے بھی بنے ہوئے ہیں اور زاد پیر چوہہ کوٹ دیا جاتا ہے کہ پائے بہ جاویں۔ زمیندار مکانوں کا دروازہ لکھا لیتے چوہہ روپیہ ناقص سمجھتے ہیں اسلی عموماً مشرق یا شمال روپیہ رکھتی ہیں اور خوب روپیہ لکھ لکھ کر دروازہ دوسری مکان کی مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہیں اسکو موجب لڑائی کا تصور کرتے ہیں۔ علی ہذا ایک مکان کے کیلوسے کے لکڑی کے گھر کے مقابلہ میں شکر شاد کر کے میں گھر و کوٹ زمینداروں کے عورتیں اکثر صاف رکھتی ہیں اور ہفتہ میں ایک دفعہ تو ضرور پھٹی ہیں اور دیواروں کو سیاہ





# ضلع اجیر کے قلعوں کا حال

دفعہ ۱۵-

جس قدر کہ قلعہ جات دیہات ہزار میں واقع ہیں اور ان میں بعض بعض بہت پورے ہیں چنانچہ ان کا ذکر اپنی اپنی موقع پر کیا۔ خالصہ دیہات میں تحصیل اجیر کے متعلق سو اسی ارجن پور آجکدہ اور سری نگر کے بمبھوہلی چوڑے چوڑے مشاعرہ کیوں کہ وہی شہر قلعہ نہیں مگر وہ میں الیشہ لورانی قلعہ اب تک موجود ہیں جو سابق کار آمد تھی۔ لیکن اب خالی اور ویران ناکارہ محض ہیں جن کے صراحت ذیل میں کری جاتے ہیں

## لیسٹ

نمبر	نام	تاریخ
۱	ساروٹ	بمبور ایک سو سال کے تباہ کر دیا گیا ہے۔
۲	بھون	ایضاً دو دواخان میں نے بمبور پانچ سو سال کے بنوایا تھا یہ قلعہ بھی اگرچہ سرکاری ہے لیکن بدماخان تباہ کر کے قبضہ میں ہے جو دواخان کے نسل سے ہی ٹیکا ہے
۳	پورہ	ایضاً چوٹن سال ہوئی کہ رانا بہیم سنگھ مہاراجہ نے واسطی رہائش فوج بنوایا تھا
۴	جھاگ	ایضاً چوٹن سال ہوئی کہ دیوی سنگھ تباہ کر مسعودہ نے واسطی رہائش سپاہیان کے بنوایا تھا اس کا نوین ایک سنگھ قلعہ صیاراجہ جی سنگھ سوای کا بنوایا ہو ایشہور ہے
۵	کوٹ کرانا ناڈو	راجہ مانگ والی جو دیپور نے برائی حفاظت بنوایا تھا۔ پہلے انگریزی تباہ تھا اب خالی ہے۔
۶	بگڑے	چاراچہ مانگ والے جو دیپور نے بمبور عرصہ پیچھے ۶۰ سال بنوایا تھا
۷	برار	یہ قلعہ تباہ کر بد نور نے بنوایا تھا
۸	دیکھ کر	بشرح صدر

یہ سب قلعہ حاکمان وقت کے بنوای ہوئے ہیں کہ واسطی حفاظت اور رہائش اپنی فوج کے بنوایا کرتے تھے مگرہ کے باشندگان میں سے کسی کا کوئی قلعہ نہیں ہے سو اسی خان بھون کے قلعہ کے کیونکہ ان قراقون کے لئے دشوار گذار پڑا ہے پھر قلعہ تھے

## انتظام پولیس

دفعہ ۱۶-

پہلے پولیس کا انتظام بیان ہے متعلق صاحب مجسٹریٹ کے تباہ اور سب ضرورت انتظام کے بمقابلہ حال کے زیادہ تباہ جات ہوا کرتے تھے لیکن چون کہ انتظام ملک میں ہوتا گیا تباہ تو ہوتی رہی۔ اگرچہ یہ امر کہ وقت قریب مصلحت ہے مگر اکثر ناموافق ہوا کرتا ہے بیش سے ناگوں ہر مستقل انتظام رہا ہے۔ لیکن ہماری سرکار عظمت مدار جبکہ چند عرصہ سے اس انداز و اوقات کا دیکھتی ہے۔ نوکام

انتظام تصور کر کے جو کے ذخیرہ جو کچھ کہ انتظام کا وسیلہ ہو۔ اور کو فضول سمجھا دینا ہوتی ہے جو نہ ہی بددعا شہر پاتے ہیں اور  
 رلے رہتے ہیں۔ کہاں ٹوٹا گل پریشہ خلالت ہو کرتے ہیں۔ جبکہ وہاں سی جو کی اور ٹھائی گئے اور دات ہوئے گئی۔ علیٰ ہذا تیار  
 اکثر جو کاشٹل لیے سو حقیر متعین کر سی جاتے ہیں اور سی کچھ فائدہ عام حاصل نہیں ہوتا۔ جسوقت کہ دروات ہوتی ہی۔ کا  
 لہ بدل ہوتے ہیں۔ تعاقب نہیں کر سکتے۔ ہماری زامی میں کچھ سو اور سو ہزار ان کے سرکار کو پہرے کر لے واجب ہیں اور وہ سو  
 سمجھا سترہ زار داران ہوں میان راجو تان وغیرہ شریف قوم کے ہوں مالہ اور کو ہشت اپنی عزت کا پاس ہو اور ان کے نوکری کے  
 سے اونکے بہائی عزیز رشتہ دار ہمیشہ بددعا شان کے گرفتاری جاسوسی میں مدد دے دیوں۔ شریف بیکاروں کا گذار دہی چلے۔  
 کا فائدہ یہ ہے جو

جو بیویوں کی نذرانہ کے رقم لینے تجویز ہوئی ہے۔ وہ اس خرچ میں محسوب ہو سکتے ہیں۔ اور جو کاشٹل تخفیف لے جاویں اور انکی  
 بخت حاصل ہو سکتے ہیں  
 ۱۹۱۱ء میں انتظام پولیس جدا کیا گیا اور رئیس صاحب و شرکٹ پرنسپل ہوئی جو اب پولیسکس انجٹ سرو ہی کے ہیں۔ اور انکی  
 سترہ اور صاحب نے ترقی پائی۔ جو اب تک تشریف رکھتی ہیں برستہ تحصیل میں مدد بہات سترہ زار داران حلقہ بندی  
 کے ہے اجیر میں بارہ نشستیں ہیں اور دو بیاد میں اور تین ماڈلڈ میں جنکے بہ تفصیل ہے

## فہرست اشٹیشن ہائی ضلع اجیر

صفحہ ۱۔

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	کیفیت	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	کیفیت
۱	اجیر	اجیر	۱۲	اجیر	۱	اجیر	اول	۱۲	اجیر
۲	"	گیگل	۱۳	بیاد	۲	"	دوم	۱۳	بیاد
۳	"	پوشکر	۱۴	"	۳	"	دوم	۱۴	جواہر
۴	"	سرینگر	۱۵	"	۴	"	دوم	۱۵	"
۵	"	گولہ	۱۶	ماڈلڈ	۵	"	اول	۱۶	جناکیر
۶	"	نقیر آباد	۱۷	"	۶	"	اول	۱۷	"
۷	"	مانگلیادھر	۱۸	"	۷	"	اول	۱۸	"
۸	"	پیالگن	۱۹	"	۸	"	اول	۱۹	"
۹	"	مسعودہ	۲۰	"	۹	"	دوم	۲۰	"
۱۰	"	پہنایہ	۲۱	"	۱۰	"	اول	۲۱	"
۱۱	"	گیگل	۲۲	"	۱۱	"	دوم	۲۲	"

مرتبہ کے وقت میں تہا نہ جات مندرجہ ذیل تھے اجیر پشکر انری پیلا ج بنیایہ لیکری مستودہ بیاور

## در بیان انتظام ذیل داری

صفحہ ۱۸

چونکہ اکثر ملک ہندوستان میں قدیم سے ہر ایک علاقہ میں چودہری کے اچھے نامور خاندان سے متقرر رہی ہیں تاکہ وہ لوگ اپنے ہتھ علاقہ کے خیر ہر ایک نیک و بد کے تحصیلدار کی پاس پوچھاویں۔ اور سرکاری احکام اور نئے معرفت اجرا وین اس واسطے بندوبست حال میں ضلع ہذا میں یہی بموجب منظوری گورنمنٹ کے تقرری ذیل داران منظور ہوئی اور فیصلہ ایک روپیہ جمع سرکاری پیران لوگوں کے لئے دنیا قرار پایا چنانچہ ہر ضامندی زمینداران انتخاب ذیل داران جو ہو گیا وہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ ذیل دار و ملکوتخواہ اور مستدرٹ کے جو بکتاب فیصلہ دی ایک روپیہ اوکلی دیہات علاقہ کے جمع ہر ضامندی ہو گا ہر مارچ میں صاحب کسٹرن ہذا دے سے ہر ایک ذیل دار کو خلعت اور سند اور بدانت نامہ ذیل دار عنایت ہوا اور وہ صہ نذرانہ لیا گیا۔ خلعت تین مارچ کا تھا۔ تین لکھو اب۔ دستار۔ ڈو پیچہ بنارس سے قیمتی تھنا عہہ کا جو بخت نذرانہ نمبر داران سی ہجوزا دسہین سے گنجائش قیمت خلعت بعد منہائی نذرانہ ذیل داران لگا کے گئے

## گوشوارہ انتظام ذیل داری

نام ذیل دار بقید ولایت و قومیت و سکونت	نام ذیل	تعداد و دیہات علاقہ	تفصیل دیہات علاقہ
۱۔ برناتہ سنگھ ولد جمن قوم راجپوت پکھواید ساکن	ہر مارچ	دو	ہر مارچ تنور نیان
۲۔ سانوت سنگھ ولد شیو نائیک قوم راجپوت راجپوت ساکن اجیر جاگیر دار گنلو	میں	میں	بیایہ ہاں واس مٹری ارڈر ہشمارہ رام نر دھار مرانہ جاتے اکبری کہووان بوبانے مہارے کو پایا کوڑہ لوارٹے لاڈ پورہ بوڈ پھول چھانٹے۔ چاچا واس بدھ پورہ مارو والے۔ چور سیاواس کو ہاگل کوڑہ رسو پورہ
۳۔ رام نائیک سنگھ ولد دیوی سنگھ قوم راجپوت راجپوت ساکن پکھواید ساکن	پشکر	میں	کنولای کہوری کاتے کانش بالیے سورجندہ ماند
۴۔ شونل ولد میدا قوم جا ساکن کالیہ نمبر دار درجہ	سراونہ	سائے	بہاوتہ ناہوتیلہ کمریرہ شیو پورہ نوری واس کالیہ ناکیل علی پورہ گولہ جینمانہ سرادہنہ دو مارچ پیچے ارجن پور کسر پورہ دولت کہیرہ



ردیف	نام ذیل در بقید و در قیوت یکونت	نام	تقدیر و مقام	تقدیر و مقام	تقدیر و مقام	تفصیل و مباحث حلقه
۱	تیجا ولد دیا جاشکند بیاور	بیادر	و نیانگر	مالک	مالک	اندی دیوری بیادر خاص باغیه بیادر متصل باکیر ایاک بگوان پوره متصل بیادر بهوان کبیره متصل سرلیان بهوج بیردن کبیره متصل دهور دانه اول بهشت با پیلان باس چهار دلی پرست دوارده دوزگر کبیره متصل نوندر میدراتان دوز بلیان دولت گده سنگا دوز پوره رحمان کبیره رانم کبیره سرادینه متصل بیادر سرکلو سرلیان سوباپوره شاه پوره متصل نیانگر شونانته پوره فتح پوره دوم فتح پوره اول لیون متصل نوندری گدی نیوریان گویا پوره گیش پوره نیانگر نرسنگه پوره نوندری میدراتان نوندری مالک
۲	فتاخان ولد غازیخان میرات کاشات ساکن چانگ	چانگ	لوت	لوت	لوت	بارتیه جگا باغیه شمان بنو قی میکران میدراتان تپو تپا حلقه اول جویر کبیره رتن پوره سردار رانم سرلیان ریل فتح گده گوبند پوره میران کبیره نیانگر سرلیان پوره امر گده امر پوره متصل چانگ حلقه پوره چانگ پوره چهار رانم گده متصل چانگ روپ نر سرادینه کانپوره متصل چند کبیره پوره متصل کانپورد لاپوره متصل بنپوره لاکشیا باوری
۳	روپا ولد درویش کاشات بان پوره	بان پوره	ریس	ریس	ریس	امر پوره براب پوره شاپو ویش درگا ویش دهور دانه رانم سرلیان رانم ویش رانم کبیره ویش راجا ویش سرلیان سونان خازی پوره کالیکانلر کش پوره کبیره کبیره کبیره کبیره کبیره دند لانه حلقه پوره مان پوره نرسنگه سمت پوره دهور کبیره راجده راجده سلیوره سیدره شمیر گده کورابه کبیره سلگوتان کوسری مان پوره
۴	عماد ولد کبیرات کور کاشات کبیره	کبیره	ریس	ریس	ریس	بارتیه کاشات کبیره کبیره دهور دانه دوم دهور دانه رانم پوره دودا راجپوره بوجان دهور دانه کاشات کبیره کبیره کبیره کبیره کبیره کبیره

تفصیل دیہات

نام و پلا در بقعہ  
در دیت و دیوینت  
جنگل  
در دیت و دیوینت  
در دیت و دیوینت

بارہ لیلا بارہ لوسا بارہ لوسا بارہ لوسا  
کیر و کیری کلا کیرہ نامی کلاں نامی خوزد  
انتست مسد بلاز برکباتہ بیو کیر متعل کا  
بیلر ازہ کوجران جیت پورہ متعل بیت مندر  
ما سولا رائندہ متعل باطلان رو بائیہ رتن  
سداوہ سکارہ سیکلہ سیکلہ کالیہ  
لاکینہ لاکریہ رائندہ اس رائندہ  
ایورہ متعل کالیہ اس بارہ میدا جہاں  
و نوکدہ متعل مانا نکلہ رتن پورہ راگد پورہ  
کالیہ متعل پورہ کالیہ کیر متعل شام کدہ کیر کالیہ  
لوکدہ مانا نکلہ کور کوری

جنگل  
جنگل  
جنگل  
جنگل  
جنگل

بد مانان ولد  
لکنا خان دیر  
کاتبات سکند  
بتون

بار پورہ بلائی کیرہ جلیو پورہ جیت کدہ متعل  
سور جو پورہ متعل سرینہ شاہ پورہ متعل کالکیر  
کلا مان کیرہ کتن پورہ متعل دیو اتان کور  
اکہ کدہ امر پورہ متعل کالکیرہ انالکیر اسید  
کیر کوجران سوئیال کدہ بر تو کدہ پوریا کیرہ  
بیلرون کیرہ متعل جیت کدہ جیت پورہ  
بارہ جیو نامی کیرہ کور کیرہ متعل ساروت  
ساروت ساروت اس سور بان سوسا  
رو کیر کیرہ شیو کیرہ عمر باد رے فتح  
کالیہ کیرہ متعل بار کالادہ کتیا کیرہ  
کیر پورہ متعل بتون لویانہ خاص بتون

سینا ولد تاتہا  
ویلات روڈیا  
روڈیا

بیلوان پورہ جوا جہ فاس سرینہ تارا  
کالیہ دوم باس بنیا جالیہ دوم باس لال جالیہ  
کالیہ دوم کیرہ کتیا کیرہ کتیا کیرہ جوا جہ

[illegible]

[illegible]



سابقہ بند و بست میں ملحقہ بندی پورا کران موجب تدار سے چھٹی تھی۔ کہ ایک چھوٹی سی کے علاقہ کے دیہات ایک ہی باشندہ  
ایک دوسری نہیں تھے۔ بلکہ ایک گھوٹو دوسری گھوٹو تھے۔ بعد صد بسید تھا۔ اور اکثر تھوڑا سا کہ تھوڑا سا دیہات قبیلہ  
اور دیہات ہی دیہات ایک ایک کے علاقہ میں تھی کہ مینا کام ان سے ملتی تھی مگر تھوڑا سا اب ذلہ دیہات کے  
خدا۔ اور چاہیے کہ خدا۔ علاقہ میں کرکے۔ اور مٹی الا مکان کے ایک کے علاقہ میں تھوڑا سا کہ دو تھوڑا سا کام  
دیکھیں اور تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ  
تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ تھوڑا سا کہ

نمبر	نمبر	نمبر
۱	۱	۱
۲	۲	۲
۳	۳	۳
۴	۴	۴
۵	۵	۵
۶	۶	۶
۷	۷	۷
۸	۸	۸
۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲

ردیف	نام و نام خانوادگی	تاریخ تولد	تاریخ وفات	محل تولد	محل وفات	توضیحات
۱	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۲	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۳	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۴	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۵	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۶	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۷	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۸	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۹	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۱۰	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۱۱	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۱۲	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۱۳	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۱۴	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۱۵	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات
۱۶	سید محمد علی نقی	۱۳۰۰	۱۳۰۰	کاشان	کاشان	ولادت و وفات

ردیف	نام سوار و لقبه	تفصیل و سیات	نام سوار و لقبه	تفصیل و سیات	ردیف	نام سوار و لقبه	تفصیل و سیات
۲۹	رامعلی ولد جویان	موسه و سیر	موسه و سیر	رامعلی و سیر	۳۰	رامعلی و سیر	رامعلی و سیر
۳۱	ابنامل ولد جویان	موسه و سیر	موسه و سیر	ابنامل و سیر	۳۲	ابنامل و سیر	ابنامل و سیر
۳۳	بلد و سیر	موسه و سیر	موسه و سیر	بلد و سیر	۳۴	بلد و سیر	بلد و سیر
۳۵	شیوراج ولد جویان	موسه و سیر	موسه و سیر	شیوراج و سیر	۳۶	شیوراج و سیر	شیوراج و سیر
۳۷	ماهی ازرم ولد جویان	موسه و سیر	موسه و سیر	ماهی ازرم و سیر	۳۸	ماهی ازرم و سیر	ماهی ازرم و سیر
۳۹	درگاه پرشاد ولد	موسه و سیر	موسه و سیر	درگاه پرشاد و سیر	۴۰	درگاه پرشاد و سیر	درگاه پرشاد و سیر
۴۱	میرزا حسن ولد میرزا حسن	موسه و سیر	موسه و سیر	میرزا حسن و سیر	۴۲	میرزا حسن و سیر	میرزا حسن و سیر
۴۳	حسن ولد جویان	موسه و سیر	موسه و سیر	حسن و سیر	۴۴	حسن و سیر	حسن و سیر
۴۵	سری ولد جویان	موسه و سیر	موسه و سیر	سری و سیر	۴۶	سری و سیر	سری و سیر
۴۷	حلقه بندی سواران و سیات	حلقه بندی سواران و سیات	حلقه بندی سواران و سیات	حلقه بندی سواران و سیات	۴۸	حلقه بندی سواران و سیات	حلقه بندی سواران و سیات
۴۹	برو و ولد جویان	موسه و سیر	موسه و سیر	برو و ولد جویان	۵۰	برو و ولد جویان	برو و ولد جویان
۵۱	بندمل ولد سواران	موسه و سیر	موسه و سیر	بندمل و سیر	۵۲	بندمل و سیر	بندمل و سیر
۵۳	جوانمیر ولد جویان	موسه و سیر	موسه و سیر	جوانمیر و سیر	۵۴	جوانمیر و سیر	جوانمیر و سیر

نام سوارى لقبه ولدت وقويت	تفصيل وبيات	نام سوارى لقبه ولدت وقويت	تفصيل وبيات
۵	سکه گيل گيل بونجه	۱۸	سکه گيل گيل بونجه
۶	کریم بخش ولد خدا بخش توم شيخ	۱۹	سکه اجير سواران کش پوره پوره دوازده
۷	اوليک زاتيه وکرک محل قوم برمين	۲۰	سکه لشکر گنا بیره نيندکه ببادا
۸	مولد بخش ولد اشتر توم شيخ		سکه راسم بنات چاند شيخ قديم پوره بنينور
۹	سیر و ن بخش ولد راسم اجير اس قديم سیر		سکه اجير خواج پوره پريت پوره آينه سينه
۱۰	کيا بخش ولد راسم بخش توم برمين	۴	سکه گنگور گنگور اوشره لکه
۱۱	رحمت علی ولد علام توم سيد	۲	سکه کيسر پوره کيسر پوره ساوريان
۱۲	شاد ولد راسم بخش توم کايته	۳	سکه راسم سوار خري کير تير القضا کير پوره خواج سوار خري
۱۳	کر بخش ولد خدا بخش اسم شيخ	۴	سکه خواج پوره پوره پوره پيره
۱۴	عبد الرشيد ولد خيت على قوم	۵	سکه کانيه کانيه
۱۵	محمد بخش ولد کر بخش توم شيخ	۶	سکه دورا دورا سول پوره
۱۶	محل ولد گنگار توم برمين	۷	سکه اجير جبر و سه بيا بيا ناک پوره
۱۷	آند بخش ولد بخش توم کايته	۸	سکه اجير قاضي پوره پوره نيل سوار

نام و نام خانوادگی	تفصیل و مهلات	نام و نام خانوادگی	تفصیل و مهلات
شیونیر این ولد کوبندرام قوم	عالیه اول	عالیه اول شیونیر این ولد کوبندرام قوم	تفصیل و مهلات
سید علی و لیله قوم مهاجرین	عالیه اول	سید علی و لیله قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
غلام ولد ایند قوم مهاجرین	عالیه اول	غلام ولد ایند قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
یزاب ولد جیه قوم مهاجرین	عالیه اول	یزاب ولد جیه قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
رامدیل ولد کوبند قوم بومین	عالیه اول	رامدیل ولد کوبند قوم بومین	تفصیل و مهلات
کابل ولد میرا قوم مهاجرین	عالیه اول	کابل ولد میرا قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
دینر و پ ولد جیه قوم مهاجرین	عالیه اول	دینر و پ ولد جیه قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
شول ولد مال قوم مهاجرین	عالیه اول	شول ولد مال قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
هفتاد ولد شکر قوم مهاجرین	عالیه اول	هفتاد ولد شکر قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
جیوراج ولد کاج قوم مهاجرین	عالیه اول	جیوراج ولد کاج قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
شینت رام قوم مهاجرین	عالیه اول	شینت رام قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
نزاریل ولد اودام قوم مهاجرین	عالیه اول	نزاریل ولد اودام قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات
ایونیدیل ولد میرا قوم مهاجرین	عالیه اول	ایونیدیل ولد میرا قوم مهاجرین	تفصیل و مهلات

حلقه بندی پورایان برکنه نموده

نام و قومیت	نام و قومیت	تفصیل و قومیت	نام و قومیت	تفصیل و قومیت	نام و قومیت
کوسر علی ولد الی...	کوسر علی	کوسر علی	کوسر علی	کوسر علی	کوسر علی
غلام رسول خان ولد...	غلام رسول خان	غلام رسول خان	غلام رسول خان	غلام رسول خان	غلام رسول خان
غلام ولد حیوان...	غلام ولد حیوان	غلام ولد حیوان	غلام ولد حیوان	غلام ولد حیوان	غلام ولد حیوان
سوسن سنگه ولد...	سوسن سنگه	سوسن سنگه	سوسن سنگه	سوسن سنگه	سوسن سنگه
مولا محمد ولد...	مولا محمد	مولا محمد	مولا محمد	مولا محمد	مولا محمد
پاؤ ولد...	پاؤ	پاؤ	پاؤ	پاؤ	پاؤ
چوہدری ولد...	چوہدری	چوہدری	چوہدری	چوہدری	چوہدری
بکچرام ولد...	بکچرام	بکچرام	بکچرام	بکچرام	بکچرام
سیرتبان ولد...	سیرتبان	سیرتبان	سیرتبان	سیرتبان	سیرتبان
ماملے سنگه ولد...	ماملے سنگه	ماملے سنگه	ماملے سنگه	ماملے سنگه	ماملے سنگه
چیمے ولد...	چیمے	چیمے	چیمے	چیمے	چیمے
چیمے رام ولد...	چیمے رام	چیمے رام	چیمے رام	چیمے رام	چیمے رام
چیمے رام ولد...	چیمے رام	چیمے رام	چیمے رام	چیمے رام	چیمے رام

دفعہ ۳۰۔ ذکر آب و ہوا و صحت و بیماری و بارش باران۔  
 اس ضلع کے تمام آب و ہوا تندرستے ان کے  
 کے واسطے بہتر ہیں ہے تمام کو بہت

قلعہ کے دیوار باغ میں جسے سردستی کے لئے مفید سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ہماری سرکاری ملکات اقتدار نے اس کو دیوار کے  
 زیر موسم کر دیا۔ نباتات میں رہائش گاہ کی کمی ہے۔ موسم گرما میں بمقابلہ مالک ملک کے شدت گرمی کے ثبت کم ہے۔ چنانچہ ہماری  
 سرکاری الشل اس طرح شہر ہے۔ سردیوں کی باتوں میں اور نالو اور جیروں کے گھر میں۔ سردیوں میں بیکانیر معتدل سال میں غایت درجہ  
 دیکھا۔ اخیراً دیریل اور پیلے حصہ کے لئے میں پورے موسم کے لئے لوہے کی ہٹی ہیں۔ یہاں چلتے سے شدت گرمی کے موسم میں کیا ہو بھی  
 غایت درجہ اور بھی رات تک کیسے کیسے ہو اس میں کہہ رہی ہے۔ میر جوں جوں رات جاتی ہے۔ وہ اس گرمی کے چھوڑ جاتے ہی اس  
 جوں جوں دن ختم ہوتا ہے۔ حرارت آفتاب کے پڑاؤ میں اثر کرتے ہے کہ کیا رو بجے میر لوہے میں تیروچ ہو جائے۔ یہاں کے  
 موسم میں اس ملک میں مختلف حالت کا ہے۔ اور بارشیں خیر میں اور بہتیاں ہوتے ہیں۔ اس فصل کے جو فراخ میدان  
 بلاتیرہ درختان کے واقع ہیں۔ موسم بادل کو جن میں پانے پر ہوتا ہے۔ روتک نہیں سیکتے۔ بلکہ ان کے حرارت بادل کو کم  
 ہے۔ اکثر اخیراً دیو جوں کی اخیراً اگست تک بارش ہوتے ہیں۔ اور آغاز جون یا ماہ ستمبر میں بے گادگاہ قلیل المقدار مینہ  
 ہوتا ہے۔ جو نباتات تیز پاتا ہے۔ بارش میں خاص ہوا میں مضر نہیں۔ بلکہ بڑا اور پچھلا دھڑ دھڑ کے ہوا میں پانے پر ہوتا ہے  
 اچھے بارش میں کئے سال کے بعد ہوتے ہیں۔ ورنہ اکثر کم ہوتی ہے۔ بلکہ یا پھر جتنے سال اس کا قلعے سے قحط سالی وقوع  
 میں آتے ہیں۔ ہماری تجربے کے تحت قحط سالے جو کہ ۱۸۷۱ء میں بیان ہوئی تھی۔ جس میں سردیوں میں تین سیر تک بک گیا تھا  
 سخت وقت اس فصل کے واسطی تھا پہلے اس کا کم نسبت ناک سال باشد گاں فصل نے دیکھا۔ بلکہ سناتا تھا۔ ہزار ہا آدمی قحط کے  
 مر گئے۔ اور ہزاروں مویٹے بے آب و چارہ ضائع ہوئے۔ قحط سالے کا خوف یہاں ہمیشہ مایہ حال ہے اس کو اسٹیٹ زمینداران کے  
 سفر و قیست ترقی زراعت میں کم بے نقشہ معطوف سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ۱۷ سال کے اندر کیا حالت بارش کے اور نرخ نڈکاڑا  
 جو حالت بارش کو بچو بے ظاہر کرتا ہے۔ اس فصل میں دو طرح سے قحط واقع ہوتا ہے۔ ایک خاص فصل کے کمی بارش سے۔ اور  
 کے پیداوار سے۔ دو دیگر بارشوں کے قحط سالے سے۔ قحط سالے کا آغاز جب ہوتا ہے کہ باہر مٹی ہلکے مارو زمین ایک  
 بے بارش ہو جاتی ہے ورنہ ایک تھک کو نہ مان باجرہ کے فصل بوئی جاتے ہیں۔ جو عموماً ملک کے بہتری کا ذریعہ ہے۔ آغاز موسم  
 بارش کا غنہ اور آخر کا جب نہ ہو وی تو بے قحط سالے سے وہ سال کم نہیں شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ پچھلے بڑے ہوئی فصلیں  
 بغیر آخری یا ایکے خفگ ہو جاتے ہیں۔ ایک مفصل کیفیت سو برس کے قحط سالے کے لکھے جاتے ہیں۔ جو ذیل میں منسلک ہے جو کہ  
 میں اس اخیر کے فصل کلاں میں تمام مکانات سنگین و رختہ ہیں۔ بعد موسم سرما میں سبب بلند خشک ہو جائیکے اندر مکانات کے سردی  
 زیادہ ہو جاتی ہے۔ موسم گرما میں بیعت اہل کے گرمی زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ ہوا ہمیشہ اچھے اور بافراہ پلے رہتی ہے  
 بل سے وہ گرمی جو میں ہوا کے سبب سی دوسری ملک میں اکثر موسم گرما و برسات میں واقع ہو کر تے ہیں بیان کم ہوا کرتے ہیں  
 جہاں کہ اگر افریقا میں سے ملائیں پر ہو جاتے ہیں۔ چارہ بکرت ہوتا ہے۔ کیونکہ تالا بون کے پانچا سجا اور خشکے کا سلسلہ ہوتا ہے  
 بعض مقام جہاں کثرت تالا بون نہیں ہے۔ تمام فصل میں بیل جاتا ہے۔ تحصیل نیالند اور اجمیر کے میدانی حصہ میں کوئی مقام  
 ایسا نہ ہوگا۔ کہ جس کے چاروں طرف کوش و دیردوس پر تالا بون واقع نہ ہو۔ بلکہ اکثر جگہ اس سے کہے کم فاصلہ پر تالا بون کا پانے جو  
 ہوتا ہے۔ جو باعث خشکے اور سردی کا ہے۔ پانے بری تالا بون کا بھت کے واسطے مضر نہیں۔ شمار ہوتا ہے۔ غلہ ہوا

کا پانے غیر مضر نہیں ہے۔ اجیر میں دو دہیا کھوا۔ یا چہرے کا پانے۔ اور نعیر یا دین دلوڑہ کا بیٹھا کھوا۔ اور سیا گنر میں مال  
 صاحب کے کوئی کا پانے خوش گوشت اور غیر مضر مشہور ہیں۔ اور دلوڑہ کا کھوا تو بہ تجربہ ڈاکٹر صاحبان نہایت عمدہ اور  
 کھانے کا پانے کا پانے کیا ہے۔ لیکن جو تالاب کی چوٹے میں اور اونٹن کو پانے کے اندر لے آؤ۔ اس میں پانے پیتے ہیں۔ یا جو  
 چاہت کہ آب میں۔ اور کھانے پانی مضر صحت ہو جاتا ہے اس وجہ سے لیٹاری رشتہ جسکو ناروایا یا بڑا کہتے ہیں موسم گرما میں  
 ہمیشہ ہو کرتے ہیں۔ یہ بیماری ایسے خراب اور مصیبت ناک ہے کہ جس سے آدمی ایک مدت تک بیمار رہتا ہے اور ایسے  
 نازک مقامات پر ان لوگوں کے بدن میں نکلتا ہے۔ کہ جب تک کشتے سے نہایت حیرت پیدا ہوتے ہیں بعض آدمیوں کے جسم میں بعد  
 یہ یا ۲۰ کے ایک وقت میں نکلتا ہے بعض کے زبانی پر عضو تناسل پر غور تو نکلے لسان پر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری سے  
 اس ضلع کے باشندگان کے واسطے سخت دکھ دہائی ہے۔ اس واسطے اکثر آدمی پانے چھانک کر یا مقطر کر کے پیتی ہیں۔ کہ جس سے  
 احتمال ضرر ناروایا رفع ہو جاتا ہے۔ بعض اسکو از قسم کرم جان دار کہتے ہیں بعض مادہ بلغمی قرار دیتی ہیں۔ بعض کا قول  
 کہ ناروایا بازیک کرم پانے کا ہے جو انسان کے بدن میں باہر سے داخل ہوتا ہے اور پھر پرورش پا کر اور زور پکڑ کر باہر نکلتا  
 اسکا علاج تجربت آج تک نہیں معلوم ہوا ہے۔ باوجودیکہ اسکے نہایت کثرت ہے۔ انگریزی حکیم بے علاج مجرب نہیں سمجھتے  
 ہیں اس کے کہ اس رشتہ کو آہستہ آہستہ نکالا جاویں۔ جب تک کہ کل لکھا جویں اور کوئی عمدہ تدبیر علاج کے لئے زیادہ  
 اس سے نہیں ہے جب اس بیماری کا آغاز ہوتا ہے تو مریض کے جسم پر پٹی لگاتے ہیں۔ اور پھر کسے مقام پر درم تھرتا ہے  
 جو شل آبلے کے ہوتا ہے۔ اور ہفتہ عشرہ کے بعد بوقت خارش پوست اور شقاق کا دور ہو کر مقدار دو تین انچہ کے رشتہ  
 نکلتا ہے۔ تب اسکو کسے کپڑے پر لپیٹ کر پیر اوپر سے دوسرا کپڑا باندھ دیتی ہیں۔ اور ہر روز ایک دو وقت کھول کر آہستہ آہستہ  
 جس قدر کہ نکلے نکال لیتے ہیں۔ جو عمر ناکھل آتا ہے جس قدر پیر نکلتا ہی پیر لپیٹتے ہیں۔ اگر لوٹ جاویں تو نہایت تکلیف حاصل  
 ہونے پر بار بار دوا ضرورت در اور درم پیدا ہوتا ہے۔ اور ہیومن انسا کو مرینس کہتا ہے۔ بعض مریض خصوصاً وہ ہیں  
 آدمی تالاب میں کھری ہو جاتے ہیں۔ اور جب ناروایا پانے میں آ جاتا ہے۔ تو بہت جلد نکلتا ہے۔ حتی کہ بعض لوگوں نے انکو  
 نکل پڑتا ہے۔ غایت مقدار میں سرفٹ نکلتا ہوتا ہے۔ یہ مرض صرف انسان کو ہے نہیں پیدا ہو جاتا ہی بلکہ بے کھون  
 بھی نکلا ہوا دیکھا گیا ہے۔ جو نیم ہماری چھک کے چوٹن کے لئی اکثر ایام گرما میں بطور وبا کے بکثرت ہو جاتے ہیں۔ اور  
 اکثر شقاق پائی جاتے ہیں۔ باوجودیکہ دیگر مریض مگر ویسے لوگ کھانے لگانے طرف مائل ہیں تمام ناواقف آدمی خصوصاً  
 ناواقف آدمیوں سے ٹیکا لگانا پر خوف سمجھتے ہیں۔ اگر ویسے حکیموں کے معرفت جو ہمیشہ علاج بیان کے باشندگان کا کیا کرتے ہیں  
 اور ان کے ساتھ باشندگان کا ارتباط ہے۔ اس عمل کو جاری کر دیا جاویں۔ تو بہت مفید ہوگا۔ بعض سال میں بچہ کے  
 پھیل جاتے ہیں۔ جو تھلاک ہوتے ہیں۔ سرکاری شفا خانہ بہت سی عام لوگوں کے تندرستے و صحت کے واسطے تمام قسم میں بنائی گئی  
 ہیں اور انگریزی علاج ہوا کرتا ہے۔ ادویات بھی موجود ہوتے ہیں۔ اگرچہ بہت رغبت لوگوں کے اس علاج کے خلاف  
 مگر تاہم روز بروز باعث کامیابی کے اشتغال رجوع کے ہوتے جاتے ہیں ایک قہرست شفا خانہ بات کے اسکو پروا  
 اخبار حال کے لکھے جاتے ہیں۔ ہندی اور یونانی علاج یہ شہر میں دیے طیب کرتے ہیں۔ جو مشہور آدمی ہیں وہ نہایت





[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوا تھا۔ دوسرا قحط سترہ سال کا مشہور ہے جس میں بارش کے نہ ہونے سے فصل خراب و برباد ہوئی تیار نہیں ہوئی غلات بیکار  
 ہوتا تھا کھجور کی بھرتی نہ ہوتی تھی۔ لوگوں کی درخت کا ٹکڑا اور درخت کھیر و کھجور کا پوست جیل کر روٹی بنا کر  
 کھائی۔ لباس سالکدشت کا اس قحط میں بابت کثرت چکل کے ملتا تھا اس واسطے مویشی تھوری ضایع ہوئی  
 دوسری سال بارش ہوئی اور قحط نکل گیا۔

تیسرا سترہ سال میں قحط ہوا۔ پھر براتوں طویل قحط ہوا تباہ زمانہ امتداد اس قحط کا پانچ برس مشہور ہے اور انیسویں سال اولیٰ  
 چار سال کے کتنی میں جو سترہ سال سے لیکر اسی تک رہا۔ تیسری تھوڑی بارش ہونے پر جس سے پیداوار نہایت کم ہوتی تھی  
 اور قحط تر تے پر تھا۔ چاہت سی پائے خشک ہو گیا تھا۔ مویشی کم ضایع ہوئی۔ اکثر لوگ میوڑ کو نکل گئے تھے اگرچہ تھوڑا تھوڑا لکڑا  
 نیا پورا نامویشی کو ملتا تھا لیکن اس قحط میں مویشی کم اور گاہاں زیادہ کھاتے تھے۔ جس سے دودھ سرخ نکلتا تھا اور زمین  
 دودھ سی گئے تھیں لکڑی کا چھپڑا سرخلوں تک دیتی تھے۔ غلہ ۵ مار ۶ مار بچھتہ فروخت ہوتا تھا زمیندار عمارت اور درخت گاہاں  
 دھبے کا پھل بیچ کر کھاتے رہے۔ بادرت کھجور اور کیر کا پوست بلاتے تھے۔ بہت آدمی اس قحط میں ہلاک ہو گئے اور جو بچے باقی  
 رہا لیتے تھے۔ یہاں تک مشہور ہے کہ موضع کیر پور جو علاقہ سودھ میں ہے وہاں زمیندار الینہ دو کتہ آدمی کو کھجور کھا کر کھانا  
 تھے۔ چونکہ اس ملک میں زمیندار خود سرسور ہے تھے اس واسطے اس قحط میں شکستہ حال اور بھوکے کوئی مدد نہیں کرتا تھا۔ بلکہ  
 زمینداران نے زیادہ لوٹ بھار کئے تھے

چوتھا سترہ سال میں قحط ہوا۔ لیکن یہ قحط برائی نام تھا۔ کیونکہ ۱۰ مار غلہ فروخت ہوتا تھا لوگ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے  
 نے روپیہ ایک من سے زیادہ غلہ ملتا تھا اس واسطے ۱۰ مار کا نرخ داخل قحط تھا۔ البتہ لباس پیدا نہیں ہوا اور مویشی ضایع  
 کا پانچواں سترہ سال میں قحط پڑا جس سے بہت سخت تباہی برسات میں تھوڑی بارش ہوئی۔ اور اس سے جو سبز پیدا ہوا  
 بیکار کیا گیا۔ خراب اور برباد ہونے سے فصل پیدا نہیں ہوئی۔ غلہ ۱۰ مار تک تیا۔ بعض بعض لوگ مویشی لیکر مالوہ کو نکل گئے  
 اور سو قحط غلہ اری سرکار انگریزی کے تھے کرنل مال صاحب بہادر نے تالاب بائی سندھ رجہ ذیل کے تعمیر شروع کر دی آباد  
 شیونامہ پور درانجا کہ کال میں یہ تالاب تیار ہوئی اس واسطے موضع بیاو کی تالاب کو کال کا تالاب اور موضع شیونامہ پور کا  
 تالاب کو اس محاط سے کہ اس تالاب کے تعمیر سے بہت لوگوں کے برادرش ہوئی (پروستے کا تالاب) کہتے ہیں۔ بنالو کا تعمیر  
 مقام پر بسا ہے اس کے لیے ایک تالاب معروف ہے کہ بنانا تجویز ہوا تھا اور کچھ شے ڈال گئے تھے۔ لیکن پھر کے سبب  
 معروف رہا اب وہ جگہ جہاں شے ڈال گئے تھے بنام ڈگے مشہور ہے۔ دھرم پور دینے لنگر مغلان جادری کر کے ضرورت

اس قحط میں نہیں ہوئی  
 چھٹا سترہ سال میں قحط نمودار ہوا تھا بارش کم ہو گئی لباس خشک ہو گیا۔ اس واسطے مویشی ضایع ہوئی لیکن نہ قحط برائی نام تھا  
 کیونکہ غلہ ۱۰ مار فروخت ہوتا تھا اور سرکار کے حاجت نہیں ہوئی اور دوسری سال قحط جاتا رہا  
 ساتواں سترہ سال میں بشرح صدر قحط تھا۔

اٹھواں سترہ سال میں قحط ایسا ہوا کہ آجک لوگوں کو صدمہ زد کا دلیر اثر دیا ہے اور حالت لوگوں کے اب تک کال

پر نہیں پہنچی۔ اس قحط میں اول ششما کے اخیر پر فصل ربیع میں ٹالہ باری ہو کر غلہ پیداوار خراب ہو گیا اور پیداوار کم ہوا پھر ششما میں صرف ایک بارش خفیف ہوئی اور ہر دو فصل میں پیداوار نہیں ہوئی۔ بعد اوسکے ششما میں بارش تو زیادہ ہوئی لیکن فصل خریف کو تلخ کیا گئے غرنیکہ ایک ٹالہ باری سے اور دو فصل مہم پیداواری سے اور چوتھا فصل کے مہم سے ضائع ہوا اس واسطے یہ قحط ششما کے قحط سے بہت سخت تر غلہ ہم مار فروخت ہوتا تھا اور علاوہ اس دشت و انسر اور گھٹن وغیرہ کا پہل اور پوت پیکر روئے کے ساتھ اردین ملا کر کہاتے تھے۔ بہت لوگ مر گئے اور سونے سے نہایت کثرت سی ضائع ہوئی۔ اس قحط سالے میں اگر غلہ آری سرکار کے اسٹاک میں نہ ہوتے تو اسٹاک کو آباد دیکھنے کا موقع ملنے عرصہ دراز لے لیتا۔ لیکن سرکار کے نظریہ پرورش اور اتقات سے بچہ ملک بچ گیا۔ شہرک ماہ گڈہ کا بنانا اور سرکاری کار و ار کے مرمت شروع کر دی گئے تھے۔ جو لوگ جوان اور تندرست تھے شہرک پر کام کر کے مزدوری پا کر اوقات اپنی بسر کر لیتے تھے۔ اور جو ضعیف و بیمار وغیرہ معذور لوگ تھے ان کے واسطے دہرم پورہ جاری کر دیا تھا انہیں وہ لوگ دیتی تھے اور ملک کے آئی کے روئے روزمرہ تیار ہو کر ان کو کھلائے جاتے تھے۔ اور علاوہ اسکے بجای نرخ بہار کے غرنیکہ روپیہ اسٹاک سرکار سے لوگوں کو ملتا تھا۔ یہ غلہ اگر دسی مثلاً خرچ کیا گیا تھا۔ حاصل سرکار کے وصول میں سنبھل نہیں ہوئی جس قدر روپیہ ادا کر سکے لیا گیا۔ غرنیکہ ہر طرح سے ان کے زحمت میں کوشش کر دی گئے۔ لیکن تاہم ہزاروں آدمی مالوہ کو کھل گئے۔ ہزار ہا مر گئے صد ہا گھر ویران اسٹاک و نہایت میں نظر آتے ہیں۔ جو اس خوفناک وقت کے شہادت دیتی ہیں۔ لاکھوں روپیہ زمیندار و پیر قرض ہو گیا۔ بہت سے زمین ماہ جوئے پاس بہن و بیچ ہو گئے زمیندار اس وقت سمجھتے تھے کہ جیسے ہے تو جہاں ہے۔ برجہ کہ سرکار نے بہت پردریش کے۔ مگر جو ایک غیر وجہ انتظام کو رواد کیا وہ تمام لوگوں کے دلوں کو پائید اور نفرت دہندہ ہے۔ جو نابالغ چھو کر یں چھو کر یں صاحبان شش کے حوالہ کر دی گئیں اور وہ سینا بنائے گئیں اگر ان کے پردریش بارش مذہب ہوئے تو نہایت خوشی اور محبت کا باعث ہوئے۔ ششما میں جب بارش ہوئی تو لوگوں کو سرکار تعاونی مل گئے کہ بیل لیکر زراعت میں مصروف ہوں۔ چنانچہ سورت آبادی کے شروع ہو گئے۔ علاوہ ہزاران چھوٹا لیا کہ صدہ قحط سالے مذکور سے زمینداران جمع مند و بخت سابق کے نہیں دیکھتے اور چونکہ مسعود و بخت ششما کے گذر چکے تھے اس واسطے جمع میں قریب سویم عرصہ کے تخفیف کر کے ششما میں ہی بند و بخت سرسری کر دیا گیا۔ اب اس وقت یہ ملک اوسط درجہ کے حالت میں ہے یقین ہے کہ اگر تھوڑا عرصہ اور اسی طرح کے حالت میں گذرے گا تو یہ لوگ اپنے خوشحال ہوں گے۔ چونکہ اسٹاک میں غنقریب رمل جاری ہوا چاہتے ہے اس واسطے یقین ہے کہ یہ ملک آئندہ ایسے مصیبت میں گرفتار نہ ہوگا لیکن کے اتفاق سے اگر کوئی پھر زمانہ سنبھلے گا آجادی تو میری دلت میں بجای تعمیر شہرک وغیرہ کے یہ نہایت معلوم ہوتا ہے کہ جاہات موجودہ کو زیادہ کہو و کر عقیق کرنا یا جاہات جدید کا بلشت لگانا بہتر ہوگا۔ کیونکہ اسٹاک میں جس قدر جاہات ہیں ان میں برائی نام میں عقیق نہیں ہیں مگر تاہم قحط میں انہیں زراعت نظر آتے ہیں۔ اگر تو پرا عقیق کر دیا جادی کا اور بلشت چاہا ہو جاوے تو یقین ہے کہ جس قدر اثر قحط سالے کا گذشتہ میں ہوتا رہا ہے آئندہ نہ ہو سکے گا۔ باقی مراعات پر دریش وغیرہ کے کچھ نئے بات نہیں ہے۔ اور بچہ امر ہے لائق اظہار ہے کہ اسٹاک میں زمینداران تلخ کو بالکل نہیں مارتے

بلکہ اوس کے بارے میں تو حد یہ نہیں کرتے کہ جس سال میں کہ منج کے اندھ ہوا اس بات پر ہر دس سال کا کہ صرف چھ ماہ پر زمینداران  
منج کو بارہ سٹیل بیغایدہ سے ملکہ اس میں سخت نگرانی مطلوب ہو گئے +

### ذکر جنگل ہاشمی سرکاری

دفعہ ۲۶ -

اس ضلع میں قبل از انگریزی عملداری کے کوہستان پر عموماً سرکاری مداخلت رہا کرتے تھے۔ لیکن عملداری انگریزی ہو  
تو دیہات کے مدبندی کر اسی گئے تب بھرتا کے سرکاری کوئی جنگل ایسی قبضہ میں نہیں رکھا تھا اب تین سال ہوئے  
کہ ایک محکمہ صاحب سہم تن کے نام سے ضلع جمیر میں جاری ہوا جسے افسر میر صاحب میں ادنیوں نے درختوں کے لگانے میں  
بہت کوشش کری ہے۔ حد و مال بیڑ کے مدار صاحب کا بیڑ اور شیر مو ابارنگ کے اور تارا گدہ کا بیڑ اور اور متفرق  
مطلقات اراغے درختوں کے لگانے کے لئے اپنے قبضہ میں کر لئے تحصیل ساویر میں پانچ کا بیڑ اور تارا گدہ میں پانچ کا  
درختوں کے جدا وادی کے لئے زیر حفاظت رکھا ہے اور کوئی خاص ملکیت سرکار نہیں ہے ایک فہرست اون اراضیات کے  
لکے جاتے ہے جو واسطے لگانے درختان کے تجویز ہوئی ہیں جو فست درخت آئندہ کے زمانہ میں تیار ہو جائیگی تب  
کہ وہ فائدہ بخش ہونگے۔ لیکن فی الحال بیان کے زمیندار اس محکمہ کو نہایت ناگوار ہے دیکھتے ہیں اور سخت برائی  
عموماً نقصان کے کاہنیں ہے۔ لیکن بعض دیہات کے غریب آدمیوں کا گدارہ گپاس لکری انہیں بیڑوں سے ہوا  
نہا۔ وہ بیک تنگ حال ہیں۔ فحوظ سائے کے دیوں میں عموماً آتش بیڑوں کے لکریوں سے زمینداروں کا گدارہ ہوا ہے  
وہ تمسک کرتے ہیں کہ یہ بیڑ ہمارے ہی ہوں جو تکلیف کے وقت ہماری قوت گذار سکے حامی ہوتے ہیں

### فہرست دیہات جمین اراضی درختان کی لگانی کی لمی تجویز ہوئی ہے

نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

[illegible]





ہے۔ دواں بذریعہ جس۔ دوم بذریعہ رٹ کے۔ جس میں بچے دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سوئڈا دوسرا بوتلا جس۔ سوئڈا جس اس واسطے موضوع کیا گیا ہے کہ جبکہ ذریعہ سی صرف ایک آدمی آبپاشی کر سکے۔ سوئڈا جس بمعینہ مثل دوسری چر کے ہوتا ہے۔ صرف اوسمین ایک طرف مثل سوئڈا ہاتھ کے چمڑے کے ٹوٹی سے لگا دی جاتی ہیں۔ اور اوس کے دھانہ پر ایک سمت رسی باندھتی ہیں۔ یہ سوئڈا ہمیشہ ہر وقت آبپاشی اندر کے طرف رکھتے ہیں اور وہ رستے لاؤ کے ساتھ آخر پر باندھتی ہیں فائدہ اسکا یہ ہے کہ جب پانی بہر کر جس اوپر آتا ہے۔ تو یہ رستی سوئڈا کو نیچے نہیں گرنے دیتے تاکہ پانی لکھا دی۔ اور جبکہ جس بالکل اوپر پہنچتا ہے تب بوجھ اس کے سوئڈا نیچے ہو جاتا ہے پانی اوس کے ذریعہ سے لکھ کر خود بخود دھانے میں گر پڑتا ہے۔ اور بذریعہ دھار کے بہتوں میں پہنچتا ہے۔ مالک چاہے صرف بیلوں کے ہاتھ کے میں رہتا ہے۔ جس سے پانی کے گرائیے اوسکو کچھ فکر نہیں ہوتے۔ عموماً اس سوئڈا جس میں ایک جوڑی بیل کے لگاتے ہیں۔ بیلوں کو ہاتھ کر نیچے سارن میں لیجاتے ہیں۔ اور اوپر پانی جس سے لگتا ہے۔ تب اوٹا بیلوں کو ناتھ بڑا کر اوپر کو کھینچتے ہیں۔ بیلوں کو اس وقت مکوس کشید سے نہایت تکلیف ہوتے ہے جو دیکھے نہیں جاتے۔ اور مشہور ہے کہ دس قسم کے ترک سہی آدمی عمر بیل کے رہ جاتے ہے۔ ایسے حرکت اکثر وہ لوگ کرتے ہیں کہ جبکہ یہاں صرف ایک جوڑی بیل کے ہے یا ایک آدمی ہے اور زمیندار بسبب رواج کے اس امر کو ناگوار نہیں سمجھتے۔

مگر اس سوئڈا جس میں ایسے ایک اور قاعدہ ہے۔ کہ جس سے بیلوں کو اوٹا نہیں جاتا پڑتا۔ جسکو چوڑے کئے کہتے ہیں یعنی جب کہ بیلوں کو ہاتھ کر سارن پر لیجاتے ہیں تو پانی تو جس سے لکھتا ہے تب فوراً لاؤ کو جو سی سے جدا کر کے اور سہرا لاؤ کا بڑا کر دھانے کے طرف لیجاتا ہے۔ اور تاکہ جس نشین ہو جاوی اور اس عرصہ میں بیل از خود جدا کر کے متصل آ جاتے ہیں۔ تب وہ بیلوں کو پیر کر اور رسی کو ایک کیل جو بے میں الٹا کر پیر بیلوں کو لگتا ہے۔ اگرچہ یہ ترکیب اچھے ہے اور بیلوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ لیکن بسبب اسکی کہ مالک کو زیادہ تکلیف ہوتے ہے لہذا اس طرف لوگ کم توجہ کرتے ہیں اور بیلوں کے حق میں بیدردی روا کرتے ہیں۔ جسکا نتیجہ اوس کے جلد کم زور ہو جانے سے خود اوس کے لئے ناقص پیدا ہوتا ہے۔

دوسرا بار رٹ عموماً اون چاہات پر لگائی جاتی ہے کہ جہاں پانی نزدیک اور اٹوٹ ہے۔ کیونکہ رٹ کے ذریعہ سے پانی زیادہ لگتا ہے۔ جو نہرات جاری رہتا ہے۔ اور جس سے مسلسل پانی نہیں لگتا ہے۔ زمیندار مسلسل پانی کو بہتر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ خشک نہیں ہوتا۔ برعکس چر کے پانی کے کہ کسے قدر توقف کے بعد جو پانی آتا ہے تو اول کا پانی کے قدر جذب ہو جاتا اور دوسری مرتبہ کا پانی پراوس زمین میں گئے قدر جذب ہوتا ہے۔ رٹ میں بمقابلہ جس کے کم خرچ ہوتا ہے اور بیلوں کو تکلیف کم ہوتے ہے۔ پہلے زمانہ میں تیس سال سی پانچ چہرہ روپیہ میں جس بنجاتا تھا اب بسبب گرانے چمڑے کے بیٹیں روپیہ تک لاٹ لگ جاتے ہے۔ اس وجہ سے زمیندار لوگ چاہے زراعت میں کثرت خرچ سے کم منافع بمقابلہ سابق حاصل کرتے ہیں ذیل میں ایک نقشہ لکھتے ہیں کہ جس سے واضح ہو و لگا کہ ڈیمپٹر اور جس میں پہلے بقدر لاٹ خرچ ہوتے ہے۔ اور اب بقدر بڑھ گئے ہے۔ علاوہ ازیں جن جن اجزاء اول سے کہ وہ بنتے ہیں اوس کے نام یہ لکھے جاتے ہیں اور ہر ایک کے جدا جدا قیمت تحریر ہوتے ہے

[illegible]

نمبر	نوع	تفصیل	تاریخ	محل	ملاحظات
۱۲	چھبیرا	بک	۲۰	۲۰	۲۰
۱۳	بارون	۲	۲۱	۲۱	۲۱
۱۴	لڑتہ	۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۵	پارچہ	۱۱	۲۳	۲۳	۲۳
۱۶	بانکے	۱۶	۲۴	۲۴	۲۴
۱۷	چھبیرا	۱۷	۲۵	۲۵	۲۵
۱۸	مٹکا	۱۸	۲۶	۲۶	۲۶
۱۹	کھور	۱۹	۲۷	۲۷	۲۷
۲۰	مٹکا	۲۰	۲۸	۲۸	۲۸

نمبر	نوع	تعداد	کیفیت	تعداد	نوع	کیفیت
۱	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۲	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۳	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۴	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۵	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۶	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۷	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۸	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۹	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۰	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۱	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۲	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۳	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۴	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۵	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۶	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۷	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۸	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۱۹	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی
۲۰	پیشانی	۱	پیشانی	۱	پیشانی	پیشانی



پڑنے والا نوکیر کے لیے ملاف ہے۔ لیکن قحب بہرہ کہ عبادت تعمیر حال کے سابقہ تعمیر نہایت مضبوط ہی ہال  
برسی بڑی بہاری خیرون ہاگر اوسکے پیچھے برابر بہاری پشتہ مٹی کا باندھا ہے۔ یا نیلے سیسے کو وہ لیستہ روکتا ہے اور  
پائیکے ظالم اسوا ح کو آگے کے پتھر کاٹتے ہیں۔ چونکہ مطلق بہین نکا یا سی اور پتھر کو باہم وصل ہے نہیں کیا ہے۔ لیکن  
نہیں کہیں درمیان لیستہ کے ایک دو جگہ دیوار خستہ سے بظاہر ایسی بنا دی ہے

۶	۵	۴	۳	۲	۱
نام گور	الفا	خیرون	میاور	راکس	نام جگہ
مذہب	جور	خیرون	دولت	راکس	نام گور
آلات	آلات	آلات	آلات	آلات	نام تالاب
کیفیت	کیفیت	کیفیت	کیفیت	کیفیت	کیفیت

اں جن سے تالاب بنام اما ساگر بنام اخیر واقع ہے جیتہ تالاب اناراجہ جو بان نے بنوایا تھا اور اسکے ہال  
مرکبیت اور حکامات نو و دہاش حکام کے سے ہوئی ہیں اور اوسکے بھو زمین ایک باغ ہے۔ جو بہام دولت باغ  
معروف ہے۔ اس تالاب سی اخیر حاس میں باغوں کو اور کار کا کھنڈ آہیاشی ہوتے ہے اور کئے چاہات و کھنڈ  
پانے جاتا ہے اور وہ پانے آہنوشے میں کار آمد ہوتا ہے

سیر عکساری سرکار میں یہ پتہ قاعدہ پانے جمع رکھنے کا اور تالاب بانے کا بند ہوا چنانچہ کرنل مال صاحب کرنل  
اوس صاحب بہادر نے یہ سہ تالاب ملاگت سرکار تعمیر کرائے اور زمانہ حال میں بعد کھتر ساڈس صاحب بہادر  
کھتر صلح اخیر جارتالاب کلاں جتین بہت افراد سے ذخیرہ پانیکا رہے گئے تیار ہوئی ہیں اور یقین ہے کہ ہزار ہا سال یہ  
حیاض اور نیل نام نشان یادگار رہے گا سیر کا تالاب جالیکا تالاب جالیکا تالاب جالیکا تالاب جالیکا تالاب  
سیر۔ علاوہ تالابوں کے ایک اور قسم کا بند سرکاری عہد میں ایجاد ہوا جکو رپٹ بولتی ہیں۔ جس نام میں کہ آمد پانیکا  
زیادہ ہو دی اوسکے اندر پانیکا ماسنی بند لگا دیا جاتا ہے اور اوسکا فائدہ یہ ہے کہ وہ نہ پانے سے پھر کر اگر پانے زیادہ  
تو بند مذکور کے اوپر سے ہو کر نکل جاتا ہے۔ ورنہ پانے اندر نہ لے کے پھرا رہتا ہے

اور اوس نالہ کے کنارہ پر اوڑھ مانی قائم کر کے نل چاہ کے پانے اوسکا کھنڈ کھنڈ میں لیجاتے ہیں اور بعض جگہ مثل  
تالاب کے اوسکے پچھلے طرف موری ہوتے ہے اسکو یہ ایک چوڑا تالاب سمجھنا چاہیے اب اس نل میں کئی  
تالاب حسب ذیل ہیں

نقشه مشورته آبپاشی مالابسلح احمیر

اراضی اکثر زمینانی با شش کا بهر چاهابی او حیکه یاه اکثر  
میں خشک ہوتا ہی تو فصل ربیع کاشت ہو جاتی ہے

و لو اریان مالاب

چاک اراضی آبپاشی



نمبر	نوع	مقدار تالاب ہاشمی جگا آبیا نہ تغیراتی		مقدار تالاب جگا آبیا نہ تغیراتی زمین ہوا		میزان کل	کیفیت
		سہ کار	گالواری	سہ کار	گالواری		
مقدار	روپیہ	مقدار	روپیہ	مقدار	روپیہ	مقدار	روپیہ
۲۳	۱۱۱	۱۳۳	۱۱۱	۲۳	۱۱۱	۲۳	۱۱۱
۱۵۲	۱۱۱	۲۵	۱۱۱	۱۹۶	۱۱۱	۱۹۶	۱۱۱
۱۰۱	۱۱۱	۱	۱۱۱	۱۰۵	۱۱۱	۱۰۵	۱۱۱
۲۹۶	۱۱۱	۱۵۹	۱۱۱	۴۴	۱۱۱	۴۴	۱۱۱

ان تالابوں کے تیار ہونے پہلے یہ تھا کہ سو اسی بعض بعض مقامات کے جو پہلے آباد تھے اور تمام ملک جو قبل از غلامی سرکار  
 خراب اور ویران پڑا تھا آباد ہو گیا کاشتکاری ہونے لگے۔ چھوٹے تالابوں کے وہ اراضی کہ حیرانہ بہرہ رستا ہے بشرط  
 اہل زراعت ہو بعد خشک ہونے پائے فصل ریح میں کاشت ہو جاتے ہیں۔ یہ اراضی بنام الگوش مشہور ہے۔ اور  
 چیلے طرف تالابوں کے جس زمین میں کہ پائے تالاب کا جا کر آبیا نہ کرتا ہے وہ بنام بھٹو معروف ہے۔ چنانچہ ایک نقشہ  
 مازات کا منک کیا جاتا ہے جس سے صورت آگوش بھٹو اور طریقہ بند ماندہنی اور آبیا نہی کا معلوم ہوگا  
 بند و بست ساتھی میں الگوش بھٹو سرد و طرف کے زمین پر جمع سرکاری گئے تھے لیکن اوسمیں یہ کاشت رہتی تھے  
 کہ ایک تالاب جیکے الگوش میں کہ فصل ریح میں پائے بدستور پڑا اور واسطی کاشت کے خالی نہیں ہوتی اوس الگوش  
 زمین کا حاصل اون لوگوں کو کہ چیلے ملکیت ہے ناحق دینا پڑتا تھا جو گاوار ہو کر بہت مشکل سے ادا ہوتا رہا بلکہ انجام کار  
 تباہی کا موجب ہوا۔ علیٰ بذراچہ زمین جیکو کہ تالاب سی آبیا نہ ہوتے تھے اوس پر جمع شرح پڑا تالابے عموماً تجویز  
 تھے اوسمیں یہ سچے تھے کہ جس سال میں کہ باعد نہ بہرے تالاب کے تالاب سخی نہیں ہوتے تھے بوجہ عدم پیدا آرتے  
 دینا جمع کا خصوصاً شرح پڑا تالابہ زمینداران کو زیادہ مشکل ہوتا تھا۔ اگرچہ بعض اور کے کچھ حلفے وغیرہ بعض زمین  
 ہوتے رہے انا ہم یہ انداز کا نہیں ہوتی  
 بند و بست حال میں ایسے تالاب علیحدہ کر دی گئے کہ جن میں ہمیشہ پائے رہتا ہے اور اسی کے الگوش زمین غرض میں گئے گئے  
 اور سپر کوئی حاصل نہیں لگایا گیا لیکن اگر کسی سال میں الگوش پر آمد ہو کر کاشت ہو گئے اور انکو حاصل ادا کا دینا پڑی گا تو  
 چور میں ادا کو بہت کم آبیا نہ دینا پڑیگا۔ ایسے تالابوں کے بھٹو زمین کو واسطی بہرہ یہ عہدہ تجویز ہو گئی ہے کہ یہ فعل ادا کے  
 پائے ہو کر آبیا نہ تالاب کا صرف اون کے جس جس شخص کے کہیت کو پائے پڑتا ہے وصول کیا جادی۔ اس قاعدہ  
 ایسا انصاف لکھا کہ خواہ ہر کیسا وی آبیا نہ نہیں پڑیگا۔ مشکو بہ لوگ نہایت مشکوری سی پسند کرتے ہیں  
 اندازہ آبیا نہ کا تجویز ہو کر اوسمیں ایک ادنی شرح اور ایک اعلیٰ شرح کے ہیں۔ ہوتا تالاب خریف کے ہیں بموجب  
 پائے ہر ایک فصل کے اراضی آبیا نہی شدہ پر جمع آبیا نہ مجوزہ بند و بست کو لغت قرار دے اسے الگوش قرار دے  
 جو بشرح اسطے وادے کے درمیان ہو ہر ادا ہو گا تو آبیا نہ مجوزہ بند و بست بدستور رہے کچھ کے پیشے نہ ہو گئے۔ لیکن اگر

پرستہ اور اس قبیل کے زمین کا شرح ادا کرنے کی نسی کہ نیکے تو پرستہ شرح ادا کی کے حساب سی اور اگر پرستہ اور اس فصل کے زمین  
آبیانے کا شرح ادا سے زیادہ نیکے تو شرح ادا کے حساب سی آبیانہ وصول ہوگا۔ اور اس قسم کے آلاب ہائی کا حساب  
آبیانہ کا اور اس فصل میں ختم ہو جاوے گا۔ رہیہ زمین آبیانہ کے مطابق اور سپر نہ ہوگا۔ جو آلاب کہ پرستہ فصل کے آلاب  
شمار کے گئے ہیں اور زمین کے حساب سی کہ عموماً خریف میں بشرح ادا کے آبیانہ وصول کیا جاوے گی اور برج میں ادا  
آبیانہ شدہ میرا اور اس روپیہ سی پرستہ حاصل کیا جاوے گا۔ کہ جو روپیہ آبیانہ مجوزہ ہندوستان کا بعد ادا فصل خریف کے قبل  
ہو جاوے گا۔ اگر ادا کے اور ادا شرح کے اندر پرستہ آگیا تو وہ روپیہ جو بعد ادا فی فصل خریف کے وصول ہوا  
مانے ہے پورا وصول کر لیا جاوے گا اور صورت دیگر وہ ہے عمل ہوگا جو خریف والے آلابوں میں بیان کیا گیا ہے

### حال دریا و ندی و نالہ

صفحہ ۳۳

دریا اصل اس صلح میں کوئی ایسا مشہور دریا نہیں ہے کہ جس کا پانی تمام سال میں بہاؤ اور ملکوں کے جاری رہی اور مشہور  
دریا ہو۔ جس میں سے تحصیل و گدہ اور بیادریں تو مطلق کوئی مشہور نہی ہے نہ نہیں ہے۔ صرف ہر سالے نار ہائی  
البتہ تحصیل اجیر میں کئے ہر سالے ندیاں ہیں جس میں سرستے اور بناس ندی میں تو بارہ مہینے پانی مسلسل جاری رہتا ہے  
باد جو یکہ چلے ٹکڑے کے دیہات کے ریتے زمین سے سرستے کا گزر ہے۔ جو پانی جذب کر کے لئی مشہور بات ہی گہری کے  
سوسم میں بہت قلیل المقدار سرستی کا پانی ہو جاتا ہے۔ مگر تاہم سلسلہ پانی کا ٹوٹا نہیں۔ یہ صرف بوجہ قدرتی  
سیچ زمین ٹکڑے ہی ورنہ آگے مارواڑ کے ملک میں جا کر بہہ ندی ایام کر میں خشک ہو جاتا ہے۔ جو دھانے خشک  
برساتے پانی۔ ایسا جذب کرتے ہے جبکہ مفلس آدمی روپیہ کو کھیتا ہے۔ بناس ندی کے ایام بارش میں بہت طنیا لے  
ہوتے ہے اور تمام ضلع میں یہ ندی ہے۔ کہ جہاں کشتے ذریعہ عبور کا ہے۔ ایام بارش میں کئے روز کشتی ہی عبور  
لئے ناکافی ہوتے ہے۔ لیکن چونکہ یہ پانی ہر سالے ہوتا ہے کسی خاص چشمہ کا نہیں ہے لہذا جلد اتر جاتا ہے اور  
اور گرتے کے سوسم میں پاتا ہو جاتا ہے۔ اس ندی کو یہ دریا نہیں بولتے ندی نام سے مشہور ہے جو  
خوردی کے ہے نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا کہ ضلع ہذا میں کس قدر برساتے ندیاں اور نالہ ہیں اور ان کی

### نقشہ ندی و نالہ ہائی موقوفہ ضلع جمیر و اکثر مشہور

نمبر	نام ندی و نالہ	موقع و علاقہ	کیفیت
۱	بہہ ندی	موقع ہذا کے علاقہ میں	بہہ ندی برساتے ہے شروع برسات ہی تا باہر نلکسر پورس پالے زیادہ جاری رہتا ہے بعد ازاں کم ہو جاتا ہے دیہات متعلقہ کے زمین کو مسیر لے لے جاتا ہے

## کیفیت

نمبر شمار	نام نندی	نام نندی	نام نندی	نام نندی	نام نندی
۱	نندی	نندی	نندی	نندی	نندی
۲	سارنگی	نندی	نندی	نندی	نندی
۳	نندی	نندی	نندی	نندی	نندی
۴	نندی	نندی	نندی	نندی	نندی
۵	نندی	نندی	نندی	نندی	نندی
۶	نندی	نندی	نندی	نندی	نندی



کشت

نمبر	نام نر و نر	نام نر و نر	نام نر و نر	نام نر و نر	نام نر و نر
۱۱	نار	سوخ لالو کے پہاڑوں سے پائے آتا ہے	شامل نر تالاب سرکینہ تالاب اندھو تالاب دیوار	یہ نالہ برساتے ہے ہمیشہ جاری نہیں رہتا ہے موضع لولوا کی پہاڑوں کی بہت نکلتا ہے اور سرحد بیاورین ندی بیاورین شامل ہو جاتا ہے اور لوٹے رہت اس نالہ پر نہیں ہی۔ شروع برسات سی چہ ماہ تک جاری رہتا ہے تختاٹ گنچہ چڑا ہے اور نقصان بردی کا اس نالہ سے نہیں ہے اور جو اس نالہ پر واقع ہیں اون دیہات کے چاہت میں کچھ پائے کا اس نالہ کا اچھا دوس نالہ سے آتا ہے نہیں ہوتے ہے	کی ہوتے ہے اور ایک نالہ پائے کا سرادہ نہ کے پہاڑوں کی ہی سرحد سے
۱۲	نار	شام گڑھ دکانا گڑھ کے پہاڑوں سے	شامل نالہ تالاب لاکینہ	یہ نالہ برساتے ہے ہمیشہ جاری نہیں رہتا ہے شام گڑھ کے پہاڑوں سے آتا ہے لاکینہ سہاؤہ فچپور اول کے سرحد سے گذر کر سرحد دیوار میں شامل ناٹھیر کے ہو جاتا ہے۔ اور ایک شاخ نالہ موضع کاٹھا گڑھ کے تالاب سی نکلتا ہے لاکینہ کے سرحد میں اس نالہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ ایک ریت خام موضع لاکینہ کے ہے اور بذریعہ اوڈھ کے موضع سہاؤہ و فچپورہ میں آتا ہے ہوتے ہے اور نقصان دریا بردیکا کچھ نہیں ہے عرض تختاٹ گڑھ کے چوڑا ہی نہ وہ برسات سی چہ ماہ تک جاری رہتا ہے	یہ نالہ برساتے ہے ہمیشہ جاری نہیں رہتا ہے شام گڑھ کے پہاڑوں سے آتا ہے لاکینہ سہاؤہ فچپور اول کے سرحد سے گذر کر سرحد دیوار میں شامل ناٹھیر کے ہو جاتا ہے۔ اور ایک شاخ نالہ موضع کاٹھا گڑھ کے تالاب سی نکلتا ہے لاکینہ کے سرحد میں اس نالہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ ایک ریت خام موضع لاکینہ کے ہے اور بذریعہ اوڈھ کے موضع سہاؤہ و فچپورہ میں آتا ہے ہوتے ہے اور نقصان دریا بردیکا کچھ نہیں ہے عرض تختاٹ گڑھ کے چوڑا ہی نہ وہ برسات سی چہ ماہ تک جاری رہتا ہے
۱۳	نار	سیلاوہر کے پہاڑوں سے	تالاب سیلاوہر تالاب دیوار تالاب بے گڑھ تالاب بار تالاب شیوپورہ	یہ نالہ برساتے ہے ہمیشہ جاری نہیں رہتا ہے سیلاوہر و ساروٹ و دیوار کے پہاڑوں کی پہاڑوں کی ہی سرحد سے گذر کر علاقہ میوار کو جاتا ہے۔ ایک ریت اس نالہ پر دیوار و ساروٹ میں ہے آتا ہے بذریعہ اوڈھ و موری کے ہوتے ہے شروع برسات سی چہ ماہ تک جاری رہتا ہے چوڑا ہی نالہ کے تختاٹ گڑھ کے ہوئے نقصان دریا بردیکا کچھ نہیں ہے	یہ نالہ برساتے ہے ہمیشہ جاری نہیں رہتا ہے سیلاوہر و ساروٹ و دیوار کے پہاڑوں کی پہاڑوں کی ہی سرحد سے گذر کر علاقہ میوار کو جاتا ہے۔ ایک ریت اس نالہ پر دیوار و ساروٹ میں ہے آتا ہے بذریعہ اوڈھ و موری کے ہوتے ہے شروع برسات سی چہ ماہ تک جاری رہتا ہے چوڑا ہی نالہ کے تختاٹ گڑھ کے ہوئے نقصان دریا بردیکا کچھ نہیں ہے
۱۴	نار	روڈ گاندھ پر گندھ و کوٹہ پہاڑوں سے	تالاب لالو تالاب جالہ تالاب پونیر	یہ نالہ برساتے ہے ہمیشہ جاری نہیں رہتا ہے روڈ گاندھ لالو دوم جالہ جو آجہ پونیر کے سرحد سے گذر کر بار و کوٹہ جاتا ہے۔ ایک ریت موضع روپانہ مرزہ جو اچھے اس نالہ پر واقع ہے۔ اور آتا ہے بذریعہ موری کے اس ریت سے ہوتے ہے شروع برسات سے چہ ماہ تک جاری رہتا ہے اور ایک شاخ تالاب پونیر و اور ایک شاخ تالاب پونیر سے آتا ہے	یہ نالہ برساتے ہے ہمیشہ جاری نہیں رہتا ہے روڈ گاندھ لالو دوم جالہ جو آجہ پونیر کے سرحد سے گذر کر بار و کوٹہ جاتا ہے۔ ایک ریت موضع روپانہ مرزہ جو اچھے اس نالہ پر واقع ہے۔ اور آتا ہے بذریعہ موری کے اس ریت سے ہوتے ہے شروع برسات سے چہ ماہ تک جاری رہتا ہے اور ایک شاخ تالاب پونیر و اور ایک شاخ تالاب پونیر سے آتا ہے

گفت

نمبر	نام ندی و تالاب	نام مقام و موضع	تعداد و نام	تعداد و نام	تعداد و نام
					تالاب چلا بڑے - اور ایک شاخ برتل کے پہاڑ سے - اور ایک بڑے کے پہاڑ سے - اگر اس نالہ میں شامل ہوتے ہیں کچھ نقصان دریا بڑھ چکا اس سے نہیں ہے - زمین اور چار ماہ سے سیرجہ پالے کا جاتا ہے
۱۰	نالہ سیر	ملا بڑے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے
۱۱	نالہ چلا	یاد دلا کے	نالہ لہرو	نالہ لہرو	نالہ لہرو
۱۲	نالہ گہر	سرد کو کٹر	سرد کو کٹر	سرد کو کٹر	سرد کو کٹر
۱۳	نالہ بھو	کوتر کے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے
۱۴	نالہ بھو	کوتر کے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے
۱۵	نالہ بھو	کوتر کے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے
۱۶	نالہ بھو	کوتر کے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے
۱۷	نالہ بھو	کوتر کے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے
۱۸	نالہ بھو	کوتر کے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے
۱۹	نالہ بھو	کوتر کے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے
۲۰	نالہ بھو	کوتر کے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے
۲۱	نالہ بھو	کوتر کے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے	ملاقہ مارو اور زمین جاتا ہے

نمبر	نام نر	نام نر	نام نر	نام نر	کیفیت
	نام نر	نام نر	نام نر	نام نر	کیفیت
۲۳	نار	کو کا در	نار	نار	اور نالہ ریجھو دین جانتا ہے سرحد اس دکھائی ہو کر موضع بلبری لے نالہ سیر کا نام سے جانتا ہے
۲۴	نار	کو کا در	نار	نار	یہ نالہ برساتے ہے لمبرہ کو کا در سے نکلتا ہی اور اس کے ندی میں جانتا ہے اور سرحد دکھائی دے پو پڑ سے علاقہ مار وار منہ ضلع کسٹن کے ندی میں جانتا ہے اور قایدہ اور نقصان اس سے کچھ نہیں ہوتا ہے
۲۵	نار	کو کا در	نار	نار	یہ نالہ تالاب ارنالے سے آتا ہے اور موسم برسات میں جاری ہو جاتا ہے صرف رقبہ بڑا کبیرہ کو بذریعہ اوڈہ آبپاشی سے ہوتے ہے

## فصل سوم در بیان شتر شحم پیداوار کے

در شتر

اس ضلع میں عام پیداواری اجناس زمین کے جوئے کے گندم، فیوٹ، کیا اس جوڑ یا جمرہ، گبر کوئی خاص شحم نہیں  
نہیں ہے۔ گوکہ اچھے سالوں میں لمبید کثرت پیداوار کے مار وار میو اور کو اس ضلع کا غلہ بطریق تجارت جاتا ہے  
اور کپاس کھرات کو۔ تحصیل اجیر میں واقع چک لکھنؤ پیدا ہوتا ہے۔ اور دو سکا گور بنایا جاتا ہے جو اکثر عمدہ بنتا ہے  
اجیر اور راجلہ کے چک میں جو گندم بافراط پیدا ہوتا ہے۔ راسر اور لکھنؤ کے چک میں جو آریا تیرہ کھل فصل  
ٹاؤ گدہ اور چک پانک اور شام گدہ واقع تحصیل ساور کے پتھرے زمین میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے خوب ہوتا ہے۔  
بعض بعض سالوں میں کہ بارش بروقت برستے ہیں اس کے فصل دو دو مرتبہ بلکہ بعض چک میں مرتبہ یک پیدا ہوتا  
ہے۔ اور ریل کے زمینوں میں جو بافراط پیدا ہوتا ہے  
لکھنؤ کے زمین پوست کے پیداوار ہی میں اچھی ہے۔ جو عمر تا بر ایک زمیندار کہے کے قدر کاشت کر کے افیون نکال  
لیا ہے۔ اور بمقام پالے علاقہ مار وار خود جا کر فروخت کرتا ہی۔ اس ضلع میں جو وسیع رقبہ زیر دیہات ہے۔  
استمرا داران ہے۔ اونہیں پیدا ہوتا ہے جو جو آریا خوب ہوتا ہے۔ لیکن اس کے پیداوار کا تخمینہ دریافت نہیں  
کیا گیا۔ اور بغیر دریافت کے ٹیک تخمینہ ممکن نہیں ہے

## در شرح حالات تخم ریزی قلعہ زانی و آبپاشی اجناس

نمبر	مقدار						نمبر	نوع	محل	ملاحظات
	بازار	بازار	بازار	بازار	بازار	بازار				
۱	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱	بازار	بازار	بازار
۲	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۲	بازار	بازار	بازار
۳	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۳	بازار	بازار	بازار
۴	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۴	بازار	بازار	بازار
۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۵	بازار	بازار	بازار
۶	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۶	بازار	بازار	بازار
۷	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۷	بازار	بازار	بازار
۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۸	بازار	بازار	بازار
۹	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۹	بازار	بازار	بازار
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	بازار	بازار	بازار





# تشریح شکون ایام کاشت و قلبہ الی

دفعہ ۳۳

زعیندار لوگ جب قلبہ رانے اور تخم ریزی کرنا چاہتی ہیں تو عموماً ہر مہینہ کی نیک دن دریافت کر کے اس کام کو شروع کرتے ہیں۔ مگر ہذا فصل کے درو کی وقت ہے اچھا دن دیکھتے ہیں۔  
 اکبرہ بیج (جس کا سہا سہا کوم) جو ہوتا ہے اگر ایسے موقع پر بارش ہو جاوے تو عموماً وہ دن اس فصل میں قلبہ دیکھو گنا جاتا ہے۔ جو آریا تجربہ من آدمی روز نہ لوتی ہیں۔ آگہ بیج کو اگر مشکل کا دن نہ ہو دی تو پھر اور کچھ نہیں دیکھتے۔ اولیٰ ایام کاشت و قلبہ رانے دو دفعہ فصل وغیرہ مستلزم ذرا عت کو چار شنبہ چھ شنبہ جمعہ و شنبہ دن تصور کر کے جاتے ہیں۔ ناقص ایام شنبہ شنبہ شنبہ گنے جاتے ہیں۔ ان دنوں میں ہرگز دنیا کام شروع نہیں کرتے۔ البتہ کشتہ کو فصل کر کے مین جبکہ سرسکا وین غلہ تیار ہو جاتا ہے تو ہل کا لوہا جسکو بہا دینے ہیں اندر غلہ کے و بادیتی ہیں اور ہر نو ذراں کر کے خواہ بیوہ کو و دیتی ہیں خواہ گہر میں لیجاتی ہیں اس شکون کو موجب برکت مقدار غلہ کا سمجھتے ہیں۔

## کیفیت آفات ارضی و سماوی جو سالک میں پیداوار کو منحصر ہوتی ہیں

دفعہ ۳۴

ماہ جنوری مارج میں نزالہ باری ہوتے ہیں اور اس کے صدمہ سی منجبتہ کبیت مالک مریاد ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ بوسہ ہی ہو جائے نہیں آتا اسکا کچھ علاج ہے نہیں ہو سکتا۔ مگر اکتوبر میں فصل خریف کے تیاری پر بارش کے طرف سے آتے ہیں کیونکہ اسے ریت میں بیکہ دیتی ہے علاج اسکا بجز مارنے اور اور ایسے اور کچھ نہیں۔ سو یہ لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں نہایت مذاب جانتی ہیں۔ گلیو اس ملک کی زمین میں بہت تر و تیک ہے پانے زمین میں جذب نہیں ہوتا توڑا پانے ہو تو زراعت خشک ہو جاتے ہے اور برخلاف اسکی کثرت بارش میں زراعت گل جاتے ہے۔ جسکو بولتے ہیں جیکہ تھیل سال ۱۹۱۹ کے یاد کرتے ہیں جبکہ زیادہ بارش ہوئی تھی۔ لیکن یہ نقصان لائق تھا و نہیں کیونکہ بحالت ہونے گلیو کے دوسرا فصل یعنی فصل ربیع بہت اچھی ہوتے ہے جس میں بد گلیو کا لگایا جاتا ہے۔ روئے۔ ماہ جنوری فردوسی میں جبکہ فصل ربیع قریب تیاری کے ہوتے ہے اس وقت اگر کچھ شرح ہو کر سو جاوے ہو جاوے تو ایک گرم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ گندم اور جو کے درخت کے بیج میں چسپان ہو کر عام غریب ہوتا جس سے درختوں کے بیج زنگ کے ہو کر خشک ہو جاتے ہے اور اگر درخت خشک نہ ہو تو تاخیر اس کے سے دانہ جو اورد کم وزن اور کم پیدا ہوتا ہے۔ اگر کچھ کے ہوا زور سے چلے تو وہ گرم مر جاتا ہے اور زراعت میں کچھ فائدہ ہوتا۔

درخت اور کچھ حلاج نہیں ہوتا۔ باوجود ان کو کہتے ہیں یہ ہوا موسم زمستان میں دسمبر میں دکن کے طرف سے آتے ہے اگر فصل خریف اور پایا پانے۔ ہوا خزان کو کہتے ہیں یہ ہوا موسم زمستان میں دسمبر میں دکن کے طرف سے آتے ہے اگر فصل خریف کوئی پیداوار نہیں کاٹے گئے ہو تو وہ بے جا جاتے ہے۔ جیسا کہ مریج اور کپاس اور تنباکو وغیرہ اور ربیع کے ہوا جو گندم خود وغیرہ جسکو پانے کی ہوا اکثر خشک ہو جاتے ہے۔ ہجر ہونے بارش اور چلنے باد شمال کے درخت علاج نہیں ہے۔ بلکہ اس کے صدمہ سے فصل خریف خشک ہو جاتے ہیں۔ یہ نقصان ہر سال عموماً ہوا کرتا ہے۔

کاسرہ - یہ ایک جانور ہوتا ہے دیکھو اچھہ لبنا زرد و سیاہ رنگ کا لیکن وہ اوڑنے والا نہیں ہوتا ہی۔ لباس میں پیدا ہوتا ہے۔ اور تمام سبزہ کو۔۔۔ یہ جانور کھا جاتا ہے۔ لیکن زیادہ نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ عام نہیں پیدا ہوتا کالیا۔ یہ نقصان اس قسم کا ہے کہ رواج لگ جاتا ہے۔ یعنی بجا و خوشہ جو و گندم کے کارہ و انہ بجا جاتا ہے جو اسے کام میں نہیں آتا۔ اسکا نقصان یہ ہے کہ اسے فاس کہیت میں ہوتا ہے

نقشہ بابت و اج کاشت جناس کی بعد دیگر می دفعہ ۳۵

نمبر	تفصیل کاشت بنیاس	کیفیت						
		بن	بن	بن	بن	بن	بن	بن
۱	چاہے گورمان	کے	جو	کے	جو	کے	جو	اس زمین میں ہر سال کہات ڈالا جاتا ہے اور ہمیشہ دو نو فصل ہوتے ہیں
۲	"	بن	کے	جو	کے	بن	.	بعض دفعہ ٹریسڈاٹر بن کے پانے دیکھ کر جو کاشت کرتا ہو
۳	"	بنشکر	.	ترکار	بنشکر	. ترکار	.	بعد درونشکر کے اجیر میں ترکاری کاشت کر لیتے ہیں اور دیہات چنگہ شکر میں عین چار سال برابر بنشکر کا رہتا ہے
۴	چاہیڑ کے	جو	.	گندم	کے	جو	.	اس زمین میں کہات دوسری تیسری سال پڑتا ہو اسلیو دیو ڈھے کاشت ہوتے ہیں
۵	مالا بے گورمان	کے	جو	کے	جو	کے	جو	کیفیت بشرح نمبر ۱
۶	دعا بن	کے	جو	کے	بن	.	.	کیفیت بشرح نمبر ۲
۷	مالا بے ریل	کے	جو	.	گندم	کے	جو	بشرح نمبر ۳
۸	آبے	خود	.	جو گندم	.	خود	.	بسبب انکو مالاب کے ایک فصل ہوتا ہے
۹	بار ۲	خود	.	خود	.	جوار	.	خود
۱۰	ایضا جوار	موٹھ	.	موٹھ	.	موٹھ	.	موٹھ و جوار

# فہرست آلات کشتکاری جو ایک مزارعہ کو چاہی

دفعہ ہندو

نمبر	نوع	تفصیل	تعداد	نوع	تفصیل	تعداد	نوع	تفصیل	تعداد
۱	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۲	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۳	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۴	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۵	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۶	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۷	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۸	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۹	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۱۰	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۱۱	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۱۲	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۱۳	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۱۴	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۱۵	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸
۱۶	بل	بل	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸	مستطیل	جھڑ	۱۸

نقشہ در بیان اجناس بشریح فی ایلز و  
سید اواری کل اجناس از ارضیات  
و تہیات خالصہ



ردیف	نام	تاریخ	محل	میزان	نوع	توضیحات	ردیف	نام	تاریخ	محل	میزان	نوع	توضیحات
۱	...	...	...	...	...	...	۱۱	...	...	...	...	...	...
۲	...	...	...	...	...	...	۱۲	...	...	...	...	...	...
۳	...	...	...	...	...	...	۱۳	...	...	...	...	...	...
۴	...	...	...	...	...	...	۱۴	...	...	...	...	...	...
۵	...	...	...	...	...	...	۱۵	...	...	...	...	...	...
۶	...	...	...	...	...	...	۱۶	...	...	...	...	...	...
۷	...	...	...	...	...	...	۱۷	...	...	...	...	...	...
۸	...	...	...	...	...	...	۱۸	...	...	...	...	...	...
۹	...	...	...	...	...	...	۱۹	...	...	...	...	...	...
۱۰	...	...	...	...	...	...	۲۰	...	...	...	...	...	...
۱۱	...	...	...	...	...	...	۲۱	...	...	...	...	...	...
۱۲	...	...	...	...	...	...	۲۲	...	...	...	...	...	...
۱۳	...	...	...	...	...	...	۲۳	...	...	...	...	...	...
۱۴	...	...	...	...	...	...	۲۴	...	...	...	...	...	...
۱۵	...	...	...	...	...	...	۲۵	...	...	...	...	...	...
۱۶	...	...	...	...	...	...	۲۶	...	...	...	...	...	...
۱۷	...	...	...	...	...	...	۲۷	...	...	...	...	...	...
۱۸	...	...	...	...	...	...	۲۸	...	...	...	...	...	...
۱۹	...	...	...	...	...	...	۲۹	...	...	...	...	...	...
۲۰	...	...	...	...	...	...	۳۰	...	...	...	...	...	...
۲۱	...	...	...	...	...	...	۳۱	...	...	...	...	...	...
۲۲	...	...	...	...	...	...	۳۲	...	...	...	...	...	...
۲۳	...	...	...	...	...	...	۳۳	...	...	...	...	...	...
۲۴	...	...	...	...	...	...	۳۴	...	...	...	...	...	...
۲۵	...	...	...	...	...	...	۳۵	...	...	...	...	...	...
۲۶	...	...	...	...	...	...	۳۶	...	...	...	...	...	...
۲۷	...	...	...	...	...	...	۳۷	...	...	...	...	...	...
۲۸	...	...	...	...	...	...	۳۸	...	...	...	...	...	...
۲۹	...	...	...	...	...	...	۳۹	...	...	...	...	...	...
۳۰	...	...	...	...	...	...	۴۰	...	...	...	...	...	...
۳۱	...	...	...	...	...	...	۴۱	...	...	...	...	...	...
۳۲	...	...	...	...	...	...	۴۲	...	...	...	...	...	...
۳۳	...	...	...	...	...	...	۴۳	...	...	...	...	...	...
۳۴	...	...	...	...	...	...	۴۴	...	...	...	...	...	...
۳۵	...	...	...	...	...	...	۴۵	...	...	...	...	...	...
۳۶	...	...	...	...	...	...	۴۶	...	...	...	...	...	...
۳۷	...	...	...	...	...	...	۴۷	...	...	...	...	...	...
۳۸	...	...	...	...	...	...	۴۸	...	...	...	...	...	...
۳۹	...	...	...	...	...	...	۴۹	...	...	...	...	...	...
۴۰	...	...	...	...	...	...	۵۰	...	...	...	...	...	...
۴۱	...	...	...	...	...	...	۵۱	...	...	...	...	...	...
۴۲	...	...	...	...	...	...	۵۲	...	...	...	...	...	...
۴۳	...	...	...	...	...	...	۵۳	...	...	...	...	...	...
۴۴	...	...	...	...	...	...	۵۴	...	...	...	...	...	...
۴۵	...	...	...	...	...	...	۵۵	...	...	...	...	...	...
۴۶	...	...	...	...	...	...	۵۶	...	...	...	...	...	...
۴۷	...	...	...	...	...	...	۵۷	...	...	...	...	...	...
۴۸	...	...	...	...	...	...	۵۸	...	...	...	...	...	...
۴۹	...	...	...	...	...	...	۵۹	...	...	...	...	...	...
۵۰	...	...	...	...	...	...	۶۰	...	...	...	...	...	...
۵۱	...	...	...	...	...	...	۶۱	...	...	...	...	...	...
۵۲	...	...	...	...	...	...	۶۲	...	...	...	...	...	...
۵۳	...	...	...	...	...	...	۶۳	...	...	...	...	...	...
۵۴	...	...	...	...	...	...	۶۴	...	...	...	...	...	...
۵۵	...	...	...	...	...	...	۶۵	...	...	...	...	...	...
۵۶	...	...	...	...	...	...	۶۶	...	...	...	...	...	...
۵۷	...	...	...	...	...	...	۶۷	...	...	...	...	...	...
۵۸	...	...	...	...	...	...	۶۸	...	...	...	...	...	...
۵۹	...	...	...	...	...	...	۶۹	...	...	...	...	...	...
۶۰	...	...	...	...	...	...	۷۰	...	...	...	...	...	...
۶۱	...	...	...	...	...	...	۷۱	...	...	...	...	...	...
۶۲	...	...	...	...	...	...	۷۲	...	...	...	...	...	...
۶۳	...	...	...	...	...	...	۷۳	...	...	...	...	...	...
۶۴	...	...	...	...	...	...	۷۴	...	...	...	...	...	...
۶۵	...	...	...	...	...	...	۷۵	...	...	...	...	...	...
۶۶	...	...	...	...	...	...	۷۶	...	...	...	...	...	...
۶۷	...	...	...	...	...	...	۷۷	...	...	...	...	...	...
۶۸	...	...	...	...	...	...	۷۸	...	...	...	...	...	...
۶۹	...	...	...	...	...	...	۷۹	...	...	...	...	...	...
۷۰	...	...	...	...	...	...	۸۰	...	...	...	...	...	...
۷۱	...	...	...	...	...	...	۸۱	...	...	...	...	...	...
۷۲	...	...	...	...	...	...	۸۲	...	...	...	...	...	...
۷۳	...	...	...	...	...	...	۸۳	...	...	...	...	...	...
۷۴	...	...	...	...	...	...	۸۴	...	...	...	...	...	...
۷۵	...	...	...	...	...	...	۸۵	...	...	...	...	...	...
۷۶	...	...	...	...	...	...	۸۶	...	...	...	...	...	...
۷۷	...	...	...	...	...	...	۸۷	...	...	...	...	...	...
۷۸	...	...	...	...	...	...	۸۸	...	...	...	...	...	...
۷۹	...	...	...	...	...	...	۸۹	...	...	...	...	...	...
۸۰	...	...	...	...	...	...	۹۰	...	...	...	...	...	...
۸۱	...	...	...	...	...	...	۹۱	...	...	...	...	...	...
۸۲	...	...	...	...	...	...	۹۲	...	...	...	...	...	...
۸۳	...	...	...	...	...	...	۹۳	...	...	...	...	...	...
۸۴	...	...	...	...	...	...	۹۴	...	...	...	...	...	...
۸۵	...	...	...	...	...	...	۹۵	...	...	...	...	...	...
۸۶	...	...	...	...	...	...	۹۶	...	...	...	...	...	...
۸۷	...	...	...	...	...	...	۹۷	...	...	...	...	...	...
۸۸	...	...	...	...	...	...	۹۸	...	...	...	...	...	...
۸۹	...	...	...	...	...	...	۹۹	...	...	...	...	...	...
۹۰	...	...	...	...	...	...	۱۰۰	...	...	...	...	...	...
۹۱	...	...	...	...	...	...	۱۰۱	...	...	...	...	...	...
۹۲	...	...	...	...	...	...	۱۰۲	...	...	...	...	...	...
۹۳	...	...	...	...	...	...	۱۰۳	...	...	...	...	...	...
۹۴	...	...	...	...	...	...	۱۰۴	...	...	...	...	...	...
۹۵	...	...	...	...	...	...	۱۰۵	...	...	...	...	...	...
۹۶	...	...	...	...	...	...	۱۰۶	...	...	...	...	...	...
۹۷	...	...	...	...	...	...	۱۰۷	...	...	...	...	...	...
۹۸	...	...	...	...	...	...	۱۰۸	...	...	...	...	...	...
۹۹	...	...	...	...	...	...	۱۰۹	...	...	...	...	...	...
۱۰۰	...	...	...	...	...	...	۱۱۰	...	...	...	...	...	...

[illegible]

نمبر	نوع	کیفیت	نمبر	نوع	کیفیت
۱	انار	شیرین و ترش سرد و گرم کہ ہوتا ہے	۱۳	سیب	کثرت نہیں ہے
۲	انگور	درجہ اول و وسط پیدا ہوتا ہے مگر شیرین نہیں ہوتا ہے	۱۴	شہتوت	کثرت نہیں ہے
۳	انگور	بشرط صدر	۱۵	شیرین	کثرت نہیں ہے
۴	انار	نہایت کثرت سے پیدا ہوتا ہے	۱۶	شیرین	کثرت نہیں ہے
۵	انار	پہلی آئب بیان کہ تہے جب سی کہ انگر نری عمارت	۱۷	شیرین	کثرت نہیں ہے
۶	انار	ہوئی روز بروز زیادہ ہونے لگے و کثرت سے	۱۸	شیرین	کثرت نہیں ہے
۷	انار	بزار باد دخت اسکی لگوامی مادہ لگد لگد کھیل	۱۹	شیرین	کثرت نہیں ہے
۸	انار	کا چھیلے مرثان برسا و اثرہ میں پرانی دخت	۲۰	شیرین	کثرت نہیں ہے
۹	انار	بہت ہیں اور افراط سے آئب و مان پیدا	۲۱	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۰	انار	سرمایہ من نابہا تو لگا دخت آئب شہتوت	۲۲	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۱	انار	بہت کم ہوتا ہے	۲۳	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۲	انار	دو قسم کے ہوتے ہیں باغات میں گریٹ کم اور چوری دار	۲۴	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۳	انار	کثرت نہیں ہے	۲۵	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۴	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے اور کلکل ایک قسم ہے مگر کثرت نہیں	۲۶	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۵	انار	کم پیدا ہوتا ہے اور شیرین ہوتا ہے اور لبا ہوتا ہے	۲۷	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۶	انار	اول نمک ہوتا ہے اور جب بچہ ہو جاتا اور کس قدر زرد	۲۸	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۷	انار	پہرہ بر گول ہوتا ہے اور شیرین کم ہوتا ہے ترش کثرت	۲۹	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۸	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۰	شیرین	کثرت نہیں ہے
۱۹	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۱	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۰	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۲	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۱	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۳	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۲	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۴	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۳	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۵	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۴	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۶	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۵	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۷	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۶	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۸	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۷	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۳۹	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۸	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۰	شیرین	کثرت نہیں ہے
۲۹	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۱	شیرین	کثرت نہیں ہے
۳۰	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۲	شیرین	کثرت نہیں ہے
۳۱	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۳	شیرین	کثرت نہیں ہے
۳۲	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۴	شیرین	کثرت نہیں ہے
۳۳	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۵	شیرین	کثرت نہیں ہے
۳۴	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۶	شیرین	کثرت نہیں ہے
۳۵	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۷	شیرین	کثرت نہیں ہے
۳۶	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۸	شیرین	کثرت نہیں ہے
۳۷	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۴۹	شیرین	کثرت نہیں ہے
۳۸	انار	اسکا پیدا ہوتا ہے	۵۰	شیرین	کثرت نہیں ہے



## تفصیل پیداوار سرکاری پھل

نمبر	نوع	کثرت	نوع	کثرت
۱	الو	۲۶	کریلا	۲۶
۲	اروڑی	۲۷	لکڑا	۲۷
۳	ال لکڑی	۲۸	کھنار	۲۸
۴	بھنگڑے	۲۹	لکڑے	۲۹
۵	باجھڑا			
۶	بن کرلا			
۷	سیکڑی			
۸	پھول لکڑی			
۹	سیانہ	۳۰	کھیر	۳۰
۱۰	پالک ساک	۳۱	کھنڈ کوڑا	۳۱
۱۱	توری	۳۲	گاجر	۳۲
۱۲	جھڈر	۳۳	کوڑا پھل	۳۳
۱۳	جو کا کاٹ	۳۴	لال میچ	۳۴
۱۴	خند لکڑی			
۱۵	چولہ کپڑے	۳۵	سہن	۳۵
۱۶	چینڈا	۳۶	موت	۳۶
۱۷	رٹالو	۳۷	نیچے کھا	۳۷
۱۸	ساکڑ	۳۸	تاج پوچ	۳۸
۱۹	سیکڑی			
۲۰	سوکڑا	۳۹	تاج پوچ	۳۹
۲۱	سلاد			
۲۲	شکر قند			
۲۳	شکر			
۲۴	شکر			
۲۵	شکر			

در بیان پیداوار پول بر قسم

اجیر کے باغون میں منہ دستاے قبول گلاب کیوڑو موتیا۔ اسی سلی سورج تلے کینڈا گلاب اس داؤ کی لیسر کل لیا  
لاتہ سو لسی جیلے۔ پیلے ہو اکر تے پئے۔ لیکن جب سی کہ سرکار دواتدار کے عملداری ہوئی عن وہ کلبای نہ گورد کے پتیا پر  
رنگ بڑنگ پیدا ہونے لگے کہ ہر ایک ملک سی باوراء در خوشتر گلاب ہو لو کھا یج ننگا کہ نو با گیا ہے۔ لیکن سب پولون میں گلاب  
سو لسی جیلے موتیا ہلے وندہ خوشبودار قبول ہوتے ہیں۔ گلاب کا عطر اور عرفی لکالا جاتا ہے۔ علی ہذا کیوڑو کا۔ اور مول  
اور موتیا کا عرفی عطر بنتا ہے یا موتیا اور جیلے کا خوشبودار تیل۔ اجیر من کئے کارخانہ عطر سازوں کے ہیں۔ جہاں ہر قسم کا عطر  
اور گورد و مروج کے دیاسون میں بشرق تجارت جاتا ہے۔ اور یہ من اجیر من ہی اسکا صرف ہوتا ہے سب لئے عرفی کیوڑو  
کبر سی ہوتے ہے پیر و در شو جے نام عطاران کے دکان میں ہر ہر من سو لسی جیلے موتیا باغون میں ہوتا ہے۔ اور گلاب کا  
کے پیداوار سی کے کہتے، اکثر چائت مستعد اجیر من ہر قسم۔ بہہ گلاب بہاری کبلا نا ہے جو بہا کہ جیت میں ہوتا ہے  
جو کہ پائیک وقت ہے اس واسطے پیداوار سی لم ہے اور اسے اجیر تے بہہ پول محمد سے تے من فروخت ہوتا ہی۔ کیوڑو کے  
درخت سہنڈ اور نور چشم کے نانوں میں جہاں کہ سید پائے قاہی کثرت ہیں۔ تاکہ بعض تالیق کہ جہاں پر اور باغون  
کے قدر و رخت اپنی جات ہیں۔ لکڑی کے تھیل میں ہے جہن بعض جگہ جہاں پر اسے درخت ہیں۔ لیکن وہاں تو کرا  
لکھتا ہے اور نہ کچھ قدر کرتا ہے۔ البتہ وہاں اسکو بونے کے اکثر عمدہ موقع ہو بہ وہیں۔ لیکن زمیندار و کو غریب نہیں بارش  
موسم میں اسکا پول آتا ہے اور ساون بہادون و ماہ تک فصل پیتی ہے

در میان نباتات هر قسم

وفاهم

اٹھ صلح میں بعض نباتات اترسم اور پیدا ہوتے ہیں جو دوا میں استعمال کی جاتی ہیں اور ان نباتات کو اس مویشی سے بار بار  
صرف ہوتے ہیں۔ یہاں تک زمیندار کہ جب چری کے۔ اور پھوسہ جو کیون کا کم سویر سستی میں اور میڈیڈہ منقب کرتے ہیں۔ کیون  
جہاں لباس کثرت ہے جیسا کہ گمرہ میں وہاں اسکے لباس ضرورت ہے۔ لباس میں فوٹ زیادہ ہونے ہے اور پھوسہ میں کم لباس  
چند قسم کا ہوتا ہے۔ اور جدا جدا اولنگا نفع نقصان واسطے مویشی کے معین ہے۔ غور کیا گیا اس سوچ کے فیض میں کس سہرو کے لباس  
جاتا ہے۔ جو چنگے کا وقت ہی۔ زمیندار لباس کو کاٹ کر جمع رکھتے ہیں۔ اور ان تمام فصل سبز میں وہ ہے جراتے ہیں۔ اور  
جیٹ میں بارش ہو جادوی۔ اور نیا لباس جم آدمی تو اس سے کو چراتے ہیں ورنہ موسم جیٹ بیا کہ میں لباس ختم ہو کر جازہ کا  
ہو جاتا ہے ایام بارش میں سبز لباس مویشی اپنی منہ سے چرتے ہیں۔ اور قریب ہونے میں ہم وہ نقشہ منکاب کرتے ہیں ایک اور  
حالات اور نباتات کے جو دوا میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور دوسرا اقسام لباس کے تشریح میں جو مویشی چرتے ہیں اس قسم کے  
نباتات میں ایک قسم کے نباتات تھوہی۔ جو پیاروں میں اور پتھرے زمین میں کثرت ہونے ہے بعض کا جھاڑ ٹیٹ بڑا ہو جاتا ہے  
یہ چیز دوا میں آتے ہے۔ اول تو چلانے کے لئے و دیم کتبوں کے بار بنانے واسطی۔ اجیر خاص میں میر و نباتات سی صد ہا سرباز  
ہر روز خشک لکڑی تھوہر کے غریب بٹو با فردخت کرتے ہیں کیونکہ لکڑی کے بیان قلت ہے مفلسین کا گذرہ اکثر اسے پر چلتا ہے

۱	لاپلا	کچھ خاصیت خاص کے	اصل مویشی کے	علاقہ	اساؤہ کے	کانگ تک	بجور زمین	کچھ پندر	کچھ فایدہ اسکا نہیں ہے گدراں کے وارڈ	کفیت
۲	سروال	بشریح حد در			برسات			بشریح	جب گھاس کے نہایت قست ہوتے ہیں	
۳	گھوڑا	ناقص	بہ گھاس						تسب یہ گھاس مویشی کو چارے میں	
۴	بڑا	زیادہ شیر	کاڈ کاؤنٹر	اساؤہ کے	اخر کاٹ				اسکے گھاس سے جکوبک لیتے ہیں زیادہ	
۵	دوب	ناقص ہے	کے مویشی	بھڑے	برسات	بارہ چنے	بھڑے	کچھ پندر	بہ گھاس سرنگیر ہاتے بسہ جہلاؤرہ	
۶	سران	ایزادی شیر توڑا	بہاڑ	برسات	کانگ تک	بجور زمین	کچھ پندر	کچھ پندر	بہ گھاس سرنگیر کم پیدا ہوتا ہے گھہاڑوں	



نمبر	نام	تفصیل	تفصیل	تفصیل	تفصیل
۱	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت
۲	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت
۳	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت
۴	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت
۵	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت
۶	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت
۷	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت
۸	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت
۹	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت
۱۰	نارنگ	دو اکے کام	چرم رنگ اسکو سفید کر سیر	بریکل بنز کے قیمت	اگر درخت میں جو دو فٹ نہیں اور درخت

نمبر	نام	تاریخ	موصوفہ	کیفیت پس امر کے لئے زراعت یا دشت کو نقصان دیتی ہے یا نہیں زمیندار راغنی ہر یا نہیں
۱	تھان	مختل	<p>لہوری کا مساجد عہدہ اور ششم اسکا بیٹا یونانے میں داخل ہوا اور اکثر لوگ اس میں امور میں بڑا ورورہ کر رہا ہے رکھتے ہیں۔ جب کہ در و خشک ہو دی لو قدر میں پختہ تک ملا کر کھانے سے در دشمن اچھا ہوتا ہے</p>	<p>فائدہ مند چیز ہے اس واسطے رائے ہیں اور کچھ زراعت کو نہیں ہوتا ہے</p>
۲	دھوروہ جرمائل		<p>زہر قائل ہے کہ دسبل پر اس کے بچے کر کر باندھتی ہیں اور پیل اسکا تر کر لیا میں اکثر مستعمل ہے</p>	<p>اس کے پیدائش سے زمیندار رائے نہیں ہندو اسکا پیل پر چھ ہادیو پر چڑھاتے ہیں</p>
۳	لوکھرو	فارنگ	<p>داسٹے امر امن صبر کرنا دلقوبت باہ کے لکھنوی پتے ہیں اور یونانے ترکب میں مستعمل ہوتا ہے</p>	<p>زراعت کو نقصان نہیں ہوتا اس واسطے رائے لیکن جبکہ خشک ہو کر لوکھرو گر جاتا ہے تو پیر میں چسبنا ہے اور تکلیف ہوتے ہے</p>
۴	بابوہ خشک	بابوہ خشک	<p>داسٹے در درج کے غلہ زمین اسکا بیٹ سو دھند ہوتا ہے</p>	<p>زیندار راغنی ہیں</p>
۵	چرک		<p>پساری لوگ خرید کر فرخت کرتے ہیں اور اسکو بھینے ہو کر اور ہوتے ہیں</p>	<p>دشت زراعت کو نقصان نہیں پہنچتا</p>

ردیف	نام	تفصیل	دوا	کیفیت اس امر کے کہ کیسے زراعت یا دھن کو نقصان دیتی ہے یا نہیں زراعت یا دھن میں یا نہیں
۱۲	راج بر	پیشانی دو اکر کہاں سے وہی کے علاج میں استعمال کرتے ہیں واسطی خاصہ کو شکم کے بطور بقول کہاں سے ہیں	زینسٹا کے روپیہ	غالبہ مند ہے اس واسطے راضی ہیں
۱۳	پاپرہ شاہرہ	امراض ف و خون پر اکثر ہو جاتے ہیں اور اکثر عرق بھی اسکا زراعت میں ذکر ہے اسطرح میں اکثر نفع بخش تھا ہی۔ یونانی طبیب پیدا ہوتا ہے اسے استعمال کرتے ہیں	زینسٹا کے روپیہ	زینسٹا اور اسٹے ہیں مگر تا سہ زراعت جو گندہ میں روکے کثرت مضر ہے
۱۴	برنگی	مندی طبیب کو بہت سہا زینسٹا کے روپیہ کرتے ہیں	زینسٹا کے روپیہ	کچھ نقصان نہیں کرتے
۱۵	کاگر ایگر	کہاں سے کا علاج ہے۔ اور قرایک ہندیہ میں بہت ہر جاتے ہیں		
۱۶	ہالین تیرہ ترک	جب کیسے چوٹ لگے تو اوکو ماشہ دو ماشہ دودھ کا لٹا ہوتے ہیں اور چوٹ کے درد پر خداد ہے اسکا نافع ہے	خود زینسٹا کے روپیہ	
۱۷	نیلوفر نیلوفر	لے طرح سے استعمال اسکا بہت ہے یونانی طبیب اسکا استعمال بہت کرتی ہیں لیکن عام کو اسکو بیکو کر کے کے بیمار سے کے دوائیہ میں شربت اسکا بنایا ہے	زینسٹا کے روپیہ	زینسٹا اور اسٹے ہیں مگر تا سہ زراعت جو گندہ میں روکے کثرت مضر ہے





ردیف	نام	تاریخ	موضوع	توضیحات
۱	مستقل	۱۳۰۱	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۲	مستقل	۱۳۰۲	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۳	مستقل	۱۳۰۳	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۴	مستقل	۱۳۰۴	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۵	مستقل	۱۳۰۵	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۶	مستقل	۱۳۰۶	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۷	مستقل	۱۳۰۷	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۸	مستقل	۱۳۰۸	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۹	مستقل	۱۳۰۹	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۰	مستقل	۱۳۱۰	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۱	مستقل	۱۳۱۱	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۲	مستقل	۱۳۱۲	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۳	مستقل	۱۳۱۳	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۴	مستقل	۱۳۱۴	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۵	مستقل	۱۳۱۵	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۶	مستقل	۱۳۱۶	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۷	مستقل	۱۳۱۷	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۸	مستقل	۱۳۱۸	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۱۹	مستقل	۱۳۱۹	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا
۲۰	مستقل	۱۳۲۰	بوفش نقصان اسکا اسکا	بوفش نقصان اسکا اسکا

## ذکر سید ایش و رختان

دفعہ ۴۴ -

یہ بات تو ظاہر ہے کہ عموماً کاشتکاری کے آلات کسے لئی اور خانہ داری کے کام کیواسطے کٹری عمدہ عمدہ اقسام کا پیداوار ضروریات سی ہی۔ کیونکہ بدون کٹری کے یہ کام نہیں چل سکتا۔ لیکن بیان کے زمیندار کو کوئی ناقص عادت ہی۔ کہ وہ درختوں کے لگانے میں اور اونکی پرورش کے طرف بہت ہی کم توجہ رکھتی ہیں۔ ہر چند کہ بیان کے اکثر قطعات اراضی عمدہ درختوں کے لگانے کے واسطے جا بجا موجود ہیں مگر وہ بیکار ہیں۔ قدرت خدا سی بہرون میں مکانات کے لئے بجائی کٹری کے سنگین پائیاں موجود ہیں ورنہ نہایت مشکل ہوتے۔

مگر وہ میں تو پہاڑوں پر جلانے کے کٹری بکثرت ہے۔ لیکن جمیر میں اسکی نہایت قلت ہی۔ عموماً بنیوں کے کٹری۔ جو عمدہ قسم کے ہے۔ اور آلات کٹاوری کے کام میں آنے سے جلانے کے لئی شیعرون میں لائی جاتے ہے۔ جو روز بروز گران قیمت ہوتے جاتے ہے۔ اسوقت نے روپیہ دو من یا سوادو من خرچ ہے جب ریل جمیر میں جاری ہوگے تو اندیشہ ہے اور یہ کٹری کے گران قیمت اور کیا بلے گا۔ جمیر میں جو بادش کم ہوتی ہے یہ وجہ ہے کہ سطح مائی اراضی و رختوں سے خالی ہیں جو بادلوں کے ٹہرنے کے لئے طبعی صفت خدا داد ہے۔ عمدہ قسم کے کٹری شیعرون وغیرہ تو بیان بالکل کیا ہی۔ اسوجہ سے اکثر اشیاء کٹری گران قیمت ہوتے ہیں لیکن میں جو درخت خود رو پیدا ہوتے ہیں اونکو زمیندار بہانے کاٹ ڈالتے ہیں۔ اونکا مقولہ ہے کہ سایہ سی نقصان زراعت ہے۔ اگرچہ یہ بات صحیح ہے۔ لیکن موقعہ دیگر درختوں کا لگانا اور پرورش کرنا یہ سو دنہیں کوئی گواہی ہے کہ جمیر درخت سایہ دار ہوں۔ ورنہ خالص نظر آنے میں۔ گو کہ موسم گرما و سرما میں بغیر سایہ کے اکثر سخت تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ جو لغت یا کم تو ہے اسطر کے زمینداران کے ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ پہلے چونکہ زمینداران کو مالک کے قطع سے ملتا کہ تباہی درختوں کے لگانے میں باغیچوں کے تیار کرنے میں عادت نہ تھی۔ جو اب تک چلا جاتے ہی زمیندار درختان ملقباً ذیل کو جس سمجھتے ہیں۔ اور بجز جلانے کے اور کام میں نہیں لاتے۔

## تفصیل درختان محسوس

دفعہ ۴۵

اے گوند اسرس سو ہانجہ پیل۔ اگرچہ پیل تعلیفی درخت ہی مگر ضروریات خانہ داری میں اوسکو صرف نہیں کرتے اور نہ جلانے میں۔ اگر خشک ہو جاوی تو کٹری اوسکے برتن کو ویدنی میں یا کہ کسی کام خیراتے میں لاتے ہیں۔

## تفصیل درختان کار آمد اور عمدہ

دفعہ ۴۶

شیخ بنیوں فراش بر نیت ڈھوکرو ایک نہرست درختان ہر قسم پیداوار اسن ضلع کے لگائے جاتے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ کس کس قسم کے درخت پیدا ہوتے ہیں اور کون کون کس کس کام میں لاتے ہیں۔

مگرہ میں الہیہ خود رو درخت بطور جھاری زیادہ ہیں جو اکثر جلانیکے کام میں آتی ہیں۔ چنانچہ کوئلا جلانیکا مگرہ کے دیہات  
سے اجیر میں آتا ہے جو بول کیر اور دھوکہ کا عمدہ پوتا ہے۔ اور غنہ روپیہ (۳۰) بار نرخ ہے

## دفعہ ۴ فہرست درختان ضلع اجیر مع شرح قیمت و کیفیت کار آمد

نمبر	نمایندہ	کس کام میں آتا ہے	نمایندہ	نمایندہ	نمایندہ	نمایندہ	کیفیت
۱	اسٹے	لکڑی مضبوط ہوتی ہے مگر کاشت کی نہیں کیونکہ پہلے پیداوار ہوتی ہے	اسٹے	۱۲ برس	۱۰ برس	برہم میں مگر اور بہار میں پیدا نہیں ہوتا	پرالے درخت اندر سی خالے ہو جاتے ہیں نب درخت خشک ہو کر جلانیکے کام آتا ہے
۲	اورینج	سب کام میں آتا ہے	۱۰ برس	۶ برس	۱۰ برس	مزرعو میں	ع
۳	اومرن	سایہ دار	۱۵ برس	۱۰ برس	۱۰ برس	برہم میں جلا پالے ہو	ع
۴	انب	پہلے دار عموماً مشہور انب ہے	۸ برس	۶ برس	۶ برس	برہم میں	ع
۵	بڑ	سایہ دار	۰	۰	۰	ایک بار بڑ	ع
۶	بنبول	سب کام میں مخصوص آلات کٹ ورزے لگتے اور خانہ داری میں عمدہ لکڑی ہی کہلاتی ہے	۴ سال	۱۰ سال	۱۰ سال	برہم میں مگر اور میں تیز ہوتا	ع
۷	بیر	سب کام میں آتا ہے	۳ برس	۱۲ برس	۱۲ برس	مزرعو میں	ع
۸	بکائن	سایہ دار اور لکڑی جلانیکے کام میں آتی ہے	۵ برس	۲۵ برس	۲۵ برس	برہم میں	ع
۹	پیل	سایہ دار درخت ہے	پیل	۰	۵۰ برس	۰	۰

نمبر	نام	کس کام میں آتا ہے	تعمیراتی کام میں	تعمیراتی کام میں	تعمیراتی کام میں	تعمیراتی کام میں
۱	جلی	سایہ دار ہے اور دیا جالیہ	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۲	چوڑا	سب کام میں آتا ہے اور اسکے جڑ کے رستے بناتے ہیں اور دیکھ چوڑی سرخ رنگ کے کام میں آتے ہیں	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۱۲	جینہ	یاد دہائی کے پانچ میٹر جینہ ہیں اور جلائے ہیں	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۱۳	جامن	سب کام میں آتا ہے	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۱۴	جانبو	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۱۵	دوبکرو	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۱۶	اوسن	اسکی جھلکے کا رنگ چمڑے کا ہے اور لکڑیوں جلائے ہیں	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۱۷	اوپر	سب کام میں آتا ہے اسکا بکر کھاتے ہیں	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۱۸	سالم	جلائے ہیں آتے ہے	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۱۹	سوختا	اسکے کا اجار بنانا ہے اور ترکاری ہے	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس
۲۰	سیتھ	سب کام میں آتے ہے	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس	۲۰ برس

نمبر	نوع	کس قسم میں آتا ہے	تفصیل	کیفیت
۲۱	فراش	پاٹ و تختہ و صند	۱۰ برس ۵ برس برس میں کمر پیارا و دوداؤ میں نہیں ہوتا	۵
۲۲	کپڑے	پتلے اسکے کپڑے لنگری ۷ برس ۵۰ برس	مزدور و عین	۸
۲۳	کپڑے	پہل اسکے کپڑے کپڑے ۸ برس ۱۰ برس	پر قسم میں جہاں پاتے ہو	۸
۲۴	کپڑے	لنگری اسکے کپڑے کے کام میں آتے ہے	۵ برس ۶۰ برس	مزدور و عین
۲۵	کپڑے	پاٹ بنتی ہیں اور الات جاہ کے کام میں آتے ہے ترازو کے وزن پر ہے بنتے ہے	۵ برس ۵۰ برس	غیر مزدور و عین
۲۶	کپڑے	پتلے اسکے کپڑے کپڑے	۴ برس ۲۵ برس	"
۲۷	گوند	سایہ دار ہے لنگری مقبوط ہے اور کپڑے کے کام میں آتا ہے	۱۰ برس ۵۰ برس	پر قسم میں کمر پیارا اور دوداؤ میں نہیں ہوتا
۲۸	گوند	"	۵ برس ۵۰ برس	"
۲۹	گوند	سب کام میں آتا ہے	۱۰ برس ۵۰ برس	پر قسم میں
۳۰	گوند	اسکے پہلے کپڑے کپڑے اور مقبوط لنگری	۵ برس ۵۰ برس	پر قسم میں

۳۱	نیم	سایہ دار و تخت ہے اور لکڑی تخت ہوتا ہے برگ عموماً کام آئے ہیں	بنیوٹ	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۳۲	بیسر	مکانات میں اور جلانے کے کام میں آتے ہیں	کچھ پیپر	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

بائس موٹا بیان نہیں ہے لیکن تیار بائس اکثر تیار دون میں خود رو واقع ہے اور چونکہ لوگوں کو شوق کم ہے لہذا اور موٹا  
زمینداروں کے چاہت پر یا متصل تالابوں کے مٹانے میں کہیں اسکا درخت دیکھنی میں نہیں آتا تو کہ ایسے جگہ میں اسکا  
پتھر کے چکلے میں کاہر بہاڑ پر ناگ تیار میں تحصیل بیادہ کے علاقہ میں ہوں جہاں کے بہاڑ پر مکر کم - علی نڈا جاناگ کے نالو  
اور تحصیل نالہ میں پیٹیا دیویر ہاں آلودی کے بہاڑوں میں بھرت بائس خود رو ہوتا ہے - جو کہ اکثر تو کر لوں کے کام میں

در بیان حالات مہوشی شیردار اور لادو کے

وفهم

اس ضلع کے خاص کر کوئی مویشی مشہور نہیں ہے۔ بلکہ بیان پر مبنی ہے مویشی خرید کر لانے ہیں تلوارہ اور پربت  
کے میل سے جو علاقہ مارواڑ میں ہوتے ہیں یہاں گہوڑا اونٹ ہر سال ضلع ہڈا میں آتا ہے علیٰ ہذا لشکر کے میل میں ہڈا  
اس ضلع کے آدمی مویشی پر قسم کا خریدتے ہیں۔ باوجودیکہ علاقہ جات بعض ہتھراداران اجیر میں خلل موجود ہے  
مگر اونکو عمدہ نسل کے مویشی پیدا کرنے کے طرف توجہ نہیں دیتے۔ اگر کوئی ٹھاکر شل ٹھاکر مسودہ کے ہالیہ کے ہڈا میں  
بناوین تو یقین ہے کہ عمدہ گہوڑی پیدا ہووین اور باہر سے گہوڑی خریدنے کی ضرورت نہ رہے۔ سرکار نے اس ضلع میں  
سرکاری سائڈ نہیں چھوڑا ہے کہ جس سے عمدہ نسل پیدا ہووے۔ بلکہ بیان خاص ضرورت ہے کہ سرکار دو چار سائڈ  
کے اس ضلع میں چھوڑادی اور ان کے لئے ایک قاعدہ متعین کر دیوے نقسہ مندرجہ ذیل لکھا جاتا ہے جس سے ہر ایک  
حال بابت مویشی کے متعلق ضلع ہڈا معلوم ہوگا۔

[illegible]





[illegible]

[illegible]

صحرائی جانور لائق شکار کے اس نسل میں جس ذیل میں سرن خرگوش سورا سائبر کبوتر شیر سیاہ و سفید بکتر مرغ ستار  
مرغاب ہر قسم کا بڑا بہت شیر مور۔ اسلمک کے باشندہ شکار کے بہت کم عادی ہیں اگرچہ ان کا خاص قوم شکاری بنام نہاد  
ایڑی کے اس نسل میں ہے۔ مگر عام پیشہ اونکا نہیں۔ تاہم وہ ہے اکثر شکار سرن و خرگوش کا کرتے ہیں سارس نہیں کرتے  
سرن بہت بڑا کھیل ناگدہ اور بیاور کی اجیر کے میدان میں شل رام سراور گنگوانہ کے بہت کثرت سی ہیں۔ سو سو بیل  
ننگہ اکثر نظر آتا ہے۔ مرغ صحرائی بیاور اور ناگدہ کے بڑی پہاڑوں میں نظر آتے ہیں لیکن بہت کم۔ عموماً شکار بندوق سے  
ہوتا ہے صرف بکتر اور بہت شیر کو جال سے پکڑتے ہیں

نکرہ کے پہاڑوں میں بار شکرہ جڑہ ہی کیے کیے دکھائی دیتا ہے لوگ بیان کرتے ہیں کہ کوہ آبوسی کیے کیے یہ جانور بیان  
آتی ہیں نر اسکے پکڑنے کا مطلق رواج نہیں ہے

تحسین اجیرین سورا اجیری اور گنگوانہ کے اجیری مشہور ہیں جو عمدہ شکار کرتے ہیں چھلیاں ہے یہاں کی بڑی بڑی تالابوں میں  
اکثر پیدا ہوتے ہیں جب کیے دو تین سال متواتر اچھے بارش ہوئی اور پانی بہا رہا کری۔ ورنہ چوٹے چوٹے چھلیاں تو  
عموماً ہوتے ہیں۔ چھلے کے لئے تالاب و تلواریں بہت آجہ کاتیر کاٹ کاٹ کر بیٹھ رام سراور گنگوانہ کے بہت شہور ہیں  
سوزی جانور۔ بلیکیرہ سیریا یہاں کے پہاڑوں میں اکثر رہتی ہیں۔ اور چونکہ بعض پہاڑوں کے حفاظت لکڑی سرکاری سونے  
ہے۔ ان کے یہ جانور اب بکثرت ہو جاوے گئے۔ ناگ پہاڑ میں بلیکیرہ اکثر رہتا ہے۔ اور صد ہا چیتہ شکار کیا گیا ہے اسکے پکڑنے  
ایک کل لکڑی کے شل گیسوان کے یہاں متعل ہے رات کو ایک گنا دو سمین باندیتی ہیں اسکے اور اسی بلیکیرہ کے اندر  
چلا جاتا ہے اور جیون ہے وہ اندر داخل ہو اکل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ کیے کیے شیر بے بیرونے جنگلون ہی یہاں  
نکرہ میں آ جاتا ہے

حشرات الارض۔ سانپ ہر قسم بچو گوہر اکثر کچھرا وغیرہ جانور معمولے ہیں جسمین سے بچو بہت بڑا اور زہر لاکھ  
اونکی واسطی ایک قسم کا تہور اجیر کے باغون میں عمدہ علاج موجود ہے کہ جگے ایک دو پتی لکھٹ کر پنی سے زہر جاتا ہے  
گوہر مثل گرگٹ کے ہوتا ہے اور اکثر درختوں پر رہتا ہے نہایت زہر لاکھ جانور ہے جگے کاٹنی سے بہت کم آدمی بچتا ہے  
چونکہ بقول حکم و تقویت دل موجب زندگے ہے لہذا زندہ رو لکھا اعتقاد اونکے لئے ودا قدر ہے۔ جب سانپ  
کاٹتا ہے فوراً تیجا جگے نام کا دورہ اسکے باندیتی ہیں مریض کو یقین کامل اپنے صحت کا ہوتا ہے جو اکثر صحت یاب ہوتا ہے  
اگر بہت ہے زہر لاکھ سانپ ہو تو جانبری نہیں ہوتے لکھ اور بندر صحرائے بے یہاں بکثرت ہیں۔ لیکن اون کاٹنا  
میں جہاں پائے اور سایہ اور درختان گنجان ہو وہاں جیسا کہ لکھ کے پہاڑوں یا بیاور میں شیو پورہ گھاٹ میں انکی کثرت  
ہے۔ اب چند روز سی خاص اجیر میں بے لکھ و مکانوں پر نظر آتے ہیں جو تار گدہ پہاڑ سے اوتر آئے ہیں خدا  
کے قدرت ہی کہ تالابوں میں دو تین سال ہے کہ پائے موجود رہتی ہیں گوہ لکھ نگر پیدا ہو جاتے ہیں جس سے پایا

جانا ہے رشل مچپا کے اسکے پیدائش ہی از خود مٹی سے ہے لشکر اور انا سا گر من بکثرت ہی

در بیان معدنیات

دفعہ ۵

اس ضلع میں کان چند قسم کے موجود ہیں اور احتمال ہے کہ تلاش کرئیے اور یہ دس نیاب ہوں جو کانین دہات ہے اور تیر اور مٹی اور جواہر کے ذرا کمال نکلتے ہوئے ہیں اور مٹی شرح ذیل میں کہہ جاتے ہیں عکس اور مٹی سانبھین کہ حقوق رعایا کو جاننے کے مد میں نہیں ہے سرکار کو اختیار تھا کہ جہاں چاہے کان کو کھودے اور ایسا ہے آغاز عکس اور مٹی انگریزی میں لیکن جبکہ ۱۸۵۷ء میں بندوبست قانون نے اس ضلع کا یہ توہمناظر اور ارمیات باجا بر ایک گانو کے مد میں پیو ہو گئے بندوبست حال میں گوشت بند نے بموجب جیسے نمبری ۲۲۴ سورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۵۷ء کے در باب حقوق سرکار اور زمین کے بشرط قرار دی ہے کہ کل کانہائی دہات ملکیت سرکار میں

کانہائی سنگ سے سرکار کو اختیار ہے کہ جہاں سے چاہے بلا قیمت پتھر نکالے جو زمین کے سبب کھودنے کان کے خراب ہو جاویں اور اسکا مادیہ یا سنگا مالک زمین مستحق ہوگا سو اسی سرکار کے جو کوئی شخص پتھر لینا چاہے تو اسکو چاہی کہ زمینداران اور نمبرداران وہ کے مرضی سے پتھر لیں مگر وہ میں کوئی کان دہات کے لئے کمال نمودار نہیں لیکن احتمال ہے کہ ہونگے اجمیر کے کھوکھ گہائے لوہا گل کے پیاروں میں اور لشکر کے کابروہ پیار میں باجا لوہے کے کانین موجود ہیں وگرنہ جان کش پورہ اور لوہا گل کے آہنی کان سے بہت لوہا نکلوایا اور مگرہ کے کانہائی سے ہے نکلوانا مشہور ہے لیکن آمدنے سے خرچ زیادہ ہوا اس واسطے وہ کام جاری نہیں رہا

مارگڑہ کے پیار کے اندر سے سبب نکلتا ہے جو زرد مٹی کے اندر ریزہ ریزہ ملا ہوا ہے کچھ کچھ تارگڑہ میں سے کان سبب کے کھودنے ہوئی سرسہ کے چوٹے چوٹے دے نکلتے ہیں انہیں پیاروں سی کئے جگہ کان تانیہ کے پے معلوم ہوئی ہے اور اسکا نمونہ بنایا گیا مگر زیادہ کام جاری نہیں ہوا چیا

سبب اور لوہے کا جاری ہوا تھا خاص جمیر میں بجلہ لاکھن کوٹہری سببہ راجل کے نوہرہ میں ایک کو مشہور جانڈیکا ہے جس میں سبب اور مٹی نفوذ آمیز نکلتے ہے کیریل وکس صاحب نے اسکا امتحان کیا تھا لیکن سبب اس کے کہ آمد پائیکے بہت ہے اور اس کے کھانے میں اور وقت خرچ زیادہ ہوا زیادہ کم نکلتے ہیں

اترک کے کانین ہی بہت ہیں موصی سندھ میں جو متصل رام سر کے ہے اترک نکلتا ہے موصی گوٹہ میں جو اترک کے ہے اترک کے کان ہی علامہ اور بہت مگر اس کان کی علامت پانی بنانے ہے سادو کے علاقہ میں ناظم ہے کان مشہور ہے جو ایکسٹیم کام قیمت جو اتر ہے - قصبہ سردار میں جو متصل کبیری عکس اور پیار اجمیر کش گڑھ ہے - مت بہاری کان تانڑہ کے ہے جس میں سے ہزار ہا روپیہ کا نکالا جاتا ہے اور اسکا مالک

۱۰۸

و ہاں کے کان تا نمرہ پر مشہور کھجور کا کان ۱۸۶ میں نمودار ہوئی تھی اوس سے پہلے کی کو خبر نہ تھی۔ اول اول سروار کے جو گے کو  
 ہنگام بارش رنگ دار تیر کے حصہ ریزہ خوش رنگ سمجھ کر بدقت تمام تلاش کر کے جے پور میں فروخت کر آتے تھے۔ رفتہ رفتہ وہ  
 مال دار ہو گئے اور جیپور کے جوہریوں نے اوسکا سراغ لگایا اور باجارت عمارتہ کش گدہ پتیر تا نمرہ لگانا شروع ہوا  
 باجی زمینوں کو کھود کر لاکھوں روپیہ کا تا نمرہ لگالیا۔ اب بڑی ٹکرہ پتیر کے کم لکھتے تھیں غایت درجہ ۳۳ تولہ چار تولہ  
 ہاں کا۔ اب بھی کوئی کوئی لکھل آتا ہی دس ہاتھ سے بیش ہاتھ گہری زمین کھودنے سے یہ جوہر ملتا ہے۔ سروار  
 اسکے صاف اور آبدار کر لیا گیا۔ خانہ ہے  
 پتیر کے کانین یہاں بہت ہیں چٹائی کا پتیر تو ہر جگہ بہاروں میں موجود ہیں۔ اور میدانے حصہ میں اکثر زمین میں سی چند ہاتھ  
 کھودنے پر دستیاب ہو جاتا ہے۔ مگر اکثر ناقص قسم کا۔ اور بہاروں میں عمدہ قسم کا جا بجا پایا جاتا ہے  
 چونکہ پتیر بے بہت سی۔ کوئی ایسا بہار نہیں کہ جہاں نہ ہو۔ جو پتیر سفید چمکدار چونکہ کا ہوتا ہے اوسکے سفید قلعے بنتی ہے  
 اور اگر تیل سے تو تجارت کے کام میں آتا ہے بعض جگہ مثل شام گدہ جہاں ہتھوں کے پہاڑ کے پہاڑ اس پتیر کے موجود ہیں۔ اور  
 لکھ لایق بنانے شکر و چونکہ یہی سب بگ لکھتا ہے  
 پائے کا پتیر بے بہت ہے۔ ہر جگہ پتیر بہت ہے۔ اور کثرت لکھتا ہے۔ کھودان میں ہے اسکے کان۔ یہ اور بھی کئے جگہ ہے مگر  
 بکثرت ہے۔ اسیٹ منڈ ہانڈیر و پاتالان وغیرہ دیہات میں اسکے کانین ہیں  
 علاوہ ازیں سفید پتیر مثل سنگ مرمر کے ہیں کئی جگہ سے لکھتا ہے جیسا کہ لکھتا ہے اور بڑے گانوں میں اسکے عمدہ کانین برآمد ہوتے  
 مئے سفید و سرخ ہیں اکثر برآمد ہوتے ہیں۔ جو کپڑوں کے رنگین کرنے کے کام آتی ہے زرد مٹی سب سے کان سے نکلتے ہیں  
 غرض کہ اس ضلع میں چند قسم کے کانین موجود ہیں اور احتمال ہے کہ جہد تلاش کتر جاوی جا بجا اقامت مہر کے اور  
 دہات کے کان بہیم ہو چکن ملک شور زمین سے سابق اکثر مواضعات میں لگال جاتا تھا اب جب سے کہ کان سانہر کا ٹھیکہ سر  
 ہو گیا ہے اسکا لگانا موقوف ہو سو دیا گیا

## حالت تجارت

## وقفہ ۱۰

اس ضلع میں کوئی ایسا خاص قصہ یا مقام نہیں ہے جسکو تجارت گاہ کہنا چاہئے۔ فضیول میں اور دیہات میں معمولی ہو پار  
 غلہ کا ماہم زمینداران و صاحبان کے ہوتا ہی جسکو بیان بوجہ گت کہتے ہیں۔ اور مہاجن کو بیوہ رہ۔ اوسکے کیفیت یہ ہے کہ  
 عموماً ہر ایک زمیندار کے ساتھ کسے نہ کسے بیوہ کا حساب ہی۔ جس چیز کے ضرورت زمیندار کو پھوٹے ہے وہ بیوہ رہ انجام دیتا  
 اور اپنی کاغذ میں زمیندار کا نام لکھتا ہے۔ خواہ فردریات خانہ دار سے خواہ حاصل سرکار ہووی۔ لاکھ فصلیہ جس قدر غلہ  
 ہوتا ہے وہ بیوہ خرمن گاہ پر تول کر لیا جاتا ہے۔ اور جہد نرخ کہ جیسے سدی اکا دشی گوا جناس فصلیہ کا۔ اور کانک  
 سدی پوٹوں کا فصلیہ کا ہووی بموجب اوسکے قیمت غلہ قرار دیکر لکھتا ہے۔ جمع کر لیا ہے فصل لکھل عموماً حساب ہوا  
 کرتا ہے اور ہر فصل پر دوسیر من پیچے بابت سود دے ایذا دیا جاتا ہے۔ لیکن بوقت ضرورت تین چار سیر تک سود مقرر ہوتا ہے

بلکہ سو ایک اور اسکول ایسے زبان میں بادی کہتے ہیں جو ہر لوگ غلہ کو دیہات سے اچھیر لے کر آیا دیکھا اور وغیرہ مقامات میں  
کہ جہاں ضرورت غلہ کے ہوتے ہیں۔ بار کر کے فروخت کے لئے لاتے ہیں۔ ہر چند کہ محصول راہداری جسکو بیان کیا گیا ہے  
سوقوف ہو گیا اور راستہ کھل گئے۔ بار برداری عام ہو گئے۔ لاکھ تجارت سیروئے میں یہاں خاص ترے نہیں ہوئی اور  
نہ پہلے اجیر خاص میں کسے جس کے منڈی مشہور تھے جس زمانہ میں کہ راستوں میں امن نہیں تھا۔ تب پیری شہروں میں  
کیر و دواغ کے شہروں میں تجارت کی لئے مال جاتا تھا۔ اب ہر ایک شخص براہ راست مال خرید کر کے لاسکتا ہے اگرچہ اچھیر  
نیا نگر میں چلے مقرر ہے۔ لاکھ بچس پر یا مال راہداری پر محصول نہیں لیا جاتا مگر تاہم اب لکھ آباد میں مال زیادہ آتا  
دکان چوکنے نہیں ہے۔ اور جو لوگ دیہات کے مابین سابق اجیر سے خرید لیجائے تھے۔ وہ لکھ آباد سے خرید لیجائے ہیں کہ  
دکان بمقابلہ اجیر نرخ میں اند کے اور زانی ہے رہتی ہے گو کہ باہر سے مال بہت آتا ہے اور بمقابلہ سابق دو چند ہے۔ اگر زمانہ  
قیاس کیا جاوے تو مبالغہ نہیں مگر نفع نہیں ہے کیونکہ جو پار کا کردہ اب کھل گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اب یہاں دو لکھ من مال  
ہوتے جاتے ہیں جس قدر کہ پہلا بیان دو لکھ تھے۔ اب عشر عشر ہے نہیں ہے لکھ پتے سیٹھ اجیر کے مشہور تھے جس  
اب دو پار گرنے زمانہ جاتے ہیں ہر سال دو لکھ نکلتا جاتا ہے پیری گنجایش منڈی میں تھے اور استمرار داران اور جاگیردار  
میں وہ اب قریب سو دو ہی کے ہے بسبب جاری ہونے سے آؤ کر کرے نوٹ ہو اور نظام فرضہ کے۔ اجیر سے صرف لکھ من  
زمانہ باہر کو جاتا ہے یا رنگین پکیر یاں جسکو چیرہ کہتے ہیں بقیہ آمد لکھ اس مال کا بابت نیا نگر و اجیر جو ملتی اسکے کیا جاتا ہے  
اس سے قیاس ہو سکتا ہے آمد رفت مال کا لیکن مال کا کچھ قسم غلہ جو باہر سے باہر جاتا ہے وہ اس شہر میں نہیں ہے کیونکہ  
اس کا تخمینہ نہیں ہوا

نمبر	نام زمین	مساحت		کیفیت	نمبر	نام زمین	مساحت		کیفیت
		روایت	مستند				روایت	مستند	
۸	گندک	۱۰	۱۰	آند	۱۷	رستو	۱۰	۱۰	آند
۹	شوره	۱۰	۱۰	آند	۱۸	موج	۱۰	۱۰	آند
۱۰	اشیائی پیشانی و غیر	۱۰	۱۰	آند	۱۹	راشیدار چترن	۱۰	۱۰	آند
۱۱	آنا	۱۰	۱۰	آند	۲۰	سیوہ جات اوتام بوز	۱۰	۱۰	آند
۱۱	روٹی	۱۰	۱۰	آند	۲۱	گندم	۱۰	۱۰	آند
۱۱	کپاس	۱۰	۱۰	آند	۲۲	ج	۱۰	۱۰	آند
۱۱	پہرہ	۱۰	۱۰	آند	۲۳	برنج	۱۰	۱۰	آند
۱۱	سن	۱۰	۱۰	آند	۲۴	کپاس	۱۰	۱۰	آند





[illegible]

نمبر	نوع	مقدار	کیفیت	نمبر	نوع	مقدار	کیفیت
۶۰	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۰	نوروت	۱۰	۱۸۴۲
۶۱	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۱	نوروت	۱۰	۱۸۴۲
۶۲	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۲	نوروت	۱۰	۱۸۴۲
۶۳	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۳	نوروت	۱۰	۱۸۴۲
۶۴	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۴	نوروت	۱۰	۱۸۴۲
۶۵	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۵	نوروت	۱۰	۱۸۴۲
۶۶	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۶	نوروت	۱۰	۱۸۴۲
۶۷	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۷	نوروت	۱۰	۱۸۴۲
۶۸	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۸	نوروت	۱۰	۱۸۴۲
۶۹	نوروت	۱۰	۱۸۴۲	۶۹	نوروت	۱۰	۱۸۴۲

نمبر شمار	نام جنس	مستند		کیفیت	نمبر شمار	نام جنس	مستند		کیفیت
		۱۸۴۳	۱۸۴۲				۱۸۴۳	۱۸۴۲	
۶	کنجید	اند	لاس	شیشا دالے سے آتے ہیں	۱۳	اجرائین	آند	مانہ	میوڑ سے آتے ہیں
		نکاس	برلا من	میوڑ کو جاتے ہیں			نکاس	ماصہ	باروڑ کو جاتے ہیں
۷	گوند	اند	لاس	میوڑ سے آتے ہیں	۱۴	داند	آند	ماصہ	میوڑ سے آتے ہیں
		نکاس				پیتے	نکاس		اجمیر کو جاتے ہیں
۸	پاک	آند	لاس	میوڑ سے آتا ہے	۱۵	میوہ	آند		بکال سے آتا ہے
		نکاس					نکاس		
۹	پارچہ	آند		پھولے سے آتا ہے	۱۶	نابریل	آند	جانبہ	گجرات کے طرف سے آتا ہے
	دلائی	نکاس					نکاس		اجمیر و میوڑ کو جاتے ہیں
۱۰	کپڑ	آند	لاس	میوڑ سے آتے ہیں	۱۷	ظروف	آند	سمن	میوڑ سے آتا ہے
		نکاس				آپڑ	نکاس		اجمیر و میوڑ کو جاتے ہیں
۱۱	روڑ	آند	لاس	میوڑ سے آتے ہیں	۱۸	روغن	آند	سمن	میوڑ سے آتا ہے
		نکاس				ارندہ	نکاس		
۱۲	لوا	آند	لاس	شاپورہ	۱۹	نیل	آند	سمن	گجرات سے آتا ہے
		نکاس					نکاس		میوڑ کو جاتا ہے

نمبر	نام	کیفیت		نمبر	نام	کیفیت	
		چ	د			چ	د
۲۱	آل	اد	اد	۲۰	جوار	اد	اد
		نکاس	نکاس			نکاس	نکاس
۲۲	یارچ	اد	اد	۱۹	پاجره	اد	اد
		نکاس	نکاس			نکاس	نکاس
۲۳	زنگ	اد	اد	۳۰	افین	اد	اد
		نکاس	نکاس			نکاس	نکاس
۲۴	پت	اد	اد	۲۸	پشکر	اد	اد
		نکاس	نکاس			نکاس	نکاس
۲۵	جو	اد	اد	۲۲	بج	اد	اد
		نکاس	نکاس			نکاس	نکاس
۲۶	مقا	اد	اد	۲۳	کندر	اد	اد
		نکاس	نکاس			نکاس	نکاس
۲۷	کندم	اد	اد	۲۴	کوتی	اد	اد
		نکاس	نکاس			نکاس	نکاس

نمبر	نام	نوع	قسمت		کیفیت
			ج	ب	
۳۵	کافور سفید	اند			کافور سفید
	کافور	کافور	کافور		کافور سفید
۳۶	بنور	اند			کافور سفید
	کافور	کافور	کافور		کافور سفید

## دفعہ ۳۵ - باب دوم در طیار نواریخی و اوقات

### بجلی بیان حالات اجمیر خاص

اس حال کی لکھی ہوئی عجیب و غریب قاعدہ و مطلق کے یاد آتے ہیں وہ پلٹ کر جواب دہم میں رہا کہ کوڑا اور راؤ کوڑا کرنا ہی۔ اجمیر کے حالات اس تہوڑی سی زمانہ کے جہاننگ کہ سکو خیرے سے ہماری نظروں میں حیرت افزا دکھارہا ہے۔ ایک وہ زمانہ یاد آتا ہے کہ جو مانوئے بلند چندی تار اگڑہ پر آسمان تک لہرا رہے تھے پھر تہوڑی عرصہ بعد وہ گر گئے اور آسروں یعنی مسلمانوں خرابا کے تیز لوٹ کے نیری ایسے بلند ہوئی کہ گویا آسمان کو چید ڈالیں گے۔ اور کسے شخص کو نہیں چھوڑ سکے جب تک کہ وہ اسلام قبول نہ کریں اور سکو ہی کچھ بہت مدت پائیداری نہیں ہوئی تھی۔ کہ غلیہ خاندان فی اپنی خون فشان شمشیر سے کئی سو سال تک خونریزی جاری رکھے۔ جو اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب انسانے پیکر نظر نہ آویگے۔ اویکے بعد پھر چند عرصہ اور ہے مایا پیدار رنگ و ہنگ زان بعد پھر اس ملک کے تحت میں امن و امان سے رہنا جو لکھتا تھا ہماری سرکار انگلینڈ نے اپنا دست بند ایسا زور سے بجا کیا کہ جسکے آواز نے آسمانوں کے کان بول دی۔ اس محل بیان سے یہ نتیجہ حاصل کرنا چاہیے کہ جہاننگ خبر ملتے ہیں۔ سب سے پہلا راج اجمیر کا جو مانوئے کا پایا جاتا ہے اس قوم میں آخری راجہ پرتے راج ایسا نامور گدرا ہے (گو کہ اویکے ختم پر اس پرانے سلطنت کا اختتام ہوا) کہ واسطی شناخت اس میں کے جسکا نام بتلانا کافی ہے اول ہم ایک نسب نامہ ابتدا اور راجہ اینہل سے جسکو اس وقت تک ۲۵۲ سال گزری۔ اس عالی خاندان کا لکھتے ہیں اور بعد ازاں اس قوم کے پیدائش کا حال تحریر کرتے ہیں۔ اور اویکے ضمن میں راجہ پال راجہ بانے اجمیر کا اجمیر میں انا اور اوسکا آباد کرنا اور پھر آجک کا حال جو وقتاً فوقتاً ظہور میں آتا رہا

قلند کرتے بادشاہ کے برخلاف کہ دنیا انسانوں کے بنائے نہیں رہی اور ایک نہ ایک راجا اور نیک سرپرست رہا۔ لیکن جہانگیر کا کہ  
مغفل بیٹا اسکا تختہ سر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اگرچہ اسکا وہ نشانیاں اور درایتیں اگلے وقتوں کے اس وقت موجود ہیں  
جو کہ گذشتہ بادشاہوں کے نام کو یاد دلاتے ہیں۔ لیکن کہیں کام کے کہ جو نامکمل ہیں

دفعہ ۴۴ شجرہ نسب ابو عثمان جو پان بھوجب تحقیقات کے نیا ڈ صاحب مندرجہ صفحہ ۵۲۴

ردیف	نام	کیفیت	ردیف	نام	کیفیت
۱	انہل	۶۵۰	۱۳	اجیدو	ایک شادی دختر راجہ سنگ پال
۲	سراجا	۰	۱۴	تسمیرو	راجہ تون شاہ و پتہ ہوتا
۳	ملائ	۰	۱۵	پتہ راج	جکا نام لڑکا بانے تھا
۴	مکسور	۰	۱۶	راجہ	شاہ الامین شہاب الدین غوری کے
۵	اجے یال	۲۰۲	۱۷	راجہ	لڑائے میں قتل ہوا
۶	دالہ راج	۴۴۱	۱۸	راجہ	وٹ کے محاصرہ میں قتل ہوا
۷	مکسور	۰	۱۹	راجہ	۰
۸	ہر راج	۸۲۶	۲۰	راجہ	۰
۹	بیریز دیو	۰	۲۱	راجہ	۰
۱۰	بیریز دیو	۱۰۶۶	۲۲	راجہ	۰
۱۱	ساگوب	۱۰	۲۳	راجہ	۰
۱۲	آنا	۰	۲۴	راجہ	۰
۱۳	جے یال	۰	۲۵	راجہ	۰



ہوتے ہی۔ اویس کے خاندان میں جیل بولہ نامی راجہ اجیر کا بیٹا جس نے اپنے چچ پانی اور اجیر میں اوتسی میلہ سا کر دیا اور  
 بعد ازاں راجہ پانے آنا سا کر کا مشہور بادشاہ اور اخیر راجہ ہے۔ جو ششہ جی میں شہاب الدین غوری کے قتل کے بعد  
 قتل ہوا اور جو ہان کے سلسلے دہلے اور اجیری میں ہے۔ آخری راجہ ہے کہ جسے ساتھ ہندوئی سلطنت ہندوستان  
 دور ہوئی۔ برہمنوں نے دہرم مارگ چوڑ کر مسئلہ اسلام سکپا۔ دیوانہ گری اسی گئے بجای تا قوس کے ایک کے آواز آئے گئے  
 مسئلہ جہاد کا ہر ایک کے ورد زبان ہوا۔ مشہور ہے کہ برہمن راج کو شہاب الدین کے لئے گیا تھا لیکن بعد چند روز  
 چند کبیر کے جو راجہ کا قدیمی غلیو اور انگسار تھا سلطان کو پرہیزہ راجہ قدر اندازی ظاہر کرالی کہ انہیں باندہ کر آواز پر نہ کرنا  
 سلطان کو مشوق پیدا ہوا اور انجام کار اکر دہریہ راجہ کو قید خانہ سے نکال کر تیرکان روہر دیان کرنا لگا وی اور سو فیصد  
 شہر میں کبیر نے راجہ کو یاد دلایا کہ یہ وقت حریف کے مارنے کا ہے۔ راجہ نے سلطان سے پوچھا کہ حکم ہے سلطان نے جواب دیا  
 سدا دینی اجازت اور معلوم کرنے اور از سلطان کے راجہ نے سلطان کو تیرکانہ بنایا تب وہ سے کبیر نے پہلے اس سے وقت راجہ کو  
 قتل کیا پھر اپنے آپ کو ہلاک کرنا کہ دشمن بے عزتے اور تکلیف سے نہ رہیں۔ یہ زمانہ ہے کہ قنوج کے بلند شہر نامی راجہ  
 جیجنگر گئے اور سیاجے جہد کار اور زادہ وہاں سے مارو دیں میں شاہ گریں ہوا۔ جسے راہور و کے سلطنت کے بنیاد  
 مارواڑ میں مستحکم کر دی اور اجیر کو ہے اپنی حکومت میں شامل کیا تہوڑی روز بعد کہ شہاب الدین غوری نے اپنے غلام  
 قطب الدین ایک کو دہلے کے حکومت بچنے تب اویس کے طرف سے اجیر میں ششہ جی میں سید حسین قلو دار جو راجہ ششہ  
 جی میں راجہ تو کے ہاتھ سے شب خون میں قتل کیا گیا۔ ششہ میں قطب الدین ایک نے پیر پور میں اکر راجہ لیا اور پھر  
 شمس الدین تمشک کے عہد میں واقع ششہ جی احمد قلو دار اجیر مقرر رہا اور علاء الدین خلجے کے عہد میں واقع ششہ جی  
 شاہین پگ حاکم اجیر تھا۔ بعد ازاں رانا کبیر راجہ میواڑ نے اجیر کو لیا۔ پیر محمد خلجے دینس ماؤ گڈہ نے ششہ جی میں  
 اجیر کو رانا سے چھوڑ لیا اویس کے طرف سے اولی خواجہ نعمت اللہ مخاطب بیگ خان حاکم رہا اور بعد ازاں غیاث الدین اپنے  
 دے عہد کو جاگیر میں دیا اور غیاث الدین کے طرف سے طو خان ششہ جی میں حاکم رہا جس کے نام سے اجیر میں ایک شہر  
 جب خلجے کے سلطنت ضعیف ہوئی تو پیر مالہ نور اڈہ مارواڑ نے اجیر کو ششہ جی میں لے لیا۔ اور جینک مارواڑ کے شامل کیا۔  
 کہ مغل سلطنت اکر ہی ہندوستان میں قائم ہوئی تو پیر مالہ نور اڈہ مارواڑ نے اجیر کو ششہ جی میں لے لیا۔ اور جینک مارواڑ کے شامل کیا۔  
 لیکن جب اکر نے سلطنت پانے تو اویس کے بلند اقباس کے خود بخود انتظام ہوتا گیا۔ خود راویلیوں جمع ہوئی ہلا دمان و قلات  
 اگے تمام ہندوستان میں انتظام اور ہندوستان برہمن کا گیا۔ بالتفصیل قانون البرہمن میں درج ہے۔ اجیر اور قلات  
 ایک صوبہ تھا اور رسیان مارواڑ میواڑ جے پور سیکانیر وغیرہ نسل برہمن زمینداروں کے خراج گزار تھے بادشاہ اویس کے  
 علاقہ جات سے جاگیر میں دیتا تھا۔ الاخراج میں اویس کے حاصل کو جو اکر کرتا تھا۔ اکر نے دور اندیشی سے راجہ توں میں رشتہ  
 شہر دہلی کر دی۔ اور پری پری سوز عہد ذہیر راجہ توں کو عطا کیا تھا کہ یہ لوگ اس سلطنت کو اپنے سلطنت تصور کریں  
 اکثر یہ بات کام آئے۔ لیکن شاہ میواڑ نے یہ بدنامی ابدی اور طبع دنیاوی حاصل کر لی تو کہ اپنے ملک کے بہت سے  
 لوگوں کو بیٹا۔ اور چتوڑ کے لڑائے میں بہت کچھ نقصان اٹھاتا رہا۔ محمد شاہ تک اجیر مغل سلطنت کے قبضہ میں رہا۔



جسکے حکومت میں ضعیف پیدا ہوا اور اجیت سنگھ والے جو دیپور کو از طرف محمد شاہ صوبہ دار اجیر کے مصلحتاً غایت ہوئی اور پھر  
 برابر موجود ہو کر کے ساتھ اجیر کا تعلق رہا ابتدا میں اگرچہ برائی نام مطابقت شاہ دہلے رہے۔ لاکن جیون جیون کے سلطنت  
 دہلے میں ضعیف آنا گئی تیوں تیوں اجیر میں راجپوتوں کے خود مختاری بڑھتی گئی۔ جسکے راجپوتوں راجہ رام سنگھ ولد ایسے سنگھ  
 اور نجات سنگھ اسکے چچا کے درمیان تخت نشینی کا جھگڑا ہوا۔ تب رام سنگھ نے جے آپا سندیہ کو مقام اور جتین سے اپنی ادا  
 لے لئے بلا یا اس عرصہ میں نجات سنگھ مر گیا اور بچے سنگھ جو ریاست مارواڑ پر قابض ہو گیا تھا رام سنگھ اور سندیہ سے جنگ ہوئی  
 یہ لڑائے عرصہ تک رہے جس میں طرفین کا نقصان کثیر ہوا۔ جو وقت کہ مامین رام سنگھ اور بچے سنگھ کے جنگ و جدال واقع  
 تھے۔ اجیر کے راجپوت تعلقہ داران میں سے تعلقہ دار کپروہ و ٹھاکر مسعودہ بطرف رام سنگھ کے ہو گئے تھے۔ اور روگنہا تھے  
 تھاکر دیولہ و شیر سنگھ ٹھاکر ٹانموٹے وغیرہ برگنہ بنایہ کے تعلقہ دار شامل مہاراجہ بچے سنگھ کے تھے چونکہ رام سنگھ لگنے چلنے والے  
 سندیہ کے سنگھالے تھے لہذا بروقت پہنچنے اور اسکے بمقام اجیر نڈت گو بند راؤ صوبہ دار از جانب آیا جے اور رام ان  
 سنجوئے از طرف رام سنگھ کے اجیر میں تختیاں ہوئی اور مہاراجہ بچے سنگھ کا صوبہ دار نکالا گیا گویا اجیر تو رام سنگھ کے قبضہ  
 آئے اور باقی ملک کے دلالے کے لئے۔ آپا جے مارواڑ کو گئے۔ چونکہ بچے سنگھ ناگور میں تھے۔ لہذا فوراً ناگور کا محاصرہ کر لیا  
 اور قریب بیس سال تک وہاں ستر کر رہے۔ اجیر میں گو بند راؤ نے عمدہ انتظام کیا۔ اور تمام علاقہ میں اوسکے نائب  
 غالب آیا بنایا تاکہ سوائی خالہ دیہات کے جمیع تعلقہ داران لے گو کہ بعضے بطرف مہاراجہ بچے سنگھ کے تھے حاصل کر کے  
 اوسکو اڑا لیا جسکے تحت ۱۸۱۲ میں آیا جے و قابازی بچے سنگھ سے قتل ہوا رام سنگھ کو ہراس پیدا ہوا تو مجبورے باہم مہاراجہ  
 بچے سنگھ اور رام سنگھ مصالحت ہو گئے اور محاصرہ ناگور کا چھوڑا لیا تب مہاراجہ بچے سنگھ نے پرگنہ کپروہ مسعودہ و ہنسوار رام  
 کو دیدی۔ باقی علاقہ اجیر تعلقہ داران خون بہا میں مجبور تھے وہ تو بچے برادران آیا جیکو سپرد کر دی تھیں تاکہ رام ان  
 سنجوئے اور گو بند راؤ نڈت بدستور اجیر میں اپنے اپنے علاقہ کے سونہ دار تھے۔ لیکن سندیہ میں جب رام سنگھ از بس ضعیف  
 و بیمار ہو کر جے پور کو چلا گیا تب گو بند راؤ نے کہ نہایت عقیل تھا اور موقع دیکھ کر ہار گیا تھا۔ رام ان کو نے الفور نکال دیا  
 خود تمام ملک پر قبضہ کیا۔ پھر بابت علاقہ رام سنگھ کے باستحقاق وراثت مہاراجہ بچے سنگھ نے دعوی کر کے گو بند راؤ کے  
 پاس پیغام بھیجا تو گو بند راؤ نے اوسکو تسلیم کر کے علاقہ جات کپروہ و مسعودہ و ہنسایہ سی اپنا دخل ادا کیا مہاراجہ صاحب  
 تہانہ بمقام ٹانموٹی مقرر کر دیا کہ جو یہ حرکت گو بند راؤ کے اوسکے کمال دانائے اور دوراندیشی پر حاوی ہی مہاراجہ  
 بچے سنگھ کا تسلط پھر اس علاقہ پر برابر ہو گیا تاکہ رام سنگھ میں بہاؤ پیشو اپنے بمقام پالنے پت احمد شاہ درانی سے  
 جسکے حاصل کر کے اور مرہٹوں کا رعب ادا کیا مامین کم ہوا اور اس ملک میں جے بد انتظامی نمودار ہو گئے تو مہاراجہ  
 بچے سنگھ نے بارادہ قبضہ اجیر کے یا تو جو تھے کو صوبہ دار اجیر کا مقرر کر کے روانہ کیا گو بند راؤ کو اڈیس زیرک تھا فوراً  
 قلعہ بند ہوا اور جو تھے کو دخل ندیا قریب دو ماہ تک بندھنگامہ رہا کہ اس عرصہ میں جنوبی فوج آئی اور جو تھے جو دیپور  
 کو فرار ہوا ابتدا میں سنتو بے صوبہ دار اجیر کا اور اوسنی ایک بلخ بیرون مدار و دروازہ بنام نہاد چشنے چمن کے  
 بنوا کر درگاہ شریف میں نذر کیا اور ایک بازار بنام نہاد سنتو پورہ متصل اوسکے آباد کیا نہاد گمر بازار اوسکے

بنجیاں لگاؤ سورج پال شہر کے مہاراجا دیا سہتہ میں مہاراجہ جو دہپور اور جی پور نے بالا اتفاق بمقام ٹولہ مہاراجہ اور پور  
 مہاراجہ فتح پالے اور ایک دستہ فوج کا جو دہپور سے اجیر میں آیا کہ اوسنی اجیر پر قبضہ کیا اور سرزا انور بیگ مہاراجہ  
 کو نکال دیا اور بیگ دہراج صوبہ دار مہاراجہ مارواڑ کی طرف سے مقرر ہوا کہ اوسنی برابر تین سال تاسیستہ اجیر میں مقیم  
 و داخل رکھا سہتہ میں پیر مہاراجہ اور دسبندیہ نے ایک فوج ثالثہ جمع کر کے بمقام پانچن مہاراجہ جو دہپور و جی پور سے  
 مقابلہ کیا اور فتح پانچنی تب جیوا دادا بجے مرہون کے طرف سے کچھ فوج لیکر و اجیر میں آیا اور سینگے دہراج قلعہ  
 لیکن بجے مذکور نے اجیر میں تاراج کیا اور جبہ ماہ تک محاصرہ قلعہ کا رکھا کہ انجام کار دہراج سینگے نے مہاراجہ کو قلعہ سے  
 چنانچہ وہ بلا مزاحمت سیان سے نکال دیا لیکن ازان سہتہ میں سیوا جے ناما صوبہ دار مہاراجہ جو مہاراجان مرہون سے  
 تھا اوسنی اجیر میں اچھا انتظام کیا اور گھر کے طرف توجہ کر کے علاقہ سیوا و مرہون تہا نہ پھیلانے اور شام گدہ میں  
 ایک مستقل فوج رکھنے تعلقہ داران کو خوب دیکھا یا جو پچھلے سالوں میں مہاراجہ جو دہپور سے بل گئے تھے چانچہ شاہپور  
 والہ سی تین لاکھ روپیہ اور ساو والہ سی تین لاکھ روپیہ اور دیگر تعلقہ داران سے سالہ محصول لیا اور کل قلعہ داران  
 دہیات ہتھار داران کے ہندم کرادی اور موضع ڈاتا کوٹ علاقہ بنیادیہ سی نکال لکھ شامل خالصہ کیا بالائی تاراکدہ  
 جیلہ بنوایا اور بازار نو احدات کر دیا سہتہ میں بشوٹ راوٹھا و قلعہ سیوا جے ناما نے اودی بیان براہ بنیادیہ  
 بملت باقہ حاصل کے اجیر میں قید کیا لیکن علاقہ داران بنیادیہ اول ایام میں سرکش ہو گئی۔ اور رام بہاؤ تحصیل دار  
 بنیادیہ کو دہانے راچو توں نے مقید کر کے تارگرمی ہتھیار کمری تب صوبہ دار نے راچہ اودی بیان کو رہا کیا اور جا  
 علاقہ داران کے مالکداری از سر نو بہ تخفیف و رعایت تجربہ کر کے دہا جے جے بطریق ہتھار کے قرار دی۔ رام بہاؤ  
 تحصیلدار کو بھی تب بنیادیہ والوں نے چوڑا دیا مگر ڈاتا کوٹ بدستور شامل خالصہ رہا۔ زان بعد کسٹن صاحب از  
 نو پٹ صاحب ولوٹی صاحب از طرف سپرنٹنڈنٹ صاحب فرانسس کے صوبہ دار رہی سہتہ میں بالاراؤ ایکلہ صوبہ دار  
 کا ہوا جس نے سہتہ انتظام کیا مستقل اجیر زیر ہا رہے اور صاحب کے بالا پورہ ایک گانوا میں نام پر آباد کیا اگر شہر کے  
 خدوئی کہوڑا کر سنجہ دیوار اوس کے بنوائے لیا جے سال بالاراؤ صوبہ دار رہا۔ بعد ازان میریخان اور پیر تانٹھا  
 اور باپور اوسبندیہ تاسیستہ صوبہ دار رہے اور سہتہ میں مطابق سہتہ کے اجیر میں انگریزی جہتہ ابلند  
 ایک نہر ت ذیل میں کھدے جاتے ہے کہ سہتہ رست ابتدائی ترقی دولت سیوا جے راہوڑ کے اجیر میں شاہان وقت

### فہرست خاندان ہاشمی مانچر

دفعہ ۵۴

ذیل	تاریخ	کیفیت
۱۔ شاہان پور	۱۰۶۹	سلطنت نہیں ہوا انتظام سلطنت جب ہوا کہ پرتی را جکو شہا بدین غوری نے
۲۔ شاہان پور	۱۱۰۰	سلطنت نہیں ہوا انتظام سلطنت جب ہوا کہ پرتی را جکو شہا بدین غوری نے
۳۔ شاہان پور	۱۱۰۰	سلطنت نہیں ہوا انتظام سلطنت جب ہوا کہ پرتی را جکو شہا بدین غوری نے
۴۔ شاہان پور	۱۱۰۰	سلطنت نہیں ہوا انتظام سلطنت جب ہوا کہ پرتی را جکو شہا بدین غوری نے

کریز	شاہان	شاہان	شاہان	کیفیت
۲	شاہان پہلی اہل اسلام	۱۲۴۱	۱۶۵	در میان میں رانا کپوشاہ ہوارے چندری تسلط کیا تھا
۳	شاہان ماندو گڑھ ماندو	۱۲۴۲	۸۹	
۴	شاہان ماروار	۱۵۲۲	۱۴	
۵	شاہان سیموریہ	۱۵۵۰	۱۴۱۹	
۶	شاہان باروار	۱۴۲۰	۳۵	مجر شاہ کے عہد میں حیت شاہ باروار نے اول بموجب فرمان صوبہ دار آجیر کے حاصل کمری کمر پر خود مختار ہوا جبکہ سلطنت دہلی میں ضعف صوبہ دار
۷	راجگان سیندیہ	۱۴۵۶	۳۰	
۸	راجگان سیندیہ	۱۴۸۶	۱۴۹۰	اس عرصہ میں سینگے دہراج صوبہ دار رہا
۹	راجگان سیندیہ	۱۴۹۱	۱۸۱۴	

اس شرح سے پایا جاتا ہے کہ ابادی آجیر سے جملہ ۱۷۲۹ سال کا عرصہ ہوا یہ ساتویں سلطنت ہے کہ جو وقتاً فوقتاً  
آجیر پر قابض و متصرف رہے شاہان دہلی اہل اسلام - شاہان چوہان - شاہان ماندو گڑھ شاہان ماروار شاہان  
راجگان سیندیہ - شاہان انگلند و ہند -

آجیر ایک صدر مقام راجپوتانہ میں قدیم سے شمار کیا گیا ہے - جہانگندہ و شان کے بادشاہ کے حکومت مدت  
رہے اور تمام راجپوتانہ میں یہ خیال قدیم سے ہوتا رہا ہے کہ جو بادشاہ کہ آجیر پر قابض ہوا وہ گویا تمام  
کا عالم بن گیا ہے وجہ یہ ہے کہ آجیر راجپوتانہ صندوق کے قفل کے گنجے کہلاتے ہیں - پس جب انگریزی سلطنت نے  
دریائی جہن سے عبور کیا تو یہ سرحدی اور نہین خیالات کے آجیر کا قبضہ کرنا لازم آیا - اور چونکہ یہ آجیر شامل سلطنت  
منسوب تھا - کہ جیلے جانیئے ہماری سرکار کردون وقار کو حاصل ہوئے تھے - تو یہ ہے واجب تھا کہ آجیر شامل ممالک  
کیا جاوے کہ لہذا ہمارا جب گوالیار سے ملازمان سرکار نے چلے تو منہ باپور اور سیندیہ صوبہ دار و آجیر کے واسطے

حالت کر دینی کے لکھا ہی چنانچہ ایک دستہ فوج بہت گنت لوگ آخر صاحب المصطفیٰ خیر الدولہ بہادر وزیر ملت و ملی  
 گزین نکلن صاحب بہادر کے اجیر خانی کمرانے کے لئی روانہ ہوئی۔ جو ۲۹ جون سنہ ۱۸۸۴ کو اجیر میں پہونچی ڈیرہ زہر پاشا  
 کے ارادے ہوا۔ اور صوبہ دار کو جیلے دیکھتے کہ اجیر خانی کمری اوسنی فی الفور عمل نہیں کیا۔ بلکہ بی اعتنائی ظاہر ہوئی۔  
 آثار سورجہ بندی وغیرہ نشان مخالفت ظاہر ہوئی۔ تب سرکاری نے بے جا بجا انتقام سرور چال کیا کہ سب بات میں دو تیر  
 روز گزری ہونہ نوبت توپ و قشاک کے سرہانے کے نہیں پہونچی تھے کہ باپور رائے نے انجام سوچکر تہر خانی کروا دیا۔ اور خود  
 مدعیال و اطفال اور مال و فوجے راہی گوالیار ہوا سرکار نے فوراً اپنا دخل کیا فوج کے قیام کے لئی ایک جنگل نامیں کر  
 دیا تاکہ کے انتخاب کیا گیا۔ کہ جہاں ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۸۴ کو چھاوئی آباد ہوئی اور خیر الدولہ کے نام پر خیر آباد نام رکھا گیا  
 انتقام ملے اور مالے شروع ہوا۔ استمرار دار و ملو بلا گیا اور بخاطر وقتے بعد ملاقات کے رخصت کیا گیا اسی طرح تمام  
 جہاگ چاگت کے تباہ کر طلب ہوئی اگرچہ آئی اور باطنیان رخصت ہوئی۔ لیکن انہوں نے اپنا قدیمی رویہ لوٹ  
 مار کا جاری رکھا جسکے انداد کے لئے فہائیس ہوئی تھی تب مجبوراً سرکار کو مگرہ کے انتقام کے لئے تادم ہونا پڑا جسکا  
 مفصل حال آگے مگرہ کے بیان میں لکھا جاوے گا۔ اب اسجگہ ایک فہرست اون حکام کے درج کرے ہیں جو اجیر  
 اجیر میں حکمران رہے۔ پہلے ایک سپرنٹنڈنٹ اجیر میں رہتا تھا اور دیوالے کام کے لئے دو صدر امین اوکے ماتحت تھے جن  
 درجہ اول کے صدر امین ابتدا اس مولوی محمد الدین تھے اور دوم درجہ کے مولوی امیر علی تھے صاحب سپرنٹنڈنٹ کل  
 ہر ایک کام کے مگران اور منتظم تھے اور کلکٹری اور جہادری کا کام اونکے حکمران انجام پاتا تھا۔ مگرہ کے دوسری ضلع  
 صرف ایک سپرنٹنڈنٹ جو اول رزل ہا صاحب تھے۔ مقرر تھے اور بہرہ برد و ضلع محکوم زرنڈنٹ راہیوانہ رہی تھے  
 میں ہا صاحب ولایت کو گئے تب کرنیل دکن صاحب کے تحت میں یہ ضلع مگرہ تفویض کیا گیا وہ بذات خاص کل  
 آئے کوئی دوسرا حکم نہیں تھا سنہ ۱۸۸۴ میں اجیر کے بھی سپرنٹنڈنٹ ہوئی اور ایک انگریزی اسسٹنٹ اوکے نیچے ایذا دیا  
 لیکن سنہ ۱۸۸۵ میں ملک سر صاحب بہادر نواب لٹنٹ گورنر جب بیان تشریف لائے اور ضلع اجیر و مگرہ کے ترقی و آباد  
 و گلزاری بہ تدبیر شایستہ کرنیل دکن صاحب بہادر ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوئی اور اوکو تین تین ہر دو ضلع کا  
 مقرر فرمایا اور ایک اسسٹنٹ اوکے ماتحت ہر دو ضلع میں مقرر کیا سنہ ۱۸۸۶ میں حکام وفات کرنیل دکن صاحب  
 نیا انتظام ہو کر دو ضلع کا ایک ضلع بنا اور کل ضلع میں ایک دیوبندی کبشر مقرر ہوئی اور اوکے ماتحت ایک اسسٹنٹ کبشر  
 دو صدر امین رکھے گئے۔ پہلے شہری جہد مقرر ہوئی۔ اور عدالت خعیفہ قائم ہوئی

صفحہ ۵۷ -		صاحبان سپرنٹنڈنٹ اجیر		
کرنل	کرنل	تہ ادارت		کیفیت
		کرنل	کرنل	
۱۸۸۱	۱۸۸۱	۱۸۸۱	۱۸۸۱	
کرنل مس صاحب	۱۸۸۱	۱۸۸۱	۱۸۸۱	
۱۸۸۱	۱۸۸۱	۱۸۸۱	۱۸۸۱	

## کیفیت

بیچ	نام حاکم	تاریخ عادت	تاریخ جنام	تعداد مدت	کیفیت
۲	ولید صاحب	۸ جولائی ۱۲۵۵	۱۵ جولائی ۱۲۵۵	۷ سال	استمرار دار و نیکو اجیرین بلا کر ہر ایک سی ملاقات اور ارتباط پیدا کیا کروا کر اپنے مطلع لیا تحقیقات حدود جاگیر و خالصہ دیہات کے اور اراضی لاخر میں کے تحقیقات کری۔ نیا بازار بنایا۔ متحل مزاج نیک عادت رئیس نواز رعایا پر ور ہمہ صفت موصوف اجیر سے ساگر کو تشریف لے گئے
۳	مدنی صاحب	۲۲ اپریل ۱۲۵۵	۱۱ اکتوبر ۱۲۵۵	۲ سال	نیک مزاج و جسم حاکم مشہور رہیں۔ اور زینٹ دہلے ہوئی تھے۔
۴	کنڈس صاحب	۲۲ اکتوبر ۱۲۵۵	۱۲ اکتوبر ۱۲۵۵	۱۱ سال	نیک مزاج حلیم رئیس پرور رعایا دوست تھے ترتیب و فقر و بندگی دیہات اور تحقیقات حالات استمرار داران و جاگیر داران و بہوم و معانے کر کے اجیر سے زینٹ گوالیار پر تشریف لیگے
۵	لاکھ صاحب	۱۲ اکتوبر ۱۲۵۵	۱۲ جولائی ۱۲۵۵	۶ سال	بیمار ہو کر چلے گئے
۶	پیر اللہ زیندار صاحب	۲۲ جولائی ۱۲۵۵	۱۲ اکتوبر ۱۲۵۵	۱۱ سال	نیچ کو تبدیل ہوئی
۷	اندیشہ صاحب	۱۲ جولائی ۱۲۵۵	۱۲ جولائی ۱۲۵۵	۱۱ سال	نیک مزاج حاکم تھے تحقیقات لاخراج کری رخصت لیکر غازی پور گئے تھے پھر حال معلوم نہیں
۸	نزدین صاحب	۱۲ جولائی ۱۲۵۵	۱۲ جولائی ۱۲۵۵	۱۱ سال	پولیکل اجنٹ کوٹہ ہوئی تھے
۹	میکہ ناس صاحب	۲۶ جولائی ۱۲۵۵	۱۲ جولائی ۱۲۵۵	۱۱ سال	خلو مجسم رعایا پر ور رئیس نواز سرکار علیجاہ خطاب تشریف ادا کر کے پھر اجیر سے رخصت لیکر اگرہ گئے۔ اور مشہور ہے کہ وہاں سے بنارس میں اسی اور ترک روزگار کر کے وہاں بود و باش رکھے میکہ ناس صاحب
۱۰	راور خور حاکم کابل	۲۶ جولائی ۱۲۵۵	۱۲ جولائی ۱۲۵۵	۱۱ سال	راور خور حاکم کابل کے تھے منہد و ستانے مزاج تھا مشہور ہے کہ انہیں منہد و ستانے لباس رکھتے تھے۔ زمین لہوڑ کا ہے منہد و ستانے رہتا تھا۔ جو کچھ کا ورم اور ساز و قری سے ارستہ ہوتا تھا۔ اردلے کے سپاہ منہد و ستانے و شمع کے کوکر سواری میں بیچان حصہ پیشے تھے زنا کر رکھتے تھے۔ برہمنوں کے رسولے بنائے ہوئے منہد و ستانے کھانا دہوتے لگا کر

نام خانوادہ  
تاریخ  
مقام

منزل کر کے کہلاتے تھے یو جابے کر لے تھی خیرات میں نہایت فیاض تھے پیرا دون روپیہ اپنی اور سرکاری توفیر کے بھج دی  
چھین چنگہ راجہ راجہ گدھ سے دوستے تھے وہاں اکثر جاتے اور راجہ تانہ ہندوستان سے منع پر دیکھتے۔ اکثر بڑی جلسوں میں جاتے  
وکن جیت جاتے تو وہ لباس پوشاک کہنا ہوتا تھا تمام رعایا کے دو کوٹھیاں سے محبت سے بیٹھے میں نے لکھا تھا کہ سرکار کا  
بیویوں کے دوست تھا جنکو بیوان کے کاکہ سے یو کار کرتے۔ مارواڑی گھنگو کو خوب بولتے اور ہمیشہ اسی زبان میں  
بات چیت کرتے لکھنؤ شہان کو اکثر جاتے لکھنؤ کے مین ایک لاکھ روپیہ جیدہ حج کر کے شگاف کر آیا جس سے آفرشتہ  
زمین ہولیت ہوئی کہ لے اوکے تانچ لکھے تھے۔ بہت حاکم عادل کر کو شکست۔

کیفیت اس حاکم کے یہ توفیر اجاڑ اسکان سے باہر ہی اول کر  
عیرا کے فوج میں لکھتے تھے اور اجیر میں سن اد کے کمان تھے پیر کیاں ہوئی۔ اونہوں نے باوجود اسکے کو لکے  
معاہدات میں دخل نہیں تھا اپنے خوش خفیہ سے رعایا شہر کو دوست کیا اور جیدہ کر کے لوگوں کو ترغیب دیکر احم مروری  
د کے بنائی۔ بازار لایا۔ شہر شاہ نیا ہو یا شہر امین جبکہ کر نیل ہا صاحب شہر شہنشاہ مگرہ ولایت کو گئے تب کہ  
مگرہ میں شہر شہنشاہ مقرر کر کے گئے۔ اونہوں نے نیا نگر آباد کر کے مگرہ کو آباد اور گدھ زرنہا دیا بعد ہا تالاب تیار کر  
کا نوبائی۔ یہ کار گزاری اوکے حکام ہا دست کو قبول و پسند ہوئی تب شہنشاہ میں عہدہ شہر شہنشاہی اجیر کا پہلے بنام  
وگس صاحب قائم کیا گیا۔ شہنشاہ امین صاحب موصوف کشتری اجیر عہدہ کشتری اجیر پیر وارہ پر حکمران ہوئی اس  
سورہ میں نواب لکھتے گورنر آئے اونہوں نے وگس صاحب کے بیٹے کو بے اور ملک کے آبادی دیکھ کر خدمت کشتری  
مستقل متعین کیا۔ پھر تو وگس صاحب نے اس ملک ویرانہ کو خوب آباد کیا اور ایک ایک آدمی کے خبر گیری ذر و منہی  
تالاب بنوائے کوئی لکھا لے گیا بنوائی گا نوبائی ہزار ہا درخت اور باغ لگوائی غرض کہ خوب آبادی اور  
کری اور شہنشاہ میں اجیر و مگرہ کا بند ولت قانون لکھا جس میں صرف ایک وشی گھنگر غلام حسین اور لکا  
وہ ہے عہد بدستور رہا جو ضلع کا ملازم تھا اگر اگلے حالات مستقل بیان کری جاویں تو ایک دفتر چاہیے۔ افسوس کہ  
ایام خد میں دمانے بیماری سے بمقام نیا نگر فوت ہوئی کہ وہاں اوکے قبر بنوائی ایک ہندوستان بے لے اوکی  
مقام نیا نگر موجود ہے جسکو اوکے سرایہ سے سو دی پیش ملا کرتے ہے اوس بے لے سے ایک بیٹا تھا جو چھ سال کے عمر  
نیا دمان پرورش و تعلیم پائے اور شادی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ وہ تو جوان مرگ ہوا مگر اوکے بیٹی تین چار  
نہد نفات وگس صاحب کے جیدی سرہری لارنس صاحب بھٹ گورنر جنرل نے کام کیا۔ زمان بعد لاریڈ صاحب  
اوکے بعد بڑے صاحب اور پیر و پوسن صاحب۔ اور اوکے بعد میر پٹن صاحب جو اب تک وشی کشتری ہیں

دفعہ ۵۔ فہرست دربار ہائی جو ضلع اجیر میں منعقد ہوئی ہیں

اگر ہم اسکا ایک فہرست اور جلسوں کے کہیں جو وقتاً فوقتاً یہاں ہوتے رہتی ہیں تو آئندہ بہت کارآمد ہونگے  
 لہذا ذیل میں تحریر کرتے ہیں  
 اس سب سے پہلے جنرل اختر کو صاحب الخاٹب فقیر اللہ ولد بہادر نے سر جنوری ۱۸۳۵ء کو ایک دربار کیا جس میں  
 رسالہ اجیر اور استمرا دربار اور نگرہ کے معزز زمیندار حاضر ہوئے تھے  
 ۲۔ ۱۸ نومبر ۱۸۳۹ء کو جنرل ملکٹ صاحب نے ایک دربار کیا  
 ۳۔ ۱۷ جنوری ۱۸۳۶ء کو جناب لارڈ صاحب بہادر گورنر جنرل تشریف لائے اور پھر مالیشان دربار ہوا جہاں  
 راجپوتانہ شامل دربار تھے۔ سو اسی مہاراجہ مان سنگہ شاہ مارواڑ کے۔ کہ جس سبب سے لارڈ صاحب کے ناراضگی ظاہر  
 ہوئی اور ایک دستہ فوج کا روانہ مارواڑ کیا گیا سنو ز فوج راہ میں تھے کہ چار مہاراجہ مان سنگہ صدر لین صاحب فوج  
 کے ملاقات کو آئی اور طرفین سے کدورت رفع ہوئی

۴۔ دویم دسمبر ۱۸۳۵ء کو طامسین صاحب بہادر لٹنٹ گورنر مالاک مخربہ دشمالے نے ایک دربار فرمایا  
 ۵۔ ۱۸ دسمبر ۱۸۳۵ء کو لارڈ میو صاحب بہادر نے اجیر میں عظیم الشان دربار فرمایا جہاں راجگان راجپوتانہ باریاب ہوئے  
 لیکن مہاراجہ تخت سنگہ شاہ مارواڑ سبب اعتراض غرشت کے دربار میں نہیں آئے تب لارڈ صاحب ناراض ہوئے  
 اور انکو حکم ہوا کہ فوراً اجیر سے اپنے ملک کو چلے جاوین اور سلامے سو قوف ہو دی  
 ۶۔ ۵ نومبر ۱۸۳۵ء کو کرنیل ٹرک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر بہادر نے دربار کیا جس میں استمرا لوگ حاضر ہوئے اور  
 اوس دربار میں باسٹنٹ و راجہ صاحب بہانہ اور بٹھا کر صاحب ساور کے اور لوگ غیر استمرا دار تصور ہوئے  
 ۷۔ ۸ مارچ ۱۸۳۵ء کو کرنیل بیٹل صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل نے دربار عام کر کے جمیع تعلقہ داران کو لقب  
 استمرا داری سے معزز و سر تسلید کیا۔ اور گورنٹ انگریزی کے فیاضے دربار منظور ہوئی جمع و داسے تعلقہ جات  
 مقبوضہ استمرا داران اجیر کے ظاہر کری

۸۔ ۳۰ مارچ ۱۸۳۵ء کو جناب لائل صاحب بہادر قائم مقام چیف کمشنر کو ایجنٹ گورنر جنرل نے دربار عام میں سنا دیا  
 کہ استمرا دارانکو عنایت کریں اور اوسے دربار میں جناب سائڈرس صاحب بہادر کمشنر اجیر نے ذیل داران ضلع  
 اجیر کو خلعت اور سند ذیل داری عنایت کریں۔ نقل سند کے استمرا داروں کے تو از مچ نہیں لکھے جاویں گے

### مختصر حالات عہد جناب لالی سائڈرس صاحب بہادر

دفعہ ۵۹

اگرچہ کمشنر کا عہدہ سابق کرنیل ڈکسن صاحب بہادر کے وقت میں تھا۔ لیکن ان کے وفات کے بعد کمشنری کا کام محکمہ  
 صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے متعلق رہا۔ چونکہ اجیر ایک بے ضلع اور ہر ایک قسم کے کام کے واسطے ایک علی  
 افسر مطلوب تھا۔ لہذا ۱۸۳۵ء میں عہدہ کمشنری خاص اجیر کے واسطے نیا تجویز ہوا اور اس کے لئے جناب لالہ  
 صاحب بہادر منتخب ہو کر پنجاب سے تشریف لائے اب محکمہ کمشنری کے متعلق علاوہ اسلے کام کے اور کئی صلیو لیا

کام متعلق ہے مثلاً اسکری جبریل پولیس و ایئر کٹر سرشتہ تعلیم سسٹن ج ریوی لین جے پور پورٹ پور اور اعلیٰ  
محکمہ جنگ وغیرہ۔ صاحب مدوح اٹان کے دست میں جبکہ صرف یا رسال ہے جو جی ہیں اس تہوری خود میں دو دہندہ  
اور شکام کام رعایا پروری رئیس نوازی کے ظہور میں آئے کہ جسکے فترت غیر ممکن ہے۔ لیکن تاہم واسطی زیب معفو اس  
تواریخ کے کئے قدر تحریر کئے جاتے ہیں

۱۔ خلع داروں کا استمرار ہونے سے سوت دایے حاصل کرنا

۲۔ استقام قرضہ ریشیاں و جاگیر داران کا ہونا

۳۔ استقام دالے سے استمرار داران کے ملاقات قائم و برقرار رہنا

۴۔ برادر عالیہ اور راجہ سے اور بلاؤ کے سلیم اٹان نالابو لکھتیا ہونا

۵۔ اجیر میں ہرج اسکول کا جاری ہونا

۶۔ ہو مبولکامسا و فرہ نقان مال سے بری الذمہ ہو جانا

۷۔ خلع اجیر کا ترمیم بدولت نہایت خوبصورت اور رعایا لیشہ سے ختم ہونا

۸۔ نام نجات کو رونق۔ اور بشکر کے میلہ میں ترقی اور ایلام کا تقسیم ہونا

۹۔ دفتر خلع ش سالہ کا از سر نو ترتیب پانا

۱۰۔ راجگڑھ کے معدوم خاندان کو ریاست جاگیر از سر نو عطا ہونے سے تمام راجو تائیں خوش ہونے

۱۱۔ سام شکر کو لکھا تختہ تیار ہونا خصوصاً بشکر کے دشوار گذار راستہ کا

۱۲۔ کل خلع میں انتظام ذیلاری کا ہونا اور ذیلدار و نکو خلعت ملنا

۱۳۔ نمبر داران کا مقرر ہو کر پتھرہ یا نا اور اونکو سٹای دستار سے عزت دینا

## نیمہ بیان آبادی اجیر

دفعہ ۶۰

اب ہم پر آبادی اجیر کے تعمیرات اور تعمیرات کے بیان کو شروع کرتے ہیں اور پرسم لکھ آئے ہیں کہ شہرہ امین  
نور چشمہ راجہ اچے پال نے جو آبادی بنام نہاد اجیر کے بسائے تھے۔ آبادی حال وہ نہیں ہے سوا کے کیفیت  
اسطرح معلوم ہوتے ہے کہ خستہ سلطنت جو پان تک تو آبادی نور چشمہ میں آباد ہے۔ مگر جبکہ پرتے راج اگر قائم ہو  
اقاب اقبال جو پان لکھا غروب ہوا اور تاخت و تاراج نے اجیر کو بچھا رکھا۔ تو باقی ماندہ آدھے اندر گڑھ میں آئے  
جو بنام نہاد اندر کوٹ کے مشہور ہیں۔ اور نور چشمہ کے سابقہ آبادی ویران ہو گئے۔ یہ اندر گڑھ اجیر کے آبادی  
بستیر آئے تھے سے اسکے نسبت روایات صحیح مشہور ہیں کہ جو پان لکھا کے سو سال پہلے کے راجہ اندر کسین نام نے  
نام پر اندر گڑھ بسائے تھے۔ اور بہت بار رونق اور عظیم الشان ہوتے تھے مگر کسے تواریخ میں اسکا حال نظر نہیں  
جسکے پیرائے اجیر ویران ہوئی۔ تو اندر کوٹ کو ہے اجیر نام سے بولنے لگے اور جلال الدین اکبر کے عہد تک وہیں



راجگڑھ والوں نے قبضہ کر لیا جب سے پوار وکٹا راج اجیر سے جاتا رہا اگرچہ راجگان کوڑنے قابو یا کر سرنگر  
ایک دفعہ قبضہ کر لیا تھا اور بیس چھیس سال اونکے قبضہ میں رہا تھا۔ لیکن راجہ بہادر سنگہ والے کش گڈہ نے پھر  
بعد کے قدر لڑائے کے سرنگر پر قبضہ کر لیا۔ رور گورون کو وہاں سے بیدخل کیا جب تک کہ مرہٹہ اجیر میں  
اب پوارون میں سے گلاب سنگہ نامے موضع رانا سر علا قد بیکانیر میں پہنچے وہاں سے بندوبست حال میں اوسنے  
مصرفت مہاراجہ بیکانیر کے سرنگر کے واسطے کے تحریک کر دی تھی۔ مگر یہ سبب بیدخلی دراز کے نامنفور ہوئی تھی  
نہیں پوارون کے وقت کے بلندی بہار پر بیکانات بنی ہوئی تھیں گو کہ تبت سے ہمارے ہو گئے ہیں تاہم نشان قایم عین گورون نے  
دوسری دہائی پر قایم اور بنایا رہا موجود ہے

## در بیان مکانات مشہورہ

دفعہ ۶۲

درگاہ خواجہ شمس الدین عظیمی۔ اجیر میں یہ درگاہ بہت متبرک مقام مسلمانوں کا ہے دور دور ملکوں میں اوسکا نام ہے  
بلکہ خواجہ نے اجیر سے ہو رہی۔ خواجہ صاحب خراسان میں حشت کے رہنی والے تھے جو سحر کے پاس واقع ہے حشت کے نسل  
میں اوکو ظاہر کرتے ہیں جو بانی قوم سادات تھی خواجہ صاحب کے بزرگ اور صلح کل جو نام مشہور ہے سید احمد عین سندھ  
میں آئی اور اول اجیر میں گہائے انا ساگر متصل دولت باغ قیام رکھا۔ زان بعد اندر کوٹ کے نیچے جہان رکاب اولکھا  
نزار ہے آخری عمر تک رہے۔ کہتے ہیں کہ پر تھے راج او سیوقت میں تھا۔ اور اونکے روبروی خانہ ان چوٹان سے سلطنت  
باتے رہے۔ اور سامان بادشاہت نے سندھ وستان میں مستقل خون فشانے شروع کر دی۔ اپنی زندگی میں خواجہ صاحب  
دنیاوی تعلقات سے کنارہ کش رہے۔ لیکن متاہل تھے۔ جنکے اولاد سے دیوان غیاث الدین علیخان صاحب سجادہ نشین اجیر  
موجود ہیں۔ مشہور ہے کہ خواجہ صاحب کے عمر قریب اسی سال کے تھے کہ ماہ رجب میں وفات پائے۔ لیکن روز وفات  
معلوم نہیں ہوا اسے وجہ سے سات دن تک حشر کا عوس ہوا کرتا ہے بعد وفات کے قبر کے زیارت پونے لگے۔  
شمس الدین شمس کے خمد میں درگاہ کے تعمیر شروع ہوئی شہاب الدین غوری نے اور زیادہ وسعت دی۔ اگر کے  
وقت میں اگر ہی مسجد اور چند مکانات تیار ہوئی شاہجہان نے جامع مسجد سنگ سفید کے بنوائے  
شاہ اکبر کو ابتدا میں نہایت اعتقاد تھا۔ ایک دفعہ بوقت کھانا کھانے کے آکر وہاں سے زیارت کو آیا اور جس سال کہ چوٹور فرخ  
کیا۔ خوشنما تھا مگر گانو کے جاگیر واسطی لگنا اور ہر قسم اخراجات درگاہ کے نذر کر دی اور ہر قسم کا سامان شاہ  
ازہم فراموش نہ ہو تھانہ چوہدار باورچے وغیرہ کے مہر اونکے سربراہان کے درگاہ میں بنوا دیا۔ چنانچہ بعض ایک  
اولاد سے اپنے اپنے خدمت پر متعلق ہیں۔ نفاہ کلان چوٹور کا۔ جو اکبر نے درگاہ میں چڑھایا تھا۔ اب تک موجود ہے  
جوشامہ صبح بجا کرتا ہے۔ اور اوسکے گرج مثل بادل کے پر شور ہے  
درگاہ کا انتظام نے اکال متو نے میر حفیظ علی کے ہاتھ میں ہے اور ایک کٹی شمس سے تجویز ہوئی ہے جس میں حکیم  
نیر مجلس اور میر امام علی و میر وزیر علی اور عبد الطیف اور مدار بخش اوسکے منبر ہیں۔ لیکن انتظام قابل تعریف نہیں

بیش ہزار کے جاگیر میں صرف دوسن جو کا آتش ٹھیکیں مٹا ہی جو محتاجوں اور مسکینوں کو بقتیم باہمی خاندان دیوان اور متولے وغیرہ مستحقان مقرر سی اور دیگر ملازمان کے ایک ایک پیالہ دیا جاتا ہے۔  
 مبلہ عرس خواجہ صاحب کا ہر ایک سال باہ رجب یوم رہتا ہے۔ دور دورہ کے مخلوق زیارت کو آتے ہیں پہلے ہزار روپیہ نذر دنیا کا درگاہ میں چڑھا کرتا تھا۔ اب اوس قدر نہیں۔ جہانگیر کے وقت میں دو ویک اپنی بائیں گلیں نہیں جو ملان مداری ساکن گوالیار نے سرہون کے دفت میں اوکو از سر نو مرمت کر کے بنوایا۔  
 ایک میں اسی میں اور دوسری میں اثاب میں من چادل علاوہ روغن و شکر کے پکتا ہے جو لوگ کہ نذر رکھتی ہیں وہ ایام عرس میں پکواتے ہیں لیکن تہے۔ خراب نسیم ہے کہ اندر کوئے آدمی یا درگاہ کے متعلقین خود رو سکھ لوتی ہیں غریب و سرباکو نہیں بلتا۔ اور نہ کھانا تقسیم ہوتا ہے۔ ویک جب چڑھتی ہے۔ چارم حصہ لاگت کا خادم درگاہ کو دیا جاتا ہے۔ اور بڑی ویک کے وقت کھسکے متولے اور دیوان جے کو۔ اور چوٹے کے عیسے عیسے درگاہ میں چڑھا وہ ہوتا ہے نصف دیوان ہے صاحب اسماعیل لیتے ہیں اور نصف خادم درگاہ کے۔ اس درگاہ کے ملحق ایک جہالہ ہے جس میں ہمیشہ پانے بارش کا چھڑا کرتا ہے تمام شہر کے لوگ اس میں سے لیا ہیں دیوان جے اولاد خواجہ صاحب سے سجادہ نشین درگاہ ہیں اور اولگا مرتبہ اور عزت خاندانے اور عزت تمام راجپوتانہ اور دور دور ملک میں مشہور ہے درگاہ میں اونٹنی چھٹھ مراتب اور ریاستوں میں عزت بدرجہ

### دہلی و لکھنؤ و پٹنہ

یہ مکان غالباً اندر کوٹ میں واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ ابتدا میں جین مذہب والوں کا معابد گاہ تھا۔ جو راجہ اندرسین پانے اندر کوٹ کے وقت میں تیار ہوا تھا۔ زمین سے بہت بلند کر کے نشین یہ عمارت ہے۔ تمام کام سنگین نہایت عمدہ بنایا گیا ہے۔ نقاشی ایسے عجیب ہے کہ اکثر اوس کا مقابلہ ہیں۔ مگر اندوس کہ شمش الدین کے عہد میں کچھ مکانات براہ تعصب مسٹر اور ایک محراب مختصر تیار کر کے مسجد بنائے گئے جو کہ یہ کام دو ڈھائی چوٹ کے عہد میں ہوا تھا۔ اور یہ شمش الدین زیادہ بیان نہیں نہرا۔ اسلام کو کچھ وسعت اولیام میں یہ اندر کوٹوں نے اوس تباہ حال مکان کو ڈھائے دنگا جہنم پر کھنا شروع کیا۔ ذان بعد اوجھلایا اور اسلئے کچھ وقتاقتا ہوتے رہیں اب جسے حالت ہے۔ لاکھ تاہم قابل دید ہے یہ تہہ ابتدا میں دو ہزار سال سے کم ہے۔

### دولت آباد و لکھنؤ و پٹنہ

جید اکبر پہلے مرتبہ اجیر آباد الہی مسجد درگاہ میں بنوائے اکبر سے بازار چلیا۔ جیکہ دوسری مرتبہ شہزادہ جہیر میں آیا شہر بنایا احداث کرانے اور ایک مکان شائے طور قلعہ بنوایا حکمانا تمام دولت خاندان مشہور جیکہ شاہ مارواڑ کے حملدار سیامیہوں کے سلطنت اجیر میں ہوئی صوبہ دار کے رہائش خاص اور ہر ایک

آباد رہے۔ ۱۷۵۰ء میں جب اکبر نے چورنگ کی فتح کی تو سبب خوش عقاد ہی کے جو ابتدا از زمانہ میں اس کو حاصل تھا۔ اجیرین  
 واسطے زیارت مرور خواجہ معین الدین حشتی آیا اور سارا سامان شاہی ارفتم فراخناز نقارخانہ جلوخانہ وغیرہ درگاہ  
 خواجہ صاحب میں نذر کیا اور اکبری مسجد عالی شان تیار کر رکھی اور محاذی درگاہ کے ایک بازار بنام نہاد اکبری بازار  
 کے احداث کرایا اور جاگیر گیر واسطی اخراجات درگاہ کے نیاز کر رہی تھیں تفصیل اپنے موقع پر لکھے جاویں گے۔ تب سے آباد  
 اجیر کے باہر کے طرف ترقی پذیر ہوئی ۱۷۵۰ء میں جب شاہزادہ مراد پیدا ہوا تو دوسری مرتبہ اگر اجیر میں آیا اور بعد  
 زیارت کے حکم تعمیر قلعہ المسروف دولتی نہ و دیوار گرد شہر کے نافذ کیا۔ تب یہ شہر اجیر جو اب آباد ہے آباد ہوا اور  
 اجیر نام لگا رکھا۔ شاہجہان نے اپنے عہد میں درمیان درگاہ کے شاہجہان مسجد سنگ مرمر کے بنوائے اور پالاناساگر  
 مکانات شاہی تعمیر کرائے اور باغ لگوا یا جس کا نام دولت باغ ہے اور اناساگر کے الٹو زمین دوسرا باغ اور بنوایا  
 جو شاہجہان نے باغ مشہور ہے۔ مرثوئے عہد میں اور ترقی ہوئی کہ نیا بازار بسوا جے نانا صوبہ دار اجیر نے بنوایا۔ اکبر  
 عہد میں اور بہت سے ترقی ہوئی مدار دروازہ کی ٹڈس پورہ کا ٹڈس صاحب نے آباد کیا کہ جو ریل کے اسٹیشن کے  
 قریب کچھ تو مسبار ہو گیا اور تھوڑا باقی ہے ٹکسن صاحب نے دوسری دروازہ دگے اور بازار بنوا کر شہر کو وسعت  
 دی۔ دہے دروازہ اور نیا دروازہ کے باہر بہت سے آبادی بسے جو کہ اب موجود ہے نقد

واضح رہے کہ اگلے زمانہ میں آبادیاں فصیح جات یا دیہات کے درمیان نالو کے جو قلب گاہ مقام ہوا کرتے تھے  
 یا بلندی کوہ پر بسائے جاتے تھے خیال حفظ حدیروں کے۔ اسے سبب سے اندر کوٹ پہاڑ کے نال میں بسایا گیا اور سیر  
 اجیر اور یہی قلب گاہ میں زیر قلعہ آباد ہوئی۔ اور چونکہ اکبری عہد میں امن ہو گیا تھا باہر کے طرف آبادی شروع  
 ہوئی۔ شہر اجیر ۳ ہزار باشندوں سے آباد ہے جس میں ہندو زیادہ ہیں۔ شہر صاف اور عموماً مکانات بچتے اور خوش  
 قطع اور صفا گو کے احوال بمقابلہ سابق دولت مند کی کم ہے لیکن تاہم سب لوگ آسودہ حال ہیں۔ شوقین لوگ زیادہ  
 ہیں اور مرد و عورت یہاں کے میون اور جلسوں کو جو خوش روز ہوتا ہے زیادہ پسند کرتے ہیں اور بہت اون سی ہوتے  
 رکھتے ہیں۔ عموماً پوشاک مردانہ دھوٹے میرزائے انگریز اور پگڑی ہے وضع دار آدمی جو اکثر زیادہ ہیں رنگین پگڑی  
 سیر بالابندی باندھتی ہیں جس میں اہل دول مقیشے اور تمام لوگ بزد درمی یا رنگین پارچہ کے رکھتے ہیں کنارہ وند  
 دودھ خواہ زری کا ہو خواہ سادہ ضرورت ہوتا ہے گلے میں کوئی طلائی زیور اور ہاتھوں میں انگشتر رکھنے کے کسٹم  
 عورتیں مردوں سے کم شوقین نہیں جن کا عموماً لباس گہاگرہ اور کانچے لینے سینہ بند اور ٹوگرہ یعنی دوپٹہ ہوتا ہے۔  
 گہاگرہ کا گہرے زرد یا دھوا سے قدر وضع داری کہلاتے ہے جو بعض نکاحوں میں نسل کا ہوتا ہے گہاگرہ رنگ برنگ ہوتا  
 اور رنگت دار کرٹو لکھاتے ہیں۔ اور اوپر دست راست کے طرف ایک دو گٹر کے قریب دوسرے رنگ کا پارچہ مثل  
 گہاگرہ کے اوپر ان کرتے ہیں۔ جو اوپر لکھاتے ہے یہ علامت دراصل ہمارا جے سنگھ سوار کے وقت میں لکھا  
 ہوئی جو کہ سب سے ہے۔ عورت طوائف اور بے نہیں باندھتی ہیں گہاگرہ سیروں سے اٹھنے و نسل ایچہ اور نیا ہٹا  
 جو نشان وضع داری ہے گو کہ بیڈلیان خوب دیکھتے ہیں کانچا اکثر خوش رنگ پارچہ کے ہوا کرتے ہیں اور چھتری عموماً

اجیر اور بچے پور کے خوش رنگ رنگے ہوئے ہوتے ہیں جس میں بعض شوقین گارڈ پیر کٹاری لگاتے ہیں اور معمول لوگ گیارہ روپے زرہ وزی کا اوڑھتی ہیں پردہ کا رواج نہیں ہے عام میلون میں عورتیں جاتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ پیر شاک سے آراستہ ہوتے ہیں۔ ہر سات کے موسم میں اکثر باغوں میں جا کر خوش روز کرتے ہیں۔ مرد جبر لگانے اپنے قوم برادری کے دوست ہستامل کر جاتے ہیں۔ اقسام تمام کھانے تیار کرتے ہیں اور علیٰ عورتیں جدا جاتے ہیں بعض لوگ گہروں سے کھانا نکالیا لیا جاتے ہیں۔ بیٹے زمان لگاتے ہیں۔ عورتیں اس خوش جلسہ میں خوب گاتے ہیں اور سننے فہم سے سرور و شاد کام ہوتے ہیں ایسے زمانہ جس میں خیر مرد کے جانے اور ان کے دیکھ کے کچھ محبت نہیں مگر جو کہ ہر ایک قوم کے لوگ اس رسم کو کرتے ہیں۔ لہذا سحر و نو کے جلسوں میں مرد کم جاتے ہیں۔ رن جلسہ کو نیک زبان میں گوٹ کہتے ہیں ابے جلسہ میں اگر مال خوب گہرا ہو پوچار برستے ہو کوئل بولتی ہو مور چلاتے ہوں تو ان کو کوئلہ دو چند کیفیت اور خوشے حاصل ہوتے ہیں جو نے ا حقیقت دیکھے اور ملک کو زیادہ کرتے ہیں صبح کے گئے تمام کو دوائیں گہروں میں آتے ہیں تمام دن باہر بیٹے کھیل میں بسر کرتے ہیں بموجب قاعدہ یعنی ملک کے بیان عورات یہ سگام شادی بیاہ کے ایسے برادر کے جلسوں میں خود نہایت ہیں۔ زیور معمول عورتیں خوب پیشہ اور غلے قدر حیثیت ہر ایک پسند کرتے ہیں کیونکہ عموماً آرائش کے شایق ہیں جتنے کہ اگلے دن انہوں میں غلامی ذرا یا باریک میخ سوراخ کر اس کے خسیاں کرتے ہیں جو ان کے نکلے رسم میں خوب صورت کے علامت ہوتا ہے۔

سلطنت منلیہ سے پہلے دو خاندان اور اس ضلع میں باجستیار حاکم ہو گئے وہ ہیں ایک خاندان نور احمدہ راجپوت گورکھا۔ جسکا حال مفصل امرار داران میں لکھا جاوے گا۔ دوسرا خاندان راجپوت جو سرنگر کے حاکم تھے جسکے یہ کیفیت ہے

## صفحہ ۶۱ | ذل خاندان راجپوت پوار

راجپوت پوار قبیلہ مالپورہ جو کہ سلاطین راج بے پور میں اب واقع ہے جسے مستحور ہے کہ وہاں سے سنہ ۱۲۴۱ھ میں سار دول سنگھ مائے رئیس سرنگر میں متعلق ہوا جو اس زمانہ میں جنگل بیابان تھا۔ سار دول سنگر نے سرنگر قبیلہ کے اپنے راج دہانے اوسے بنایا اور قلعہ اور چند محلات اپنے۔ بود باش کے واسطے تیار کر ڈائی ما راجہ خطاب کسی مشہور جوڑ۔ اور شتائیں گاتو پر حاکم رہا جس میں یہ گاتو برٹی برٹی ہیں بلوٹہ ڈال کا۔ بنا کر کیا۔ آگہری بالہ آن بیر رانی گڈہ۔ سار دول سنگھ کے بعد رانی سال ملے۔ اور بعد ازاں کیسری سنگھ راج کیا۔ تینوں راجہ کے ایام حکومت تخمیناً ایک سو چالیس سال شمار ہوتے ہیں کیسری سنگھ کے بعد راجہ جگر ادسکا بیٹا سر پانچ سال کے باپے رہا۔ جو کہ راجگان را جگڈہ ہمیشہ سرنگر پر نظر رکھتے تھے لہذا ایسے وقت کہ مال پانچ تھا غفلت جانکر سرنگر پر قبضہ کر لی۔ راجہ جگر پ کے مالے بسبب خور و مالک راجہ کے خوفناک ہو کر سرنگر چھوڑ دیا اور خود مہر خور د سال کے کہنے میں کہ شہنشاہ میں مطابق شہنشاہ کے بیکانیر کے طرف فرار

یہ مکان تھا اور اسے نام سے مشہور رہا۔ انگلینڈ کی ملکہ اریکین اوسمین سنگین رکھا گیا۔ لہذا سنگین نام مشہور ہوا۔ اب اس مکان میں تحصیل اجمیر کے ہے۔ اور عدالت گاہ انگریزی مجسٹریٹس ٹیٹان مسٹک اور سنگین مکان ہے۔  
دولت باغ۔

شاہجہان بادشاہ حب اجمیر میں آیا تو اوسنی کوئی شاہی مکان اپنے پسند کا نیا یا لہذا اوسکے حکم سے انا ساگر کے بال پر مکانات عالیشان سنگین سفید پتھر کے عمدہ عمدہ بنوائے گئے اور مکانات کے زیریں حور جہین چمن آر استہ ہو اور دولت باغ نام رکھا گیا۔ جو اب تک مشہور ہے۔ انگلینڈ کی ملکہ اریکین سنگین مکانات سمار ہوئے اور بعض تعمیر کرسی گئے اور عدالت گاہ قرار پائے اب چند روز میں کچھ نئی فیصل کے یہاں آوٹھ جاویگے کیونکہ نیا مکان بڑا ہے۔  
چلمہ پیر دسگیر۔

یہ جگہ داسن کوہ تارا گڑھ میں ہے اور اصل برج موزچہ قلعہ کا ہے۔ روایت ہے کہ فقیر سوڈا اکبر کے عہد سے کچھ سالہ خواجہ صاحب کے زیارت کو اجمیر میں آیا تھا اور اپنے ہمراہ ایک اینٹ قبر پر ان پر غور دے لایا تھا اپنے حیات میں اوسکے زیارت لوگوں کو کرتا رہا۔ اور انجام کار آخری وقت وصیت کر گیا کہ میری قبر میں اسکو بے دفن کرنا چاہیے ایسا ہے ہوا۔ اور چونکہ فقیر سوڈا اوسے برج میں رہتا تھا لوگوں نے وہاں بے دفن کیا۔ پھر قبر کے زیارت ہونے لگے سالہا چھ مین دولت راؤ نے سپہ سالار بالار اوسوڈ کے واسطے اخراجات کے جائز متعلق اوسکے کردی تو رونق اور شہرت اور زیادہ ہوئی اور کئے مکانات تیار کرائے گئے اور چلمہ پیر دسگیر کے نام سے وکھلا مشہور ہے۔ اور اصل قبر فقیر سوڈا کے مہ ایک اینٹ مذکور ہے جسکے زیارت ہوا کرتے ہیں۔

اندر کوٹ کے باؤریو لکھا حال۔

جس زمانہ میں کہ اندر کوٹ خوب آباد تھا اور سنوڑ اجمیر نہیں بنائے گئے تھے اوسوقت کے وسیع وسیع باؤریان۔ اندر کوٹ میں جا بجا مشہور اور یادگار ہیں۔ انگلینڈ کی ملکہ اریکین سے پہلے بعض بٹے سے یہ ہوئے تھے اور کسے نے اوسطرف توجہ نہیں کری۔ لیکن دکن صاحب کے وقت میں صاف کرائے گئیں اب سات باؤریا اس قسم کے مفصلہ ذیل موجود ہیں اور جو کوئی کہ سنوڑ دے ہوگے اوسکے خبر نہیں۔

## فہرست باؤریا می اندر کوٹ قبضہ اجمیر

نمبر	نام باؤری	عرض	طول	پائے	کیا سے	کیا میں	کس زمانہ کے بنے ہوئے ہے	کیفیت
۱	شیخ پائے	اگر	اگر	ملکہ	اشنان	زمانہ سابق کے ہے	اس باؤری سے بیاض پائے ملکہ کے آہوئے	

احمیر کے تواریخ میں میر الفاضل کے کچھ کیفیت لکے ہیں اور مختصر حال یہ تحریر کرتے ہیں کہ یہ میر ان حسین شاہ الہی  
 غور کے رسالہ دار تھے۔ ہر وقت فتح کرتے احمیر کے اور گویا جان قلعہ دار رکھا۔ لاکھ بعد ازاں راجپوتوں نے شب خون  
 مارا اور قتل عام کیا۔ دوسری دن باقی ماندہ ملازمان شاہ نے وہیں قلعہ میں دفن کیا۔ جو کہ مسلمانوں میں  
 بعد وفات پیر ہو جاتے ہیں۔ میر الفاضل کے مزار کے پرستش اور زیارت ہونے لگے۔ چنار خان نے اکبری علی  
 میں درگاہ بنوائے اور اور مکان سبند یہ کے شہدار کے میں تیار ہوئی۔ خصوصاً گمان ہے راؤ نے گاہ  
 بنوائی۔ تین گانہ جاگیر اس درگاہ کے ہیں۔ دو گانہ تو منلیہ کے علی کے۔ اور ایک سبند یہو کے علی کے  
 بیان ہے رجب کے چینی میں خوش ہوا کرتا ہے۔ اور اکثر رسوم مثل درگاہ خواجہ صاحب کے ادا ہوتے

تغیرات عهد سرکار انگلیس

جس قدر تعمیرات سرکاری موجود ہیں سب باہتمام ڈگن صاحب کے بنی ہیں جس کے نیک نام کے یادگار بہت مدت تک قائم رہے  
 قطع نظر اس کے کہ صد مائلا ب اور ہزار ہا درخت اور بے شمار سرکین تمام ضلع میں اوسنی بنوائیں۔ خاص رحیمین کے  
 بہت آبادی اور گاڑی عمدہ عمدہ مکانات کے احداث سی کری ہے جس کے فہرست ذیل میں لکھے جاتے ہیں

ڈگن اور سرکاری دروازہ

یہ ڈگن کرنل ڈگن صاحب کے وقت میں تیار ہوئی اور بازار پر بنایا گیا۔ روپہ ڈگن کے تیاری میں چندہ سے جمع  
 ہوا تھا۔ بہت پائے اس میں حج رہتا ہے اور تمام خلق اوس سے پائے لیجاتے ہیں جو نہایت شیریں ہے اور پائے  
 سیبہ کے کان سی لنگر جمع ہوتا ہے ہر چند کہ عوض اسکا بیش گز اور طول و وجہ اور عمق پندرہ گز ہے۔ اور موہن  
 کثرت پائے سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ لکھنؤ جس سال کہ پائے کم برستا ہی۔ چون کہ چھپنے تک پائے اس باڈری کا بسبب کثرت  
 آب کشی ختم ہو جاتا ہے۔ اس رگ کے پاروں طرف مکانات اور کوشک بائی پختہ و خوبصورت بنے ہیں اور نہایت  
 فزا کا مکان ہے

سورج کنڈہ

بیرون مدار دروازہ ہے اور نہایت عمدہ بنایا ہوا ڈگن صاحب کا ہی پائے انا ساگر کا اس میں آتا ہے  
 ڈگن بیرون دروازہ پہلے۔

یہ ڈگن کرنل ڈگن صاحب نے بنوائے ہے لکھ پائے اکثر خراب رہتا ہے اور ابوشی کے کام میں ہیں

شفا خانہ رحیم

یہ مکان بطور ہندوستانی حویلی کے متعلق ہے دروازہ کے کرنل ڈگن صاحب نے بنوایا ہی جو بہت عمدہ مکان ہے  
 ناچار شفا خانہ سرکاری اسے ہیں۔

گھاٹ ٹاٹا انا ساگر۔

اگرچہ انا ساگر بہت پرانا ہے اور مغلیہ سلطنت میں شاہجہان بادشاہ فی اور شہر عالی شان عمارات بنائیں۔ لیکن  
 کوئی گھاٹ جس سے اشنان کے لئے سہولیت اور آبپاشی حاصل ہو وی کے نے نہیں تعمیر کیا تھا۔ مگر اب اس میں  
 صاحب کو اسطر فلو توجہ ہوئی اور کرنل ڈگن صاحب نے تو بہت سے گھاٹ اور باغات کنارہ کنارہ بنائے اور کئی احداث  
 کرائے۔ گو کہ سرکاری روپہ سے تعمیر ہوئے۔ لیکن ساہوکاران کو آمادہ کر کے لکھو گھاٹ روپہ کے عمارت بنو کر پر فزا

اور دلکش جگہ بنا دی۔ جو اس وقت نہایت عمدہ و ستم عمارات بعد رونق موجود ہیں سم ایک مختصر تفصیل گیارہوں  
اور باغوں کے کہتے ہیں اور علاوہ فہرست کے زیر نگین آمدار صاحب کوہ مارا گدہ و شت پورہ گاکوین اور گول  
کے درمیان ہزار ہا درخت آتب کے بطور باغات بموجب فہمائش و ارشاد و گسن صاحب کے لوگوں نے لگا دیے ہیں

نمبر	نام باغ	کیفیت	نمبر	نام باغ	کیفیت
۱	اسکرٹا سید شکر	بموجب ۱۲ جولائی ۱۸۳۵ء مکتوب میرنندت اجیر اجارت بنائے گئے اور باغ کے ہوئی	۱۰	ناگ پیر والہ باغ	سید رام درخت آتب جامن کے ہیں
۲	گہاٹ	لکھنؤ کے خیر و خیر سوچند و موچند گہاٹ	۱۱	دلالت والے	نیچا تے دلالت سیدنیہ متعل باغ بنے لال کے ہیں
۳	گہاٹ	بموجب حکم و گسن صاحب کے ۱۸۳۵ء مین گہاٹ کے تیار ہوا	۱۲	بنے نعل والہ	بنے نعل و موچند باغ خوب ہے ایک کوٹے ہیں اس باغ میں واقع ہے
۴	گہاٹ	بموجب حکم و گسن صاحب کے ۱۸۳۵ء مین گہاٹ کے تیار ہوا	۱۳	نوشہ جیک والہ	نوشہ جیک و موچند مبہ و در باغ ہے اور کوٹے ہیں ایک عمدہ کوٹے ہیں ہے محمہ خان
۵	گہاٹ	بموجب حکم و گسن صاحب کے ۱۸۳۵ء مین گہاٹ کے تیار ہوا	۱۴	کیوڑا کے نوشہ	کیوڑا کے نوشہ مبہ و در باغ ہے اب فرد و گاہ ہو گئے ہیں
۶	گہاٹ	بموجب حکم و گسن صاحب کے ۱۸۳۵ء مین گہاٹ کے تیار ہوا	۱۵	سید پیر والہ	سید پیر والہ باغ اور کوٹے ہیں ہر دو ہیں
۷	گہاٹ	بموجب حکم و گسن صاحب کے ۱۸۳۵ء مین گہاٹ کے تیار ہوا	۱۶	سید پیر والہ	سید پیر والہ باغ اور کوٹے ہیں ہر دو ہیں
۸	گہاٹ	بموجب حکم و گسن صاحب کے ۱۸۳۵ء مین گہاٹ کے تیار ہوا	۱۷	سید پیر والہ	سید پیر والہ باغ اور کوٹے ہیں ہر دو ہیں
۹	گہاٹ	بموجب حکم و گسن صاحب کے ۱۸۳۵ء مین گہاٹ کے تیار ہوا	۱۸	سید پیر والہ	سید پیر والہ باغ اور کوٹے ہیں ہر دو ہیں
۱۰	گہاٹ	بموجب حکم و گسن صاحب کے ۱۸۳۵ء مین گہاٹ کے تیار ہوا	۱۹	سید پیر والہ	سید پیر والہ باغ اور کوٹے ہیں ہر دو ہیں



نمبر	نام گیت	نام غزل	کفیت	نمبر	نام گیت	کفیت
۲۰	عبد الطیف بنخ میر	عبد الطیف بنخ میر	یہ باغ میوہ دار ہے کیونکہ سب کے آبپاشے سرسبز نہیں ہے	۲۲	باغ چلے بے باغ	آب کا باغ ہے اور سرسبز
۲۱	باغ چلے بے باغ	باغ چلے بے باغ	آب کا باغ ہے اور سرسبز	۲۳	چلوں گا باغ	بشرح صدر
در بیان بعضی عام حالات						

تارگدہ پرچہ ہا لون کے کوئی عمارت اب نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سلطنت کے بعد منہدم کر دی گئی مغلیہ  
عہد اور مرہٹہ کے وقت میں بھی کوئی عمارت نہیں بنائے گئے۔ اب انگریزی سلطنت میں چند بنگلہ اور بارکین  
تیار ہوئی ہیں۔

تارگدہ کے پیچھے درمیان دشوار گزار پہاڑوں کے اچھے پال نام مقام ہے۔ دراصل راجہ اجپال  
اجیر نے جبکہ جوگ بارگ اختیار کرتا تو اسی جگہ بود و باش اور کئے رہی تھے۔ پڑاے وقتوں میں وہاں بندھنے  
اور ات خانہ جات تھے جو مغلیہ غلامی میں مسخ کر دی گئے۔ مگر اب تک ان کے کھنڈرات موجود ہیں اور کچھ مندر  
اور مکان اور نہیں پتروں بعد ازاں تیار ہوئی جو قائم ہیں۔ منقش پتروں اور عمدہ عمدہ تصویریں ٹوٹے پھولے  
نہایت درشت دیکھتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کے سنگ تراشی وہاں چھوٹی تھیں۔ انہیں قدرے چشمہ پائے گا ہے اور نہایت  
ایک تنہائی کے جگہ عبادت کے لئے ہے۔ ایک شیواکار سنگ کسولے کا ایکسٹراڈیٹا وہاں چھنے دیکھا جسکی نسبت  
لوگ بیان کرتے ہیں کہ وہیں پتروں میں سی دبا ہوا لکھا تھا۔ جسروز کہ یہ مقام چھنے دیکھا اتفاقاً ایک سیاسے  
فقیر گوشہ میں بیٹھا نظر آیا۔ معلوم ہوا کہ یہ بولتا نہیں ہے میں اوس طرف گیا لیکن کچھ ملتفت نہیں ہوا چہرہ سی ریا  
عیان ہے اور تارک پایا جاتا تھا۔ میںے ایلروپیہ روس کے آگے لکھا۔ تب اوسنے اشارہ سے بہت جھکو گیا کہ یہ واسپر  
لیاؤ۔ میںے بھی اشارہ سے کیا کہ پارچہ کے لٹی کام آویگا۔ جسکا جواب اوسنے دیا کہ یہ پارچہ جو میری ادھر ہے  
موجود ہے اور ضرورت نہیں۔ میں زبردستی روپیہ رکھ کر چلا آیا پھر معلوم نہیں کہ کیا ہوا

میں نے سوچا سوچا علاقہ لشکر سن ایک کانہہ دارہ نام دیوستان ہے جہاں کے زمانہ میں بہت عمدہ  
کاہونا پایا جاتا ہے۔ جو شمار پڑا ہے۔ لیکن اوس مندر کے مورے۔ کرشن چندر جہاں راجے مطابق قد و قفا  
ان کے سنگ موسے کے نہایت عجیب و غریب بنے ہوئے ایک کوئٹہ میں رکھے ہوئے ہے۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ  
پہلے وقت میں وہ کوئٹہ بنا کر مورے رکھے گئے تھے۔ مورے سالم و صحیح نہیں ہے بلکہ کئے جگہ سے شکستہ ہے

سنگ تراشے کے باریکے اور ہنرمندی بیان پرستہم دیکھی جاتے ہے۔ اسی جگہ سورجکند بین ایک پراچین کھنڈ کا نشان پایا جاتا ہے جو مثل تالاب کے پختہ پال پتروں کے نشان ہیں اور اسی سورجکند کے نام پر گانو کو سورجکند مشہور ہے۔ گو کہ وہ پال کے وقت میں ٹوٹ گئی۔ اور اب بہت کم لوگ اس تالاب کے حال سے واقف ہیں۔ سو فتح ہو کر ان کے ڈوگر بین پچا تہ نام عبادیو کا استہان ہی بیان قدرے چشمہ پائے کا جاری ہے اور درخت لہار دار بہت ہیں تنہا ہی کا مقام سرائے لوگوں کے لئے بہت خوش ہے

۵۔ اجیر من زیر میکیزین رتے باغ ایک کتہ پتھر کا ہاتھ شکر کے پختہ کتہ بین کچھ سے بین دیا ہوا نظر آتا ہے۔ پایا جاتا ہے کہ پتھر کو تراش کر ہاتھ کے تصویر میں ہوئی بنائی ہے۔ لیکن کتے متعصب نے اس کو توڑ دیا ہے ایک شعور خط فار سے لتعلیق اور پھر کھنڈ ہی ہونے کے کہ بود فیل شد از حکمت اللہ ابن کوہ بارہ فیل چنانکہ

یاد شاہ ۴

۶۔ اس ضلع میں کوئی مندر پراچین نہیں ہے۔ سب ٹوٹے پھوٹے نشان موجود ہیں۔ یا کہ جہسماری پیر کتہ تیار کر گئے ہیں عمر نا اختتام اور نگ زیب کے وقت میں ہوا۔ یہ حال لشکر و کتہ مندر و کتہ ہے جو مندر رکھتا ہے اور انٹ ایٹر عبادیو کے ہیں یہ وہ اصل اور پڑائے نہیں ہیں۔ یہ مندر پیر بنائے گئے ہیں۔ لیکن دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ وہ ہیں پڑائے عبادیو میں تیار ہوئے۔ لیکن وہ شک تراشے اور عمدہ نقاشے کہاں ہے۔ اور نگ زیب نے ان میں پتھروں سے رملب لشکر متعلی گوگھاٹ کے مسجد بنوائے۔ جو اب تک قائم اور موجود ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ مندر متعصب نے پیر درہ جیلہ مارواڑ اور میرٹھو کا راج اجیر من بہت مدت رہا۔ اور مندر سلطنت دہلی میں لال قلعہ کے اندر ہے اندر ہے

تب مسجد کا مسماہ کرنا ممکن تھا۔ مگر کچھ خیال انتقام نہیں تھا

۷۔ مغلیہ سلطنت میں سکپور وار اونچے مندر بنائے مسجد و پختہ جگہ مگر کہ مثل مسجد کے سہ دوری محراب دار والاں کے باوین۔ چنانچہ انگریزی عہد اسی میں جبکہ نے بازار میں سکپور بند مندر بنایا گیا تو اہل اسلام کو ناگوار گذرا اور کچھ سختی سے شروع کری۔ مگر انگریزی قانون متعصب نہیں لہذا کچھ نہ ہوا

۸۔ درگا مکہ آگے چوکر کوئی عورت مرد سبوجہ ہاسی آب پر دوسرا سہوہ یا ٹوٹا رکھ کر نہیں نکلتا تھا۔ کہوٹہ مسلمانوں نے یہ بات خوب کرکری تھی کہ یہ شکل کلس کے بناتے ہے اور کلس خواجہ صاحب کے نزار پر ہے۔ اس کے مشابہت نا جائز اور کتہ تراشے میں داخل ہے۔ یہ مندرش اس سے پڑانے چال پر اب تک جاری ہے اور اگر کوئی نادانقت یا سبوجہ ہاسی مشابہت پیدا کری تو خدائے درگا جو دروازہ پر ہیٹے رہتے ہیں خوب خبر لیتے ہیں کہ انگریزی قانون کے خلاف چنانچہ یہ واقعہ ایک دفعہ پیش آیا دیکھا

۹۔ منافع دیورائی میں۔ آناز عہد اسی انگریزی میں زمین کہوٹے ہوئی کچھ سورتیں سنگین بنایت عہد پر غلط ہوئیں۔ لیکن مسلمانوں نے عہد کر کے چند کو توڑ دیا اور کتے بچ پئے گئیں جو اب تک دیورائی کے مندر خیر ہوج بے میں دیکھے ہوئے ہیں۔

۱۰۔ موضع بلاؤ تحصیل نیا نگر میں زمین کے اندر سی جین باڑگ کے پیرا جین مورت لکھے جو نیا نگر میں سرادگیوں کے مندر میں موجود ہے

۱۱۔ موضع انا کر تحصیل نیا نگر میں ایک کوچہ بنام نہاد الہ کا نام ہے۔ جسکے چاروں طرف جسے جگہ مورت اور پیر جین ہیں۔ بجز ایک طرف کے۔ وہاں پر علامات قلو کے پائی جاتے ہیں۔ اور ایک طرف اوسکے غار بہت بڑا قدرے دیوار بنا کر بنی ہے۔ مشہور ہے کہ یہاں کے زمانہ میں راجہ ہانے کے راجہ کے تھے۔ اور بروقت خوف کے اوس غار میں پوشیدہ ہو سکتے تھے۔ غار میں جائیگا راستہ نہایت پر خطر ہے کہ اوپر سے زنجیر کپڑ کر جو کوئی نیچے لکے تب اوس سوراخ میں جا سکتا ہے یہ سوراخ زمین سے سنکر دن تا تہ بند ہے اور لیلۃ اوسکو ایسا تصور کرنا چاہیے کہ جیسا جانور دیوار میں گھرنے لگا ہے۔ چاہے پیاں تحصیل ناگدہ میں متصل باڑیہ چاند دلائی کے گوال کے کب شرک ایک ایسے کھدے یعنی شکاف زمین ہے کہ اوسکا ہر دو طرف بالکل سیدھا مثل دیوار کے ہے۔ دیکھنے سے قیاس چاہتا ہے کہ بغیر سیدھے کھودنے کے ایسے سیدھے دیوار نہیں ہو سکتے ہیں۔ لیکن اوسکا کھودنا اور اوسکے درجہ پائے نہیں جاتے ہیں۔ یہ مقام عجیب حیرت افزا ہے اس غار کا عرض ۳۴ فٹ اور عمق ۲۲ فٹ ہے۔ ایسے سیدھے دیوار تختہ ۲۰ فٹ کے فاصلہ تک ہے اور بالکل مستوی ہے۔

۱۲۔ جب لکڑہ فتح ہوا تو از جانب شاہ میواریاں ٹوبہ نامے جمہور بمقام برساوارہ تعین ہوا تھا اوسنی راؤ توڑی خوب انتظام رکھا۔ چوں کہ قصور میں بڑی سزائیں دیں اوسکے حکومت اور رعب اب تک لکڑہ والوں کو یاد ہے۔ اوس مشہور ہے کہ چوہانوں سے پہلے بلگردت نام خاندان کے راجہ تھے۔ اس ضلع میں حاکم وقت ہو گئے ہیں۔ لیکن کچھ حال مفصل نہیں معلوم البتہ بہت بادلیان پختہ و سنگین اکثر جگہ اوسکے وقت کے اثبات مشہور ہیں آئے ہیں جو لکڑہ توڑی کے باور میں مشہور ہیں

۱۳۔ منصفیہ سلطان میں اجمیر کے گرد کے باغات اور غارات تھیں جو پیر ویران ہو کر کہیت ہو گئے واپس کے سرے عقب بیلہ تھی جسکا دروازہ پختہ اب تک موجود ہے اور باتے کہیت ہیں

۱۴۔ اکبر دو تین مرتبہ اجمیر میں آیا۔ علیٰ ہذا جہانگیر۔ جہانگیر کے وقت میں اجمیر سے تا اگرہ کو بھی منارہ تیار ہوئی تھی کہ جو اب تک اکثر جگہ قائم ہیں۔ اور مشہور ہے کہ پانچ پانچ کوس پر ایک ایک سرائی پختہ ہے تعمیر ہوئی تھی چنانچہ موضع چانترے اب اوسے سرائی میں بستا ہے اور مکانات اب تک قائم ہیں

۱۵۔ موضع گوگرہ متعلقہ تحصیل اجمیر سے سرائی شاہی کے اندر آباد ہے اور ایک پُرانا احاطہ باغ کا بے دان ہے جس میں زراعت ہوتی ہے

۱۶۔ اجمیر میں بیلہ کے پال پر ہے چوہانوں کے مکانات عمدہ کے زمانہ میں تھے لکڑہ والوں کے نہیں

۱۷۔ اجمیر کے گرد مرثوں کے وقت میں خنقاہ بنوائے گئے تھے۔ اب عہد انگریزوں کے عمارتی سے اکثر جگہ مسخ اور برباد ہیں جس جگہ اب بے دستور قائم ہے

۱۴۰۔ اجمیر میں قریب شکر کے مسجد بن قدیم و جدید ہیں مگر مشہور اور بڑی مسجد جس میں زمین ہیں :-

نمبر	نام مسجد	تاریخ	مذہب	مذہب	مذہب	کیفیت
۱۔	درگاہ نور	قدیم	سال	اکبر شاہ	اکبر شاہ	حسب اکبری جتوہ فتح کیا تب یہ مسجد بنوائے گئی تھی مگر شکر کے
۲۔	دہلی	۱۶۷۰	سال	شاہجہان	شاہجہان	یہ مسجد اباد ہے
۳۔	درگاہ قدیم	۱۶۷۲	سال	شاہجہان	شاہجہان	۱۶۷۲ء میں شاہجہان نے اس مسجد کو تعمیر کرایا
۴۔	مشعل دار	۱۶۷۲	سال	شاہجہان	شاہجہان	اس میں جاہ نحتہ واقع ہے ۱۶۷۲ء میں شاہجہان نے اس کو تعمیر کرایا
۵۔	بازار	۱۶۷۲	سال	شاہجہان	شاہجہان	اس میں ہے ایک جاہ بھی اور اکبری مسجد نام سے مشہور ہے
۶۔	درگاہ	۱۶۷۲	سال	شاہجہان	شاہجہان	اکبری مسجد مشہور ہے
۷۔	برون	۱۶۷۲	سال	شاہجہان	شاہجہان	

۱۴۱۔ ہر چند کہ اجمیر میں پرانا مندر کوئی نہیں ہے۔ جو کہ ہے وہ سلطنت اسلامیہ میں شکت کر دی گئے ہیں۔ لیکن مروجہ وقت میں پرستاری شروع ہوئے کہ جب سی اتناک برابر بننے لگے جاتے ہیں اور اب کثیر التعداد ہیں ویشیوں کے مندر بنائے گئے تھے تارائین کا شکر ہے کہ چتر پوج چکا۔ ہیں اور جن مذہب کے زیادہ ہیں ویشیوں کے مندر و گائے لاکھ دس ہزار سے زیادہ ہیں۔ لیکن جن مذہب کے کثیر التعداد لاکھ لگے ہیں جس کے بعد تفصیل ہے جو اہل سولہ کے اندر ہے۔ انشا پران نہیں زیادہ دانہ در لاکھ کوٹھری ستائہ کا در لاکھ کوٹھری پارس نا تہ کا

۱۴۲۔ مشہور ہے کہ سابق کسی زمانہ میں چار مندر شیوہ جیکے بہت نامور ہو گئے تھے مگر مذہبی جو اب تک وہاں پر تار پوج ہے گو کہ اس کے قدیمی مندر اور پرستار نہیں۔ لیکن پرستار اور پرستار ہی سہل اور ہی میں نیار سو گھر ہے پرانا مشہور ہوا۔ اردہ چندیشر یہ استبان تاراکدہ کے دامن کوہ میں بہت عمدہ ہے قدرے حشرہ بانے کا خوش

گوار دوام جاری رہتا ہے کے قحط سالے میں خشک نہیں ہوا۔ شہر میں اسکا پانے بہت گہروں میں جایا کرتا ہے اور  
جہان نام سے مشہور ہے درخت سایہ دار ہیں اور کئے بیکانات بنی ہوئی ہیں۔ آج گندہ شیر۔ بیہستان اے بال  
ہے جکا حال انجے بال کے بیان میں نمبر ۲ لکھا گیا۔ بیجا تہہ ہو کر ان کے ڈرنگرین اجمہا ہتھان ہی نند گنیر منظم  
ناتک کے سرحد میں واقع ہے۔ اور پھر جگہ نے احوال قابل تعریف باقی نہیں رہے۔ نشانات سے پایا جاتا ہے کہ پہلے مندر  
بہت اچھا ہوگا۔ لاکھ کے وقت میں مقبض لوگوں نے گر دیا

۴۴۔ موضع کوثرہ تحصیل بیاور میں ایک چھتری بہت پرانے ہی چھتر کا لکھنویہ ہے  
۴۵۔ شیو پورہ مستقل ساروٹ اور شیو پورہ گھاٹ تحصیل بیاور میں شیو مندر قدیمی بنی ہوئی ہیں اور گمرہ میں مشہور  
جہاں چھتر پانے کا بیٹہ جاری رہتا ہے اور خوش خرام مقام ہے

۴۵۔ موضع پرتو تحصیل بیاور میں ایک مندر راجا بہتری کا مشہور ہے جو بکر راجت کا بھائی تھا پرانے جگہ ہے  
اور بیان پانے کے جگہ پھار سے تراوش کرتا ہے

۴۶۔ موضع مالکھا واس تحصیل اجیر میں برب کٹہ خام و درخت بہت پرانے عجیب قسم کے ہیں جکا نالے نہ ہر  
میں ہے اور نہ اوسکا دیکھنے والا دوسری جگہ نشان دیتا ہے کلیپ پرتش نام سے مشہور ہیں

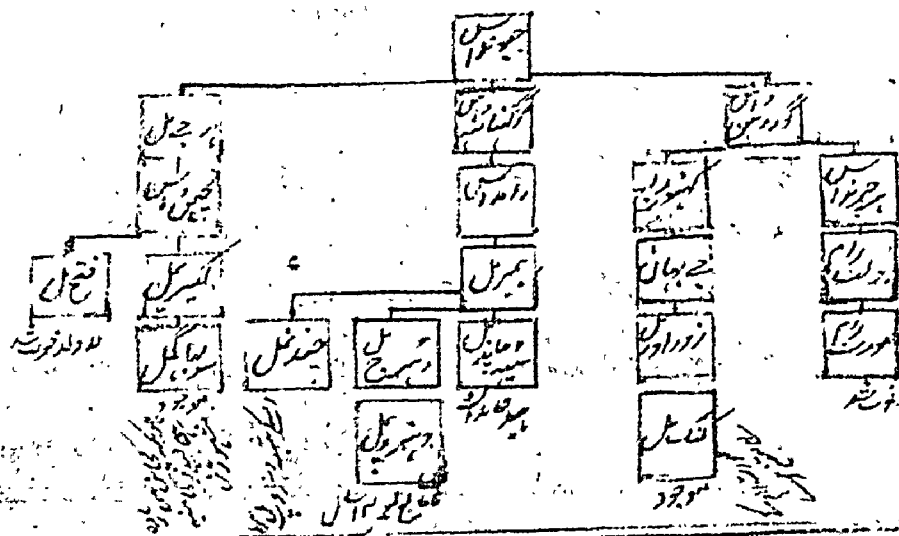
۴۷۔ اجیر میں خواجہ صاحب کے خادم جو لوگ مشہور ہیں وہ دراصل دو فریق ہیں ایک تو قوم کے سید جو سید  
فخر الدین کے اولاد میں کے ہزار زن و مرد اسوقت موجود ہیں۔ کہ سید فخر الدین خواجہ صاحب کے خادم  
تھے۔ جتنے اولاد اب تک خادم درگاہ ہے اور جسکے درگاہ شریف کے ذریعہ سے وجہ معاش ہے ہندوستان کے شہر۔  
خادمون کے خاندانوں میں منقسم ہیں و مالکا زائر اور انہیں کے ذریعہ سے زیارت کرتا ہے اور نذر و نیاز دیتا ہے  
اور انہیں خادموں کا حق ہوتا ہے۔ اور عام لوگ جو زیارت کو آتے ہیں انکو جو شخص کہ جسے مل گیا زیارت کرتا ہے  
اکثر اجیر کے شاہ راہ پر خام لوگ بیٹھے رہتے ہیں اور زائر کو لینے ساتھ شہر میں لے آتے ہیں۔ بعض لوگ چار چار  
کوس تک زائر وں کے لینے کو جاتے ہیں۔ دوسرا خاندان شیخ ٹیکا کے اولاد میں ہے۔ جو ٹیکا والا خادم مشہور  
ہیں۔ یہ وہ خاندان مذہب سنت جماعت رکھتے ہیں تیرگیل بیونجہ اور کاگنیا واس علاقہ کشن گدہ سنگھ  
سے بطور جاگیر کھاتے ہیں

۴۸۔ نقشیات کنپاس ضلع اجیر کے بحجاب نے انجہ اوہا میل سار ہوئی ہیں جو (۱۰۰) گنہ یعنی (۱۰۰) ہوا۔ اور  
بند و بست حال میں نقشیات نے انجہ ۱۰ گنہ کے حساب سے بنائے گئے۔ شاہجہاں جریب کے پیمائش مغلیہ وقت میں ہوئے  
اور معافیات کے اسناد میں دس لکھ اور درج ہے وہ جریب (۱۰) گز کے ہے اور گز (۱۰) انشت کا۔ جو گز  
حساب کے مطابق (۱۰) انجہ کا گز ہوا۔ اور (۱۰) گز کے جریب بموجب مزدوجہ حال کے یک شاہجہاں برابر  
کے (۱۰) گز کے پیمائش حال میں (۱۰) گز کے جریب مستقل ہوئی ہے۔ اور گز (۱۰) انشت کا۔ جو گز  
(۱۰) گز کا میل یا کہ (۱۰) گنہ یا (۱۰) جریب کا۔ اور (۱۰) گز کا ایک گز (۱۰) گز کے پیمائش ہے۔



مذکورہ بالا کے مطابق یہ سید کا نام ہے اور اس کے بعد اس کا نسب لکھا ہے

جائیداد	نام	تاریخ	مقام	کیفیت
جائیداد	سید نظام علی	ارشاد علی سید		یہ خاندان دراصل باشندہ کش گڑھ ہے میرا شاد علی داماد شیخ مادہو ساکن اجیر کے تھے اور شیخ مادہو جو اصل خاندان نمبر ۳ کا ادھر درگاہ پورہ آسہ پشیا نے خاندان نمبر ۳ سے حاصل کر کے وہ لایا گیا اور لاہور میں یہ میرا شاد علی داماد اسکے قابض ہو کر میرا شاد علی
جائیداد	شاہ کرکلا	ادنا شکر راجپوت		یہ خاندان راجگان راجگڑھ سے ہے اور راجن پورہ جاگیر تھے نوکری خاٹت - تاکہ ریاست راجگڑھ سے سابق عنایت ہو گیا
جائیداد	شاہ گرام جوتہ	شکر دہر برہمن		یہ خاندان جو دہپور سے آیا ہے زمانہ عمارت مرہٹہ میں دہلی سے سنید پورہ لایا گیا اور اس جاگیر دیا تھا تب ہی اس کا نام پورہ
جائیداد	چھوٹی پورہ	چھوٹی پورہ کو ساہی		یہ خاندان میں موضع چاندنہ آسہ دیگر جاگیر کے مادہو اور اس سید پورہ کے خراج چتر سے آچا چلے دیا تھا - اور وہو نکل پوری گو ساہی مورث اس خاندان کے پوجاری تھا دیلدر صاحب نے مسئلہ اسم میں موضع چاندنہ دہو نکل پور کے خراج کے لئے بطور ذرائع جاگیر کے جدا کر دیا تب سے یہ خاندان جاگیر دار ہے
سید چاندل صاحب	بھیرل	ادھول	سید	



سیٹھ چاندل نے مجھ سے درخواست کری کہ میری خاندان کا حال مختصر نہ لکھا جاوی اس واسطی کہ قدر مفصل حال لکھا  
 اجیر میں یہ خاندان سیٹھوں میں سحرز شاہ کیا جاتا ہے۔ جو راجپوت راتھور شاخ جباراجہ جوہر پور سے ہے سیٹھ چاندل  
 جوہری پشت میں راسی پال شاہ مارواڑ تھا جس کے تیرہ بیٹوں میں ایک موہن جی بائے اس خاندان کا چچا اور اس کے  
 ششہ امین جین دہرم چشیا گیا۔ موہن جیکے ۲۰ پشت کے بعد قصبہ رنیاں علاقہ مارواڑ میں سیٹھ جیوندراس ہوئے  
 سوڑت اس خاندان کا ہی۔ اس کے کوٹیاں تجارت کی مارواڑ۔ اور دکن اور لشکر لڑی پیشوا اور بلر و سینگہ میں مارواڑ  
 سیٹھ کا خطاب اسے شخص کو شہت میں جباراجہ بچے سنگہ شاہ مارواڑ نے عنایت کیا ہے اور رتبہ شہت دربار اور  
 ایک اور سند میں لکھا ہے کہ تہی مرحمت ہوئی مشہور ہے کہ جباراجہ بچے سنگہ ڈھائی سیٹھ اسٹاک میں بیان کیا  
 تھے اول سیٹھ جیوندراس کو دہم دیوان پیلارہ کو اور فیض میں کل مارواڑ کو۔ جیوندراس کے بعد گنگا تپہ واس میں گنگا  
 سنیلا اور بدیل گنگدین کو تیاں جاری کریں اور کاتبہ تپہ راند اس ہوا اور سنیہ تپہ کا زمانہ کو تری دی اور اس کے وقت  
 میں قریب ایک سو کوٹھی کے وسارہ دون میں جاری تھیں اور سے نے مکانات عالی شان اجیر اور کش گدہ میں ہوئی  
 اور کاتبہ تپہ ہیر مل بہت نامور شخص ہوا۔ اور چونکہ اس وقت انگریزی عہدادی اسٹاک میں آگئے تھے لہذا انگریز  
 انگریزی میں بہت نامور اور عزت حاصل کر کے ۲۰ راکٹ لکھنے کو سرسری سلیم صاحب بہادر راجپوت کو  
 جنرل نے حکم دیا کہ وہ القاب سیٹھ صاحب بہران سلامت صادر فرمایا علیٰ ہذا حکم ۲۰ فروری ۱۸۵۷ء کو  
 بڑا صاحب راجپوت گورنر جنرل راجپوتانہ برائے لہور اور خطوط موسومہ سیٹھ چاندل صاحب سیٹھ خاندان پورا نافہ پور  
 ۱۸۵۷ء میں جب سیٹھ ہیر مل پنجاب کو گئی تو حکم صاحب فیضان شل گشت بہادر مارواڑ کے نام کو فیضان دار جاری ہوا۔  
 سیٹھ ہیر مل کا بڑا بیٹا دیرج مل شل اپنے باپ کے تھا اور چند مل جو ذی علم تھا جو ان مرگ فوت ہوا اس سیٹھ چاندل  
 صاحب بیٹہ خاندان میں ذی علم با اخلاق لایق و ہوشیار بعد وفات دیرج مل اپنی بڑی بہائی کے تہوڑی  
 عمر میں اپنے کارخانہ کو سنیلا بہ شخص خاندان عزت کا ہمیشہ شایق ہے جس کو اس نے بمقابلہ سابق حاصل ہے کیا ہے  
 اپنی کارخانہ کے پڑتال میں پوری مصروفیت ہے اور ہر وقت ہوشیار رہی اور باخبری سے کام کرتا ہے  
 جو نشان تری اور عروج کا ہے۔ متعدد کیشور کے ممبر ہیں مثلاً سینوٹل کیٹے ریسپرٹنگ اسکول۔ اور اجیر  
 عہدہ انگریزی مجسٹریٹ پر ہے ممتاز ہیں۔ اہتمام کے خزانوں کا گورنٹ ہے اور انکی متعلق ہے پٹا و ضلع لٹا و  
 جاتے سائبر ساگر باندہ ہر بٹشا پور لشکر گویا راکٹورہ نرنگہ پور بٹشا کو تیاں مقامات ذیل پر جاری ہیں  
 ساگر بٹشا پور، لہور کی سندھ، دہلی سرزایور دیوہ ہوشیار پور باندہ ہر بٹشا پٹا و اندور اوچین جاتے  
 لشکر گویا راکٹورہ پور سلیا جو دیوہ سائبر اجیر اور کے بڑا اور زادگان سیٹھ گنگ مل اور دیوہ پٹا و عقیل شاہ  
 ہیں جیکے بڑی نیک سلامت اتفاق اور اطاعت اپنی بیٹہ خاندان کے ہے۔ سیٹھ ہیر مل کا بیٹا جین واس سیٹھ  
 اور جو تیش میں بہارت خوب رکھتا تھا اور اس کے رہائش گاہ میں تھے اس کے بڑے سیٹھ سوہاگ مل میں اگر جبار اجیر  
 رہتے ہیں لیکن گجمن واس نام سے مشہور ہیں





کیفیت

نمبر	نام	تاریخ	مقام	کیفیت
۱۳	امیر	محمد حسین	سید	سید خادمان در گاہ کے ہیں اور ایک حصہ جاگیر کا موراجاری ہیں
۱۴	نور محمد	نور محمد	نور محمد	در اصل بنادری ہیں حاجے محمد خان سرنہری لاری صاحب کے ساتھ ہا چو نامہ میں آٹھ تھے صاحب کے مہربانے سے میر سے ہوئی ریاست کی سید الکرخی ایجاہم کار کے سب سے عہدہ سی دست کش کئے گئے لیکن بر جو دہور ہیں وہ ان ریاست کے کئے سال تک رہے اور نواب کے خطاب ہا گیا۔ پھر فیاض آدھے تھا بمقام لشکر کشہ سرین ہنگام سید اند رخیہ کے کیسے دشمن نے ہر دہر روشن قتل کیا
۱۵	سید عبد اللہ	سید عبد اللہ	سید عبد اللہ	سید عبد اللہ میرزا خاندان سے ہیں بزرگ ایک سید بارہ کے کہہ رہے ہیں آخر تیسرا دیکھنا ہوا کے وقت میں جاگیر دار شاہ ہے تھے اور نواب کا حساب تھا چنانچہ عبد اللہ خان کا مقبرہ (دوسری دروازہ المہر وف عبد یورہ ایک یادگار ہے۔ علی نواب سید نجم الدین علیاں کا مقبرہ ات دوسرے دروازہ ہو جو دے جو ان کے بزرگوں میں تھے
۱۶	میر داماد	میر داماد	میر داماد	تھے ہر حوالہ صاحب کے اولاد سے ہیں اور ایک حصہ جاگیر کا موضع دواڑہ میں رکھتے ہیں طبابت سے کرتے ہیں اور دوسری نام میں بنک نہاد مشہور یہ خاندان بیکانیر کا ہے ہم سے جو پورٹ جیسو دین آیا تھا وہاں سٹا میں سدا سکے اور ادوی مل باب بنایا تھا اکیس روڑے قوت ہوئے سوہاگ مل کو ریاست تبت نہیں ہوئے دیتے تھے تبت اور تبت اور تبت سے احمد میں آئے اور سوہاگ مل کو پیش کیا وہاں تبت بخار احمدوں کے کلکتہ کو گئے اور دور درخیز بن گئے
۱۷	سید فضل	سید فضل	سید فضل	یہ خاندان میرتا علاقہ ماردار کا ہے وہاں سے سوہاگ مل مورثا لشکر کو دیا رہا گیارہاں سے اس کے بزرگ کش گڈہ میں آئے اور کش گڈہ سے اجیر بن دوکانین کلکتہ و جیسو رو اگر دہور پانچ و چوم پور بن اند رخیہ میرزا خاندان ہے اجیر بن تبت ریاست لشکر بن کئے ہر در دیکھ لگا ایک مندر بنوا با ہے
۱۸	سید فضل	سید فضل	سید فضل	سید فضل
۱۹	سید فضل	سید فضل	سید فضل	سید فضل
۲۰	سید فضل	سید فضل	سید فضل	سید فضل
۲۱	سید فضل	سید فضل	سید فضل	سید فضل
۲۲	سید فضل	سید فضل	سید فضل	سید فضل

۲۲	سابقہ	زمیندار	ہزارہ سنگہ	چھوٹا سنگہ	چھوٹا سنگہ	۱۰
۲۳	سابقہ	مہتمم زمین سنگہ	مہتمم زمین سنگہ	مہتمم زمین سنگہ	مہتمم زمین سنگہ	۱۱
۲۴	سابقہ	رام چند	بھگت رام	اگر وال	اگر وال	۱۲
۲۵	سابقہ	صاحب چند	اسکا چند	اسکا چند	اسکا چند	۱۳

کیفیت

نام گریٹ وقت میں ہزارہ سنگہ مورث مشیت کو ات اور ریش مورث  
 رہنما تھا مورث شاہ کے وقت میں ہزارہ سنگہ مورث مشیت کو ات اور ریش مورث  
 مورث تھا اور ضلع اجیم میں موضع ہزارہ و تلور زبان دو ہر ہزارہ علاقہ سر در  
 اور انیسواں اس ملک میں دو ہر ہزارہ جاگیر رکھتے تھے ہشت صدی مشیت  
 میراجہ کے سنگہ ناروڑ کے وقت میں رام ناتھ دلدھ فتح ناتھ کو سنگہ  
 مورث گیارہ ہزار دو سو پچاس ہزارہ و تلور زبان میں غنایت ہوئی بہت گیا  
 گہوڑے جاگیر کے اور سب جاگیر ضبط ہوئی وہ زمین ایک بنام  
 بیوم کے والد ہے

مہتمم کو شہد سنگہ ریاست میراج میں مورث عمرہ دیو انے پڑا تھا  
 جاگیر میں اس ہوی کی سبب زار اسے حکم وقت کے نیا گریٹین چلا آیا  
 دس صاحب نے بہت خاطر داری سے آباد کیا کہ اس زمانہ میں  
 کے آبادی شروع تھے موضع جیشا تحصیل اجیم میں ایک ٹرانالاب ہوا  
 اور اسے متعلقہ کے زمیندار سے منہ رتن سنگہ کے ہے نیک نیت اور  
 دولت مند آدمی ہے

فتح پور علاقہ جے پور کے اصل باشندہ ہیں ہر وقت آبادی نیا گریٹ  
 یہاں اگر آباد ہوئے اور دوکان تجارت جاری کر دی ہو تو ان  
 سے اور عقل مند علیمہ الزاج سال حوالہ میں آتے ہیں ان کے زمرہ میں  
 مشیت درجہ سویم غنایت ہوئی ہیں

بڑا شہد نامہ شہور ہے علاقہ کے زمیندار بہت محبت رکھتے ہیں اور  
 شاہ جیکے نام سے پکارا جاتا ہے اسے سالہ میں بہت روپیہ اور  
 غلہ زمینداروں کو قرض دیکر قرض سالہ میں اسے مدد کریں ملک میں  
 پورا روپیہ حقد رک دیا تھا لکھا یا اور ایک اس کے وصول کے لیے بہت  
 کم مالش دایر کریں نہ کوئی سخت تقاضا کیا الا لہو لہو نے از خود بہت  
 سود کے اور اگر دیا اس سبب سے زمینداروں کو محبت ہے اسلئے  
 مہدار کے ہیں

[illegible]

نمبر	نام	نصفیت	نمبر	نام	نصفیت
۱۰	اندریختی	محبوبہ درجہ سوم	۱۹	اندریختی	محبوبہ درجہ سوم
۱۱	شاہکرم	محبوبہ درجہ سوم	۲۰	شاہکرم	محبوبہ درجہ سوم
۱۲	شاہکرم	محبوبہ درجہ سوم	۲۱	شاہکرم	محبوبہ درجہ سوم
۱۳	شاہکرم	محبوبہ درجہ سوم	۲۲	شاہکرم	محبوبہ درجہ سوم

باوجودیکہ اس قدر حدالتین کشادہ ہیں اور ہر ایک عدالت میں کارروائی نہایت سنجیدگی سے ہوتی ہے لیکن خیال یہ رہا کہ واسطے توجہ سرکار کے یہ ہیں کہ بعض موقع پر انصاف تکلیف سی ملتا ہے۔ اور بعض وقت ظلم ظالم کا بمقابلہ داد خواہی کے کم وزن تصور کر کے خاموش رہنا بہتر سمجھا جاتا ہے کیلکڑی کا باشندہ یا زر و پیہ کے مقدمہ کے لئے رجحیر کے آمد رفت اقل درجہ دوبارہ کس طرح پسند کرے زمیندار و لکھا تو لے ہے کہ جب ہر ایک محکمہ دیوانے فوجدار کی میں اپنا اپنا کام سرگرم سے ہو رہا ہے۔ دیا ہے جاری درود کے کا انتظام ہونا چاہئے جسکے تفصیل یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تمام صحیح نہیں۔ لیکن جو او لکھا خیال ہے بہر کیف لکھا جاتا ہے تقاضا ہی کے قاعدہ کو یہ لوگ نہایت تامل سے کر لیں کیونکہ بوقت ضرورت فوراً نہیں مل سکتے ہیں

ایک زمیندار کو جو ہر وقت ختم ہونے پر بیس نہیں دیتا  
بیل مرگیا ہے ٹوٹ گیا۔ تو ٹی بوجہ نہیں کہ مل لہرا ہو

بجائے زمین میں ناگوری بنانا چاہتا ہے نہرواران وہاں سے زمین نہیں دیتی  
کو اگر نہ والد ہے اس کے مرمت کا انتظام نہیں ہو سکتا

ایک قطع زمین کا کو آرنے کے لائق ہے۔ کس سے ناگین نمبر دار میٹل اپنے بانی کے موہوم طمع پر بنائے نہیں دیتے  
مالاب کا پانی بیفایہ نکلا جاتا ہے کوئی روکنے والا نہیں  
راستہ ناگور بندیا کہ ہو جاتے ہیں کہتوں کے حد برہتی جاتے ہیں  
فہوری پانی کے ٹوٹے ہیں۔ پاتے نکلا ہے کوئی پیرسان نہیں



[illegible]

[illegible]



ردیف	نام و کین یا مختار منه ولایت و موقوف	ملکیت و حق	کسب و تجارت	کسب و تجارت	کسب و تجارت	کسب و تجارت	کیفیت
۱۷	محمد خان چمر غمر دیو الی دلد کالیخا قوم پربان عمر سال	اجمیر					بود پور گیا مواب
۱۸	محمد خان دلد گیا قوم پربان عمر سال	دیوانی	دیوانی	دیوانی	دیوانی	دیوانی	
۱۹	سزار عمل دلد سوز قوم کایتیه مختار عمر سال						
۲۰	لیکن والد خود مختار قوم کایتیه مختار عمر سال						
۲۱	برناتیه دلد سوز قوم کایتیه مختار عمر سال						
۲۲	کندعل دلد حبیت قوم کایتیه مختار عمر سال						
۲۳	کالورام و لندینچ قوم راجپوت مختار عمر سال						پیش شخص مختار کار می سی موقوف ہو گیا لینش منسوخ ہو
۲۴	محمد علی دلد شیر قوم سید مختار عمر سال	دیوانی	دیوانی	در جہ دیو	دیوانی	دیوانی	

ردیف	نام و کنیت	تخلص	لقب	محل تولد	تاریخ تولد	تاریخ وفات	سبب وفات	دفن	تذکره
۲۵	بلبل یونگین ولد مکتوب قوم کایتیه تختار عمر در سال	احمیر	دیوانه	سجده دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه
۲۶	رحمت خان ولد قائم خان مختار عمر و احمیر سال قوم	احمیر	دیوانه	سجده دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه
۲۷	بیاد رسک در دو در می قوم کایتیه مختار ساکن در سال	احمیر	دیوانه	سجده دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه
۲۸	نستعلول ولد گنبد قوم کایتیه مختار سال	احمیر	دیوانه	سجده دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه
۲۹	شادی مل ولد چمن و اسر قوم کایتیه مختار سال	احمیر	دیوانه	سجده دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه
۳۰	نستعلول ولد قوم کایتیه مختار سال	احمیر	دیوانه	سجده دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه
۳۱	چوگا مل ولد بر در می قوم قوم کایتیه مختار سال	احمیر	دیوانه	سجده دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه	دیوانه

میلہ لفظ میل سے مشتق ہے جس کے معنی ملنا آپس میں ملنی کے۔ دراصل یہ رسم میلہ کے جو قدیم سی جارتی تھے۔ نہایت عمدہ ہے۔ اور خصوصاً جو بنیاد میلہ اکثر ہندوستان میں مذہبی معاملات کے متعلق کر دی ہے۔ ہندو امر میلہ کے تہذیبی اور پائیدار سی کے لئے بہت مفید ہے۔ مثلاً اگر لشکر کا میلہ مذہبی ہوتا تو اس کے پائیدار اور رونق جو بلا کے انتقام کے خود بخود ہر سال ہوا کرتا ہے نہ ہوتا۔ ہندوستان میں کوئی میلہ ایسا نہ ہو دیکھا۔ جس کا تعلق مذہبی معاملہ ہی نہ ہو۔ بلکہ ہر سال میں اگرچہ کئے میلہ ہوتی ہیں جن کے فہرست ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ لیکن میلہ لشکر اور عرس خراجہ صاحب کے ہوتے ہوتے اور میلہ شہر میں اور تعداد و اجتماع خلقت میں نہیں ہوتا ہے۔ اس طرح کے تمام میلہ ان میں سرور ہر دور دیا جاتے ہیں اور پوشاک رنگین اور وضع دار سی ملبوس ہوتے ہیں۔ عورتیں علاوہ پوشاک فحش کے زیادہ نہیں ہوتی عاریت لیکر پہنتے ہیں۔ محرم کا میلہ اور شہر دن میں اچھا ہوتا ہے۔ مگر بیان بجز تعزیر دار کے۔ خاص کے مقام پر ایسا میلہ نہیں۔ جیسا اور شہر دن میں ہوا کرتا ہے۔ بلکہ تعزیر دار سی بعد عرصہ معہود کے ایسے وقت آجاتے ہیں۔ جو خاص دن میلہ جل جہولنے نمبر ہی ہوا کرتا ہے۔ عرصہ میں ہر دو میلہ ایک مہر پر جو فی اس فی جاہا کہ میلہ ہندو لگا اور روز ہند ہو جاوے مگر دکن صاحب نے نامعلوم حکم دیا کہ ہر دو اپنی اپنی رسم اور اگر میں مگر مسلمانوں نے منظور نہیں کیا تب کچھ فوج مشن کر کے دکن صاحب نے ریو آڈری یعنی سواروں کا اور لکھنؤ دار سی مسلمانوں نے ہسٹری رنج کیا اور تعزیر نہیں لگائے۔ بلکہ کئے سو آدمی جمع ہو کر واسطہ ہتھانہ کے بحضور نواب لکھنؤ گورنر ہند اور بمقام اگر روانہ ہوئی جس میں غایت الدشاہ دیوان جی میر وزیر علی۔ وغیرہ روسا شہر شامل تھے۔ ہر کچھ تحریک نہیں ہوئی تھے کہ اس عرصہ میں غور شدہ عہد برپا ہوا اور لوگ بہ شکل و اپن آدمی دوسری سال ششہ عہد میں ہر دو سال گذشتہ کے بحث پیش آئی اور اوس سال ریو ہندو دن سے نہیں لگائے۔ اور تعزیر لگائے گئے۔

پھر تیسری سال وہ موقع بدل گیا اور ہنگامہ خود بخود ختم ہوا۔ چونکہ اس سلطنت میں ہر ایک مذہب والے کو اختیار ادا تھا اپنی رسوم مذہبی کا ہے۔ تعصب مذہبی اور پاس دار سی نہیں ہے۔ پس یہ اتفاق ٹھیکروا ہے اور اہمیت ہے کہ اگلے سال عہد میں نزاع نہ ہوگا۔ جو اوس سال پہلے ہندو میلہ ایک وقت آویزاں رام لیلہ کا میلہ بیان بہت برسوں سے برخلاف آئین سلطنت انگریزی کے ہند تھا۔ لیکن اب ہر مذہب کے سے ہر جارتی ہے۔ سال حال یعنی ۱۹۴۴ء میں میلہ بہت رونق سے ہوا اور علاوہ رسوم مذہبی کے اس سال ایک جلسہ نمائش کا ہوا شہر ہر قسم ساخت اجیر کا ہوا جس میں سب حکام شریک تھے جناب سائبر صاحب بیاد مشترک کے قدر انعام ہے عمدہ کاریگر و نکو تقسیم کیا۔ جن سے امید ہے کہ اگلے سال زیادہ رونق ہو گے۔ اس سال لشکر کے میلہ میں بسبب تشریف آوری جناب لایل صاحبہ بیاد و بحث گورنر جنرل کے تمام اہلکاروں پر

دستے بہت آفراد سے ہوئی اور شہبازی چوڑی کئے جس سے یہ جلسہ روشن ہو گیا اور رونق پیدا  
 کا قابل دید ہوا جو قبل ازین ایسا جلسہ کہیں بیان نہیں ہوا تھا

## تفصیل سیلیہ نامی شہر اجمیر

سیلیہ	سیلیہ	سیلیہ	سیلیہ	کیفیت
۱	سرس حضرت خوا سعید الدین	اہل اسلام	درگاہ شریف	اس سیلیہ میں خرید و فروخت مال کے بے ہوتے ہے اور واسطے زیارت مزار خواجہ صاحب کے نچھا ہو ہزار آدمی اس سیلیہ میں جمع ہوا کرتا ہے شہاد کے یہ واقعہ بہت آئے ہیں جو نہایت خوش آئند ہیں ملاحظہ ارزان اور امیر غریب دور دوری کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے اور چو لوگ کہ خواجہ صاحب کی سیلیہ میں آئے ہیں اور نہیں ہیں سیلیہ زیارت کرتے ہیں خاص آدمی کم آتے ہیں کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے
۲	سرس شاہ میر انسا	بلا لا قلیو کو	۱۱ ماہ حب	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے
۳	سرس بیلا حافظ جمال	بلا لا قلیو	۱۱ ماہ حب	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے
۴	سرس سکر پر یعنی حضرت اعظم	بلا لا قلیو	۱۱ ماہ حب	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے
۵	سرس مدار	کوہ مدار	۱۱ ماہ حب	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے
۶	سرس قلیب	مستقل	۱۱ ماہ حب	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے
۷	سرس بنت	درگاہ شریف	۱۱ ماہ حب	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے

[illegible]

کیفیت

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	کیفیت
۱۳	لشیر ہے	گنیز کا بیادون	بیادون	۱	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے
۱۵	اسے پان	گنیز کا بیادون	بیادون	۱	اس سید میں شہر کے خلقت اور رہا پست کرد و لوہا کے آہ سے قریب دس ہزار کے جمع ہو جاتے ہیں یہ سید کا ہیں ہے
۱۶	سید دیو ہے	بیرون	بیادون	۱	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جسکو تجارتی سید کہا جاتا ہے
۱۷	تیجا ہے	بیرون	بیادون	۱	
۱۸	مندرجہ ذیل ہے	بیادون	بیادون	۱	
۱۹	جل حیوانی کاٹے	گنیز کا بیادون	بیادون	۱	
۲۰	نوگرہ	گنیز کا بیادون	بیادون	۱	
۲۱	ناگ پنجم	گنیز کا بیادون	بیادون	۱	

نمبر	نام	تاریخ	محل	کیفیت
۲۲	ہر بابے مادہ	۱	ساون پور	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جہو تجارتی لہا جادے
۲۳	دھیرہ راجہ	۲	میرون	دروازہ
۲۴	سیلہ شکر	۵	لشکر سرائے	سیلہ شکر

تفصیل سیلہ ہامی تاولہ					تفصیل سیلہ ہامی سیادر				
نمبر	نام	تاریخ	محل	کیفیت	نمبر	نام	تاریخ	محل	کیفیت
۱	سیلہ شکر	۱	ساون پور	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جہو تجارتی لہا جادے	۱	سیلہ شکر	۱	ساون پور	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جہو تجارتی لہا جادے
۲	سیلہ شکر	۲	میرون	دروازہ	۲	سیلہ شکر	۲	میرون	دروازہ
۳	سیلہ شکر	۳	لشکر سرائے	سیلہ شکر	۳	سیلہ شکر	۳	لشکر سرائے	سیلہ شکر
۴	سیلہ شکر	۴	ساون پور	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جہو تجارتی لہا جادے	۴	سیلہ شکر	۴	ساون پور	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جہو تجارتی لہا جادے
۵	سیلہ شکر	۵	میرون	دروازہ	۵	سیلہ شکر	۵	میرون	دروازہ
۶	سیلہ شکر	۶	لشکر سرائے	سیلہ شکر	۶	سیلہ شکر	۶	لشکر سرائے	سیلہ شکر
۷	سیلہ شکر	۷	ساون پور	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جہو تجارتی لہا جادے	۷	سیلہ شکر	۷	ساون پور	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جہو تجارتی لہا جادے
۸	سیلہ شکر	۸	میرون	دروازہ	۸	سیلہ شکر	۸	میرون	دروازہ
۹	سیلہ شکر	۹	لشکر سرائے	سیلہ شکر	۹	سیلہ شکر	۹	لشکر سرائے	سیلہ شکر
۱۰	سیلہ شکر	۱۰	ساون پور	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جہو تجارتی لہا جادے	۱۰	سیلہ شکر	۱۰	ساون پور	کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتے جہو تجارتی لہا جادے





بباری راجپوت راجپوت گوجر دیسوالے گوجر راجپوت مہاجن دیسوالے گوجر کایہ گوجر کپارول مہاجن  
 گوجر شیر دیسوالے مہاجن مہاجن برہمن اہیر میرالے مہاجن  
 چونکہ تینے حالات تو سے گمرہ میروارہ تحصیل جمبرہین جدا تحریر کرنا اوپر لکھ دیا ہے پس تحصیل جمبرہین صرف بڑی  
 دو قوم گوجر جاٹ باقی نہیں کہ جبکہ مفصل حال قابل تحریر کرنے کے ہے

## تو اس طرح قوم جاٹ


صفحہ ۶۹

اس قوم کے ابتدا و پیدائش کا حال اکثر مختلف ہے  
 سیان اسٹراچی - بعضے جو مان راجپوت سی اپنا نکاس بتلاتے ہیں اور وجہ تسمیہ بعضی صورت کی  
 نامیر قرار دیتی ہیں اور بعضے کا قول پیدائش قوم جاٹ نسبت اسطر جہ ہے کہ ابتدا و مہا دیو اپنے صفت فنا  
 بنائے تین انسا نے شکل پیدا ہوئی اور یہ سب نکلنے جٹا سے جاٹ نام اون کے قوم کا مشہور ہوا - آئندہ تینوں  
 کے باہم تین نام جدا گانہ سے تمیز رکھے گئے یونیون شیشمو ہر پتراں اور یہ گوت ابتدا میں اصلے جاٹوں کے  
 قرار پائے - ان ناموں کے صحیح وجہ تسمیہ کے کو اب معلوم نہیں رہے - صرف شیشمو شیش ناگ سی منسوب  
 کرتے ہیں - پر سرام اوتار نے جب اکیس مرتبہ قتل عام چترپون کا کیا تھا تو بہت سی چتری جان بچانے کے لہو  
 اس قوم میں اور شامل ہو گئے - جن کے تین راجپوتوں کے گوت سے مطابق ہونیکے وجہ سے کہے قدر ہو سکے ہے  
 اب اصلے جاٹ اور شامل شدہ دیگر اقوام کے سب جاٹ ہے ایک قوم کہلاتے ہے الا جدا جدا گوتوں سے  
 باہم امتیاز رکھتے ہیں جن کے تفصیل یہ ہے

گوت جاٹان - بدولیا پاپریا رتیر بشپور کیریا نوال بہاکل بھونگا دیال  
 جگر لار کسانہ رنوا دیو دولیا ہروددا گڑولیا پھر روڈا جاجرا لاٹریا  
 تینا لود جوشا پوری جندر ناٹکا تھوری کرستے وال برن کالو نوکڑا رہا روڈا  
 گولک کسانہ دوگوال سوگوال بہرکیر جاکرہ دوڈولے سیل پالو  
 سول سولور رولانیا بداسا بے جانیہ جولانیا جیولیا مورا تیروال دھانڈول  
 گور یاندر ارستے وال بہاکر شنگولیا تیروال کالو کرار کرار پوسا  
 بہا دو ہلا سادولال کواریا کرکرار کالو کرار کرار پوسا  
 بولا گودارا مارو بہاجیا پونا سارن کھنا بھونگا کھاکل جالکل جھونڈو  
 دیو گسور کلواریا بونگار کھندولیا تھرودا کھنک جھنڈو وال ریشا لےوڈا  
 یانگا چوکل جوڈیا سیرولیا شیشمو ہر پتراں اور غالباً اس سے بے زیادہ  
 گوتوں کے نام ہونگے لیکن جہانتک کہ اس ضلع میں معلوم ہوا وہ یہاں لکھے جاتے ہیں

**سیان طرلق واطو** از یہ قوم صرف بیشہ زراعت سے اوقات بسر کرتے ہیں۔ اور کہتے کرتے میں خوب مشغول رہند اور اسے قوم کا نام مستحور ہی آدمی مضبوط جوان درازتہ زور و باوجود اکثر جوئے ہیں۔ غلہ اور دیگر مل مرد کے مضبوط ہوتے ہیں۔ مرد تین من بخت تک غلہ سربراؤں ہوتا ہے۔ اور بعض عورتیں بھی اس حد تک طاقت رکھتے ہیں اور سموات و من غلہ لیجا سکتے ہیں کہتے کا کام عورتیں اکثر کرتے ہیں۔ بجز بل جلائی کے کہ رسم عادی ہیں۔ ورنہ وہ عاری نہیں۔ غلہ داری کے کام عورتوں کے ذمہ ہی۔ جو آٹا پسند اور پکانا اور پالنے لانا۔ اولاد کے پرورش وغیرہ قسم کی ہے

**سیان رسوم شادی**۔ اس قوم میں کم سن کے شادی ہوتے ہیں۔ بلکہ عموماً چوگڑہ چنرہ کے عمر پر جب لڑکا بوجھا ہے۔ تو بوجب بنوین والدین کے اس کے شادی قرار پاتی ہے۔ شادی ایک گوت میں یا درسیان گوت میں ہوتی۔ شادی کے بچے کے لکھی ایک ناریل اور ایک روپہ لکھا جاتا ہے۔ شادی کے بعد مہر کے ساتھ والدین کے گھر بھرتا ہے۔ وہاں بعد میں ہونے بعض اہل برادر کے وہ روپہ اور ناریل دختر کے گود میں ڈالا جاتا ہے۔ جو ایک علامت نیک بگون کے ہے۔ اسندہ اولاد کے شریک کے لئے۔ اس رسم کے بعد کوئی انگاری نہیں ہو سکتا۔ ورمورت انگار کے اول برادر کے پنجاب ہر مقدمہ میں ہو کر ڈگری شادی کے ہو جاتی ہی اور ورمورت کے عدالت سرکاری میں مقدمہ دائر ہوا۔ ہر جانہ مل جاتا ہے۔ مگر ایسے مقدمات کے کثرت نہیں ہوتے۔ شادی کا دن پیرانا والدین دختر کے دست میں ہے۔ جسکو عموماً والدین پر سفر کرنا ہے۔ اس سے تہوڑی روز پہلے لگن جاتے ہیں۔ جو ایک خطا ہے۔ تعین یوم شادی کا ہے۔ وہ خط ایک بڑی کاغذ میں لکھا جاتا ہے۔ اور چار منگ نقد اور کچھ دانہ غلہ منگ کے اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ پیرا اسکو کلا وہ سے بانڈ کر کسیر سے رنگین کرتے ہیں۔ جو ایک علامت مبارک اور خوشی کے ہے۔ بہر لگن حجام یا برہن لیجا تا ہے اور بعد میں بوجھا کے اسکو کھانا پلٹا ہے۔ اور نقد اور مقدار سے دو چنڈ جو اس لگن کے ساتھ والدین پر بھرتا ہے۔ لگن یعنی روز شادی کو برہن مقرر کرنا ہی ہے۔ ساوا کہتے ہیں۔ اور عموماً جنم اشٹے کا روز مبارک اس کام کے لئے شمار ہوتا ہے۔ جس میں شایاں ساوا دی کا بالکل سنہن ہوتے برات لگن کے دن یا اس سے پہلے مطابق فاصلہ کے تیار ہوتے ہیں جس میں نزدیک برادر ہی سب شامل ہوتے ہیں عموماً ۲۵ یا ۳۰ آدمی کا اندازہ ہے۔ برات میں صرف مرد جاتے ہیں۔ عورتیں نہیں جاتیں بلوس برات میں تو رسی والہ شادنگی والہ دہوتے برات اس انداز سے جاتے ہیں کہ قریب شام کے پہونے بعد پہونچنے کے ایک جگہ قیام کر لیا جاتا ہے۔ اور ایک تھال پیٹے دلیہ کا دولہ کے لئے آتا ہے پیرات کو پیرا والا دختر کے گھر جا کر دلیا یا بالے وال لکھاتے ہیں دولہ مکان پر رہتا ہے جب لگن کا وقت قریب ہوتا ہے تب دولہ مہر براتیوں کے روانہ ہوتا ہے۔ سرخ پوشاک جو علامت خوشی کے ہے دولہ کو پہنایا جاتے ہیں سوا مور بانڈا جاتا ہے۔ ہاتھ میں تلوار ہونے سے جب دروازہ پر برات پہونچتے ہیں تو کہتے تو رن کہ ایک

اگر کسی کا پیول ہوتا ہے اس کی شکل کا  اور سرخ رنگ سی اور سکو رنگین کر دینی ہیں۔ دروازہ پر نصب کرتا ہے جس پر دروازہ لگا رہتا ہے۔ اس کی کیفیت کوئی اب نہیں بیان کر سکتا ہے۔ کہ یہ کیا رسم ہے۔ غالباً یہ علمائے فقہانی کے ہے۔ جسکو بزرگ مشیر سمجھا جاتا ہے۔ ہر گھر میں جا کر برہمن کچھ پوچھا کرتا ہے اور آگ روشن کر کے اس کے گرد پیری کر دیتا ہے۔ جو واسطے غیل شادی کے کاغذ رسم ہے۔ برہمن ایک روپیہ چار آنہ تک اور ڈھولے کو اس سے دو چند دیتی ہیں۔ کہاتے کو ایک روپہ اور کھینو کو چار چار روپیہ اسلک میں رسم ہے کہ والد دختر بر وقت شادی کچھ روپیہ والد پسر سے لیتا ہے۔ گو کہ شریف قوم میں نہایت ممنوع شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن اس قوم میں اس سے کچھ کم من کے نقد دیتے ہیں۔ اور اگر پوشیدہ اور کچھ زیادہ لیوی تو خستیا ہے۔ ابراہیم کی دوسری دن پھر کھانا دیا جاتا ہے۔ بود کیا لایے ماکھور اقامت سے کوئی شہم ہو وی تیسری دن آٹا، آل بکے وغیرہ والد دختر کا پیتا ہے۔ جسکے آٹا بکے خود کھا کر کہانی ہیں۔ شراب گوشت کا استعمال جو قح شادی نہیں ہوتا۔ بعد ازاں والد پسر کے رشتہ داروں کو والد دختر ایک ایک پکری بطور سرو پا کے دیتا ہے۔ اور ایک جوڑہ دولہ کو اور ایک جوڑہ اوکے مان کو دہن میں عمر بٹاشیا و ذیل دینی کا رواج ہے۔ چار پائی نواری۔ پنجہ تالیقہ حیثیت۔ چترتی توٹا نہال کالے کا، دوڑا باٹکے چتر اعدان آتھن بعد ازاں برات رخصت ہو جاتے ہیں۔ وہاں اس موقع پر رخصت نہیں ہوتے۔ بلکہ چند ہی جب دولہ۔ دولہن جو ان ہو جاتے ہیں۔ تب دولہ بوجہ رسم مکلا وہ کے معہ دو چار آدموں کے جاتا ہے تب ایک ایک جوڑہ پیر کو والد دختر دیتا ہے اور بیٹس بچس کا زیور اپنے دختر کو بنا دیتا ہے۔ اوسط درجہ کے شادی میں دلہن پر کا دس روپیہ تک خرچ کرتا ہے۔ اور گونہ میں پچاس۔ اور والد دختر کا قریب سو روپیہ شادی میں خرچ کرتا ہے۔ اور اسے قدر گونہ میں

بیان فرماتے ہیں مردہ کے حجامت بنوائی جاتے ہیں۔ پیر غسل دیا جاتا ہے۔ اور زان بعد کفن ہنپا کر اور باہر گلو سے لیجا کر جلا دیتی ہیں۔ آگ لڑکا یا بہائی یا اور قریب درجہ بدرجہ جو دمان موجود ہوں لگا دیتی ہیں۔ تیسری روز پیول یعنی استخوان سوختہ جتنے جاتی ہیں۔ جو عموماً لٹکریا بعض گنگا میں بیونچا تے ہیں بارہ روز سوگ رہتا ہے۔ عموماً بارہویں روز دو چار برہمنوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ اور اگر ذمی مقدور ہو تو اس سے دن موسر یا نکتہ کیا جاتا ہے۔ جو مراد برادر یلو کھانا دینی سے ہے۔ اسلک میں یہ رسم ہے۔ اب بھی جو فخر شمار کیا جاتا ہے بعض لوگ بوقت گنجائش دوسری تیسری پشت میں اپنی ناموری کے لئے موسر کرتے ہیں۔ اور اکثر بیان کے مہاجن بیوقوف زمینداروں کو خود تحریک دیکر موسر کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ لیکن دیکھ لیتے ہیں کہ گنجائش ان سے میں ہے یا نہیں موسر میں تردد کے رشتہ دار نوٹہ دیتی ہیں۔ موسر ایک روپیہ ہوتا ہے۔ یہ آندے نقد خرچ سے بہت کم ہوتے ہیں جسکو مہاجن خود لٹا جاتا ہے۔ اور جو خرچ ہوتا ہے وہ خرچ کرتا ہے یا فیما ذہ روپہ میں ادل جائیداد لیتا ہے اور بٹایا کے لئے وقف کیا



چوڑا نیکو سوار ہو کر دھمکی تعاقب میں کیا راستہ میں ایک سانپ بولا کہ میں تجھ کو ڈس لوں گا۔ تیجا نے عہد کیا کہ جب  
چوڑا نے مویشیوں کے آؤنگ کتاب لکھوا اختیار ہے۔ چنانچہ اوسے منظور کیا۔ تیجا دیاڑویان کے تعاقب میں گیا اور  
بعد بہت جنگ و جدل کے مویشیے چوڑا لایا۔ اور سانپ سی اپنے لگا کہ میں حاضر ہوں چونکہ تیجا استدر مجروح  
ہوا تھا کہ کوئی عضو زخم سے باقی نہ رہا۔ سانپ کی کہا کہ عضو غیر مجروح پر کاٹ لوں گا۔ چونکہ صرف زبان باقی ہے  
تیجا نے زبان نکال دی سانپ نے کاٹا۔ اور بعد تھوڑی دیر کے تیجا مر گیا۔ مقام وفات موضع سرسرا تھا جہاں اور  
دیوڑی بنائی گئے۔ اور یوم وفات گھبر سدی دسویں سمت ۱۲۰۰ تھا۔ جاتوں میں یہ معاملہ نواریخی شہار ہو اور  
تیجا کو دیوتا ماننی لگے۔ گاتو گاتو اوسے سورت بنائی گئے اور پوجن ہونے لگا یہ رسم اب تک جاری ہے۔ تیجا جیکے  
تصویر کا حلیہ یہ ہے۔ ایک شجاع آدمی کیوڑی پر سوار مانتہ میں تلوار زبان پر سانپ۔ جب دیوڑی قائم  
کرتے ہیں تو گھبر کے اندر انکے جانب شمال رکھتے ہیں۔ یہ علامت یاد دلانے ہے اوسوقت سے کہ تیجا مویشی  
چوڑا کر جانب شمال جاتا تھا۔ چونکہ تیجا کے وفات کے چہ ماہ کے بعد شہرت ہوئی اور بہادری سی پرستش شروع  
ہوئی۔ لہذا ہر سال بہادری سہی دہی کو میلہ ہوتا ہے جو دن آغاز پرستش کا ہے سرسرا اور پرث سرکا  
عظیم الشان میلہ تیجا کے نام سے مشہور ہے

بیان کاٹھ کا حالت موجود گئے ایک زوجہ دوسری شادی منع ہے بعد وفات دوسری شادی ہوتے  
ہے اسے طرح عورتوں کے بعد وفات خاندان اول دوسری شادی ہوا کرتے ہے عموماً اول دہر کا حق ہے بعد از  
دوسری شخص سے جو اوس گوت کا ہو دی دوسری شخص کے ساتھ عورت جو در سال کاٹھ واران شہر اول  
خود کرتے ہیں اور سو دیکھ سو روپہ تک لیتے ہیں۔ اگر عورت جوان ہے تو وہ اپنے مرتے کے ہو جب ناٹ  
کر لیتے ہیں۔ مگر تاہم استحقاق و ارثان شوہر کا لحاظ ہوتا ہے اور ہمیشہ بنیاد برادری سے اچھو ڈگری  
لے ہے۔ اگر دوسری ذات کے مرد کے ساتھ نکل جاوی تو مجبوری ہوتے ہے

## بیان قوم گجر

دفعہ ۱

ابتداء میں حال یہ لوگ ہی اپنا لباس چتر لٹھی پہن اور دہی روایت پیش کرتے ہیں کہ جیسے جاٹ لوگ ہیرا  
اور مار کے وقت میں چتر لوں کا جان بچانے کے لئے جاتوں میں شامل ہو جانا بیان کرتے ہیں۔ لیکن باوجود تحقیقات کے  
مفرد گجر کے وجہ تسمیہ نہیں معلوم ہوئی۔ جو قریب القیاس ہو۔ کوئی مورث کے نام پر بتلا ہے۔ کوئی فرضے نام  
بلا لحاظ وجہ تسمیہ کی کہتا ہے۔ البتہ ایک بات ظاہر ہے کہ گجر ونگے گوت راچھو تانے گوت سے اکثر ہم نام ہیں  
اور بہت سی گوت مورثان کے نام سے مشہور ہیں جو اخیر پر لکھے جاوینگے  
بیان طریق و اطوار یہ قوم دو طرح سے گزراؤقتات کرتے ہے۔ یا تو کاشت سے۔ یا مویشی شیردار سے یہ  
بیشہ زراعت میں یک نام نہیں۔ بلکہ بمقابلہ جاتوں کے کم محنت کرتے ہیں اور بہت کم کشتکاری پر دل لگاتے ہیں

بمقابلہ عات اور مالی کی تیسری درجہ میں یہ قوم شمار کرتی ہے۔ جو درون میں بعضی زراعت ہی کرتی ہیں بعضی مویشی رکھتی ہیں جو کاشتکاری کم کرتی ہیں بسین و گھوڑی بھیدی پالتی ہیں اور اونکانہ آدہ اور اون فروخت کرتی ہیں۔ یا گھوڑی نکالتے ہیں اس قوم کی نسبت شہور ہے کہ جو جہر اور جگر کربا ہی یعنی بمقابلہ زراعت کی اور جاکو پسند کربا ہی اس ملک میں جو جہر اور جوری کم کرتی ہیں اور بمقابلہ میرہ کی کم بہت ہیں تمام لوگ منہ دو قوم ہیں اور سورونی باشندہ اس ملک کی مشہور ہیں ان لوگوں کا نقشہ اچھا نہیں ہے اسلی کوئی اونکو خوبصورت نہیں کہہ سکتا۔ گو کہ کیسی ہی جو افغان چپائی مویشی صورتیں مثل اور اون کی قوم کی پردہ دار نہیں ہیں۔ لہذا کچھ پر سیزگار مشہور نہیں اکثر دیہات اچھے خاگر کی جائزہ لیں جو درون سی آباد ہیں عورتیں ہمیشہ میج کی آئینہ بھی روئی کہا کر ایک فوگری میں چپا چپہ کہیں لیکر جوق جوق شہر آتی ہیں اور بازار درون میں دو پرتک اور سکوفروخت کر دالتی ہیں اور جو کچھ فلتہ یا نقد قیمت کا حاصل ہوا اسی لیکر شہر یا باہر کسی سائے دار درخت کی نیچی یا ایسی جگہ کہ پانی ہو موسم گرما میں دوپہری گذارتی ہیں اور شہر کو اپنی اپنی کال کو جلی جاتی ہیں اور موسم سرما میں بعد فروخت جملہ اہل ہوتی ہیں بعضی عورتیں جنگلی بیان مویشی نہیں ہے بلکہ کال

یعنی کوئی کال نہیں  
بیان رسوم شادی - ماہم ایک گوت کی اندر شادی نہیں ہوتی۔ اور مان اور نانی اور دادی کی گوت میں ہی شادی منع ہے یا نام رسمین شادی کی جاٹ قوم کی ساتھ ملتی ہیں۔ جو مفصل اور اوس قوم کے حال میں لکھی گئیں ہیں ایک سو دو پرتک اکثر اس قوم میں والد و خوار الدہری لینا ہی تب برات کو خواست کرنا ہی واجب میں انکی بیان کی گئی ہے

بیان فونی گو جردن میں رسم فونی مثل جاٹوں کی ہی کوئی خطے بات قابل ذکر نہیں  
بیان لباس زلور و بود و باش عادات بشرح صدر

بیان دیوتا و لنگا اس قوم کا دیوتا دیو جی ہی جنگلی دیو جاگرتی ہیں دیو جی کی پوجا تھما ہی اینٹ برہو ہے جو ایک چوڑے پر شرق رویہ رکھی جاتی ہیں اور سندور سی سرخ کرتی ہیں۔ دیو جی کا پہو یا یعنی پوجاری گو جہر ہوتی ہیں دیو جی سی جانور کی قربانی نہیں لے کر آتا۔ عینا لکنا از قسم جو راعمر آجڑ ہایا جاتا ہے دیو جی کا قلعہ بند ایش دستور ہے شہر کے گرد و درمیان تختہ سات سو سال کی موضع سنین علاقہ ہڈیور ملک میوار میں شہور ہے۔ گو جہر کی گھر میں شلم مسانہ لکڑی جو جی سی پیدا ہوا نیک عادت رکھتا تھا۔ اور کرامات ظاہر کرتا تھا۔ جس سے لوگوں نے دیوتا مانا۔ اور اپنی مراد حاصل ہونا و سکی و عاسی چاہا۔ تمام عمر اسکی نیک کام میں بسر ہوئی۔ آخر ش اپنی موت سے مراد بعد وفات اسکی پرستش شروع ہوئی جو اب تک پوجا جاتا ہے

بیان ناٹہ کا اس قوم میں بھی ناٹہ کا دستور ہے یہی بعد وفات شوہر کی شوہرانی ہوا کرتا ہے لیکن جیتے دیک سنہا راٹان شوہر اول کا ہی جو بد وقت ناٹہ کے کچھ رویہ ناٹہ یعنی والوں سی لیا کرتی ہیں عورت کم عمر کا ناٹہ برہمنی۔ ہر اول ہوا کرتا ہے۔ جوان عورت کا عورت کے مرضی پر جو راٹا ناٹا ہے۔ لیکن تاہم ادھکائی ملتا ہے واران شوہر

اول عدالت برادری میں مقدمہ رجوع کرتی ہیں اور عیہ تاؤ گری پاتی ہیں تاہم بعد ایساں کی دفات شوہر اول ہو اکر تا ہے

تفصیل گوجر ونگی گوت کے									
بجارت	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ
کاروڑا	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ
باردال	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ
چھپان	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ
گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ
گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ
گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ
گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ
گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ	گورکھ

## دفعہ ۱۶ در بیان مشرق اقوام جو کاشتکاری کرتی ہیں

اس ہم باقیاندر قوم کے نام اور مختصر کیفیت تحریر کرتے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا ہے

۱ دیو ۲ اگرچہ اس قوم کی لوگ اکثر دیہات میں تہوری تہوری ملکیت رکھتی ہیں لیکن جو گاؤں سالم آباد ہیں یہ قوم مسلمان بھی اور عجمی شہاب الدین غوری کی وقت میں ہندو راجپوت سے مسلمان ہوئی ہیں۔ چونکہ یہ مسلمان اسلام بن دیس کی مسلمان شہرہ لہذا دیو الی نام سے پوکاری گئی

۲ مالے ایک بڑا قبیلہ یہ قوم بھی ایسا تھا چھتر لون سی تیلانی ہیں۔ لیکن جو اس قوم میں ماورگوت کی مالی ہیں وہ اصلی مالی تیار کئی جاتی ہیں یہ نام قوم کا ہی پیشہ کانہیں اور چونکہ ہندوستان میں قدیم رواج یہ ہی کہ قوم اور پیشہ یک نام رکھتا تھا۔ لہذا یہ پیشہ اور قوم دراصل نام لائے و غلڑوم ہوئی۔ جو اصلے کام انکا پتہ لوٹا پچھا اور یہ لوٹکا بنانا ہی۔ گوت انہیں مختلف ہیں جو اکثر اچھوتوں سے ملتی ہیں اور یہ قوم ہندو مذہب رکھتی ہی بعد وفات شوہر کے دوسری شادی عورت کی ہوتی ہی جسکو ناٹھ کہتی ہیں۔ فی الحال اس قوم کی آدمی ہر قسم کی کینی کرتی ہیں اور کاشتکاری میں بمقابلہ جات کی درجہ دوم میں اسکا گوت مفصلہ ذیل کی مالی رہتی ہیں مارچیا کچواہ سزاروٹی ساٹکھ چوٹان اجمرہ ہنسے بھائی پوار اوٹا پینٹے اودیا گدہ ہواکے ماور گپٹوٹ وگدی پالکریہ ٹوٹوٹال

کیفیت

نمبر	توضیح	توضیح
۱	سید قوم حضرت علی کی اصل سی ہین جو قوم سیدیہ	سید
۲	فقر یہ قوم سیدیہ برہمچاری ہی جو سچو چارہ شرم بندہ کی ایک شرم کا نام ہی بلکہ قوم کا بغیر	فقر
۳	حال خادہ دار ہی لہذا اب ویتو فقیر ہو سکتا ہی	
۴	مہاں بہت کچھ گزرا اس قوم کی اصلیت کا بیان بہت طویل ہی۔ جو کتاب حیات افغانی اور یاد صاحب کی نور	مہاں
۵	سی تجوی سلطون ہو سکتا ہی اسلئے اسی قدر لکھنا کافی ہی کہ یہ قوم سچو چارہ شرم بندہ مسلمان	نسل
۶	یک جہلاوت دراصل یہ لوگ مسلمان ہین اور مسز زلزل سی ہین حوالہ دیکھ کر حافی بیان کرتی ہین	نسل
۷	میسای یک ہا یوہ حاجت تشریح کی نہیں۔ یادری مارش صاحب فی مومع گاؤں سی نہیں خرید کر کی حد	میسای
۸	کا نوبہا یا ہی جس میں قسائی ششہ کی لاوارت لڑکی رہتی ہین جنکو مذہب عیسائی عقید کی	
۹	اور پریش ششہ حرج اور نکاہی	
۱۰	نچارہ کنگش بچارہ قوم اور دیتہ یورانی زمانہ میں ایک نام تھا۔ جو ایک بگ سی دوسری ملک کو غلہ لیتا	نچارہ
۱۱	تھی۔ مومع کو کمرہ جو علاقہ کش گزرا ہین واقع ہی یہ قوم سابق دمان آباد ہی اور دیتہ	
۱۲	کرکتی تھی۔ شہاب الدین غوری کی وقت میں سلطان کئی کئی۔ جو کہ ملک میں امن ہوئی سی	
۱۳	اس قسم کے تجارت میں نچارہ کرتی تھی کم ہو کئی۔ لہذا ان لوگوں کی زراعت میں طبیعت	
۱۴	کرکی کہ اب زراعت میں ہین	
۱۵	یک رام پور بھہ لوک اپنا کلاس جہڑوں سی بیان کرتی ہین اصلی دیتہ قدیمی دورہ بھی کا تھا۔ رفتہ رفتہ	اہیر
۱۶	زراعت میں ہو گئی۔ سند و مذہب ہین اور ان کی رسومات جانوں کی رسومات سی ملتی ہین	سرنگر
۱۷	اصل باشندہ رہا آری کی ہین واپس منتا ہین راہ پور تانہ میں آئی پچھلے سرنگر میں رہی	
۱۸	اور دمان سی ادتہ کر راہ پور آباد کیا۔ یہ قوم اس سلسلہ میں بہت کم ہے۔ اس ضلع	
۱۹	بہر زیادہ آباد ہین۔ ضلع ہذا میں حرف رام پورہ و سرنگر گنگو دہ میں یہ قوم بستی ہے	
۲۰	باتے شاخوادر	

در بیان حال کوش کشکاری قوم

صفحہ ۷۲

ایک شہ سال سکی کیا باتا ہی جس سی خا ہر سو کا کہ ہر ایک قوم کے کس قدر گانوں ہین اور کس قدر رقبہ اور نکاہی اور  
کس قدر مالکداری کرتی ہین اور ہم کتبہ جکی ہین کہ بمقابلہ جانوں کے گوہر کم محنت کرتی ہین اور زراعت کی کام  
میں ترقی حاصل نہیں کرتے چنانچہ اسکی تقدیر نقیہ معطوفہ سی ہو سکتی ہی باوجودیکہ رقبہ زیر کاشت جانوں



بمقابلہ گو جردن کی صرف دو جذبہ می۔ بلکہ لانداری قریب سہ جذبہ کی پوتی ہی اس وجہ سے کہ اونہون می اپنی زمینوں کو محنت اور کوشش سے اراستہ کیا ہی اور کہتی کی کام میں محنت کرنی ہیں۔ اعلیٰ جنس کی بونی میں توجہ رکھتی ہیں جو گو جردن نزدیک اجیر یا چاؤنی نصیر آباد کی رہتی ہیں اپنی اعلیٰ خصلت کم سہتی سے زراعت کی طرف کم کوشش کرتی ہیں بلکہ مرد اور عورتیں کلتری چٹنگا لباس وغیرہ اشیائی جسکے ضرورت شہر میں ہوتی ہی ہر روز بیچی کو بازاروں میں لاتی اور رودہ چھاپہ پہن ہی ضرورت کرتی ہیں بعضے چار چار یا پنج یا چھ کوس ہر روز آتی اور جاتی ہیں جس میں عام دن ختم ہو جاتا ہی پر خلاف جانوں کی جو بجز زراعت کی اور کسی کام میں مصروفیت نہیں کرتی

## نقشہ گو شوارہ رقبہ و جمع بند و بت حال تفصیل قوم ار

کلیت	تعداد اور قبہ سمیٹہ و خان			تعداد و جمع بند و بت حال			کیفیت
	کلیت	مرد	عورت	کلیت	مرد	عورت	
۱	جاٹ	۱۲۹۱۵۳	۵۳۱۹۰	۱۲۹۶۳	۱۲۹۶۳	۵۳۱۹۰	کلیت
۲	گو جردن	۸۳۳۲	۲۲۹۸۱	۵۸۵۵۱	۵۸۵۵۱	۲۲۹۸۱	کلیت
۳	راجپوت	۳۹۹۹	۲۳۰۹	۹۶۸۵	۹۶۸۵	۲۳۰۹	کلیت
۴	دلیوٹ	۲۹۲۹	۲۵۹۹	۲۳۳۰	۲۳۳۰	۲۵۹۹	کلیت
۵	یک	۲۲۲۲	۱۵۰۰	۴۷	۴۷	۱۵۰۰	کلیت
۶	یک	۲۲۲۲	۲۵۸	۱۸۶	۱۸۶	۲۵۸	کلیت
۷	نصیر آباد	۸۳۳۲	۱۳	۸۲۱	۸۲۱	۱۳	کلیت
۸	یک	۱۲۴۲	۳۴۳	۸۹۸	۸۹۸	۳۴۳	کلیت
۹	یک	۱۰۲۰	۵۰۵۱	۲۸۹	۲۸۹	۵۰۵۱	کلیت
۱۰	یک	۶۰۴	۳۱	۵۴۴	۵۴۴	۳۱	کلیت
۱۱	یک	۲۲۱۱	۱۲۰۴	۱۲۹۳	۱۲۹۳	۱۲۰۴	کلیت
۱۲	یک	۲۳۴۶	۴۲۳	۱۴۴۲	۱۴۴۲	۴۲۳	کلیت
۱۳	میر	۲۵۲۸۲	۲۲۲۰۱	۲۲۲۰۱	۲۲۲۰۱	۲۲۲۰۱	کلیت
۱۴	میرات	۴۳۸۶	۲۱۰۴	۲۱۰۴	۲۱۰۴	۲۱۰۴	کلیت

# در بیان حال متصرف اقوام جو کاشتکاری نہیں کرتے

چونکہ مزاحمت اور قوموں کے جوچے کہ جسکے بڑی ملکیت ہے لہذا اب عموماً اقوام باشندگان قبیلہ کے نام اور مختصر کیفیت ضرور لکھتے ہیں۔

ردیف	توضیح	کیفیت
۱	اگر وال	در اصل یہ لوگ پیش ورن سی ہیں جنکا اصل کام بیج بویا کرنا ہے اگر وال اگر ورن کے رہائش سی جو ضلع حصار میں واقع ہے مشہور ہوئی ہیں۔ جیسا اوسوال اور سانگری کے ملکوت سی۔ یہ لوگ ملکیت نہیں رکھتے اب بذریعہ زمین کے زمین کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے یہ لوگ لشیو دہرم کے ہیں
۲	اوسوال	در اصل یہ لوگ یہ ورن کے پیش میں سلیک ایک زمانہ میں جب کو تین ہزار سال پہلے تھا ہوا اوسوال میں راجہ کے لڑکے کو سانپ لگا گیا اور وہ مر گیا۔ رتن سانگر نام میں کروا اتفاقہ وار دیو اوسوالی زندہ کرنا بشری قبول کرنے میں دہرم کے ظاہر کیا۔ راجہ نے منظور کیا۔ جن کو نے مردہ کو زندہ کیا۔ تب راجہ معتقد ہوا اور ہندو کلی رعیت باشندگان شہر کے جن میں دہرم میں آگیا۔ تب سی وہ لوگ ایک مذہب کے ہوئے اور شہر کے نام سے اوسوال مشہور ہوئی۔ انہیں ہر قسم کے قوم کے لوگ شامل ہیں۔ اور تمام ضلع میں یہ لوگ پھیلے ہوئے ہیں۔ عموماً بیج بویا کرنا کام ہے۔ اب ملکیت زمین ہے بذریعہ بیج ورن حاصل کرتے ہیں اور عموماً اکثر لوگ ساہوکار اسی قوم کے ہیں
۳	اودھ	یہ قوم مزدوری پیشہ ہے۔ خصوصاً مٹی کو دنا جوٹا بٹانا پتھر لگانا۔ انکا کام ہے۔ اب بعض آدمی اور کام بے کرتے لگے ہیں۔ تعلق ملکیت اور کاشتکاری سی نہیں رکھتے۔ اور اکثر خانہ برد و دش رتی ہیں اور ہندو مذہب انکا ہے
۴	ہینگ	یہ قوم قدیمی ہندوستان کے ہے اور صفائی کا کام کرتے ہے۔ اگر یہ ہندو مذہب کہتے ہیں مگر اس ضلع میں جو باشندگان اس قوم کے ہیں وہ مرد و عموماً گارتے ہیں۔ زراعت پیشہ نہیں ہیں اور چوری بے نہیں کرتے ہیں
۵	بازر پور	یہ قوم کم ہے خاص اجمیر میں بستے ہی ہندو مذہب کے ہے باتس کا کام کرتے ہے خصوصاً لوگوں کی پائیاں
۶	بلا ہے	انکا اس ایثارا جیو توں سے بتائی ہیں۔ اور بکرات سے اپنا آنا اس دیس میں بیان کرتے ہیں یہ قوم زیادہ اور کوئی گانو نہیں جو گا کہ جیان بلا ہے نہ رہا ہو۔ اگر یہ ہندو مذہب ہے مگر مرد و گارتے ہیں یہ لوگ اپنی نام قوم کے وجہ سے ایک عجیب بیان کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے اپنی مونچہ کا بال اوکھارا اور اس سے بلائی پیدا کیا۔ ان لوگوں کا عموماً کام مویشیے مردار کا چمڑا اور تارنا اور اسکو رنگنا اور عیڑہ کا کام تیارنا اور خدات دیوی

## کینیت

انصراہ کرنا راس دیوانہ کو تباہ ہے۔ اور اکثر یہو یارام دیو کا۔ بلا ہی ہوتا ہے انکی کوت بہت ہیں اور حکمت کوٹ پوکر پچھو آہا جو کوت انکے بین معلوم کر ہی جاتے ہیں۔ سخت عجب ہوتا ہے کہ راجپوتوں کے نام کو نکس ہو گئے جس سے صداقت پائی جاتے ہے۔ اس روایت کے کہ ہیرام کے خوف سے راجپوت انخلیکہ بلا ہوں جا چھے ہوں یہ لوگ اب زراعت پیشہ ہی ہو گئے ہیں۔ اور ملکیت ہی بعض دیہات میں ہے

یہ لوگ ایک قسم کے مہاجن ہیں اور دوکانداری کرتے ہیں۔ یہ قوم بکثرت ہیں۔ اور ہر ایک گانوں میں آباد ہے۔ مگر زراعت پیشہ نہیں۔ لاکھ مٹانے خوار ہی اور اس ذریعہ سی مالک زمین ہے ہو گئے ہیں۔ خاص اجیر میں با علم پنڈت ہیں باہر بالکل نہیں نے احوال پنڈت پنڈت تندر کشور پنڈت شیونرائین بدیا وان شہور ہیں۔ جہاں پنڈت سرکشین۔ قبل از بن ایک مدت تک منصف عدالت رہی ہیں

در اصل بیش ورن ہیں اور دوکانداری کرتے ہیں۔ یہ لوگ میراٹے ہیں جو بنیادی اپنی اپنی چکانوں کے زبانے یاد رکھتے ہیں اور بروقت شادی وغیرہ قوم کے اپنے چھانوں کے یہاں جا کر بنیادی اوکے خاندان کے ساتے ہیں اولاد کے نام یاد کرتے ہیں اور اپنے پوتے میں لکھ لیتے ہیں۔ علیہذا مردگان کے یادداشت تحریر کرتے ہیں۔ شادی نا طہ موسر کا حال ہے قلمب کرتے ہیں۔ گویا ایک قسم داخل خارج ہوتا ہے مجرمانگنے کہا نیگے اور کچھ کام نہیں

نقال ہیں اور نقل کرتے ہیں۔ ایک خاص کو ہے اور جسے قوم ہے۔ عموماً۔ چور راہزن ٹاڈ لڈہ کے علاقہ میں زیادہ اور اجیر میں کم۔ لکڑی جگہ کے لاکر فروخت کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہے کہ لگے ہیں ہندو مذہب ہیں اصل قوم ہندوستان کے ہے۔ جو پیشہ اور قوم اونکے ایک ہے ورنہ قلعہ کا ہو تشارو کا کام ہے جو لوگ کہ سلطان اس پیشہ کے ہیں یا تو سلطان شدہ ہیں یا پیشہ خستیار کر لیا ہے بعضے اپنی آپکو کا پتہ قرار دیتی ہیں اور اونکے ذات کا تہون کے ذات سی مطابق ہیں

ایک فرقہ دیشو دہرم کہتے ہیں اور اکثر لوگ الدتیا ہوتے ہیں یہ قوم مثل پہلیونکے ہے اور چوری پیشہ روئی کا کام کرتے ہیں

ریشم اور سوٹ کا کام کرتا ہے جو زیور وغیرہ میں دلا جاتا ہے عموماً تیل لگانا اور فروخت کرنا انکا کام ہے۔ مگر اجیر میں انکی ملکیت اکثر اناساگر میں بہت ہے۔



## کیفیت

۳۷	سائے	مثیل ہیلون کی قوم ہے جو اپنی وجہ تسمیہ نہیں بتلا سکتے۔ چوری پیشہ لوگ ہیں
۳۸	سراوگے	ایک فرقہ چین مذہب کا بھی اکثر ہو پار کرتے ہیں
۳۹	کھانے	انکے بہت گوت ہیں۔ اور عموماً لکڑی کا کام کرتے ہیں اپنا لکڑی کا برہمنوں سے بتلاتے ہیں مگر وجہ تسمیہ نہیں بیان کر سکتے اکثر زراعت پیشہ بھی چوگٹی ہیں اور ہر ایک گائون میں بستے ہیں کیونکہ آلات زراعت کے واسطی انکے ضرورت آتے ہیں
۴۰	کھایتہ	اپنا برن پانچوان برن قرار دیتی ہیں۔ جو چار برن برہمن چتری ہیں شہور مشہور ہے چہرے کی اولاد بیان کرتے ہیں۔ جسکے ۱۲ پیر تھی اور ان کا روکی نام سی بارو ذات کاہنوں کے مشہور ہے اور انکی درمیان بہت سی گوت ہیں۔ زنا دار نہیں ہوتی۔ مگر کبھی کبھی زنا رکتی ہیں ایک ذات کا دوسری ذات میں روئے نہیں کہتا۔ اور نہ شادی باہ ہوتا ہے اپنی اپنی ذات میں شادی کرتے ہیں۔ اس خلع میں بائیر کھایتہ بہت ہیں اور پرانی باشندہ ہیں قانو کوئی بادشاہی وقت سی انکی بیان ہے۔ جو کھایتہ کہ باہر سی بیان دار دھوئی ہیں۔ وہ ہٹنا گرہن اور بیان کی باہر لوگوں پر طعن کرتے ہیں کہ جو وہ حجام کے ماتہ کی روٹی کھاتی ہیں۔ نوکری پیشہ یہ لوگ ہیں بعض فی ملکیت زمین بھی حاصل کر لے ہی اور غرت دار ہیں
۴۱	کھیار	اپنا لکڑی کا راجوٹوں سے بیان کرتے ہیں اور سی کے برتن بنانا انکا پیشہ ہے
۴۲	کھال	اپنا لکڑی کا راجوٹوں سے بیان کرتے ہیں اور شراب بنانا اور اسکو پینا انکا پیشہ ہے
۴۳	کھنڈیوال	یہ لوگ مہاجن ہیں اور ایک شاخ بیش ورن کی ہے جو موضع کھنڈیلہ کے ٹائیس سے مثل انڈیا کے کھنڈیوال مشہور ہوئی پنج ہو پار دوکاندار سی انکا کام ہے
۴۴	کھیار	یہ لوگ اپنی آنگور راجپوت چوہان سے بیان کرتے ہیں عموماً پیشہ انکا پالک اور ٹھانا اور خدمت گزار کرنے اب کاشتکاری بھی کرتی ہیں۔ سرنگیرین یہ لوگ زراعت پیشہ زیادہ آباد ہیں
۴۵	کھترے	در اصل چتری ہیں اور پیرسرام کے وقت میں انہوں نے ہتار باندھنی سے قطعے عہد کیا کہ نہ باندھنی لہذا اسوقت پنج گئے اور یہ تبدیل لفظ کاف کے کھتری نام رکھا گیا
۴۶	کیر	یہ قوم زراعت پیشہ ہے اور مثل کھارو کے اپنی قومیت میں ہے
۴۷	کھارول	یہ قوم کھار دی لکھاتی ہیں اور اسی پیشہ سے کھارول مشہور ہوئے ہیں اپنا لکڑی کا چیلون سے بتلاتے ہیں بعض لوگ اب زراعت پیشہ ہو گئی ہیں
۴۸	کرو	در اصل یہ لوگ برہمن ہیں مگر گھرہ کے رہائش سے اپنی دھرم سے ناواقف ہو گئی اور دواوان کے

عادت اور ادنیٰ آئینہ سی برہمن دھرم جانا رہا چونکہ اوکلی گرو تھی لہذا گرو نام سی مشہور ہوئی  
اگرچہ زمار رکھتی ہیں۔ مگر راونوں کی روٹی کھاتے ہیں۔ لاکھن ایک کچھ نماظ کرنی لگی ہیں  
یہ قوم اپنا نکاس راجپوت سی بتلاتی ہیں بعض گہنی کرتے ہیں بعض سر کے پیچھے ہیں اور اکثر  
خانہ بردوش ہیں  
لاکھ کے چوڑی بناتی ہیں اور لکیری قوم سی اپنی پیشہ کے نام پر مشہور ہیں اپنا نکاس راجپوت  
سی بتلاتی ہیں  
اپنا نکاس بہاٹے راجپوتوں سی بیان کرتے ہیں  
اپنا نکاس راجپوتوں سی بتلاتے ہیں واصل قوم بیش میں اور پنج مویا رانکا پیشہ ہے  
یہ قوم قدیمی اس دیس کے ہی وجہ تسمیہ دریافت نہیں ہو سکتے چوری میں مشہور ہیں  
اپنا نکاس تو سر جو مان وغیرہ راجپوتان سی بیان کرتے ہیں اور حجامت بنانا انکا پیشہ  
گوت اونکے اکثر راجپوتوں کے قوم پر ہیں جو یہ علامت استہدائیں راجپوت ہونیکے ہی اور  
بعض نامی اپنی آنگو یا تہر وغیرہ کا کتبہ بتلاتے ہیں۔ چار گوت انہیں اصل مشہور ہیں اور  
گوت ادس قوم پر ہیں کہ جو اون میں شامل ہو گئی ہیں۔

۴۹ گورہ  
۵۰ لکیر  
۵۱ گور  
۵۲ مسیری  
۵۳ سینا  
۵۴ نامی

در بیان تیو ہار نامی زئیداران

صفحہ ۴۴

تیو ہار نامی قوم اور برہمن ہوتے ہیں۔ ہندوستان کی تیو ہارون کی تعداد بہت بڑی ہی انسان بہر حق ہوں  
دن خائے ہوگا۔ خصوص شہروں میں تیو ہار بمقابلہ دیہات کے زیادہ ہوتے ہیں۔ چونکہ دیہاتی حال نشتر  
کی سائبہ منظور سی اس واسطے ہم زبانتے تیو ہارون کی ایک فہرست لکھتے ہیں جو لغو رسم بالکل ان میں سے  
۱۔ وولینڈی جیت بندھی یکم۔ زاونٹ نیہ روز ہوئے کا دوسرا دن ہے اس روز اہل کھیلنے کے  
رسم عام زئید ہارون میں ہئی کہ نام گانوکے زئیداز لوک بلکرا اور لاٹھی ہوئے پرچے لکیر ایک لکھی قضا  
کانگر میں شکار کھیلنے کو جاتی ہیں۔ توہوں یہ ساتھ ہوتی ہیں جکے آدھوی شکار کھلتا ہئی چونکہ آدمی زیادہ ہوں  
ہیں لہذا شکار کو خواہ ہرن خرگوش سورت وغیرہ کچھ نہو لاٹھوں سی خار جیتی تہن اوکلی خلعہ سی بہر شکار  
کھلتا ہئی۔ شام کو شکار کھیل کر واپس گانوں میں آتی ہیں اور نہاٹھی میں جھ ہو کر شکار کھاکر کھاتے ہیں اور شکار  
پیتی ہیں دہوئے ڈھول بجاتا ہے عورتیں باہم کھیل کود کھاتا بجاتے ہیں۔ اس دن زچھی کیری ٹوٹتی  
پیتے ہیں اس موقع پر اکثر گورہ و زرد و ضرب کا اتفاق ہو جاتا ہئی جبکہ ایک گانوکے زئیداز دوسری گانوی کا

مین اہڑا کہیلے ہین

ایضاً میر بشرح راوتان

ایضاً میرات چلیتہ بشرح راوتان

ایضاً - حیا جن اول صبح کی وقت یہ لوگ دھول اور اُڑتی ہین اور بعد اٹھنے بجی ذکی مچولے پوشن ہی گلال

وزنگ پاشی کرتے ہین اور بیچون جو ہنگ کا استوان کرتے ہین گالنا بھی گاتی ہین اور چاول والا پسی گولے بنا کر کھاتے ہین

ایضاً - جات صبح کے وقت سب آدمی ہتھائی یا محلہ مین افیون کھا کر نشہ مین ہو جاتی ہین اور باہم ایک دوسرے

پر رنگ و گلال ڈال کر مچولے کی رام رام کرتی ہین پوشاک اور کھانا مچولے ہوتا ہی - اہڑا کہیلے کے رسم ہین ہین

ایضاً - گوچر صبح کے وقت ہنگ کا نشہ کر کے اور بعض بعض شراب کا استھان کر کے اہڑا کہیلے مین گلال اور

رنگ پاشی کر کے ناچتی کودتے ہین - اور بیچولے جو ارد وغیرہ کے باہم تقسیم کر لیتی ہین اور جو مچولے دن لاپسی

تج رہتا ہے وہ باسے کھانا دوسری رو نو کھاتی ہین

ایضاً - مانے - صبح کو ہنگ پیکر گلال اور رنگ ایک دوسری پر ڈالتی ہین پاشی اور بیچولے جو

جو دوسری روز بنائی جاتے ہین وہ باہم تقسیم کر لیتی ہین اور کھانا اور پوشاک مچولے ہوتے ہی اہڑا کے رسم ہین

کیونکہ گوشت نہیں کھاتے

۴۔ پیل - چیت سدی تے راوت - آجکی دن سی موسم گرے شروع ہوتا ہی دیکو عورتین برت

رکھتی ہین - رات کو تمام رات جاگتی ہین اور گاتی بجاتے ہین - صبح کو مانا کا پوجن کر کے باسی کھانا کھاتے ہین

ایضاً - میر بشرح راوتان

ایضاً - میرات چلیتہ بشرح راوتان

ایضاً - حیا جن بشرح راوتان

ایضاً - جات بشرح راوتان

ایضاً - گوچر بشرح راوتان

ایضاً - مانے بشرح راوتان

۵۔ کہلور چیت سدی تے - راوت - یہ تیو مار دیو جی کے پوجن کا یہی کوئی دیوی کی صورت

کا نو مین باجی کے ساتھ پراتا ہے - عورتین اچھا لباس پیکر سیرا دھوتے ہین اور گاتی ہین اور دھولے دھول

بجاتا ہے اور کہین پانے کا گلاس پھر سی پھر کر باجی کی ساقہ مستورات گاتے ہو مین اپنی گھروں مین آتے ہین اور

سات دن ہر اہر یہ تیو مار دیو خوشی رہتی ہے

ایضاً - میر بشرح راوتان

ایضاً - میرات چلیتہ بشرح راوتان

ایضاً - مہاجن بیہ لوگ بھی مانتی ہیں۔

ایضاً - جات بشرح مہاجن

ایضاً - گوجر بشرح مہاجن

ایضاً - مانے بشرح مہاجن

۳۔ آگیا تیج بیکہ سدی تیج۔ رات۔ اس نیو مار کو بیہ لوگ مہین مانتی ہیں لیکن اس میں

ایضاً - میر بشرح راتوان

ایضاً - میرات بشرح راتوان

ایضاً - مہاجن اس روز کچھ اشیاء سلو یا آب کاتے اور اپنی برادر کو کہلاتے ہیں

ایضاً - جات۔ اس روز وہ بیہ لوگ بریکہ کر زمین کو ادسکا دھوان دیتی ہیں اور زمین کو

سلام کرتے ہیں۔ اور رات میں ہو گئی ہو تو باجہرہ بھی بوتے ہیں

ایضاً - گوجر۔ یہ لوگ اس نیو مار کو کم مانتی ہیں۔ مگر زمین پر بل جلاتے ہیں

ایضاً - مانے۔ اس روز وہ رات بیٹیا سونا کچھرا کیا کر اور کاسکاران کو کہلاتے ہیں تیج کا یومین کر

۴۔ اس کے بعد سدی دوم رات۔ اس کو کوٹے جو دس دن روز راہی ہوتی ہے اول بریکہ

راکھی بند کر اور ہنگو تاج دیتی ہیں۔ اور پھر اپنی بہن صاحبی و سرور مانتی ہے۔ اور سکو بارچہ و زرقند حسب توختی

اسی اسی مانتی ہیں۔ ملو اور مردو کے کپیر جا کر لگاتے ہیں اور وہ راہی ہر شیم و سوت کی رنگارنگی

کے جو دین مانتے ہیں باندھی جاتے ہیں۔ جو مردہ کیے مرد کو راہی مانتی ہے نوادہ شخص اور سکا راہی

مانتی کہلاتا ہے

ایضاً - میر۔ بشرح راتوان

ایضاً - میرات چیتہ بشرح راتوان

ایضاً - مہاجن۔ راکھے پونم کے روز ہوتے ہیں اور بشرح راتوان راکھی بندھواتے ہیں

ایضاً - جات بشرح مہاجن

ایضاً - گوجر بشرح مہاجن

ایضاً - مانے بشرح مہاجن

۵۔ اتدھیکا تیو مار ببادون سدی دوسری رات۔ اتدھیکا پوجن کر کے اور سکا نام

کے کیر روئی اور بلیدہ بنا کر لیا تے ہیں۔ سو دین پوناک رنگین بنی اور خوشی کرتے ہیں

ایضاً - میر بشرح راتوان

ایضاً - میرات چیتہ بشرح راتوان



۷۔ دیو جی - بہادون سد چٹھہ کو چہرہ چٹھہ کے رانکو دیو جی کا جاگرن ہوتا ہی - اور ساتویں کو پوجن دیو جی کا کر کے کبیر دودھ کے اور لیدہ پکا کر اپنے بہن بیٹی کو کھلاتے ہیں - اور پہر آپ کہا ہے ہیں - یہ تھوہا خاص

کو جہر دیکھا ہے  
۸۔ پتھا دسٹی بہادون سد دسٹی چاٹ اول رات دن مرد عورت جاگنا کر کے تیجا جیکو گاتے ہیں دوسری دن دسٹے کو لیدہ کبیر لکا کر اور تیجا جیکا پوجن کر کر کہا نا کہا تے ہیں رنگین پوشاک سی مرد عورت ملبوس ہوتے ہیں اور یہ تھوہا خاص جاٹو کا ہے  
۹۔ وسپرہ آسوج سد دسٹے رات اس روز تا جیکا پوجن کر کے بکر اچڑا کر خوشے کرتے

ہیں مرد عورت اچھے کپڑی پہنتے ہیں  
ایضاً - صہاچن - اول تا جیکا پوجن ہوتا ہے پہر آمد کے درخت کو دیکھتے ہیں یہ دن راون جیکے ماری جانے کا ہے شہر دن میں رام لیلہ ہوتے ہے - پوشاک عمدہ پہنکر اچھا کہا نا کہا تے ہیں تھوہا مرد عورت  
ایضاً - گو جہر بشرح صہاچن

۱۰۔ ولو اسے کاکت بدی ماوس رات دیوالی کو روشن کرنے میں گہر بار لیتے ہیں اور اکثر زمیندار شراب پیتے ہیں - اچھا کہا نا کہا تے ہیں - عورتیں خصوصاً شیرینی اور مرد اچھے کپڑی پہنتے ہیں - بیلونکو اور گائیون کو گیسو سے رنگین کرتے ہیں - اور شام کو گائیں پہرتے ہیں - جسکے یہ کیفیت ہے کہ ایک بڑا سپرد دتین من کا لکڑی کے جو کہٹ پر رکھ کر اوسمیں جوت رس کے باندھی ہیں - اور تمام گائوں کے بیل کے بعد دیکری اوسکو تمام گائوں کے گرد پراتے ہیں اس رسم کو سال بہرے برکت اور خوشی کا موجب تصور کرتے ہیں - دوسری روز تمام دن نہر کا دان کو ارام دیتی ہیں  
ایضاً - صہاچن - گہر اڈنکو سفید مٹی سے لپتے ہیں - رانکو روشنی کرتے ہیں چھبے کے پوجا کر کے شہانے کہا تے ہیں - بھنے جو اکیسیتے ہیں اوسکے ہار جیت میں سال بہرے نفع نقصان کا نتیجہ حاصل کرتے ہیں

## دفعہ ۷ رواجات عام متعلقہ وراثت زمینداران

چونکہ اکثر مقدمات تصفیہ حقوق اراضی میں بروقت ارجاع اونکے ہمیشہ ضرورت دریافت کرنے رواج ہے جو اگر لی ہی اور ہمیشہ کے دریافت میں ایک دوسری سی کچھ نہ کچھ اختلاف واقع ہو جاتا ہی - اس واسطے بندو مال میں قوموار رواجات کو ایک دفعہ جلسہ عام میں زمینداران قوم کو یکجا کر کے قلم بند کرایا گیا - تاکہ وہ رواج کو کل کاخذ حکام کو ملتا رہے اور ہر مقدمہ میں در دسری کے ضرورت نہ ہو وی جسکے قدر قوموں کو ایسے اس میں ہیں کہ اونکا تعلق زمینداری سی زیادہ ہی اونکا رواج تحریر ہو اسی اور ہر ایک باید میں جہاں کہیں

فطرتی باقی نئی وہ تصدیق ہو کر درج کر لی اور یہ زوانج زینداران نے خوب سے سوچ سمجھ کر لکھایا ہی اور  
ہر قندشت پر گز نے بخوبی تصدیق کر لیا ہے فقط

## تشریح تصدیق کہ قمع کائناتیں تحصیل میں کس تاریخ ہوا

نمبر	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ
۱	جانب	۱۰۰۰	۹	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۲	گوجر	۱۰۰۰	۱۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۳	۷	۱۰۰۰	۱۱	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۴	دیسوال	۱۰۰۰	۱۲	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵	لیر	۱۰۰۰	۱۳	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶	جانب	۱۰۰۰	۱۴	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۷	کھال	۱۰۰۰	۱۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۸	راوت	۱۰۰۰	۱۶	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰

نمبر	مضمون سوال بعد الاول فوت ہونی صاحب جائیداد کی دریا جصول ملکیت اسکی سپرد کیا حق ہوگا ہے
قوسوار جوابات	جان کوہ نامی دیوہا ایر بلاہر کلال روات میرات چنتا ارچوت جوگ برمن گرو میر
زینداران تحصیل سار	بشرع قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا
نظائر	بشرع قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا
زینداران تحصیل سار	بشرع قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا
نظائر	بشرع قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا
زینداران تحصیل سار	بشرع قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا
نظائر	بشرع قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا بشارت قوم جاٹ لکھنا

نمبر ۲ مضمون سوال ۱ حسیہ انتقال ملکیت بدست غیر سوہ کو حاصل ہئی یا نہیں اگر ہئی تو کس طرح

[illegible]

نظائر	زین الداران تحصیل بود	نظائر	زین الداران تحصیل اوله	نظائر
مفسرین سوال در حالیکه صرف ایک روز صبح ایک کی صلیبی مدتی حساب جایز اود	زین الداران تحصیل بود	نظائر	زین الداران تحصیل اوله	نظائر
جانش	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
کلی	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
دینیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
امیر	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
بلای	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
خلال	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
راوت	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
میر	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
اجرت	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
جوش	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
کر	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا
میر	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا	بشرع قوم جانش لکلیا

نمبر	مضمون سوال المراد اولاد و زوجہ سی مختلف النقاد ہو تو بعد وفات جتنا جایداد ہو تہ کہ برب برادران کو حصہ دے یا بلحاظ برادران کی کرشمی یا کہ تعداد و بیجان پر									
زیندہ اران حصہ دار	عجائز	مجاٹ	گوجر	مالی	دیوبند	اکیر	بلای	کھلان	راوت	سہاگپور
الود و زوجہ سی کی اولاد کو حصہ دینا	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو
نظائر	جائ	گوجر	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو
زیندہ اران حصہ دار	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی
نظائر	جائ	گوجر	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو
زیندہ اران حصہ دار	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی	رشتہ خصلی
نظائر	جائ	گوجر	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو
نظائر	جائ	گوجر	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو	مختلف ہونے والا ہر حصہ دار کو

۸۴ ابرقہ درجہ ششم، اسرہ ششم

مضمون سوال در حالیکہ عورت بیوہ سی صاحبہ اندک حاج لری اور او سلی ہمراہ کوی	شوہر اول سی پیدا شد ہو یا حاملہ ہو اور بچہ او کے گہرا کر پیدا ہو تو لقب او سکا کیا ہو اور	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب
زینداران تحصیل جیر	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب
جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب
جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب
جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب
جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب
جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب
جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب
جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب
جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب	جواب

[illegible]



ضمیمہ سوال و خیر یا اوسکی اولاد کا حق ساتھ اولاد زنیہ بحالت تقسیم نہ کہ کچھ ہی یا یہ سن

نظائر	زمینداران تحصیل ٹاڈلہ	نظائر	زمینداران تحصیل ٹاڈلہ	نظائر	زمینداران تحصیل ٹاڈلہ
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+	+	+	+	+	+
+					

۱۰۴۔ کہیں کہیں ایسی جگہیں ہیں جہاں زمین کی سطح

[illegible]



مضمون سوال سالتیک و خریا اولاد دختر یا شوهر او سکا بدیه سلوسی والد دختر ابا دریا او پدر دختر بدون کرکته بهبه تحریر می کی وفات کرکیا او فقیه الکانه اولن مویوب الیها کاموچو تو بعد وفات

[illegible]







[illegible]





بلاهی - سوختن دویرین رو با اینی باب موثاکی حقیقت سی محروم راهی  
راوت - سوختن دویرین در کاگو اینی اصل باب کی حقیقت سی محروم

مضمون - سوال مالک جائیداد کا اختیار و ریاست حال حقیقت موروثی اور پیدا کردہ فوت  
خاص مساوی سمجھا جاتا ہے یا کچھ فرق ہے اور مالک جائیداد بلا لحاظ و اثر ان تبدیلی کی

[illegible]

باب چہارم در حالات تواریخی ملکہ سیروانی

ملکہ سیروانی ملکہ سی جہاں بیام نہاد تھیں تاؤندہ اور بیادور کی پولاجا ہا سی ملک کی دیکھنی سی اور تالاب ہا سی بلاتر کالو جو جوہر  
 وغیرہ کی معائنہ سی جو بہت یرانی بنی ہوئی چین اور مختبر روایتی کنی سی قیاس سہین ہو سکتا ہی کہ یہ ملک ہمیشہ غارت گرد کی بنی ہوئی  
 رہا ہی بلکہ تسلیم کیا جاتا ہی کہ کئی زمانہ میں با انتظام حلا در کی کسی عالم کی ہوگی۔ مگر میردارہ دو لفظ میں جو ایک عجیب معنی رکھتی ہیں  
 جسے بہارت کے بابیہ کہ ملکہ بمعنی بہار اور سردارہ بمعنی رانیں سردان میر لسی کو ہی۔ اور چونکہ یہ ملک قریب تمام کی کو ہی ہی لہذا اس  
 نام سی بکار آ گیا۔ جبکہ مارو سہیل تحقیق خبر یہ ملتی ہی کہ پر تھی راج سی پہلے ان کوستان میں تشریف قوم کے لوگ آباد تھے جسے  
 لوہرون کی کثرت مشہور ہی۔ بر تھی راج کی اولاد میں اڑ شکم کسی عورت قوم سنا کی جو وہ۔ اور لاکھن نامی پیرا تھی جو حکم پر تھی  
 کا اقبال مسم جو کر اہل اسلام کی در پٹی رحم ملون اور خواں ریز یون سی سندوستان میں امن نہ رہا تو جو وہ اڈر لاکھ  
 اولاد میں ایسی واسطے امن گاہ یکہ کوستان دشوار گذار ہو متصل اجمیر کے میں قرار دیا۔ جہاں جہاں کہ وہ ایسی تیرا دین  
 یاتی گئی دن تیوں اپنا پلاؤ علانیہ پر کرتی گئے اور جو کہ راج کل سی تھی دیا کی باشندگان کو محکوم اور مطیع کر سکتے ہی چہر  
 ٹوہٹ دی ر عام ملک اورن سی تیر ہو گیا۔ ایام سلطنت خلیہ میں یہ ملک با امن ملک نہ ہوا۔ بلکہ تحقیق اور متواتر یہ  
 ملے ہی کہ قلم دی شاہی سی مرفوعہ افسارہ معلیہ سلطنت کی کوئی نشانی اسجگہ نہیں ہی نہ کوئی عمارت ہی نہ کوئی جاگیر اور مٹا  
 کے کی پاس ہی نہ مثل قانو تو بان وغیرہ کے کوئی پڑانا سجدہ و ادبی پس اس دلیلون سی گذشتہ حال پنجہ و بیج تصور ہو سکتے  
 لیکن ایسا ہوتا دیا ہی کہ کسی طرف کسی فوج نی دیا و دیا۔ تو اسوقت احاسن سیان کری اور بعد ازان بہتر ہو گئی یا  
 حال کو سے قوم جدیدوستان کا ہی۔ جو جانب نوب آباد ہی اور جو کہ ملک بالکل ویران تھا۔ کہ بادشاہ کو اسکی لینی اور  
 خرچ کثیر اس کے انتظام کی لئی گوارا کر سکا اور نہ ہوا۔ گو کہ وہ لوگ اکثر گھاتوں سی نکھلے گرد و نواح میں ہمیشہ ٹوٹ  
 بار کر کے اور ان بہاروں میں پوشیدہ گذران کرتے تھے۔ علی ہذا جبکہ شاہ مارواڑ کی یامرٹون کی غلہ اسی اجمیر میں ہو  
 تب ہی یہ مگرہ محکوم اور خرچ گزار نہا۔ صرف اسقدر ہوا۔ کہ جب جیاننگ شاہ میوار کی فوج نے اس مگرہ میں  
 ہو کر دغل پیدا کیا اور جب تک فوج موجود ہی۔ تب تک اونکا مفتوحہ ملک سمجھا گیا۔ علی ہذا شاہ مارواڑ کی جیاننگ  
 کہ دغل کیا۔ اونکا ملک نیچا گیا۔ لیکن جون ہی فوج باہر گئی۔ پھر خود مختار ہو گئی اسبطرح جبکہ راجکان راہلک تو نے  
 ادھر توجہ کری تو شاہگدہ ٹوٹہ ویرہ دیہات متعلقہ تحصیل سیاوراون کی تخت میں رہی۔ اور چونکہ شاہگدہ میں اور ہون  
 ایک مستحکم قلعہ بنایا تھا۔ لہذا بمقابلہ شاہان میوار و مارواڑ کی اونکا حاکمانہ تسلط چند سی قائم رہا۔ لیکن جبکہ گو د کم زور ہو کر  
 نوہر بدستور کہ وہ لوگ خود مختار بن گئے۔ پھر اس علاقہ پر شاہا کر مسعودہ فی جو قریب تھا زور دیا۔ تو وہ قابض ہو ایا  
 قلعہ گوڑون پر تھا کر مسعودہ انک قابض ہے لیکن پھر یہ ہمیشہ اطاعت سی منحرف رہا کرتے تھے۔ انگریزی غلہ دار

ارتقا پروردیم کہیں لگایا۔ ججینا زمین فوت ہو اور نہ چھادی کی قریب کو چانگ تہا لہذا مال صاحب نے وہاں سی تبدیل کیا  
 کر کے متصل بھری جہاں کہ لب چھادی ہی چھادی ڈالی۔ اور ٹیلٹن میں جو جگہ کہ خالی ہوئی یہاں کی باشندوں سی جو جو  
 پھر ہائی گئی تاکہ وہ لوگ اس شغل میں سی حرکت سی باز آویں۔ مال صاحب برابر جو دو سال رہی۔ اور شل ڈکسن صاحب  
 کی نیگ نام پیدا کی۔ ملک آباد اور گلزار بنایا۔ جو ویران محض تھا۔ اس عرصہ میں جبکہ سٹیشن عین مبعاد مقررہ دربار  
 میواڑ کی ختم ہوئی۔ تو پھر از سر نو پینٹوری کرنیل لوگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہای راجپوتانہ اور دبستان شیر سنگھ  
 یردغان و شام کا تہہ یردہست اور رامی چرنی محل معتد دربار کے ابتدا آداسی سٹیشن شروع لغایتہ اسامی سٹیشن شروع و آج  
 اٹھ سال اور مبعاد بڑی گڑ اور علاوہ پندرہ ہزار بابت رقم خرچ کی جو سابق مقرر تھی با نیرادی پانچ ہزار روپیہ  
 جگہ تیس ہزار روپیہ سکے چھوری سرکار انگریزی فی لینا قرار دیا اور اس میں خرچ تحصیل مالگنداری آگیا۔ شرط حساب پنجم  
 لی ہی قرار پائی۔ اور عمارت سٹیشن کو مقام بیاور اس عہد نامہ پر جانیں سی دستخط ہوئی علی بذات سٹیشن  
 مابین دربار مارواڑ اور سرکار انگریزی کی عہد نامہ جدید نو سال کی واسطی بادا ہی پندرہ ہزار روپیہ سکے گلزار  
 خضج کی ۲۳۔ اکتوبر سٹیشن کو تحریر ہوا۔ اور ریاست گانہ دیگر علاوہ دیہات سابقہ کی شامل کئی گئی اور یہ شرط ہے  
 قرار پائی کہ بعد افضائی مبعاد کی مطابق موقوف اور دیہات سابقہ و حال واپس ہوگی بعد ازان و دربار میواڑ کی۔  
 سٹیشن عین ناخوشی سرکار انگریزی اس ملک کو سرکار انگریزی کی تحت رکینی کی خوشنودی ظاہر کری کہ بموجب اس کے جبکہ  
 سرکار کی زیر انتظام ہی۔ اور اس طرح سٹیشن میں دربار مارواڑ نے بعد واپس سات گانہ کے جو جدید تقوین  
 لری نہیں باقی علاقہ امر فنی غنیمتہ انکھٹ و ہند بکومت سرکار انگریزی رکھا۔ زیر انتظام سرکاری اب منجملہ اثبات  
 گانہ متعلقہ تحصیل ماڈگدہ کے چار گانہ المعروف ہایلان کے متعلق ریاست مارواڑ۔ اور آٹھ گانہ سال متعلق  
 ریاست شاہ میواڑ کے ہیں۔ باقی تین گانہ اذان سرکار انگریزی کے جو انگریزی حاکماری میں آباد ہوئی۔ اپنے ہذا  
 منجملہ دو سو اکتالیس گانہ تحصیل مارواڑ کے۔ ہیں گانہ سال متعلق ریاست مارواڑ کے ہیں۔ اور تین گانہ سال اور نو گانہ  
 حصہ نصف متعلق ریاست شاہ میواڑ کے ہیں۔ اور پانچ گانہ میں نصف اور منجملہ اراضی گوارڑی کی سویم حصہ شاہر مسعودہ  
 کا ہے۔ اور دو گانہ بحدہ نصف اور دو گانہ میں چارم حصہ اور اراضی گوارڑی میں سویم حصہ شاہر کبروہ کا ہی با  
 ایک سو اتر گانہ سال۔ اور سو گانہ گانہ مذکور میں شراکت نصف۔ اور دو گانہ میں تین ربع۔ اور اراضی گوارڑی  
 میں سویم حصہ سرکار انگریز ہا در کا ہے۔ ان سب دیہات کے تفصیل فہرست ملحقہ عین نام بنام درج کر بیاتی ہی۔  
 جو تحصیل پیاور میں بابت نو دیہات بڈگوچران نصف شراکت سرکاری ہی۔ اس کی یہہ وجہ ہے کہ اراضی ہامی دیہات  
 مسعودہ ریاست ہامی میواڑ و مارواڑ میں بعد سرکار انگریزی وہ گانہ آباد ہوئی تھی۔ اور بقدر دیہات  
 کہ افتادہ اراضیات جنٹل میں بیاتی گئی وہ تمام و کمال ازان سرکار تصور ہوئی۔ اور چونکہ شاہر مسعودہ۔  
 یکہ حصہ پنج تحصیل مالگنداری کا جہ انہیں دیا تہا لہذا اس کے دیہات کے آمد سے نصف نصف تقسیم ہوتے رہے  
 اور شاہر کبروہ کے گانہ چند ان سمر و اور دشا و گدار موقعون میں نہیں تھی۔ لہذا اس سے عرف دو گانہ

[illegible]

انہی متعلقہ دیہات سی بطور ان کے سرکاری زمین پر پانچ روپے سال یا آخر کو جس یا کھرا یا دارا میں اس کا پانچ شرح مختلف کیا کرتے  
تھی مگر وہ سرور اور تبیں بعض بہر کش اور سرور لوگوں کی سی کہ جو ان عکرو کی باشندہ تھے بطور رعوت کو نقد و منس دیتی تھی

باب چہم در بیان تواریخ قومی خوجاں اور میرزا اولی

اگرچہ اس خطہ میں متعلقہ قوم آباد ہیں مگر اکثر اقوام ذیل کی سی اول جو ان میں جنہیں اقوام ذیل مشہور ہیں  
میرزا اولی اور میرزا دوم میرزا ثانی میرزا ثالث میرزا رابع میرزا پنجم میرزا ششم میرزا ہفتم میرزا ہشتم  
پور انہوں ہی کی گنت ہے۔ میرزا نواں میرزا دہم میرزا یازدہم میرزا سولہم میرزا پانچم

دفعہ ۱۔ در بیان تواریخ قومی خوجاں و جلیلیہ قومی

جو ایک سی زیادہ نژدہ شہر اول کی سی جسے قریب شام کی پہلی آبادی لہذا اول اور کیا منسل ذکر المبتدی ہیں بعد ازاں  
اور گنیلوت کا اور شیر میر ونگا کدوچ کہ پہلی باقی قوموں کا کہنا ضرور نہیں جو مشہور قوم ہیں اور اخیر کی قومی تواریخ  
میں جتنا ذکر مشہور و حادث ہے ہوا

جو کہ یہ گزہ اس قوم کی باشندہ ہیں سی برہی اور اوکی قد اچھا نام۔ میراث۔ کاشتات۔ و میراث گوراث درات  
وغیرہ مشہور ہیں لہذا نا واقف آدمیوں کا ذکر۔ فاس اس ملک کی باشندگان کو اصل حال سی بحث ناواقفی سی اور بعض  
بر ایک قوم کو جدا جدا تصور کرتے ہیں اور کوئی انکو ہی میر سیمین۔ اب سیمینا چاہتی کہ میر و دوسری قوم سی ان کو کم  
سی بالکل جدا سی جسکا ذکر آگے کیا جاوے گا۔ اور یہ قوم آسیمین ایک ہی اور ایک باب کی اولاد سی میراث نام جدا جدا مشہور  
ہیں جسکا سبب آگے بیان کیا جاوے گا۔ و اصل اس قوم کا بانی سورث اعلیٰ برقی راج جو ان راجہ اجیر ہے اور سی  
جو برت قوم مینا خانہ انداز کرتی تھی جسکی لکھی سی جودہ۔ اور لاکھن وولیر ہوئی مشہور سی کہ لاکھن کی اولاد و سرور سی ایک  
مین بلی گئی۔ اور جودہ کی اولاد سی اس گزہ کو اپنا قیام کھانا بنایا مشہور سی کہ وہ دو مقام چاک رہتا تھا۔ لیکن کوئی قیام  
نہیں۔ جودہ کی دو پسرو سی۔ اہل جکوتیا بھی کہتی ہیں۔ انتب جکوتیا برہی کہتے ہیں۔ چٹیا کی اولاد سی علاقہ چاک و جکوتیا  
فولج مین دیہات بسائی۔ جو مشہور گانو اوکی اولاد کی یہ ہیں۔ تاکدہ چاک ہواں نور در کو کر ایسے کوٹ کرانہ چٹیا  
اولاد مین کچھ بانر شاہ بادشاہ کی۔ گورا۔ اور بر راج و دہا سی پیدا ہوئی۔ چونکہ شاہ مار و اسی اور کدو قیام ملک کی چٹیا  
جائے کار رہا تھا۔ لہذا کسی امیر و بادشاہی کی وسیلہ سی مذہب اسلام قبول کر کے فرمان شاہی مشہور عطا سی تمام علاقہ گزہ  
میر و ارہ کی حاصل کیا اور دربار شاہی سی قانون و عہدہ راجہ سی اس علاقہ پر متعین کر کے کسی چٹیا چھ بڑیوں صوبہ دار  
اجیر کر کے اپنی ملکیت پر قبضہ پایا۔ لیکن گورا سی تو جو مشہور بادشاہت رکھا اور مذہب اسلام نہ کیا چٹیا چھ اوکی اولاد  
بھی بدلتے رہے جسکے مذہب مین رہی۔ اور ہر راج مسلمان رہا اور خشتہ کار و راج اوستی اپنی اولاد مین جاری کیا جو ابتدا  
جاری ہی۔ ہر راج کا نام کاشا مشہور و چھوٹا چھوٹا ہے اور گزہ امیر کرانی ہیں کہ جسکا نام مین و استی حصول ملک کی گیتھا اور

سید کریم نامی سید شمس الدین صاحب دوا کی پختہ ذریعہ مال میں مدد مایاں ہے

انتخاب شجر و نبات چو مالک زمین و شجر و نبات

الکین

اسکے اولاد مشورہ ہے ایک سروے کے طرف چلے گئے

انجی

اسکے اولاد مشورہ ہے جھاکرے نامہ دوسرے مشورہ ہے

پیشواری

مکرمہ

امیل

سماں

کرت

سالی

بیلٹ

بیڈیا گوا اسکے مشورہ ہے

سلط

کسالت گوت اسکے مشورہ ہے

مالا

یامرات گوت مشورہ ہے

چنار

اسی

اسکے اولاد وگا گوت ہے

سلا

اندوت

اسکے اولاد وگا گوت سے مشورہ ہے

چنار

اسکا گوت پندوت مشورہ ہے

لار

اسکے اولاد وگا لار رات گوت ہے

اسکا گوت پندوت مشورہ ہے

سوی

سوی

انا

بلو

اسکا گوت بلوت ہے

چنار

یکہ مار گوت مشورہ ہے

تال

تال

تال

دودا

دودا

دودا

بلاجا

بروت

بروت گوت مشورہ ہے

مرا

تال

سائخا لاری

تال

تال

اسکے اولاد وگا گوت مشورہ ہے

تال

تال

تال

مور

مور

سوندیا گوت مشورہ ہے

مور

مور

مور

کمان

کمان

سوندیا گوت مشورہ ہے

کمان

کمان

کمان

مور

مور

سوندیا گوت مشورہ ہے

مور

مور

مور

کمان

کمان

سوندیا گوت مشورہ ہے

کمان

کمان

کمان

کمان

کمان

سوندیا گوت مشورہ ہے

کمان

کمان

کمان

کمان

کمان

سوندیا گوت مشورہ ہے

کمان

کمان

کمان

کمان

کمان

سوندیا گوت مشورہ ہے

کمان

کمان

کمان

کمان

کمان

سوندیا گوت مشورہ ہے

کمان

کمان

کمان

کمان

کمان

سوندیا گوت مشورہ ہے

کمان

کمان

کمان

کمان

کمان

سوندیا گوت مشورہ ہے

کمان

کمان

کمان

کمان

کمان

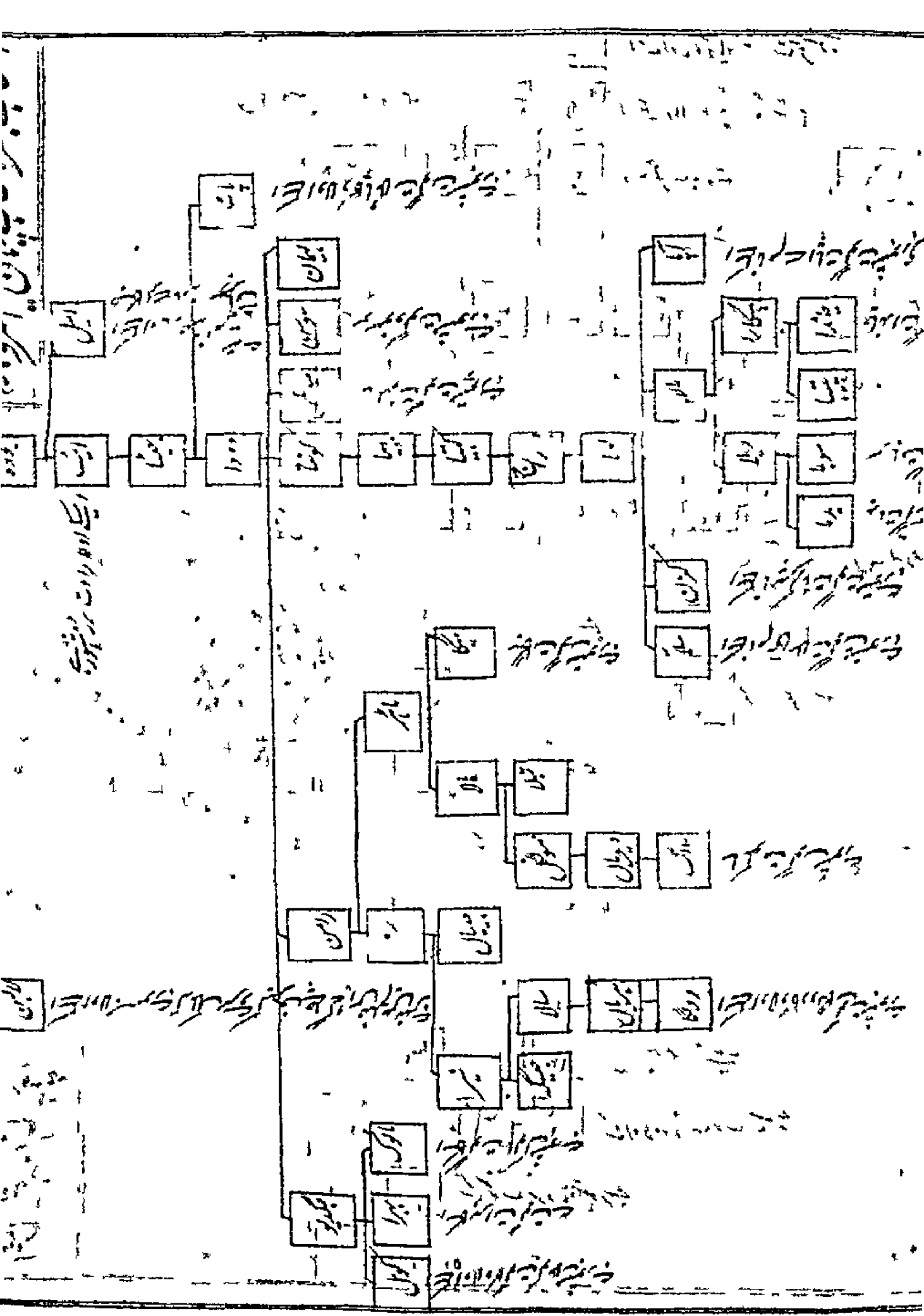
سوندیا گوت مشورہ ہے

کمان

کمان

کمان







کہلاتے مہربان غالباً تھوڑی عرصہ سی ہوئی ہوگی جیسے کہ چیتا اپنی مردہ کاڑھی میں اور برڑ اور گورگات جلاتی میں طرفہ بہ پہلے  
 چیتا کے لڑکی برڑ کی خاندان میں بیابھی جاوی اور مرعادی تو مہلائی جاوے گی اور برعکس اسکی چیتا کی خاندان میں برڑ کے لڑکے کا  
 جاوی گے۔ کاشتات اور گورگات اسپسین شادی نہیں کرتی اسی طرح سی خاندان کاشتات میں گو کہ مسلمان کہلاتے ہیں جو  
 پرانی خیال کی شادی باہم نہیں ہوتی۔ اور نہ اب تک طور پر اقوام چیتا کسی مسلمان غیر قوم کو لڑکے دیتی ہیں۔ صرف تھوڑی عرصہ  
 سی دیہات جاگت و تہم گڑھ و جہاگ و راجوسی و زور و غیرہ میں یہ رواج جاری ہی جسکے وجہ یہ بھی لڑکھو میں نیا لڑکے آباد  
 ہوئی سی اور مسلمان کے عام آمد رفت سی مسلمان سائیکل سی آگاہی ہوئی۔ اور اب بعض بعض میرات کاشتات فی باہم شادی بھی  
 کر لی ہی۔ مگر عام عمل نہیں۔ اور ان دیہات اور نیز دیگر دیہات میں ایک ایک ملان بنام نہاد فقیر جو کس قدر مسائل مذہبی چیتا  
 یا در کشتا ہی بطور مادی کی ہوتا ہی۔ جو ہمیشہ مسائل مذہبی سنانا ہی۔ اور ہنگام فوتی جو بنام نہاد مردہ کی دیا جاتا ہی وہ بھی لڑکے  
 راجوسی اور جاگت و شامگڑھ میں مسلمان کی کو اجا و خلق ہی روزہ رکھتی ہیں بعض پر وہ داری بھی کرتے ہیں۔ عید وغیرہ  
 تیوہار و نکو جانتی ہیں۔ راجوسی میں باز ہوتی ہی اور روز بروز مسائل اسلامی ترقی پاتے ہیں۔ لیکن ابھی تک چیتو  
 اور برڑ و لگا بڑا نا خیال قایم ہی اور پرانی رسم خاندان کی رائج ہی مانا کو بوجہ ہیں بتیر و نکو جانتی میں ہوئی دیو  
 لڑکی ہیں۔ میر و نکو حال مفصل اونکی قوم کے ذکر میں لکھا جاوے گا یہاں اس قدر لکھنا مناسب ہی کہ میر و نکو کی لڑکیاں  
 قوم چیتا اور برڑ بیاہ لیتی ہیں اور چونکہ اونکو اپنی سی کم رتبہ قوم سمجھتے ہیں اس واسطے اپنی لڑکی میر و نکو نہیں دیتی۔ الا لکھا  
 بیٹی میں کہہ سیر نہیں ہی۔ ان لوگوں کے تہمت گوت جہا جہا مشہور ہیں۔ لیکن وہ بی بنیاد ہیں۔ صرف اپنی نام و برڑ کے  
 پیر کی جاتی جاتے ہیں مثلاً کرما کے اولاد گرتا گوت سی مشہور ہی۔ اور چونکہ یہ قاعدہ منور جاری ہی لہذا اونکا حضور  
 رادت برڑ اور میرات گورگات اب اپنی آپکو بند و کہلاتی ہیں منہ سمجھتے ہیں اور رسم گاؤ گشتی کو متروک اور ناروا سمجھتے ہیں۔  
 چنانچہ سالک نمبر دار برساوارہ سنہ ۱۳۸۷ھ میں بمقام دوالیہ ہنگام مذہب کہ جہاں بہ لوگ بکثرت جمع ہوتے ہیں ترک گاؤ گشتی  
 سعادہ میں پنچایت کر کی باہم عہد و بیان کیا اور اس رسم کو یک قلم توقف چھوڑ دیا۔ اسی طرح میرات کاشتات جو ان  
 میں اب سسند اسلام کے قبول کرنے سے توجہ رکھتی ہیں

### عام رسومات و عادات

اول بیان دیوتاؤں کا۔ یہ سرد و قوم چیتا اور برڑ دیو جی اور ماتا جی کو مانتی ہیں کہ جو اونکی دیوتا میں دیو جی کا حالی کو جی  
 کے قوی تواریخ اجیر میں لکھا گیا۔ اور ماتا جی دیوی ہی جسکو شکستہ سمجھا جاتی ہے۔ اس پورنام ہی  
 دویم۔ در بیان رسوم شادی۔ جو شادی کہ در بیان چیتا و برڑ یا میر و نکو کے ہوتے ہی۔ اس میں مکمل شادی کی اسی  
 پرانی رسم کے بموجب رسم پہری کی جاری ہی۔ کہ برہمن اگ روشن کر کے لڑکے لڑکی کی گہری کی گہری یا ایک دوسرے کا تہہ  
 پلڑا کر اونکے گردسات دفن پیرانا ہے اور کچھ منتر پڑے پڑتا ہے۔ یہ برہمن اونکے کل کا پرستہ ہو ہی۔ اور اس وقت عورت  
 نیت گاتے ہیں۔ لیکن جو شادی قوم میرات کاشتات میں اور پکی مسلمانان میں ہوتے ہی اس میں نکاح خوانے کے رسم جاری

[illegible]



# تجربہ الہامیہ راہ پرست

ادوار و احوال

الحمد لله رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین

کتاب

تجربہ

ماہنامہ

بیس

سیل

محل

مجموعہ

ادوار

۱۳۳۳

چونکہ

کریل

کابرا

کشی

۱۲

بونا

کشی

جیل

اکہی

رنگ

دراگ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

تجربہ

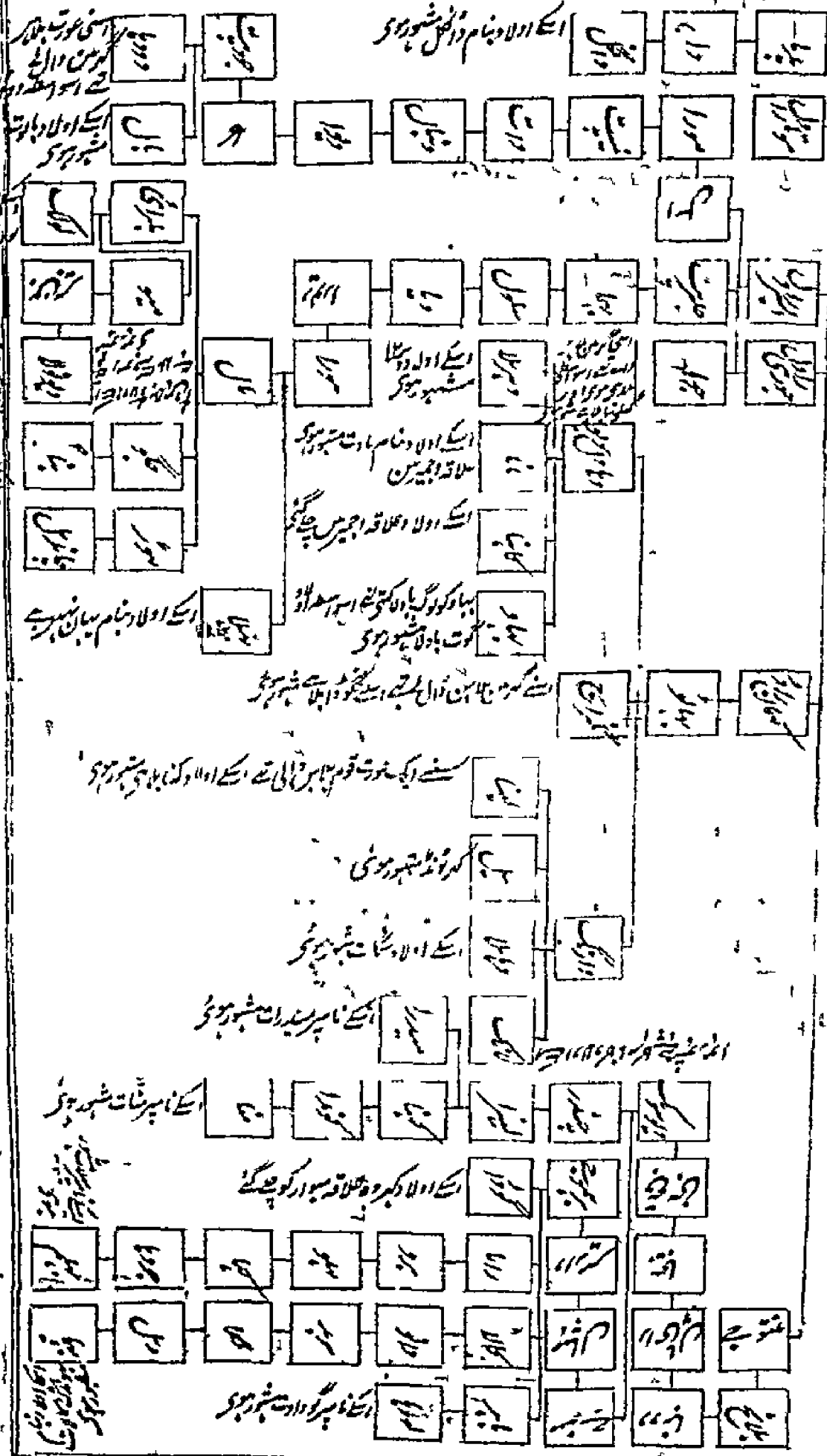
تجربہ

تجربہ

گزارش سید محمد باقر شهباز

کتابخانه سید محمد باقر

ایک اولاد نام در اول شہر بودی







لیکن مگر وہ میں جو لوگ کہ ایسی ہی کہ جتنے بڑی خاندان تھی۔ اور اپنی قوم کے حالات سی بخوبی واقفیت رکھتی تھی وہ نہ خود میرا  
 آپکو کہتے تھے اور نہ دوسری کو کہنی دیتی تھی۔ البتہ جو لوگ اس جگہ میں اس قسم کے تھے کہ انکی خاندان بڑی نہیں تھی اور  
 نہ اپنی اصل حالات سے قوی سی پوری واقفیت رکھتی تھے۔ اور غریب آدمی تھے اور بڑی خاندان والوں کے زیر دست  
 و محکوم تھے۔ وہ لوگ باہر اور اندر میرا کہلاتے تھے۔ اور یہ لفظ بیانگہ زبان زد ہو گیا تھا کہ کلہو حارث تصور کیا جاتا تھا لیکن  
 جب کسی نے کیسویہ جتانامی۔ کہ تو ناقص قوم اور زیر دست و محکوم ہی۔ تو وہ کہتا تھا کہ تو ہمارا میر ہے۔ چنانچہ جلد  
 لوگ میر مگر وہ میں کہتے تھے وہ سابق زمانہ میں راوٹوں اور چیتوں کے زیر دست تھے۔ اگر کاشتکاری وہ لوگ کرتے تو حصہ  
 تھے۔ اور اگر لوٹ کا مال لاتے تو اوسمین سے بھی حصہ تقسیم کر لیتی تھے اور خدمتی کام بھی میروں سے لیتی تھی کیونکہ راوٹ  
 اور چیتہ اپنی آپکو راج کل سے اور سردار تصور کرتے تھے۔ جو کہنے حقیقت درست تھا میر کا لفظ رفتہ رفتہ یہاں تک پہنچ گیا  
 کہ میر لوگ اپنی آپکو بھی اتنے میر قوم بیان کرتے ہیں۔ اور بعض ناواقف نسل جو ان کے میروں کی بات یہ ایک بدتر تھی  
 اپنی آپکو میر کہہ دیتی ہیں۔ چونکہ اب مگر وہ میں امن ہی۔ اور باہر کے آدمی اندر اور اندر کی باہر بخوبی آتی جاتے ہیں اور  
 ایک دوسری سی واقفیت پیدا کرتے ہیں لہذا غالباً کسی کہ رفتہ رفتہ ہر ایک اپنی نسل سے واقف ہو جاوے گا۔ جو قوم جو ان  
 کے ساتھ مگر وہ میں رہتی ہیں۔ یا کہ لیکوٹ نسل سے ہیں۔ یا کہ پوڑا راجپوت سی ویکارٹ لکارت دووڑ  
 گوت کی فی اتین مشہور ہیں۔ وہ میر پر گزرتے ہیں۔ میرا دل سے گزرتے ہیں۔ ان تو منو کو میر لوگ لڑکیاں دیتی ہیں  
 یہ لوگ اپنی لڑکیاں میروں کو نہیں دیتی کیونکہ وہ کم درجہ کے ہیں۔ لیکن چونکہ بعض ناواقف اپنی اہلیت قوم سے ہیں لہذا  
 اکثر اپنی آپکو میر کہتی ہیں۔ عموماً گوت میروں کے ہمیشہ میں۔ بہر حال پانڈت۔ بوج۔ پانڈت۔ کر دال۔ سیکوٹ۔ بھات  
 چودوٹ۔ چڑیر۔ زیتل۔ کیت۔ و آرات۔ بہرول۔ بھیکر۔ بھات۔ گورات۔ گدائی۔ برکٹ۔ بہریا۔ بھیا۔

## پانچواں در بیان حالات لاہور اراضیا

### در بیان حالات بہوم

و فو اہ

اکثر دیہات میں تہوڑی تہوڑی زمین اقوام راجپوت وغیرہ کے پاس ہے۔ جسکا حاصل وہ لوگ بطور معاش اپنی ضرورت  
 لاتے ہیں۔ اور اس کے عوض ہر قسم حفاظت دی جاتی ہے۔ اور ان کے پاس بہوم نام سے مشہور سی آدمی  
 اسکا حاصل کیا نہ والا بہوم کہلاتا ہے۔ دراصل بہوم یعنی زمین بہومیوں کو بنظر حفاظت دی جاتی ہے۔ جو جنگ  
 بد نظمی ملک کے ایک گانو دوسری گانو کو لٹاتا تھا۔ چونکہ راہوڑ راجپوت اور سوت میں بیان بہادر سپاہی تھے اور  
 وہ ہی فاتح اس دیں مارواڑ کے تھے۔ اور انکی دلیری اور بہادری ہر ایک کو نقش تھی۔ لہذا خود حاکم وقت نے خود انکی  
 والوں نے حفاظت گانو کے لئے اسطور کا پولیس قائم کرنا مناسب سمجھا۔ پس چیتہ بعض لوگ کریم زمین دیتی گئے اور تمام گانو

[illegible]

نمبر	نام	رہنما	نقد و تحسین	کیفیت
۱	راہنما	یک	یک	یہ زمین کوٹھاج میں ہے یہ زمین سوشل پورہ میں بام نہاد لیاؤ شہور سے یہ زمین موضع بیر میں واقع ہے
۲	گور	یک	یک	
۳	کچھوایہ	یک	یک	
۴	سیوہ	یک	یک	
۵	پشیاں	یک	یک	
۶	سید	یک	یک	
۷	میر	یک	یک	
۸	جیتہ	یک	یک	
۹	منفل	یک	یک	

اس میں تین سو مٹر چھ مٹر کے اگرچہ کتاب کوڈ میں صاحب میں درج ہیں مگر یہ ہم لقمہ زمین ہو سکتے ہیں کیونکہ -  
تحقیقات سی وی سی ہائیڈرو گرافکس کے مطابق ہے - لہذا یہ نام فہرست سی خارج ہوئی کل یہ ہم کا خلاصہ شریع نام عطا  
کندہ کے ہیں

نمبر	نام	رہنما	گور	کچھوایہ	پشیاں	سیوہ	سید	کیفیت
۱	سید	یک	یک	یک	یک	یک	یک	
۲	سید	یک	یک	یک	یک	یک	یک	
۳	سید	یک	یک	یک	یک	یک	یک	
۴	سید	یک	یک	یک	یک	یک	یک	
۵	سید	یک	یک	یک	یک	یک	یک	
۶	سید	یک	یک	یک	یک	یک	یک	
۷	سید	یک	یک	یک	یک	یک	یک	
۸	سید	یک	یک	یک	یک	یک	یک	



کہ ذمہ داری بہو سوئی بابت اسی غرضانہ نقصان مال کے متوقف کر دیا دی۔ آئندہ لوگ مستوجب طلبہ کی ہر وقت ہندو  
 ہنگامہ و تعاقب ڈاکو ان ویاغیان کے شمار کیے جائیں گی۔ اور ایسی حالت میں فرس ہوگا کہ ہمارے مسلح ہو کر حاضر ہو دین کی ہجوم  
 ایک پیادہ و دو دو چاکہ پانچ سو سی زیادہ آئے ہو وہ ان ایک سو اور حاضر ہو کر کری۔ قسم نذرانہ لے۔ یہاں لیا جا کر  
 اور بیٹھ کر زمین پر تقسیم کر دیا دی۔ زمین ہجوم نہ قابل فرقی نہ ہوتے قابل انتقال۔ اگر کوئی انتقال غیر کے ہاتھ کرے تو پورے  
 لیا جاوے گا۔ ایک ایک تہند بہو سو کو دیا دی۔ یہ کارروائی کیے کے کو غنٹ سی منظور ہوئی۔ چنانچہ ہوجب اس کے ہجوم دار  
 تعداد سو اور پیادہ زر نذرانہ کے تفریق جیسے کہ سوئی ہی نقشہ لکھتے ہی ظاہر ہوتے ہے  
 یہ نذرانہ جو نو آن حصہ کل پیداوار کی گاہی۔ ایک رعایتی جس ہے جو بطریق استمرار کے مقرر ہوئی۔ اگر یہ کوئی قسم  
 اور سبب نہ حال مقرر ہے نہ کیے کی تجویز کری۔ لیکن اندیشہ ہی۔ کہ آئندہ کیے مقرر نہ ہو جاوی  
 ہجوم مابین شرکار ریزہ ریزہ منقسم ہے  
 تجویز کیے بابت سو اور پیادہ کے جو کہ سوئی ہے۔ بلا ذمہ داری خاص کے جو غیر ممکن ہے۔ امید ہی کہ سرکار آئندہ درباب  
 معائنہ حاضر سو اور پیادہ کے فیاضانہ بخشش کرے گی کیونکہ نے کس سے حاصل کا اس وقت ہوجب تفریق شمار ہوتا ہے  
 شرف مردم شمار ہی بہو مینہ کے روز روز ہو دیے اور تعداد ہجوم کے وہی بدستور رہے گی



[illegible]

[illegible]



[illegible]

تفصیل کار		معیار قیمت کار					معیار قیمت کار					معیار قیمت کار					
ردیف	شرح کار	مقدار	واحد	قیمت	مجموع	ردیف	شرح کار	مقدار	واحد	قیمت	مجموع	ردیف	شرح کار	مقدار	واحد	قیمت	مجموع
1	...	...	...	...	...	1	...	...	...	...	...	1	...	...	...	...	...
2	...	...	...	...	...	2	...	...	...	...	...	2	...	...	...	...	...
3	...	...	...	...	...	3	...	...	...	...	...	3	...	...	...	...	...
4	...	...	...	...	...	4	...	...	...	...	...	4	...	...	...	...	...
5	...	...	...	...	...	5	...	...	...	...	...	5	...	...	...	...	...
6	...	...	...	...	...	6	...	...	...	...	...	6	...	...	...	...	...
7	...	...	...	...	...	7	...	...	...	...	...	7	...	...	...	...	...
8	...	...	...	...	...	8	...	...	...	...	...	8	...	...	...	...	...
9	...	...	...	...	...	9	...	...	...	...	...	9	...	...	...	...	...
10	...	...	...	...	...	10	...	...	...	...	...	10	...	...	...	...	...
11	...	...	...	...	...	11	...	...	...	...	...	11	...	...	...	...	...
12	...	...	...	...	...	12	...	...	...	...	...	12	...	...	...	...	...
13	...	...	...	...	...	13	...	...	...	...	...	13	...	...	...	...	...
14	...	...	...	...	...	14	...	...	...	...	...	14	...	...	...	...	...
15	...	...	...	...	...	15	...	...	...	...	...	15	...	...	...	...	...
16	...	...	...	...	...	16	...	...	...	...	...	16	...	...	...	...	...
17	...	...	...	...	...	17	...	...	...	...	...	17	...	...	...	...	...
18	...	...	...	...	...	18	...	...	...	...	...	18	...	...	...	...	...
19	...	...	...	...	...	19	...	...	...	...	...	19	...	...	...	...	...
20	...	...	...	...	...	20	...	...	...	...	...	20	...	...	...	...	...
21	...	...	...	...	...	21	...	...	...	...	...	21	...	...	...	...	...
22	...	...	...	...	...	22	...	...	...	...	...	22	...	...	...	...	...
23	...	...	...	...	...	23	...	...	...	...	...	23	...	...	...	...	...
24	...	...	...	...	...	24	...	...	...	...	...	24	...	...	...	...	...
25	...	...	...	...	...	25	...	...	...	...	...	25	...	...	...	...	...
26	...	...	...	...	...	26	...	...	...	...	...	26	...	...	...	...	...
27	...	...	...	...	...	27	...	...	...	...	...	27	...	...	...	...	...
28	...	...	...	...	...	28	...	...	...	...	...	28	...	...	...	...	...
29	...	...	...	...	...	29	...	...	...	...	...	29	...	...	...	...	...
30	...	...	...	...	...	30	...	...	...	...	...	30	...	...	...	...	...
31	...	...	...	...	...	31	...	...	...	...	...	31	...	...	...	...	...
32	...	...	...	...	...	32	...	...	...	...	...	32	...	...	...	...	...
33	...	...	...	...	...	33	...	...	...	...	...	33	...	...	...	...	...
34	...	...	...	...	...	34	...	...	...	...	...	34	...	...	...	...	...
35	...	...	...	...	...	35	...	...	...	...	...	35	...	...	...	...	...
36	...	...	...	...	...	36	...	...	...	...	...	36	...	...	...	...	...
37	...	...	...	...	...	37	...	...	...	...	...	37	...	...	...	...	...
38	...	...	...	...	...	38	...	...	...	...	...	38	...	...	...	...	...
39	...	...	...	...	...	39	...	...	...	...	...	39	...	...	...	...	...
40	...	...	...	...	...	40	...	...	...	...	...	40	...	...	...	...	...
41	...	...	...	...	...	41	...	...	...	...	...	41	...	...	...	...	...
42	...	...	...	...	...	42	...	...	...	...	...	42	...	...	...	...	...
43	...	...	...	...	...	43	...	...	...	...	...	43	...	...	...	...	...
44	...	...	...	...	...	44	...	...	...	...	...	44	...	...	...	...	...
45	...	...	...	...	...	45	...	...	...	...	...	45	...	...	...	...	...
46	...	...	...	...	...	46	...	...	...	...	...	46	...	...	...	...	...
47	...	...	...	...	...	47	...	...	...	...	...	47	...	...	...	...	...
48	...	...	...	...	...	48	...	...	...	...	...	48	...	...	...	...	...
49	...	...	...	...	...	49	...	...	...	...	...	49	...	...	...	...	...
50	...	...	...	...	...	50	...	...	...	...	...	50	...	...	...	...	...
51	...	...	...	...	...	51	...	...	...	...	...	51	...	...	...	...	...
52	...	...	...	...	...	52	...	...	...	...	...	52	...	...	...	...	...
53	...	...	...	...	...	53	...	...	...	...	...	53	...	...	...	...	...
54	...	...	...	...	...	54	...	...	...	...	...	54	...	...	...	...	...
55	...	...	...	...	...	55	...	...	...	...	...	55	...	...	...	...	...
56	...	...	...	...	...	56	...	...	...	...	...	56	...	...	...	...	...
57	...	...	...	...	...	57	...	...	...	...	...	57	...	...	...	...	...
58	...	...	...	...	...	58	...	...	...	...	...	58	...	...	...	...	...
59	...	...	...	...	...	59	...	...	...	...	...	59	...	...	...	...	...
60	...	...	...	...	...	60	...	...	...	...	...	60	...	...	...	...	...
61	...	...	...	...	...	61	...	...	...	...	...	61	...	...	...	...	...
62	...	...	...	...	...	62	...	...	...	...	...	62	...	...	...	...	...
63	...	...	...	...	...	63	...	...	...	...	...	63	...	...	...	...	...
64	...	...	...	...	...	64	...	...	...	...	...	64	...	...	...	...	...
65	...	...	...	...	...	65	...	...	...	...	...	65	...	...	...	...	...
66	...	...	...	...	...	66	...	...	...	...	...	66	...	...	...	...	...
67	...	...	...	...	...	67	...	...	...	...	...	67	...	...	...	...	...
68	...	...	...	...	...	68	...	...	...	...	...	68	...	...	...	...	...
69	...	...	...	...	...	69	...	...	...	...	...	69	...	...	...	...	...
70	...	...	...	...	...	70	...	...	...	...	...	70	...	...	...	...	...
71	...	...	...	...	...	71	...	...	...	...	...	71	...	...	...	...	...
72	...	...	...	...	...	72	...	...	...	...	...	72	...	...	...	...	...
73	...	...	...	...	...	73	...	...	...	...	...	73	...	...	...	...	...
74	...	...	...	...	...	74	...	...	...	...	...	74	...	...	...	...	...
75	...	...	...	...	...	75	...	...	...	...	...	75	...	...	...	...	...
76	...	...	...	...	...	76	...	...	...	...	...	76	...	...	...	...	...
77	...	...	...	...	...	77	...	...	...	...	...	77	...	...	...	...	...
78	...	...	...	...	...	78	...	...	...	...	...	78	...	...	...	...	...
79	...	...	...	...	...	79	...	...	...	...	...	79	...	...	...	...	...
80	...	...	...	...	...	80	...	...	...	...	...	80	...	...	...	...	...
81	...	...	...	...	...	81	...	...	...	...	...	81	...	...	...	...	...
82	...	...	...	...	...	82	...	...	...	...	...	82	...	...	...	...	...
83	...	...	...	...	...	83	...	...	...	...	...	83	...	...	...	...	...
84	...	...	...	...	...	84	...	...	...	...	...	84	...	...	...	...	...
85	...	...	...	...	...	85	...	...	...	...	...	85	...	...	...	...	...
86	...	...	...	...	...	86	...	...	...	...	...	86	...	...	...	...	...
87	...	...	...	...	...	87	...	...	...	...	...	87	...	...	...	...	...
88	...	...	...	...	...	88	...	...	...	...	...	88	...	...	...	...	...
89	...	...	...	...	...	89	...	...	...	...	...	89	...	...	...	...	...
90	...	...	...	...	...	90	...	...	...	...	...	90	...	...	...	...	...
91	...	...	...	...	...	91	...	...	...	...	...	91	...	...	...	...	...
92	...	...	...	...	...	92	...	...	...	...	...	92	...	...	...	...	...
93	...	...	...	...	...	93	...	...	...	...	...	93	...	...	...	...	...
94	...	...	...	...	...	94	...	...	...	...	...	94	...	...	...	...	...
95	...	...	...	...	...	95	...	...	...	...	...	95	...	...	...	...	...
96	...	...	...	...	...	96	...	...	...	...	...	96	...	...	...	...	...
97	...	...	...	...	...	97	...	...	...	...	...	97	...	...	...	...	...
98	...	...	...	...	...	98	...	...	...	...	...	98	...	...	...	...	...
99	...	...	...	...	...	99	...	...	...	...	...	99	...	...	...	...	...
100	...	...	...	...	...	100	...	...	...	...	...	100	...	...	...	...	...



[illegible]

[illegible]



وقت مندرجہ ذیل سی درجہ ہر گاہ کہ کون کون مکانات اندھی میں اور کون کون جاگیردار کہ جگہ یہ مکانوں میں ہیں

[illegible]

تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب
۲۱	درجہ دوم	جاگیرداران	یک	نہایت	۲۱۷	شعور	برہمنان	کے	حاجے
.	.	منہج	.	معاذ	.	.	منہج	.	معاذ
.	.	تہذیب	.	معاذ	.	.	منہج	.	معاذ
۲۲	مستحق	خادبان	۵	جہاد	.	.	.	.	.
۲۳	ایضا	برہمنان	یک	اس	.	.	.	.	.

چونکہ حالات جاگیرات ضلع ہذا بہت پیچیدہ تھے اور آج کل کوئی مکمل رپوت تیار نہیں ہوئی تھی لہذا اس حال میں ایک خاصہ  
لیٹے میں نتیجہ کامل طور پر ہو کر بموجب تجویز کمیٹی تجویزات مندرجہ ذیل قرار پائیں  
اول - جاگیرات مکانات مذہبی آئندہ بالکل قابل انتقال نہیں اور نہ عہدہ داران کو ان خستہ یا ر انتقال اپنی جاگیر کا بھی  
دوم - جاگیرات قسم دوم درجہ اول میں رواج پاؤں گے اور آئندہ بھی جاری رہیں گے  
سوم - جاگیرات قسم دوم درجہ دوم میں بدستور تقسیم ہو کر گئے - درختی اودلا کو حصہ نہیں ملے گا  
چہارم - جاگیرات قسم سوم میں جس قدر کہ انتقال ہو گا وہ کٹا لعدم تصور کیا جاوے گا اور اس پر حاصل تجویز ہو کر  
منافع جماعت میں تقسیم ہو ویک با بھی حصہ داران کے انتقال متفق نہیں ہے فقط

چونکہ دیہات جاگیر کے لئے اس بند ولایت میں پٹواری سرکاری مقرر ہوئی اور وہ شل پٹواریان دیہات علاقہ کے کاغذات  
سالانہ مرتب کرینگے لہذا یہ تجویز ہوئی کہ ادنیٰ تنخواہ جاگیرداران سے وصول کرنا چاہیے کیونکہ وہ لوگ حاصل عمل خام وصول  
کرتے ہیں اسلئے سارا روپیہ گانویر ڈالنا مناسب نہیں البتہ بوجہ اسکے کہ ملکیت اوس اراضی کی کہ جس کا ذریعہ آبپاشی مندرجہ  
لے اپنی لاگت سے کیا ہے بحساب فی ایکڑ چاہیے - اور آجے ٹیکس پر اور تالاب پر سیال سال جاگیردار وصول کریں اور  
اپنی زمین پر ادنیٰ رقم ہے - باستثناء موضع پھول کپڑہ کے کہ وہ سالم ملکیت زمینداران قرار پایا وہاں کل روپیہ زمینداران  
اداکرینگے - یہ روپیہ زمینداران کو انبار زمین ہی بمقابلہ فوج خیر - پیشیل باب تو درگاہ ابواب وغیرہ کے جو نقداری مقرر  
میں سرکاری رہتی تھی اور سرکار انگریزی نے اسلئے اس میں مصروف کر دیا ہے مندرجہ ذیل سے واضح ہو گا کہ گیسٹ قس روپیہ زمینداران



شماره	نام جانور	تعداد در هر سال	محل	نوع	کیفیت
۱	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۲	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۳	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۴	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۵	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۶	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۷	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۸	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۹	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۱۰	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۱۱	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل
۱۲	در گله نر	۱۰	۱۰	۱۰	در هر سال در هر فصل

نمبر	نام	نوع	نوع	نوع	نوع
۱۳	دولاری	نوع	نوع	نوع	نوع
۱۴	دولاری	نوع	نوع	نوع	نوع
۱۵	حکیم نظام علی	نوع	نوع	نوع	نوع
۱۶	کتاب سنگ	نوع	نوع	نوع	نوع
۱۷	سالگرام خوش	نوع	نوع	نوع	نوع
۱۸	کوکول پور گنج	نوع	نوع	نوع	نوع
۱۹	مینوری	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۰	کتاب پره	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۱	سوراج پری	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۲	نصف نازله	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۳	نصف کبره	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۴	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۵	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۶	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۷	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۸	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۲۹	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۰	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۱	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۲	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۳	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۴	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۵	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۶	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۷	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۸	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۳۹	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۰	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۱	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۲	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۳	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۴	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۵	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۶	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۷	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۸	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۴۹	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع
۵۰	نصف	نوع	نوع	نوع	نوع

سلطنت مغلیہ میں کوئی رقم جائیداد یا ان کی زمین یا ان کی وصول نہیں ہوتی بلکہ برعکس ان کے خزانے میں یہ حکم صادر ہوتا تھا کہ کوئی عامل کے قسم کے  
 رسوم نہ دیوے اور کوئی تکلیف نہ دیوے۔ البتہ جو جاگیر است کرنامہ نہا کے خاص شخص کے بلا تشریح الفاظ و دراصل اولیٰ بعد از شہنشاہ ہوتا تھا وہ بہ نسبت  
 وفات صاحب فرماں کی خیر جماعت تصور ہو کر ضبط کر لیا جاتا تھا۔ اور جبکہ پیر اور اسکے وارث میں سے کوئی درخواست کرنا تھا تو کل یا کسی قدر حصہ والا  
 ہو جاتا تھا۔ نتیجہ میں علاقہ اکثر زمین جاگیر سے خارج ہو جاتے تھے۔ لیکن جن دونوں میں کہیں ان عداوی میں سے کوئی توجہ تو اور نہ ہو بہ دراروں کے خیال ہوتا  
 اور نہ ملک کے حسب تقصیل ذیل رقعات وصول کر لیتا تھا۔

نمبر	نام سال	نام موسم	نام کار	کیفیت
۱	۱۹۰۰	بہار راجہ	بہوم باب	یہ لفظ مشترک بہوم اور باب ہے۔ باب یعنی دستور یا حاصل اور بہوم لفظ ظاہر ہے جو دستور کہ بہومیان سی ثابت اور اسی بہوم کے لیا جاویں اور سکو بہوم کہتے ہیں۔ یہ رستم کل بہوم دیہات خالصہ و جاگیر پر لگائی گئی تھے باسٹنڈا چند دیہات کی اگرچہ جاگیر داران سی اس رستم کا کچھ تعلق نہیں مگر وجہ اس کے کہ گاؤں جاگیر کے ایک قسم کے یہ بھی زمین ہے یہ باب وصول ہوتا رہا اور درکار ہے یہاں واسطے آگاہی کے درج کیا گیا
۲	۱۸۹۹	بالا راؤ	فوج خراج	فوج خراج رقم ہے دیہات خالصہ و جاگیر پر دو قسم میں لگائی گئی تھے گوکہ لگائی گئی گاؤں میں جاگیر دار اپنی پاس سی دیتا تھا لیکن کہیں رعایا سی وصول ہوتا تھا۔ مگر انجام کار اس کا اثر رعایا پر دیہات پر پہنچتا تھا گوکہ جسے وصول ہوتے تھے۔ لاکن یہ سبب رعایت جاگیر دار و تقسیم الحاصلہ وغیرہ کے گاہی ہوتا تھا۔ مین ہی یہ رستم وصول نہیں ہوتی
۳	۱۸۹۳	بالا راؤ	پٹیل باب	یہ رستم اگرچہ خاص پٹیلان سی وصول کرنے کے لئے ابتدا میں موقوفہ کر لیا گیا تھا مگر کس قدر دیہات میں پٹیلوں سی وصول ہوتے رہی اور بعض میں جوگاؤں سے جوگاؤں میں قابو یافتہ تھے اور پٹیل نادار۔ اور کہیں بعض پٹیلان کے رعایا دار کرتے تھے اور کس قدر دیہات میں بیعت رعایت جاگیر داران کے یہ رستم موقوف ہوتا
۴	۱۸۹۳	نانا سید	تودرک	یہ رستم زمینداران سی لیجائے تھے اور وجہ تسمیہ معلوم نہیں ہوتے
۵	۱۸۹۳	نانا سید	ابواب	یہ رستم رعایا سے وصول ہوتے تھے اور اس رستم میں کئی زمینیں شامل تھیں جنکے یہ تفصیل ہے۔ خاٹہ روغن دود بیٹ سرکار گیش چوہا بیٹ دسہرہ کاہ باب بیٹ ہوتے چیر سہ جرم بیٹ حد فلا سے سر

حاصل کے قسم کی وصول ہونے کا حاکمان پیشین کار و اج مقرر ہی لہذا دوسرے بابت بہت تحقیقات کرو کر گانو کا کوئی نسبت نہیں  
نشتجات ان رقوم کے بنائی گئی تو اخرج ہوا کہ ہوم باب فوج خرچ پٹیل باب ہر دوسری سال ایک سال کے وصول  
ہوتا رہا ہے۔ اور تودرک اور واجو آب سلسلہ یہاں بلا فصل وصول کیا جاتا ہے چنانچہ بعد دریافت اس امر قسم کے  
جو رقم کہ قبل از عملداری سرکار انگلری کی وصول ہوئی وہ بعد اکتسل تہو کر یہ رقوم اسی قاعدہ کے موافق وصول  
ہوتے رہے جیتک کہ عند زمین صاحب بیاد رنے سلسلہ ۱۸۷۴ء میں یک قلم منظور کی کوٹنٹ اعلیٰ کے ان رقوم کا افعال  
سماں اور سو قوف کر دیا واسطے انکشاف اصل حال کے ایک نقشہ ملحق اس رپوٹ کے کیا جاتا ہے جس سے معلوم  
ہوگا کہ کس کس گانوسین کس کس قدر یہ رقوم وصول ہوتے تھیں اور جبکا گوشوارہ یہ ہے

میزان	باب	تودرک	پٹیل باب	فوج خرچ	ہوم باب	میزان	باب	میزان	باب
میزان	باب	باب	باب	باب	باب	میزان	باب	میزان	باب
۱	درگاہ شریف	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲	میر انصاف	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۳	چلیہ پیران	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۴	ناتھروارہ	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۵	چتر پری سرج	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۶	راجہ دیپ سنگھ	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۷	دیوانہ جی	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۸	نواب علی	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۹	راجہ جی	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰

نمبر	نام خانوار	تعداد درویش	بجوم باب	فوج خیر	پیش باب	تودرک	الواب	میزان
۱۰	غنائیت شاه	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۱	علیم نظام علی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	کتاب سنگ لوریک اریک	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳	ساکرام کیم نکلیم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۴	گول لوری کیم یارو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۵	سید امیر علی کیم بیوری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶	سیراسد کیم یارو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۷	سیر حنیف علی کیم یارو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸	سیر نظام علی کیم یارو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۹	سیر شرف الید کیم یارو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۰	جماعه خادمان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۱	برهمنان کیم یارو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲	برهمنان کیم یارو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

تعداد اراضی و مرتع مقید بیل		رقوم سوانی بحساب مقیدی ماه	
ردیف	نام محصل	تعداد مصاحف	میزان
۱	امیر	تأقیام	۳۲۴
۲	"	دوام	۱۶۸
۳	"	حیات	۴۸
۴	"	سرکار	۴۸
۵	بیادور	تأقیام	۵۵
۶	"	دوام	۱۸
۷	"	حیات	۱
۸	"	سرکار	۲
۹	نشین	تأقیام	۴۸
۱۰	"	دوام	۵۴
۱۱	"	سرکار	۳۰
۱۲	"	چاکر	۹
۱۳	نشین	تأقیام	۴۸
۱۴	"	دوام	۴۸
۱۵	"	حیات	۵۰
۱۶	"	سرکار	۳۶
۱۷	"	چاکر	۹
۱۸	"	سرکار	۹۱۸

نظر ثانی حال میں سے مسافیات قابل شمول خاصہ پائی گئیں اور جو ایسے کے شرط مطر و پوری ہو چکے ہیں لہذا ان سے اس کے  
درجہ کر کے تقسیم حاصل کی گئی

## دریانہ مسافیات متعلق مکانات مذہبی

اشد جو متعلق مکانات مذہبی کے ہیں اور کی قایم مکان کا اطمینان کیا گیا اور یہ ہے تحقیق ہوا کہ حاصل کا انتقال تو  
نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اس تحقیقات میں مکمل سے اشد میں انتقال ہوئی رہن ثابت ہوا۔ یہ کہیں نہیں دیکھا۔ بجز ایک  
سوائے کے اور مقامی ہر دو کی مشتری واحد کے ہاتھ سے کیا تھا۔ چونکہ اس صورت میں زمین متعلق مکان کی بنیاد  
رہی ہے لہذا اپنے اس انتقال کے بابت کچھ اعتراض نہیں کیا

اکثر مہتمان مکانات مذہبی نے مکانات اور اراضی لاخراج متعلقہ مکانات کو اپنا ارت قرار دیکر جو عہدہ وراثت کے  
زمین کو اور اگر ایک ہی زیادہ مکانات ایک حادان میں ہوئی تو مکانات کو ہی تقسیم کر لیا ہے۔ لیکن یہ نہایت غلط  
ہے اور یہ عمل جو روز بروز ترے پذیر ہے۔ محض وجہ اس کے کہ گورنمنٹ برخلاف سابقہ حاکمان وقت کے ان امور  
میں دست اندازی نہیں کرتے

یہاں جو وقت کہ کسی حاکم نے اراضی متعلق کسی مکان کے وقف کر دیا۔ اور اس کا یہ منشا تھا کہ اس کا حاصل مکان کے روز  
مردی و معمولے اخراجات میں معرفت مہتمم کے خرچ ہوا کری اور جب عہدہ سرکار الگ ہو جائے ہے وہ لاخراج بدستور دے گا  
ہوئے۔ تب سرکار کا یہ دسی منشا تھا۔ لیکن اب ہر سرکاری دست اندازی جو ردی۔ اور جیون جیون کہ ہر  
مورث اعلا کے اولاد جڑتی گئے۔ تیون تیون تقسیم زمین کے حاصل کے جدی حصص پر باہم اونکی ہوتے گئی اس پر  
فدات ضروری معمولے کے باری قرار پائے گئیں۔ چونکہ اس صورت میں کہ زمین باہم حصص پر بیٹ گئیں  
بین ایک حصہ دار کا گزراہ کاٹنے اور کے حصصی نہیں ہوتا ہے لہذا وہ لوگ کا شکاری و گداگری و دلواری وغیرہ  
وسائل سے بے گزراہات کرتے ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ جب ہر مکان کو سوائی خدمت متعلقہ مکان کے اور یہی کاروبار  
رہا تب یوری خدمت بلکہ ناقص کا ہے انفرام محال ہے اور آئندہ زیادہ تر روز بروز اب زوال ہے۔ جنگ کہ  
سے آسین کے قدر ایسے مداخلت نہیں ہوئے جنگ ابتری یہ رفع نہ ہو گے انتظام و مداخلت کے یہ صورتیں ہیں  
مہتمم مکان کے اولاد ہر جب یا ٹومی رواج کے قابض ہوا کری

حاصل اراضی لاخراج اوکے معرفت خرچ ہوا کری

باہم شریکان کے خدمت نفع ہونہ اراضی

مہتمم مکان اپنی شریکوں کو کچھ گزراہ حاصل لاخراج سے مذہبی پاوی۔ کیونکہ معاف متعلقہ ذات نہیں ہے۔ ایک ایک  
بہی کہان کے پاس رہے کہ آسین حساب آمدنی و خرچ کا درج ہوا کری۔ حکام فعل بد وقت دورہ اور سک

ملاحظہ فرما دین اور تکمیل تحصیل احکام کے طرف توجہ کریں

جب قدر کہ انتقال اراضی کا دس حصہ کے معافیات میں ہو اسے کچھ تو بوجہ قصبہ سالہائی گذشتہ کے اور کچھ اس  
سی کہ سبکو معلوم ہے کہ سرکار اس باب میں کچھ دست اندازی نہیں کرتے اپنی ذاتی ضروریات میں انتقال کر دیا ہے  
ایسے انتقال کو قطعاً منظور کر کے مرتبان کو حکم دیا کہ اپنی روپیہ کا انتظام ذات خاص سے کریں اور زمین لاخراج  
کو کہ قابل انتقال نہیں ہے چوڑی دیوین گو کہ اس وقت اوہوں نے منظور کیا اور کتنوں نے دخل اوٹھالیا۔ لاکھ کچھ  
پختہ امید نہیں ہے کہ آئندہ اس کے پوری تکمیل ہو وی۔ کیونکہ یہ کوئی خبر گیری نہیں کر لگا بہر حال قارض اپنی بجاویں  
وہ زمین مرتب کے قبضہ میں رکھی گا۔ یا کہ اس کا حاصل مرتب کو دیوی گا۔ جو کہ وہی بات ہی۔ اس قسم کے۔  
معاف خوارون کے پاس استناد بادشاہان بہت کم ہیں۔ کیونکہ یہ مکانات مذہبی اکثر متعلق مذہب ہنود ہیں۔  
جس کے مذہب شاہان مارواڑ اور صوبہ داران مرتبہ اور راجگان کوڑا جگہ کے ہیں۔ جو عموماً ان کے عہد میں  
سنا می گئیں۔ کنبلی کہ مغلیہ عہد میں سبب تعصب مخالفت سخت تھی۔ یا کہ اکثر قطعات لاخراج متعلق مکانات مذہبی  
کرنیل ڈگن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع اجیر کے عطیہ ہیں جو بنظر آبادی ملک اور دلاری رعایا کے ضرورتاً ہی  
سمجھے گئے تھے۔ راجگان گورنر اکثر زمین درق میں پر حکومتانہ پتہ گتہ میں معافی خواران کو لکھد میں جو ایسا موجود  
ہیں یہہ رواج دو وجہ سے جاری ہوا تھا۔ اول یہ کہ سند پایدار رہے۔ دوم یہ کہ اس زمانہ میں اندیشہ  
لوٹ کا بہت تھا۔ پس ایسے وقت میں سند تانبہ پتہ کے زمین میں گارڈینی سے محفوظ رہ سکتے ہے۔ چنانچہ کئی سندیں  
تانبہ پتہ کے سہی رنگ خوردہ سبب زمین میں گاڑی جانے کے دیکھیں۔ قاعدہ تحریر سند کا عموماً اون ایام میں ایک  
انداز سے تھا۔ کہ جو حقیقت ایک سنجیدہ طرز ہے۔ گو کہ زمانہ حال سے مختلف ہے۔ تو فیما ایک سند کا ترجمہ تحریر  
کیا جاتا ہے

### ترجمہ سند

سند سہی سرقی راجہ جی سری جیت سنگھ جی کنوڑی سری بیرون سنگھ سے دیو پچا تو قصبہ راہلڈہ کے ریل سرل باری  
راہو سہی کے رستہ کو اوڈ تفصیل اہنا کو ساتویں کہار یا ناڈہ اوپر سری ساتی بہورہ شیو سنگھ مولچند کوپن  
اتھہ سری پریشہ جے دینی۔ جس کے حد کے تفصیل چاہ۔ در شہ سورج پر بھین اور پانچ بیگہ چندر گرن کے پر بھین۔  
گرداری جس کے صورت جب دیدہ ہائی۔ تب دینی۔ او گنی طرف اجیر کو آڈو رستہ۔ اور اٹھوئے طرف باو کاڈو  
دیکھنے پہ کر کے کہار کاڈو پیکل آڈو ترے راستہ جملہ سنگھ اس موافق شیو سنگھ دیا پوتا خور برد کر بادیوین اور سری ڈر  
اشیر بھن دیوین

### اشلوک

جو ذیل میں ہے



دستخط ملک چندیشیا ملک ملک کا بموجب حکم سری گنجہ حضور کے تانبہ پتر کر دیا ہے۔ مئی سوچ سدی پانچ سن ۱۸۱۱ بمقام راج  
کو کہ اس زمانہ میں مالکان وقت حکومت کرتے ہیں۔ لیکن ان کو کامل اپنی قیامت نہیں تھا اور حالات مالکان بشیر کا  
بسیب مافیات کے دیکھ کر یہ منتظام سوچتی تھے کہ کبھی طرح اس عطیہ کو قیام و ریاداری دوام دہی لہذا ان  
ہر ایک سند پر یہ اشوک لکھا جاتا تھا۔ یا کہ یہ الفاظ (سند اسے گا می اور ترکانی سور) جو غالباً اکثر  
کے دانا برہمن وغیرہ تھے خود ریاداری دوام کے لئے لکھا جاتا ہو گئے جیسے پاس یہ پتار خوف و دوزخ اور ریشیت کا ہی ہے  
راجہ ہی اور اکثر پناہ تر دکھاتا ہے

اشلوک

اب دتھر پروتم ہے یا انت بسو ندر ا۔۔۔ ب دتھر پروتم ہے سیٹھ بسو ندر  
نے نرا سو رنگ جانیتے یاوت چندروا اگر کے نرا نرک جا کیتے یاوت چندروا اگر  
جسکا تھلہ یہ ہے کہ برتنس اس طلب کو منظور کریگا۔ وہ جبک کہ چاندو سراج بہن بہت میں رہی گا اور جو اسکو  
بہن کرکھا وود و دنگ میں رہی گا جبک کہ چاندو سورت بین۔۔۔ اور اس پہ اٹلوک اشد وہی خاص سسکرت زبان  
اور ہر ہم کبہ آئی بہن کہ اصلیت معاف کے باس میں اب ہنی سمر نادر اخلت نہیں کریا لہذا ہنی از سر نو اسناد کو معاف  
کے یاس سے طلب کر کے نہیں دیکھا۔ الّا جہاں ضرورت خاص سمجھے گئے۔ اسناد حکم بیتین کا اب معافداران کی پاس  
رہنا اگرچہ فضول تھا۔ کیونکہ تجویر ہے کہ اسناد جدید مکمل گوہرٹ اگہر نر می سی ہر ایک کو عطا ہوں۔ لیکن بلحاظ  
عام کے کہو کہ یہاں ہے اسطرف توجہ نہیں کریگا۔ اور سرکار کا ہے اس میں کبہ ہرچ مشورہ میں پایا گیا  
معافیات متعلق مکانات میں کوئی معافی قابل ضبط نہیں پائی گئے۔ کیونکہ مکانات قائم ہیں سو انی ایک معافی کے  
کو جب تک بدام ہو جانے مکان کے اور وہ تیار ہوئے او کے قائم مقام کے جسے تعلق وہ معافانے تھے مجبوراً قابل بازیافت  
ہے گئے۔ لیکن تاہم منہو قہم مکان کے کہ جو ایک بیوہ باقی رہے کہ او کے تاحیات و اگر ز رہی زمین کے سفارش ہو

در بیان معانیات و و ام قو د ا

نظر ثانیۃً مفاد و مقادیر ادا میں جتنا تعلق ذات معافیہ دار سے ہے۔ انتقال حاصل کا بہت پایا گیا۔ اگرچہ قبل ازین کوئی اجازت عام معافیہ داران کو حاصل کے انتقال کے لئے سرکار سے منظور نہیں ہوئی تھی۔ لیکن جب ہنگام انتقال کے آخر میں سرکار اسی زمین پر ہوا بلکہ مقدمات داخل خارج اور شلیم ہڈر لے کر ہی عدالت وغیرہ میں اور لگا انتقال کیا گیا پس سامنے خود داران نے بلا در دیک ٹوک کے ان کو انتقال کرنا شروع کر دیا۔ یہ انتقال صرف باہمی ہے نہیں ہوا بلکہ غیر محسوس کے ماتھے پر کیا گیا۔

یہ معاہدات عموماً واسطی مدد معاش یا بطور خیرات یا گذارہ خاندان یا بجلد وئی خدمات حسنہ حکام عظمیٰ نے عطا کیں  
تہیں مضمون اسناد سی و اسبان کا یہ پیشانیہ پایا جاتا ہے کہ عطیہ واسطی انتقال کی دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسناد میں یہ  
یہ لکھا نہیں دیکھا کہ جس سے یہ رسم و رسمیں ہی اس عطیہ کا جائز ہو۔ بلکہ خلاصہ مضمون اسناد یہ ہے کہ حاصل اس عطیہ کا  
خود معافیہ دار اور اولاد کی اور اپنی تصرف میں لاوین۔ اور دعا گوئی سرکار کے کرتی رہیں  
تاریخ تحقیقات اور مضمون اسناد سی پایا جاتا ہے کہ مغلیہ سلطنت میں صیغہ لاخراج میں ہی بخوبی توجہ ہوتی رہی اور  
وقتاً فوقتاً تعمیل بخشش اور ضبطی کے عمل میں آئی۔ اور اس وقت کا کوئی عمل انتقال معلوم نہیں ہوا  
مگر اخیر جبکہ انتظام ملک میں مدت تک اچانہ رہا بے خبری سی یہ رسم جاری ہوئی۔ جبکہ انگریزی عہداری میں  
بہ سبب عدم ممانعت و گرفت قطعے کی یہ رواج عام جاری ہوا  
کرنل ڈگن صاحب بہادر نے مجبوراً بروقت تحقیقات قبضہ بعض قابضان کو جو کہ دراصل منتقل الیہ تھے منظور رکھ کر اس  
نام پر تجاے فرمائی مگر بعد ازاں آجنگ کہ تین سال ہوئی کہ اس عمل نے بہت ترقی کری  
اب جو گورنمنٹ کا حکم واسطی لگانے جمع چارم حصہ کی بابت اراضیات منتقل شدہ نافذ ہو اسی لہذا نے الحال بنی تہا  
نظر ثانی میں اعلان کیا تھا۔ تو اکثر لوگوں نے بخوف اس امر کے کہ آئندہ کو یہ کر لک جاوی گا۔ جہاں تک ممکن ہو  
اپنی اراضیات کو جلد فاب الزم کر دیا جائے ماندہ منتقلات سی ہمیں اور ان منتقلات کو یہی مرفوع القلم رکھا کہ جو  
باہمی حصہ داران لاخراج کے ہوا تھا۔ لیکن تاہم بعض گانوں میں انتقال قابل تشخیص انتخاب کرنا پڑا

نمبر	انتقال	انتقال	انتقال	کفایت
۱	حکم	حکم	حکم	حکم
۲	حکم	حکم	حکم	حکم
۳	حکم	حکم	حکم	حکم
۴	حکم	حکم	حکم	حکم

جہاں تک زمین کا انتقال ہو گیا ہے وہاں تو جمع شخصہ منتقل الیہ یعنی قابض حال سی وصول کرنا ہو گئے اور جہاں تک  
قابل ادائیگی جمع شخصہ کے زمین منتقل کنندہ کے پاس ہے وہاں جمع مجوزہ انتقال کنندہ سی لیجاوی گئے  
یہ معاہدات باہم معافیہ داران بموجب قاعدہ وراثت کے برابر تقسیم ہوتے ہیں اور یہ تقسیم بیان تک ہوئی ہے  
کہ بعض جگہ ایک بیگ سے کم کا حصہ تقسیم میں آیا ہے۔ اہل ہندو میں تو عارف اور سید باقاعدہ تقسیم کا ہے کہ باہم

بر اور ان وراثت بمعہ ساوی بٹ جاتے ہیں اور مسلمانوں میں یہ سبب اسکے کہ اولاد خیر سی کو حصہ دینی کے رسم محل تقسیم نہایت پیچیدہ ہو رہا ہے جسے کہ بعض لوگ جو کسی قدر زیادہ حصہ پر قابض ہیں اپنی قبضہ ناجائز کو اس وسیلہ سے ظاہر نہیں ہونے دیتے۔  
 سنی قبضہ کو مقدم سمجھا۔ اور زیادہ نفیش خواہ خواہ بلا ضرورت نہیں کریں۔ غیر قابض کو بابت دیوانے نالش کے کر دیں۔  
 لیکن قبضہ کے تشریح جہانگ مناسب و ممکن ہوئی تحقیقات کریں کہ بطرح سی حاصل ہوا تاکہ آئندہ بروقت تنازعہ ہماری اس تحقیقات سی حکام دیوانے کو کافی امداد حاصل ہو دی

## در بیان معافیات حیات

معافیات میں حیات اس ضلع میں بہت کم ہیں۔ سابق ان معافیات میں یہی تحقیقات تعداد شرکاء کے نہیں ہوئی اور نہ تو ایسے تشریح ہوئی کہ بروقت وفات ہر ایک کے حصہ اور سکا فط ہونا چاہیے یا کہ جب سب قابضان .. فوت ہو جائیں تب ایک دفعہ قبضہ سب مل میں آویں۔ اور نہ حصہ کشے قابضان کے ہوئی ہے اس واسطی ہنگام وفات قبضہ مختلف ہوئی کہ حصہ دار کے فوت ہوا اور سکا حصہ نبھا ہوا۔ اور بعض کے وفات پر یہ سبب اسکے کہ شمل میں اور سکا نام درج نہیں تھا اور حصہ بٹا نہیں کیا گیا۔ اب حصہ کشی ہر ایک کے کری گئے اور نظر ثانی میں تشریح کر دی گئے جہاں کہ ایک معافیہ درج ہو گیا اور حصہ شری کہ جب سب مر جاویں تب ایک دفعہ قبضہ قبلی کے علین آدمی کیونکہ وہ ایک معافیہ تھے اور بالا حال سکون ہو گئے

## در بیان معافیات تاملی سرکار

پٹیلوں کے معافیات جو ایک قسم کا انعام سرکاری ہی کر شل و گن صاحب بیاد رے میں حیات کے میں بین رکھتا تھا۔ چنانچہ بروقت اسکے وفات کے حیات میں نے اڈلو اکثر قبضہ نہیں کیا بلکہ تاخیر و بے دستور دالدار رکھا اب نظر ثانی میں یہ معافیات جو عموماً تھوڑی تھوڑی لینے بیکہ بیکہ دو دو بیگہ ہیں اور پٹیلوں کو اداں سی ایک طرح کے برادری میں سرت حاصل ہے قابل قبلی تجویز نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس تھوڑی عطیہ کے قبضہ سے سرکار کے کم عدم فاضل ظاہر ہوتے ہیں اور عام لوگوں کے دلکشی کے وجہ ہے۔ لہذا ہماری تاملی سرکار و نیک چلنے کے شرط لگائی کہ جو اسکے واجب ہے

## در بیان معافیات منطوری طلب

بعض مثلاً خصوصاً اون دیہات جاگیر کے کہ جبکہ تحقیقات لاخراج کے کر شل و گن صاحب بیاد رے پٹیلزٹ اجیر کے وقت میں

نہیں ہوئی۔ اور تہوڑی مدت ہوئی کہ وہ کانوشاں خالصہ سرکار کے ہو گئی تھے۔ نظر ثانی حال میں قابل تجویز و صدور حکم کے پائی گئیں۔ کیونکہ سابقہ او کے تحقیقات کامل اور صاف نہیں ہوئی تھی۔ اور پختہ رائی نہیں دیا جاسکتے تھے کہ یہ کیا قابل سجا ہے یا با زیافت پس اب دونوں مسئلہ پر مکمل تجویز لکھ کر ایک جدا رجسٹر منظور سی طلب میں اونکو درج کیا گیا اور جو بعض معافیات کے بابت کوئی پیلا حکم موجود نہیں پایا گیا اور زمین معافی خواران کے قبضہ میں بدستور رہی اونکو ہے اسے رجسٹر میں چڑھا دیا

## در بیان معافیات جدیدہ جسکے والڈاری کی زمیندار خواہشمند ہیں

چونکہ اسلام آباد میں پورے رکن ہے کہ دیہات میں زمیندار محابد گاہ بناتے ہیں کہ اس ذریعہ سے موجب رونق اور آبادی کا کوئی کام اور اسکی پائیداری اور آبادی کے لئی تہوڑی زمین منظور سی حاکمان وقت وقف کر جاتی ہے۔ چنانچہ کسٹل دکن میں بہادر نے اس ذریعہ سے بے لکڑہ کے آبادی اور رونق کو خوب ترقی دی اور بند و بست حال میں بھی زمینداران نے یہ درخواست کر لی کہ سرکار سے تہوڑی تہوڑی زمین جو اکثر اوسط قسم پیداوار کے ہے معافی منظور ہوئی۔ لہذا اون دن جو ان کو شکر بعد دریافت۔ ضروری حال کے جو اون میں قابل منظور ہیں اور انکو رجسٹر منظور سی طلب میں مختصر حال کے درج کر دیا اس تہوڑی۔ کٹشش سے جسکے منظوری کے اسید ہے ایک عام خیال محبت اور ارتباط کا جانب گورنمنٹ کے رعایا کے دلوں میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جسکا نیک نتیجہ ہمیشہ کے لئی قائم رہے گا۔ کیونکہ اب تک اس قسم کے محبت اخیر امور کی رد و کج کا حکام کو بہت کم خیال پیدا ہوتا ہے لہذا ہمیں اگلے عطیہ گورنمنٹ کا عام خوشی اور دلدار سی کاموہب ہے اور اونکو سابقہ حکام وقت کی اس قسم کے عمل کو جو اب تک منظور سی سرکار بہت کم جاری ہو اسی یاد کرنا بالکل ضرور نہ ہوگا

## در بیان چاکر اٹھ معافی

چاکر اٹھ معافیات بہت کم ہیں۔ جو دیہات کے کمین کو بعض خدمات سرکاری و دیہی معاف ہوتے ہیں۔ یہ اٹھ معافی صرف تحصیل آمدہ سن پائی گئیں۔ جنکو بشرط ادا کی خدمت بحال رکھا گیا اور اونکو قابل تقسیم با بین شرکار کے نہیں سمجھا بلکہ وہ شخص اس زمین کا حاصل اپنی تصرف میں لاسکتا ہے جو خدمات انجام دیتا ہو

## در بیان معافیات دیہات جاگیر

دیہات جاگیرات میں بے جہدہ کہ معافیات ہیں خواہ حکام وقت کے دی ہوئی یا کہ جاگیرداران کے عطیہ سبکو قلمبند کیا گیا اور جو مسئلہ کہ مرتبہ سابقہ تھیں اونکے نظر ثانی مثل خالصہ دیہات کے عمل میں آئی جو کل معافیات دیہات جاگیر کے حسب تفصیل درج پائی گئیں جو پندرہ ہزار روپیہ سال حاصل کے ہیں

# گوشوارہ صحافیات و سیات جاکر

نمبر	نوع	تفصیل رقبہ مشہور بقید پیلہ					کیفیت
		چاہی	مالابی	ابی	بارانی	غیر مزروعہ	
۱	تاقیا	۱۰	۱۹	۱۵	۱۰	۱۰	۱۰
۲	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۳	حیات	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۴	چاکر	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
نمبران کل							

ہر چند کرنے احوال کل لاخراج کے معامی اور تفریق حقوق کے ہو کر مکمل رتبہ مرتب ہو گیا ہے لیکن جب تک کہ آئندہ ایک خاص محکمہ معائنہ ضلع میں مقرر نہ ہوگا تک آئندہ کے لئے درست نہیں ممکن ہے ورنہ بعد میں سالانہ پر حسب وقت اور ضرورت ہوگا جیسا کہ دو سال برابر ہوئی تب ہر رتبہ درست اور صحیح ہوئے گا۔ کیونکہ انتقالات روزمرہ سی بہت بیکار صورت بدل جاتے ہیں معمر معائنہ کا یہ کام ہوگا کہ ہمیشہ اپنی رستہ میں انتقالات معائنہ داران اور جاگیرداران کا حال نگہتا رہے۔ اور سال بسال مثل سالانہ کاغذیڈاریان کے نیا خیر بعد انتقالات کے صحیح و مکمل بنانا رہے ضروری تھا اور اس کے واسطی خود تجویز ہو جائے جس وقت کہ یہ اسامی مقرر ہو گئے

حیات لاخراج کے برتاں ہر سال اس کے چونکہ قبل ازین یہ برتاں نہیں ہوئی تھے بلکہ بعد وفات معائنہ داران جائز کے ناجائز قابض حاصل کرتے رہے۔ جواب دریافت تحقیق کیا گیا اور ایسی ناجائز قابض کو سیدخل کیا گیا۔ چونکہ اب انتقال شدہ اور امینی پر چارم حاصل کا تشفیہ ہو تا ناویگا لہذا اس کے خبر گیری ہر کیف لازم ہے

معمر معائنہ کے متواہ نہیں داخل خارج سے مقرر ہونے چاہیے جوئے داخل خارج ہر کاغذ ہوگا۔ جاگیرداران کے داخل خارج میں دور و دراز آئندہ فیصدی شرح مقرر ہو سکتے ہیں۔ بذریعہ عام اشتہار کے اہلکار دی جاویں کہ ہر ایک معائنہ دار کو داخل خارج کے خود درجہ دینے چاہیے ورنہ داخل فیض اور رزق شنیں بطور جرمانہ واجب الام (ہوئے گا) اگر سرکار سے تجویز تقرر معمر معائنہ کے منظور ہوگا

نوالت راسی معمر معائنہ کا یہاں داخل و اقلیت اور محنت کے مقدم استحقاق اس سلسلے کا ہے کہ جس نے اس تمام بہاری کاظم

باب ہفتم اجمیر کی استمرار داران کی تواریخ

منحنے شریعہ کہ اجیر میں پانچ قوم کے استمرار اور موجود ہیں۔ جنکے یہ تفصیل یہی ہے۔ راجپوت گور راجپوت راٹھور راجپوت  
راجپوت چوہان مینہ اقوام چارن۔ چونکہ حالات ہر ایک قوم کے ایک دوسری سے جدا گانہ ہیں اس واسطی ہم پانچ فصل میں علیحدہ علیحدہ  
حال ہر ایک کا لکھتے ہیں الا عام حال جو ہر ایک کے شامل حال ہیں ایک جگہ فصل دوم قوم راجپوتان راٹھور کے بیان میں تحریر کر  
چاہو گئے۔ ہر ایک قوم کا شجر نسب بنایا گیا۔ اور ہر ایک قوم کے استمرار اور ان کا باہمی سلسلہ ملا یا گیا تاکہ ایک دوسرے کے رشتہ  
کا حال معلوم ہو سکی۔ چونکہ گور اور راٹھور کے سلسلہ میں کئی گانوں میں بہوم اور جاگیر اور کئی ہیں لہذا کہیں محجلاً اور کہیں مفصل حال  
اپنی اپنی مقام پر اور ن لوگوں کا ہے۔ تحریر کیا جاوے گا۔ بلوچہ اسکے کہ کیتھ راو کا تعلق ہے

فصل اول در راہ چوٹ گور

دفعہ ۸

سبھ فائدہ ان قدیمی اسٹاک کا باشندہ نہیں ہے۔ بلکہ شہزادہ کے قریب قریب راجہ بھراج سورٹ انکا گورنمنٹ سے پرہیز  
 کے وقت میں دوار کا کے درشن کے لئے اجیر آیا تھا اتفاقاً ان ہے ایام میں دیا سنگھ حاکم ناگور خسر پورہ پرہیز راج باغ  
 ہو گیا تھا لہذا پرہیز راج نے راجہ بھراج سے استدعا دے کے گرفتاری کے لئے کری۔ چنانچہ بھراج اوسپر کامیاب ہوا  
 جلد ہی اس شجاعت کے پرہیز راج نے اپنا داماد بنایا۔ گورنمنٹ حکومت ان ایام میں کیا امن سرور جو تیان کیلئے  
 وغیرہ علاقہ میں بہت پہل گئے تھے۔ ہیا کوئے وقت میں راجہ گوپال داس کا سفٹ ہزاری منصب تھا۔ جہاگیر اور شاہجہان  
 کے دربار میں راجہ بہن اس کے بہت عزت تھے۔ چنانچہ اوسے نے اپنی پوتہ راج سنگھ کے نام پر راجگڑہ بسایا ہے مگر شل  
 مشہور ہے کہ سدا ایک سی دن نہیں رہتی پر سلطنت میں یہاں تک ضعف آیا کہ تمام ملک راٹھوروں نے چھین لیا اور بلکہ  
 راجگڑہ سے پچیس سال سید فضل رکھا ان ایام میں یہ ہندی شعر زبان زد خاص و عام تھا شعر گورنمنٹ سی دہر اگئی گئے  
 دہر اسے گورنمنٹ سید فضل مرگئے راج کرین راٹھور۔ لاکھ زان بعد ریاست شیو پورہ کے زندا اوسی مگر راجگڑہ پر دخل  
 سرہے جو سخت گیر تھے اوسکے سخت گیری سے گورنمنٹ حال ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب شہزادہ اسمین انگریزی عہداری آئی اور  
 سرکار نے بشرط نذرانہ راجگڑہ کا پرگنہ واپس دیا۔ مگر بسبب شکستہ حالی کے نذرانہ ادا نہ ہو سکا تب سوامی کو بھاج کے باپ نے  
 خالصہ میں شامل کیا گیا۔ جسے برابر اس ریاست نیچے روز بروز بہتر حالت ہوتے گئے۔ لیکن قیاس کرنا چاہئے۔ خدای لایزال  
 کے قدرت کو کہ جو ایک دم میں رنگ کو راؤ کرنا ہے شہزادہ اسمین بہوجب سفارش جناب لاٹوس صاحب ہتم بندوبست  
 اور ساندھرس صاحب کٹر بہادر کے گورنمنٹ سی قصبہ راجگڑہ راجہ دیوی سنگھ کو بر اسی ددام جاگیر لاج کے سند مملکت

۱۔ راجہ سنگھ نے اس کو مقام راجگڑھ ایک حصہ میں سرکاری حمایت ہوئی  
 پھر آج اور دیا آئی وہ پہلی تھی جس کے اولاد اب اس نسل میں ہے اور بہت اولاد باہر مدت سی چلے گئے جس کا حال مختصر  
 سجاد ہی نام ہر ایک کے سب سے بڑے بیٹے درج ہے۔ پھر راجہ کے اولاد میں بارہویں پشت کے اندر چھٹا ہی پیدا ہوا  
 راجہ جیل اس بلرام بچے سنگھ کیل اس رائد اس کیشا ہے  
 سید اس بانوی راجہ راجگڑھ رہا جس کے اولاد راجہ دیوی سنگھ راجگڑھ اور کوٹہاج کا ہے اور بہو میہ نامی دانہ و جائیداد کے  
 بلرام کے اولاد منوہر پورہ میں بہتر اور ہے  
 بچے سنگھ کے اولاد بہو میہ سندھ - کیل اس کے نسل میں بہو میہ ناندہ - اور رائد اس کے اولاد تین گاہو میں بہو میہ گوتھی ہے  
 نیاران - لوتیرہ دو ڈیالہ حسین سے سیاران لوتیرہ کے بہو میہ ایک بابا کے بیٹے ہیں اور دو ڈیالہ کامورث اول  
 اور بریال پشت سے جدا ہوا ہے

کیشا کے اولاد چرواسہ میں بہو میہ ہے  
 باڈن جیسے اولاد کے تیس خاندان ہیں - جاگیر داران ارمن پورہ بہو میہ ارمن پورہ خالصہ بہو میہ بچے حساب باڈن  
 ہم اکاٹھیں اس قوم کا دخل ہے جاگیر داران اترار ہومہ  
 شام  
 راجگڑھ اور پورہ منوہر پورہ  
 کوٹہاج

صفحہ ۸۵	اندرونی تقسیم کی کیفیت	
نمبر	کیفیت	خانہ
۱	اس خاندان میں تیس آدمی راجہ دیویشی سنگھ بہیم سنگھ و موہن سنگھ چارہ کے - راجگڑھ راجہ صاحب کے مچا و لکا کچھ تعلق نہیں ہے - الا کوٹہاج میں بموجب تقسیم راجہ جن سنگھ کے پانچ حصہ ہوتے ہیں راجہ صاحب - بہیم سنگھ و موہن سنگھ	راجہ راجگڑھ
۲	ہمارا ہم مورث نے سنگھ راہن ایتہ آباد کیا اور چار پشت تک اس کے اولاد کل گاہو پورہ جاگیر کبائے رہے پھر راجہ بہادر سنگھ والی کن گڑھ کے وقت میں لاٹکے زمین دانہ ہاشم فاسک ہاشم	بہو میہ و جائیداد

## کیفیت

نمبر	نام خانوادہ	تفصیل
		<p>زمین بنام گوبند سنگ کے والد ادرہوئی اور گارڈ خالصہ میں شامل کیا گیا اور سوت مابین برادران گوبند سنگ و شش حصہ پریم جوئی - امید سنگ - گوبند سنگ - دلیل سنگ - خوشحال سنگ اور جانیہ کے زمین صرف گوبند سنگ کے پاس رہی جبکہ اولاد میں صرف چتر سنگ ہے بہارت سنگ کے اولاد کی پاس دانتہ میں ساتواں حصہ ہے اور جانیہ میں نصف ہے۔</p>
۳	استمرا دارا بھوپندر	<p>بگرام مورث راجہ بیٹیل داس کا برادر خورد تھا جبکہ بیہ گانوگر اس میں ملا تھا۔ چار پشت ہوئیں کہ شیشو سنگ نے وقت تھا کہ جو نیاں نے اس کا نوپر قبضہ کیا تھا۔ بعد چند سال کے پرتاب سنگ راجہ کش گڑھ لے کر وہ رشتہ دار تھا جو نیاں والوں سے ٹکا لکڑ شیشو سنگ کو قابض کر دیا۔ تھا کہ فرخ سنگ اب قابض ہے۔ اس خاندان میں شیشو سنگ کے اولاد میں چوٹا بیٹا پاٹ بیٹا بوجہ اپنی دلادری کی بیہوت سنگ کو شیشو زمین کا حوالہ ہے۔ سرکار میں اسے سالانہ بابت مالگداری کے ادا ہوتا ہے۔</p>
۴	بھوپندر بھوپندر	<p>پاٹوئی رواج نہیں ہے۔</p>
۵	بھوپندر بھوپندر	<p>پہلے بیہ گانو بطور جاگیر کے اس خاندان میں تھا۔ پر جنویو سنگ عملداری میں جمع مقرر ہو کر بطور استمرا ہوا۔ اور بھوم جدا رہے۔ گنگر نری عملداری میں استمرا رقصور نہیں کیا گیا۔ بھوم کے زمین کے تقسیم کے وقت پاٹوئی کو بمقابلہ اپنی بیٹیوں کے ایک حصہ زیادہ ملتا ہے۔ راج سنگ پاٹوئی نے احوال ہے۔</p>
۶	بھوپندر بھوپندر	<p>ساول داس مورث کو شیشو زمین مالک وقت نے نیاراں سی لا کر بھومیہ بنایا پانچ حصہ پر تقسیم ہے جن میں سی ہرٹی سنگ پاٹوئی کے پاس تین حصہ ہیں باقی شریکوں کے پاس دو حصہ۔</p>
۷	بھوپندر دودیا	<p>پاٹوئی رواج نہیں ہے۔</p>
۸	بھوپندر جہڑو	<p>پاٹوئی رواج نہیں ہے اور جاگیر دار کے ہاتھ میں مظلوم ہیں۔</p>
۹	جاگیر داران ارجن پور	<p>بیہ گانو خاندان راجگڑھ سی ہے بنظر حفاظت تاکہ کے ظالم سنگ مورث اس خاندان کو ملا تھا اب گلاب سنگ پاٹوئی ہے اور دیگر بیہائی بیٹوں کے پاس زمین بطور حوالہ رہی مگر کے حساب پر نہیں جسبب کم زوری گلاب سنگ کے جب قدر جسکے ہاتھ لگے دبا لے ہے۔</p>
۱۰	بھوپندر ارجن پور	<p>بیہ گانو سنگ نے راجہ راجن سنگ راجگڑھ کے اجازت سے اس کے نام پر آباد کیا سما لکھ بھوم منڈیہ عملداری میں حاصل ہوئی ظالم سنگ کے اولاد نے جو دوسرا گانو آباد کیا ہوا تھا۔</p>



## کیفیت

۱۱ یہاں سو جان سنگھ اور دی سنگھ کے اولاد قائلین رہے۔ مگر تاسم چھ حصہ پر قوم تقسیم ہوئی۔ اولاد خانہ سنگھ  
اولاد سو جان سنگھ۔ اولاد دی سنگھ۔ اسے سنگھ پٹوی ہے۔  
دو حصہ

۱۲ پرمستہ جی روح بالوی کاسیں ہی

## فصل دوم ذکر راجپوتانہ راٹھور

## راٹھور قوم کی سپدائش کا ذکر

صفحہ ۸۶

پرمستہ قوم سوسہ سی قدیم مشہور ہے۔ مگر جبکہ کھنڈ سوسہ کی یہ روایت اس قوم کے راستہ اور کھنڈ میں کے مدین پائی گئی ہوگی۔  
اسی کھنڈ میں کہتے ہیں کہ اولاد قوم شمال مندوستان سی قنوج میں آئی جو ماروار سے پہلے وہاں آئی رہے۔ پانچویں۔ لکھن  
یہ تحقیق میں ہو کہ شمال مندوستان میں کس مقام سے آئی اور وہاں اولاد کی حالت تھی۔ لیکن وہاں کے پہلے پہل میں راٹھور  
نے قنوج حاصل کر لی تھی اور سہ حصہ ایک ہندو شاہوں نے نیت بہریت قنوج پر حرم لے کر لی۔ مگر حال ایسے روایتوں سے  
یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ یہ قوم رامادہ سے زیادہ بڑے زمانہ کے ہیں۔ قنوج میں اس قوم کی بڑی عظمت اور سلطنت دراز  
ہوئے۔ مگر کس کی قنوج حور احمد ہانے تھے جس پہل اور سکھانوں سے ویران کیا گیا۔ اس سے ان کی حالت کے نشان ظاہر ہو سکتے  
ہے۔ لیکن مثل مستہور ہے کہ اس دنیا میں ہندو کوئی نہیں رہا۔ راجہ جے چندیر وہ سلطنت فتح ہوئی۔ خوشناب الدین غوری  
نے قاتلہ سے سلطنت اراچ میں قتل ہوا۔ یا ندو کے بعد اسے راجہ لے آسمید جگ کیا تھا جو پانچواں ہادی ریاست ملک قنوج۔  
سندھوستان کا تھا اس راجہ عظیم الشان کا خطاب دلی بگل مستہور ہے یعنی درمیان لشکر کے پہلے چلے جاتا تھا کہ قنوج کی گورنر  
جنگ تیار آسمید جگ کے شاہ جو کئی دہائیوں میں رہتے۔ راجہ مافرنہیں ہوا اور اس نے جے چند شاہ قنوج کے بزرگ  
تسلیم نہیں کر لی۔ بلکہ دہلے سے قنوج آیا۔ اور عین وقت اور رسوم جگ کے ویر شاہ قنوج کو لیکر دہلی میں آ گیا  
مخارم عظیم سربا ہوا اور تہر دو شاہان کے کم ہو گئے جس سے شہاب الدین نے یکے بعد دیگرے ہر دو کو نوش کیا۔

## ماروار میں راٹھوروں کے ایک حال

صفحہ ۸۷

ستہ جید کا برادر زادہ یا نامو جید رفیقوں کے اٹھارہ سال بعد کہتے حالت میں قنوج سے قنوج ہو کر جنگل ماروار میں مقیم ہوئے

جگانام سیاجی یا سیوا بھ مشہور ہی چار سو برس کے عرصہ میں اس کے اولاد فی بہت فتوحات کرین اور ہندو  
کثرت اولاد کے ہوئی اور اس قدر قوت حاصل کر لی کہ شیر شاہ کے وقت میں پچاس ہزار راٹھوڑی مقابلہ آور ہوئی تھے اور  
راج دہلے سندھ میں بنائی گئے جو راجہ جودہ مان رہی۔ راجہ جودہ نے جودہ پور آباد کر کے ریاست گاہ کو تبدیل کیا اور  
اسی ختمہ مار کے ایک نقشہ تحریر کرتے ہیں جس سے شامان ماروڑ کا حال جب نام بنام ظاہر ہوگا

## نسب شاہان ماروڑ

و قعر ۸۹

### کیفیت

نمبر	نام	تاریخ	کیفیت
۱	سیاجی	۱۲۱۲	بعد تباہی ریاست قنوج کے یہ شخص ماروڑ میں آیا اور بنیاد سلطنت کے دہلے حکمران ۶۶۲ سال ہوئی
۲	استہ	۰	اس نے علاقہ گہیر کو فتح کیا سرحد گجرات پر اور ریاست ایڈر قائم کر لی اس کو ہتیا ماہی کہتے ہیں
۳	دھیر بھ	۰	اسی پر قنوج کے واپس لینے کا غزم کیا تھا مگر نہ ہو سکا اور جو سندھ و رپر قوم پر مار کے اوپر نشان کر گئے
۴	رائی پال	۰	سندھ و ر کو اس نے فتح کیا۔ اور راجپوت پر مار کو دمان سے نکال دیا۔ لیکن پر سندھ و ر قبضہ سی فیل گئے
۵	کاشی بھ	۰	کہہ حال معلوم نہیں ہوا
۶	جال بھ	۰	"
۷	چھا د بھ	۰	"
۸	ہسیر بھ	۰	علاقہ محال ہو کر افراتح کیا
۹	سگ بھ	۰	"
۱۰	بیرم دیو	۰	یہ شخص بڑا دلور ہوا اور قوام جو یہ کو زیر کیا مگر خود بے لڑائی میں قتل ہوا

## کیفیت

نمبر	تاریخ	کیفیت
۱۱	چونداجی ۱۲۳۱ھ	اسنے بیرمندور کو فتح کیا اور وہاں اپنی راجدہ ہانے بنائی۔ ناگور فوج شاہ سے جہیں ملے اوسکے دختر سہاہ ہنسا کے شادی رانا لاکھتاہ میوارسی ہوئی۔ چونکہ اسکے چودہ فرزند تھے اور سب اوسکے روبرو جوان ہو گئی تھے اسلئے اولاد جو مدت مستحضر رہے
۱۲	ستوجی ۰	ایک بے سال سن وفات پائی لہذا یام خورد سالی
۱۳	رزل ۱۲۳۹ھ	اسکے شادی ہمیشہ لاکھتاہ میوارسی ہوئی تھے راقوی اکبختہ تبا آسکور غل تھے کہتی ہیں کہ سنی۔ ایک دوہ قلعہ اجیر وغاسی لیکر شاہ میوار کو دیا تبا اپنی ریاست میں تمام اور ان آؤڑنگیاں کر دی اور اخیر میوار جہیں لینے کا ارادہ کیا لیکن اسی اتنا وہیں پیر راجہ قتل ہو گیا۔ اور رزل کے ۱۲ فرزند جو پور بلیا یا اور منڈورسی جو پور میں راجدہ ہانے کو منتقل کیا بڑا شجاع آدمی تھا اسکے چودہ فرزند تھے جو پور راہ جیشہ ۱۲۳۹ھ میں ساگا تھا
۱۴	سوجا ۱۲۸۹ھ	
۱۵	بھانجی *	یہ شخص گدھی نہیں ہوا کم عمر میں فوت ہوا تھا
۱۶	کالگا جی ۱۲۹۹ھ	بابر شاہ اسکے عہد میں تھا
۱۸	مال دیو ۱۳۳۲ھ	پیر راجہ بڑا صاحب اقبال تھا۔ ناگور اور اجیر فتح کر کے سلطنت عین اکبری فوج نے جو مارواڑ میں لڑائی کر لی تھے اوسکا مقابلہ کیا گو کہ بعد ازاں مسابعت اختیار کر کے یہ وہی راجہ ہی حسینے بھائی کو بیاہ نہیں دی تھے جبکہ اوسکو حالت فرادی میں سب سے محقر و وضع حل ہونے اپنی سیم فردت قیام کے سوئی تھے اور اوسے حالت میں لکھ پید ا ہوا تھا
۱۹	اودھی ۱۵۱۳ھ	باب کے روبرو دربار شاہی میں حاضر ہوا اکبر نے ایک ہزاری معصوب اور راجہ سونا خطاب نشا اوسکے ہمیرہ خود ہانائی کے شادی اکبر سے ہوئی
۲۰	سورنگ ۱۵۳۵ھ	سر رہے فتح کر کے سواہی راجہ کا خدبہ بنے
۲۱	گج سنگھ ۱۵۳۸ھ	ہجرات کے لڑائی میں تھا کہ باب اوسکا فوت ہوا جہاں غیر بادشاہ نے ایسی طرہ سے داراب مال پر حاکمان کو بمقام پربان پور راج ملک کے لئے بھیجا
۲۲	سورنگ ۱۵۳۸ھ	پیر عظیم الشان راجہ تھا۔ اور رنگ زیب بہشت اس سے خلیف تھا دارا سکھ کے طرف پیر راجہ تھا انجام کار چب اور رنگ زیب تخت اجونٹ سگہ کو بظاہر قربانے کے ساتھ کاہل

## کیفیت

نمبر	نام	تفصیل
		اس بھادر راجہ نے دو ماں خوب بھادری کمری یہاں پر تھے سنگھ او کے فرزند اکبر کو ادھک رتبے سے اور اکابر میں دو سپر خور و لڑائی میں قتل ہوئی انجام کار حسرت سنگھ نے ان پے در پے رنج سے کابل میں وفات پائی تب عالم گیر کو کچھ خوشی اور طمانیت حاصل ہوئی
۲۴	اجیت سنگھ	اجیت سنگھ کابل میں پیدا ہوا کہہ رائے قابل ہے۔ تب راجپوت بالآخر راجہ کو دہلی باب لای اور زیب کو فخر ہوئی اور تجویز کر کے اس معصوم کو مارنا چاہی تب ایک عظیم الشان فوج بری ہوئی اور آخر کار درگاہ اس وفادار اس معصوم کو نکال کر کوہ ابو میں لیگیا جہاں تا بلوغت پوشیدہ رہا بعد ازاں رائی پور میں اپنی راجہ کو تلاش کر کے مار دوار کے تخت پر بیٹھا قدرت خدا اسی امر راجہ نے وہ قوت حاصل کر لی کہ مذہب ہندو کو گویا زرنو زند کے ہوئی دہلی میں مندر اسی نے بنوایا مجھ شاہ کے فریب سی اسنی اجیت سنگھ اپنی باپ کو قتل کیا اور بادشاہ سی راج تلک پایا گجرات میں کے فتح کر کے اور وہاں صوبہ دار بنا اجیر سر قابض ہوا
۲۵	رام سنگھ	باسم رام سنگھ اور بخت سنگھ کے لڑائی ہوئی مرہٹہ نہ کو آیا آیا ہے مارا گیا اجیر مرہٹوں کے ہاتھ آیا
۲۶	بخت سنگھ	بخت سنگھ
۲۷	بخت سنگھ	بخت سنگھ
۲۸	بخت سنگھ	بخت سنگھ
۲۹	بان سنگھ	انگریزی سلطنت اس کے عہد میں آئی۔ صاحب علم تھا سنگھت میں بہارت خوب رہتا تھا
۳۰	بخت سنگھ	برہما پور سے گود آیا تھا
۳۱	بخت سنگھ	نے احوال میں راجہ مار وار میں

## ۸۹ رانی پور کا اجیر میں فیصل ہونا اور انکی نصراٹھ لڑائی کی کیفیت

خبریں سی کہ کوئی تواریخ ہم نہیں پہنچی کہ اجیر میں رانی پور کے آئی کے اسلئے کیفیت اور جا بجا انکی قیام کے حقیقت در فیض ہوئی  
اور غالباً کہیں نہ ہوگی کہونگہ اسکا مرتب ہونا نہیں سنا گیا۔ اور جو ان لوگوں سی دریافت کیا گیا تو کہنے لے تو لا علی کے  
وجہ سے کچھ ماں مفصل نہ بتلایا اور شاید بعضوں نے مخفی رکھا  
لیکن جبکہ سنگھت انگریزی عہداری یہاں آئی تھے تو سنگھت میں دیکھ صاحب نے دہر وار پر گنہ وار تحقیقات بہت  
مفصل قلم بند کر آئی تھے اور ان کے بعد کمانڈر صاحب نے وضع میں شرح حالات ہر ایک کے تحریر کر آئے تھے چونکہ



مقرر کر دی گئے اور واسطی ادائیگی گزارہ کے مستفیدار ارضی جگانام بیوم ہے حاکم وقت اپنی عھاکری ان بیوموں کے اپنے بیوم میں ہر دو حقوق حاصل ہیں جیسے کہ بری بری استمرار داران کے تھے

بلکہ مشبہ سلطنت مغلیہ میں یہ لوگ نوکری دیتی رہے اور جس صورت میں ہمارا جگان ہے پور و جوہور وغیرہ نوکری کیا کرتے تھے تو چھوٹے چھوٹے رئیسوں کے کیا شمار تھے بلکہ اعلیٰ درجی جوہور میں نوکری لیجاتے تھے جیسے کہ اب بھی ریاستوں میں ٹھاکروں سے نوکری لیجاتے ہے اور جبکہ نوکری کے ضرورت نہ رہی تو بھوسہ اور اسکے بعض بعض سے ہمارا جوہور نے حاصل لینا شروع کیا تھا جیسا کہ ہمارا جہ بچے سنگ نے سنا تھا کہ اب لوہیہ سے اس سال مالگڈاری کا لینا مقرر کر کے سند لکھ دی تھے

اور جبکہ عہداری مرہٹوں کے ساتھ مطابق مشاعرہ میں آج بھی ہوئی تو انہوں نے ان سب رئیسوں سے جو اس وقت میں ان کے حقوق بنام نہاد زمینداری اور قطعہ داری دفرون میں لکھے جاتے تھے۔ مالگڈاری لینے شروع کر کے

پیر میں مطابق مشاعرہ گوان راجہ ضوبہ دارا جہیز نے ایک رستم فرخ کے نام سے ہر ایک استمرار دار پر لگا دی جو وہ ہے جو زمیندار ہوتا کہ وہ دار یا علاقہ دار تشخیص اصل جمع اور فرخ خرچ کے حساب سے ہوئی۔ کیونکہ اسکا حال کتابوں میں باوجود بہت کوتاہی لکھا ہوا نہیں دیکھا یہ روپیہ بھرت سہا ہے لیا جاتا تھا

کہ جو ہنگام انگریزی عہداری فیصدی کو کم ہو کر عہدار روپیہ باقی ماندہ قائم ہوا کہ جو اجتناب وصول ہوتا ہے۔ لیکن فیصدی کہ اس حساب میں انہ پائی کا عمل رہا ہے کہ جسے وقت میں ان وغیرہ کے نہایت تکلیف ہوتے ہے۔ نہایت خرچ کے رستم تو مشاعرہ میں معاف ہوئی جو جسے کہ سال کے تھے بلکہ اصل جمع بدستور لیجاتے ہے۔ جو بالار او کے وقت میں تجویز ہوئی ہے

چنانچہ اب کل جمع لکھتے ہیں کہ سیمین سی راجپوت راہوڑ کے ساتھ یہ سالانہ ادا کرتے ہیں باقی روپیہ دیگر قوم کے استمرار دار دیتے ہیں۔ کمانڈر صاحب نے بہت حقوق زمینداران کے بے تحقیقات کر دی کہ ایا ملکیت و زمینداری دیہات میں کیے ہے۔ چنانچہ عموماً ٹھاکروں کے پاسی۔ مگر کہیں کہیں زمینداران نے بہت لگانے چاہتے تھے اور آج کل کا نو عرصہ دراز کے اپنی حقوق ملکیت قائم رہنے کے لئے اصرار کیا۔ عام نتیجہ اس سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے روپیہ لگا کر ذریعہ اپنا شے پیدا کیا ہے وہ تانکہ حاصل مقررہ دئی جاوین اپنی زمین سے لگائے نہیں جاتے اور نہ اس وقت میں ضرورت لگانے کے تھے بلکہ آباد کرنے کے۔

آغاز عہداری میں یہ لوگ استمرار دار لفظ میں مستعمل ہوئی اور ادائیگی میں شک نہیں تھا کہ جب ان کے ذمگی جمع قبل ازین حاکم مرہٹہ کے تجویز سے ان کے اخیر عہداری میں بطور مستعمل کے قرار پایکے تھے تو استمرار کے لقب میں کیا مسافیق تھا۔ لیکن تحقیقات ویلڈر صاحب میں عام استحقاق استمراری قبول و تحقیق نہیں

نہیں ہوا اس واسطی صرف راجہ صاحب بنیاد اور ٹھاکر صاحب سا اور استمرار رکھے گئے اور باقی لوگوں کے لئے عام تجویز ہوئی کہ تعلقہ دار رہیں اور بعد دس سال کے نفعے آدھے پر بند و بست ہو کر دی۔ لیکن مشاعرہ میں درباب راجہ صاحب بنیاد اور ساد کے تجویز سابقہ بھی بر غلط قرار پایا کہ جمع ان کے استمرار احیات و دھن کے کسی گئے چنانچہ بڑی وقت و فوات ٹھاکر ہوسنگ سا اور والد کے لئے تشخیص عملیں اسی مگر وقت و فوات ضرور اور سنگ بنیاد والہ کے بالکل بے خبری رہی علی

ایک ٹھاکر دنگے بابت لکھے کچھ چرچا نہ ہوا۔ اب تھوری روز ہوئی کہ دیو دس صاحب دیٹی مشنر اجمیر کے وقت میں اتفاقاً

سابقہ کا جذبات کے نظر میں سے ساری غلطیاں غلط ہوئیں۔ اور انجام کار بعد قیامت کسی بحث و تحقیقات کے سرکار نے براہ راست  
اور روسائے دہری سے کوئی قلم و مستر اور دفتر کو دیا۔ چنانچہ اس طرح سے جو کوئی تمام اجیر سیر لائل صاحب بہادر  
قائم مقام چیف کشر نے ایک بار مالیشان میں بکواسندین عطا کر کے لعل لکے جاتے تھے۔

## نقل سند استمرار داران صلح اجیر

چونکہ ایک علاقہ کے تاج پڑ جانے کا سرکار کا اگر یہ کیوں بگاڑ تھا اور کوئی سرکاری قید شہا براہمان نواب گورنر جنرل صاحب بہادر  
بندہ نے کر لیا کہ جو راجہ اور جو جج اب ہے اور بکواسند اسکے لئے لکے کر دی اس لئے یہ سند ایک پورے شہر میں لکے جاتے  
لکے دی جاتے تھے کہ جنکو آپ ایک وار تون اور جو آپ کے بگ ہو یا آپ کے بد روہ علاقہ سے اور کوئی سیاحت اور سرکار  
دہرم کے ساتھ برتنے اور پورا کر لے کے لئے اوپر لکے ہوئی رعایت کے لئے ہے

شرط ایک علاقہ کا جو سرکار استمرار دار ہو اور جو اون گانو کو ہو گئی ہو جو اس سند کے تحت کے قیامت میں  
دہری سنی کوئین و کٹوریا اونکے وارث اور اونکی گدی پر بیٹے والوں کے سیوا میں سدا سوار ہو جائے اور پوری کارروائی  
اس سیوا کے کارن جو کام کاج اور حق سے لیا جاویں وہ بکواسند لکے کر لگا جو اس شرط کے نیچے لکے ہوئی گئی ہیں کہ  
شرط تیسرے یہ ہے کہ اس دشتے میں سرکاری قید شہا براہمان نواب گورنر جنرل صاحب بہادر جو بیڑا کر دی دواست  
نہیں سمجھا جاویگا

شرط دوسری۔ آپ کے علاقہ کے جو گانو فہرست میں نام دراز لکے ہیں اونکے جو جج اب بھی ہوئی ہے وہ ایکو۔  
برہما پور سے سرکار میں نہیں لے کر گئے۔ اور اس جج کا راجہ پور کے آؤن قسطن کے انسا اور اون تارین چون پر جو فہرست میں  
لکے ہوئی ہیں وہ بھی لگا۔

شرط تیسری۔ کوئی نہریا کو ان جو سرکار کے لگتے بنا ہو یا جاری ہو اس میں سے ایک علاقہ کے کہ جس کو پائے پلایا  
جادی توجہ پانے جائی سرکار سے سے پرانہ جو دہری وہ اوپر لکے ہوئی جج کے سوا کسی دہری پر لکے  
شرط چوتھی۔ جو کوئی کہان آپ کے علاقہ میں لکے تو ایک پورے کے خبر تو رست کر لے کر لکے اور اوپر لکے ہوئی جج کے سوا کسی  
راج حق سرکار مانگے سو دینا پڑیگا۔ پر یہ حق اصل نفع کے ادھی سے کہنے اور بکواسند ہوگا

شرط پانچویں۔ آپ کو اپنی علاقہ کے بندہ ہوئی بر سوڑی جج کے سوا کسی صلح کے بہتری اور ترقی کا کام پائے پلایا  
یا اور گانو لکے اور اسے حساب اور اسے رست سے دینی پڑیگا کہ جو سرکار سے سے برہانہ نہیں ہے

شرط چھٹی۔ جسکے جج اب یا سب میں ام کے کتبہ کے آگے لکے ہوئی قسطن میں سے جو جو جیتے رہیں اونکے جو گانو لکے  
ایکو اپنی ریت کے انسا اور ریت پر بندہ کرنا پڑیگا اور جو آئے جو گانو کے پر بندہ میں کوئی جج کا پیدا ہو تو چیف کشر صاحب

بہادر یا کوئی اور نگہیہ افسر جو اجیر کے خلع کا پیر بندہ کرتا ہو اور لکھا حکم برابر یا نا پری کا اور پر لکے ہوئی کو بیٹھنے کے لئے  
 یہ بین : اور داد دی ۔ تا باپ بدستور بہاؤ سی بہن کے یا کو دلی ہوئی سیٹیاں بیٹھے پتیاں پوتے پوتیاں  
 شرط ساتویں :- جو استرارد دار باٹ بیٹھے گا ۔ اور سکو باٹ بیٹھنے کے سے لگی ہوئی ریتوں کے انار نذرانہ دیا  
 پڑیگا (الف) کہ جب باٹ بیٹھے والا اور کسی کستان میں سی ہو جیسا بیٹا باپ کے گدی پر بیٹھے ۔ یا پوتا دادا کے گدی پر  
 پر یا کہ جب باٹ بیٹھنے والا بہائی کے کستان میں سے ہو ۔ رتبات جب وہ استرارد دار کے بہائی کے بیٹے پوتوں میں سے  
 ہو تو نذرانہ ۔ نہ لیا جاوے گا (ب) جب کا کا یاٹ بیٹھی تب آدھے بر کے حج نذرانہ میں لیا ویکے دج ، سو اے  
 اس صورت کے کہ جب باٹ بیٹھنے والا کو دیا سکا پتیا ہو اور سب صورتوں میں ایک بر کے حج نذرانہ لے پاوے گا  
 (ج) نذرانہ ایسے فستون میں اتنی سے کے بہتر ہرنگا کہ جیسا صاحب جیف کشنر بہادر یا اور عہدہ دار جو اجیر کا نگہیہ  
 کرتا ہو حکم دیوی پر یہ سے چار برس سی ادیک نہ ہو گا (د) جب باٹ بیٹھا اور س باٹ بیٹھے کے ایک برس کے بہتر ہو  
 کہ جیسر نذرانہ لیا گیا ہے تو اوپر لکھے ہوئی باتوں کے ریتی پے کے حالت میں نذرانہ نہیں لیا جاوے گا (و) جس پائے بیٹھی  
 کے سے نذرانہ لے لیا گیا ہو اس سے چار برس کے بہتر در س باٹ بیٹھے تو نذرانہ کے اتنی چوٹ ہو جاوے گی جو پون سے  
 ادیک نہ ہو ۔ جیسا کہ صاحب جیف کشنر بہادر یا عہدہ دار اجیر کا نگہیہ پیر بندہ کرتا ہو حکم دیوی  
 شرط اٹھویں :- ہر تھا استرارد دار کو سوا سی اور س برتمان قانون کے کہ جو سرکاری کاموں کے لئے زمین کے بابت ہو  
 اختیار نہ ہو گا کہ اپنی علاقہ یا اور کے کسی حصہ کو بیچے یا دیدنی یا کہ کے اور ریت سی سدا کے لئے دوسرے نام کر دی  
 اور ادسکو یہ ہے اختیار نہ ہو گا کہ اپنی علاقہ یا اور کے حصہ کو ٹھیکہ دینی یا لگنے دیر نے یا اور کسی ریت سی اپنی جے جے  
 سے زیادہ عرصہ کے لئے کے نام کر دی یا قرض میں پہنادی ۔ ہر تھو ایسی تقادی کے بدلے کہ جو زمین کا تر قے  
 کے بابت کہ ایک شائع کے یا جو کہ کہیے کے بدینے کے لئے سرکار سے تقادی لینے کے بابت کہ کسی اور برتمان قانون  
 کے انار لے جاوے نہایت میں دینی کا اختیار ہوگا  
 شرط نو :- آپکا اپنی رعیت اور کرسون کے حقوق پر دہیان رکھنا اور اوٹو بنا رکھنا پڑیگا اور اپنی علاقہ میں  
 لئے بارے ۔ بدھانے اور دھلانے کے لئے جہاننگ ہو کے اوپا و کرنا پڑیگا  
 شرط دسویں :- سرکار کے حکم کے انار جو نقشہ حالات ملک یا سما چارو پتی کشنر صاحب بہادر آپے مانگیں وہ  
 ایکو دی پڑیگا اور ایسے نقشے بنانے یا سما چارون کے دینی کے لئے جتنے نو کر ضروری سمجھے جاوےں ایکو رکھنے پڑیگا  
 شرط کیا سہویں :- سب آپرا وہ یا جسم جو ایک علاقہ میں ہوں او کے ایکو رپوٹ کرنے پڑیگا اور او  
 پتہ لگانے یا روکنے میں جس ریت سی حکم ہو اس ریت سے مدد دینی پڑیگا ۔ آپ اپنی علاقہ میں ایراد ہو کو  
 سزا دیوے اور او کے روکنے اور اپنے چلین بنا رکھنے کے لئے اپ تن من سے محنت کرے گی اور جب کہ کوئی  
 سرکار سے افسر مدد آپے مانگے تو جہاننگ آپے ہو کے او کے مدد اور سبھا بہادری کرے پڑیگا تاریخ ۱۹ مارچ ۱۸۷۹ء  
 ہماری دستخط اور مہر سے سری پتہ بہا بر اجمان نواب گوئر خیل صاحب بہادر کے منظور ہو اور اگیا انار پیر بندہ دیگو ۔ سخط جیف کشنر صاحب



فہرست الف نام گانو کے جوڑے سرور کے کتاب میں لکھے ہیں اور جنکے چرچا پہلے شرط میں ہوئی ہی  
 فہرست ب قسطن اور نارنجون کے کہ خبر تو یہ پڑا و حجت ہو گا جنکے چرچا دوسری شرط میں ہوئی ہی  
 حریف کہ جوڑے سے دیکھ بولا کہ

تحقیقات سی واضح ہوا کہ جن مورخوں نے کہ بذات خاص علاقہ حاصل کیا وہ کل بندرہ آدمی ہی منجملہ اسکے و سرخ  
 راہبوزن میں پیاکن کو بند گدہ کہ وہ تہائی ریچہ پائان سٹین مسعودہ باگبوری کرل کوٹھری پانڈرا اور  
 ایک علاقہ ساور راجپوت سیو دیہ کا اور ایک گانو منور پور گور ونگا اور تین گانو جیتون کے راجوسی نو سراجپوت  
 یہ قاعدہ اگرچہ ابتدا سے اسی پہلا آتا ہے کہ ریاست اولاد اکبر کو ملے ہی حکو پاٹوی کپتہ میں پانچ بیٹے ریاست اور وہی  
 کل نسبت کا ہی لینے منسوب ہر ریاست لیکن اسکے ساتھ جوئے بیانیوں کے لئی گذارہ دینی کا بھی اولج قدیمی ہی اور بزرگ  
 اسکے کئی وجہ سے اولاد اکبر سند نشین سے محروم ہوئے لیکن اس وقت میں کہ زور اور ان کے نامہ میں حکومت تھی اور  
 کوئی قانون مقرر نہ تھا یہ گذارہ کے نام سے بولا جاتا ہی

- اول — بیانی بیٹ — جبکہ بیانیوں میں زیادہ زیادہ ملک یعنی دو چار دیہات تقسیم ہوئی تو انکو بیانی بولا گیا
- دوم — گراس جبکہ آدھا گانو یا ایک گانو دیا جاوی
- سوم — حوالہ جبکہ گور یا زمین سوچاں میں دیا جاوی

اسکے ساتھ ہی راج ہے اساعمل کرتے رہے ہے کہ یاٹوی فی حتی الاسکان گذارہ دینی میں خصاست کری و ورجہ  
 سی کہ گذارہ نہ دیا جاوی وہ وہ سمیرات کریں کہ ایسے طرح اکثر بیانی محروم رہے اور ساری بات قوت اور اقتدار  
 کی ہی جبکہ زیادہ طاقت ہوئی اسی نے ملک دیا لیا کوئی قانون نہیں تھا۔ اور نہ ہیٹ کوئی منصف حاکم اکثر ایک  
 علاقہ جبراً موقع موقع دیا گیا ہی۔ گور دیو آر سیو دیہ راجپوت جو بعض بعض علاقوں پر قابض تھے جبراً لٹا لے گئے  
 جیسا کہ اوپر لکھا ائی ہیں۔ قدرت خدا سی یہ لوگ اسقدر بڑھے کہ جکا حد پانچ نہیں اور چونکہ اکثر تعداد ہونے سے  
 شکل تھے کہ کس شاخ اور فرع کا کون ہی۔ لہذا یہ قاعدہ ایجاد ہوا کہ ایک شاخ کے اولاد اسکے بزرگ کے نام  
 پہلے باوی۔ چنانچہ قدیم سی کے نامور بزرگ کے نام سے شناخت کریا تے ہے۔ جیسے جیپاوت۔ سوچاوت  
 چانپاوت وغیرہ۔ اور یہ قاعدہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ بار واریں اب بھی جاری ہی۔ جہاں یہ لوگ بکثرت ہیں  
 اور ایسے نام صد ہا بزار آنگ ہو گئی ہیں جکا حد پانچ نہیں۔ چنانچہ ضلع اجیر کے راجپوت سوچاے اور دودا  
 کے اولاد میں ہیں اور وہ لوگ باہم اور انکی نام پہچان لیتے ہیں

## صفحہ ۹۰ - عمومی حالات و طریق اطوار اس جناب جو قوم کے

پہلے یہ رواج اکثر تھا کہ برادران حقیقہ ملک کو باہم مساوی تقسیم کر لیتے تھے جسکا کہ ابتدا راجا و ن میں یہ ہی تھا

جاری تھا چنانچہ کش گڈہ اور روپ نگر ہر ذریعہ برائی تھی تقسیم بہائی بٹ جدا جدا ہوئیں تھیں۔ لیکن خبان میدا ہوا  
 کہ یہ تقسیم ریاست کو بہت جلد گم نام کر دی گئی تب اونہوں نے تقسیم کو موقوف کیا۔ اور اپنی بہائی بیٹوں کو خود  
 کے لئے ایک یا دو گنا حسب حیثیت ریاست کے دینی تجویز کر دی۔ مگر جبکہ اکثر اولاد سی یہ رسم ہے ریاست کی لئے  
 مفید نہیں معلوم ہوئی تب اوسمین اور بے قلت تجویز کر دی گئے۔ حتی کہ اب ایک ایک دو دو چار اور کچھ بار  
 زمین پر گزارہ بہائی بیٹوں کے لئے تجویز ہوا کرتا ہے۔ بہائی بیٹی جو سابق میں ایک گنا یا زیادہ ایک سی گڈہ رہے  
 اونہوں نے اپنی بہائی بیٹوں کو قلیل المقدار گزارہ دیکر اپنی اپنی چھوٹے ریاستیں قائم کر لیں۔ جیسکے بہائی  
 سی ٹانٹوٹے۔ اور اوس سی باورسی۔ جب گرا اس ملتا ہے۔ تب ہا کر پٹہ لکھ دیتا ہے۔ ایک اچھا دستور یہ ہے  
 کہ جب کوئی بہائی بیٹیا لا ولد مرتا ہے تو پورا اسکا گرا اس اپنی بڑی شاخ میں جہاں سی کہ گرا اس نکلا تھا شامل  
 ہو جاتا ہے جس سی کسی قدر استحکام ریاست کا ہو جاتا ہے۔ لاکن یہ بات بہت کم ہوتی ہے۔ کیونکہ راجپوتوں میں یہ ہے  
 اچھا دلچ ہی کہ لا ولد آدمی واسطی قائمی خاندان اور بقا یا نام کے بنتی اولاد نہاتا ہے ورنہ بڑی بڑی خاندان  
 جو آج نظر آتے ہیں سب معدوم ہو جانے ممکن ہے بنتی آپنی قوم سے ہوتا ہے اور اول نزدیک اولاد  
 بنتی کے واسطی تلاش کر جاتے ہے۔ بنتی ہو جانے کی بعد اصلے باپ کے ورثت سے کچھ تعلق نہیں رہتا بنتی کی لہو  
 کوئی قاعدہ تعداد عمر کامعین اور مروج نہیں ہے۔ اور بعض مرتبہ اکلوتا بیٹا بے تنہیت کے لئے دیا جاتا ہے گو کہ  
 برخلاف احکام منو سمرنے کے ہی۔ جو خراج کہ مقرر رہی وہ بموجب مقدار گرا اس کے صاحب ریاست اپنی بہائی  
 بیٹوں سے بے وصول کرتا ہے۔ البتہ کھین رعایتا کم لیتا ہے کھین زیادہ لیا جاتا ہے  
 یہ راجپوت قوم قدیم سے جنگ جو مشہور ہے اور اپنی ازاد سی قائم رکھنی پر ہمیشہ مایل ہے۔ وفادار ہے۔ رست با  
 اور اپنی بادشاہ کے خیر خواہ ہے میں جان دینا آسان بات سمجھتے ہے۔ یہی سبب ہے کہ کئے مرتبہ شاہ مارو کر  
 نا بالغی حالت میں اونہوں نے ریاست کو قائم و برقرار رکھا۔ اور وفاداری اور ملک حلالے کو نامور کیا  
 اور رنگ زیب کے وقت میں حیت شکر کا قصہ اب تک ان وفاداران کے لظیر ہے۔ بہادر سی اگرچہ بہادر قوموں  
 میں ذاتی صفت بہادری کے خداداد ہے۔ لاکن تعلیم و تلقین کو بھی اثر ہے۔ اور اپنی ذاتی صفت کے غیر اور  
 کو بھی بہت گنجائش ہے جس سے ایک جوش غیرت کا پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک جان دینی کو آمادہ ہو جاتا ہے زمانہ  
 سابق میں اشعار جنگ ایسے موقع پر ہمیشہ پڑھی جاتے تھے۔ جو باعث شجاعت کا ہوتے تھے۔ سابقہ زمانہ میں جو ہمیشہ  
 اتفاق گرائی کا ہوا کرتا تھا۔ یہ جنگ جو قوم اپنی فن میں بہت تجربہ کار اور ہوشیار تھے۔ اب جو ملک میں ایک  
 دراز عرصہ سی امن و امان ہے۔ اور مردمان موجودہ حال سی کوئی شاد و نادر ایسا ہو گا کہ جس نے کبھی لڑائی  
 دیکھے ہو وہی۔ قیاس ہو سکتا ہے کہ اب تجربہ کاری اور ہوشیاری روز بروز مفقود ہوتے جاتے ہے جسکے اب ضرورت  
 ہے نہیں ہے اور آرام طلبے اور عیش و راحت کے طرف زیادہ خواہش و میلان طبعیت کا ہوتا ہے کہ سوار  
 اوکے اور کچھ کام بھی نہیں ہے تاہم بموجب سابقہ عادت و رسم خاندانی کے ہر ایک راجپوت کے وقت بلا ہٹا ہوتا

پایا جاوی گا۔ کنار ہمیشہ کمرین رکھتا ہے۔ یا شانہ پر ایک چھوٹے پتلے، دوپٹی یا دوری سین لگا ہوا پتہارتنا ہے  
 درباروں میں یہ یہ شمع قوم قدیم سی ہتیا رہند جاتے ہے

پوشش بہت سادہ اور ادب کے ہے۔ عموماً سیدھی گھڑی جیسے سرخ اور جھٹکا ہوا جو علامت شاہی محل کے  
 بادولاتے ہے۔ اگر کہہ سادہ اور دن تک نیچا۔ بنے دھوئے۔ اور کمرین دراپٹے۔ ہتیا ر دن میں گنا رتوار دیاں ہوتے  
 بہت وق برچے بوقت ضرورت۔ گہوڑوں کے عمدہ سوار۔ جو ہمیشہ پہڈا رکھتی ہیں۔ جو آہستہ آہستہ چلتا ہی۔  
 تزدی سردار کو نازیا ہوتے ہے۔ ہر چند کہ اسنے کئی کثرت قدیمی اسلک میں ہے۔ خصوصاً راجپوتوں میں۔ لیکن  
 نے احوال السبب بے شغل کے فارغ آدمیوں کے لئی یہہ اچھا شغل روز بترتے ہے جسکے کثرت بعضوں کو ایسے ہو گئے ہست  
 کہ وہ گہوڑوں ان افیم اور سرنے افیون استعمال کرتے ہیں۔ گہوڑوں ان او سکھتے ہیں کہ پانے میں گہوڑوں لکڑ چاند سے  
 سونے کے کٹوریوں یا چھون سے ہانکلف پیتے ہیں۔ اور کہا رہنجن واسطے دھوئے تلخے کے اوپر سے کہاتے ہیں اسنے  
 بہانوں کے تواضع اسلور سے بہت برتر جانتے ہیں۔ سرنے افیون دے دیتے ہے جسکا کوئی نہمولے وقت مقرر نہیں  
 بلکہ جب نشہ فرو ہو اور یاد آئی فوراً اور افیون کہاتے جسکا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ روز بروز زیادہ متہ اور  
 ہوتا جاتا ہے۔ بعض راجپوت لوگ مار روڈ تک استعمال کرتے ہیں مشہور ہیں۔ اور اکثر چار پانچ ماشہ روز بروز  
 کہاتے ہیں

خوش سمناء دو وقت صبح و شام کا دستور ہے۔ جنہیں دال روٹے دال باٹے چاول گوشت علی قدر مرہن ہوتا  
 شراب پیے پیتے ہیں اور جو کے نے کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ دابا دابا کے قواعد اس قوم میں بہت ملو ذہن  
 مثلاً اکثر درجہ کا آدمی بالآخر کے روز بروی ڈانٹا باند کر یا سوار ہو کر نہ نکلیگا۔ جو تا فرس سے بہت دور سی اور  
 سلام دونوں ہاتھ سی اور نہایت فروتنی سی کرے گا۔ ہر ایک فقرہ کے تحت تمام پر جو بالا تر کے گا کتر درجہ کا لفظ  
 حکم بولے گا جو پایا جاتا ہے کہ ترکانے سلطنت میں بہ تبدیل کسی اور ہندی محاورہ کے یہہ لفظ زبان زد ہوا ہے کیونکہ  
 یہہ ہندی لفظ نہیں ہے۔ جو راجپوت کہ امتزاداروں میں بڑا علاقہ رکھتے ہیں اونکے سوامی کا جلموس بہت  
 دھوم دھام کا ہوتا ہے جسکے باعث عزت اور ابرو کا خیال کیا جاتا ہے۔ اپنی نشست و برخاست کے درجات کا لحاظ  
 ہمیشہ کیا جاتا ہے ایک فہرست شامل کہ جاتے ہے کہ درباروں میں کس طرح پر درجہ بدرجہ بیان کے ٹہا کر بیٹھے ہیں۔  
 بہا ہی بیٹھ ٹہا کر کے پس پشت رہتی ہیں اور ٹہا کر برابر

[illegible]



مردوں کے شادیان بے حد ہو سکتی ہیں عورت منکوحہ اگر باکرہ ہے یہ وہ ہو جادی تو یہی دوسری شادی منوح سے  
 شادی میں کچھ تو دہیز کا دینا۔ اور کچھ کھانا۔ سابقہ لڑکیوں کے ہلاکت کا باعث عام طور پر ہوتا تھا انگریزی حکمرانوں  
 میں اس رسم قبیح کا جسے کہ انتظام الشداد ہو اسی راجپوتوں میں لڑکیاں بچی لگے ہیں پہلے خاوند کی وفات پر  
 کوئی عورت ایسے نہ ہو گے جو ستے ہو جائیں تو تیار نہ ہوئی ہو گے یہاں تک کہ علاوہ رانیوں کے نیزکان بچہ پیشائے  
 جان دینا روا رکھتی ہیں۔ کوئی کوئی عورت فرط محبت سے جلتے آگ میں گرنا خوشی سی پسند کرتے تھے ورنہ رسم کے  
 وجہ سے عوام طور پر یہ قاعدہ جاری تھا جسکے جو گیون میں کان کا پڑانا یا اہل اسلام میں خطہ کا کرنا  
 بڑی خاندان میں از باب رفاہ منجملہ کنکان کے ہوتے ہیں جو جہارت اس فن میں تعلیم پانچواں کرتے ہیں وہ محلوں میں  
 جاسکتے ہیں اور باہر سے نکلتے ہیں۔ الا جنت کہ پردا کہ ہو جادی یعنی داخل پردہ داری۔ کہ جسکے طرف میلان طر  
 شہا کہ کامی ہو دی۔ یہ لوگ ہیں کہ جنکے اولاد خواص زادہ مشہور ہے۔ یہ گروہ باستان پر داک بطور کنکان کے  
 ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ مستحق نام و پارچہ کے تصور کیا جاتا ہے۔ انکے شادی عموماً نہیں ہوتی۔ اور جو اولاد کہ ادنیٰ  
 پیدا ہوتے ہے وہ دہرم پو تریا الم یا کھلاتے ہی۔ کیونکہ خبر نہیں کہ کسے لطفہ کی ہے۔ یہ اولاد چاکر نام سے مشہور  
 ہے اول میں سی جو کسے خاص معزز کام پر مامور ہو جاتا ہے۔ تو اور وہ کھلاتا ہے جو ایک عزت کا نام ہے یہ تیرک  
 اور چاکر ایک خاندان سی دوسری خاندان میں اپنی خوشی سی نہیں جاسکتے جنت کہ شہا کے اجازت نہ ہو یا کہ  
 ہمراہ دختر شہا کہ دہیز میں نہ دی جادین بموجب رواج کے ان لوگوں کو ازادی حاصل نہیں ہوتے گو کہ انگریز  
 عملداری کے آغاز سے بہت سی چاکر اور کنیر اپنی آزادی کے قانون کو دریافت کر کے خود ازاد ہو گئی چاکر اور  
 کنیر ہمیشہ شہا کہ اور شہا کہ انے کا پس خوردہ کیا نا کھاتے ہیں اور سچ سے بچ جو کام ہو کرتے ہیں۔ صاحب ریاست  
 بلقب شہا کہ بولا جاتا ہے۔ اور اسکا بیٹا لفظ کنور دیکر عزت و اقارب برادر برادر زادگان وغیرہ بہائی بیٹیاں  
 سی بولے جاتے ہیں جنت کہ کنور کا باب زندہ رہی اور خواہ کنور کیا ہے پوڑا ہو جادی رنگین پگڑی باندھتا ہے  
 جن خاندانوں میں زمین تقسیم ہوتے ہی دھان ہمیشہ مساوی حصہ بہائیوں کا بانٹا گیا ہے۔ ایک شجرہ نسب مہول نام بنام  
 ابتدا سے ہے مورث خاندان را پوڑے تھے مرتب کیا اور بموجب اس کے خاندان کا کہ جس جس کا وہی تعلق تھا خوا  
 بذریعہ چاکر خواہ اتر از داری خواہ بہوم کے۔ اوسمیں ایک حد فاصل لگا کر نام گانو اور نمبر شمار ہر ایک خاندان کے  
 لکھ دیا اوس شجرہ نسب کا انتخاب اس تواریخ میں شامل کر دیا۔ اور اصل شجرہ نسب و فقر ضلع میں داخل کیا۔ لیکن  
 نمبر شمار اس انتخاب میں بھی لکھے گئے اور اوس سلسلہ پر بیان حال تقسیم اندرون کیا جاتا ہے

## درمیانی تقسیم کا حال

دفعہ ۹

نمبر ۱۔ موضح ہر جس زمانہ میں کہ پرگنہ رام سر متعلقہ اجمیر از جانب سرہون کے بطور اجارہ سے جا رہا کہش گدہ  
 کے پاس تھا ہر کے جاگیر داران نے ایک چاہ موہ اراضے بارائے جو پیمائش حال میں بہ تعداد ناٹھہ کے پیو دہوئی

بنظر حفاظت دیسی راجہ کے تعلق بطور جہوم کے کر دیا تاکہ مخالفت دیسی اور جانب راج کے ہوا کرتے ہی جگہ اکثر زمینی  
عقداری اس ملک میں آئی وہ زمین بدستور راج کٹن گڈہ کی قبضہ میں رہی چنانچہ اب تک اس پر راج کٹن گڈہ کا قبضہ  
ہے چند آدمی کاٹن گڈہ میں برای حفاظت اور جانب راجہ کٹن گڈہ رکھتے ہیں حاصل اس زمین کا بدستور راجہ  
تصرف میں آتا ہے اس زمین پر جو راجہ کٹن گڈہ ہوتا ہے وہی قابض ہوتا ہے۔

نمبر ۳۔ موضع سد اپور بہت سنگ راجہ دیہوس علاقہ کٹن گڈہ کے بیاسی میٹون میں ہی اور سد اپور میں جہوم کے  
بہم جہوم اور وقت اس خاندان کو حاصل ہوئی کہ جب کٹن گڈہ کے ٹیکہ میں اجیر تھے یہ جہوم یاٹوی کو ملتی ہی۔ چاند  
کے اولاد فتح گڈہ میں رہتی ہی اور ظالم سنگ ریت سنگ جو برادر قبیضہ بہت سنگ کے بن اور کٹن تعلق نہیں ہے چند  
بہت سنگ کے سد اپور میں رہتی ہیں جو حفاظت دیسی رکھتی ہیں

نمبر ۴۔ موضع چاند ولای۔ بیریاں راجہ فتح گڈہ کا اس گائون میں جہوم تھی بشرح نمبر ۲ سد اپور کی جہوم اس  
حاصل ہوئی۔ اصل ریاست فتح گڈہ میں ہے یہ جہوم ہمیشہ یاٹوی کو ملتی رہی ہی اس لیے سنگ کے اولاد کو لیان علاقہ کٹن گڈہ  
میں علاقہ دار رہی

نمبر ۵۔ جاگیر داران گنگوانہ یہ خاندان جہوم یا شیردار کا علاقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ جاگیر دار ہی اور حصول جاگیر  
کے بہ کیفیت ہی رائی سنگ مورث اس خاندان کے پانچ بیٹی تھے منجواؤ کے سیرنگ کو ریاست کھر کڑی جو ساٹھ ہزار روپے  
علاقہ تھاٹے اور ساٹھ سنگ اور بہادر سنگ نے باقی ریاست بھجھ ساوی تقسیم کر کے ساٹھ سنگ روپ نگر میں  
رہا اور بہادر سنگ مورث مبار راجہ کٹن گڈہ میں۔ ساٹھ سنگ کا بڑا بیٹا سد اپور سنگ لاؤ قوت ہوا اور دستے و نیست  
کڑی تھی کہ امیر سنگ و لہر سنگ و آرٹ ہوئی۔ لیکن بوقت وفات سرور سنگ کے بہادر سنگ کی امیر سنگ کے جہیت سی  
ہوا اور روپ نگر پر قبضہ کر لیا۔ تب امیر سنگ نے مبار راجہ جو جہوم کے مدد سی روپ نگر لیا۔ بہادر سنگ ہو لکر کے طرف متوجہ  
ہوا اور ایک لاکھ روپے امیر سنگ کو روپ نگر سی بنگال دیا اور سیرنگ کو ہاستنا و رلاوتہ جو اس کے پاس تھا اپنی  
علاقہ سی بدغل کیا سیرنگ مرستون کے شامل ہوا اور پانچ پٹ کے لڑائی میں کام آیا تا وہ جہوم سے بہت ہی بے جا  
امیر سنگ اور صورت سنگ کو جاگیر عطا کی گئی۔ سرانہ نگر سی اور لڑکر گنگوانہ اور سرہ ملک۔ ایکے تقسیم سی امیر سنگ  
نے تین گائواں اول الذکر بدغل کیا۔ اور صورت سنگ تین گائواں آخر الذکر پر پیر امیر سنگ نے جے پور میں جا کر تو کڑی تھی  
سینہ بہنے وہ تینوں گائو ضبط کر کے خالصہ میں شامل کر کے صورت سنگ کے تین لڑکے تھے بڑی بیٹی جہوت سنگ کو  
علاقہ دار اور جن سنگ شیر سنگ کو (گنگوانہ) اور سرہ (دگرہ) بلا پیرار جن سنگ کا سہ جہوت سنگ علاقہ دار و لہر گڈہ  
نگر پر جب اس کا بیٹا درجن سال پیدا ہوا تب اپنی بیٹی کو رلاوتہ پر قابض کیا اور خود اجیر میں اس کا حصہ یعنی ایک لکھ  
بیجات اس کا دعویٰ خارج ہوا اب وہ صرف رلاوتہ پر قابض ہے

نمبر ۶۔ موضع اوٹڑہ۔ اس خاندان کے بزرگ اصل پاشندہ سی آگیا اس علاقہ دار و لڑکے میں اور اب یہ کچھ  
کر اس وہاں رکھتے ہیں دولت سنگ مورث اعلیٰ نے اوٹڑہ کو ایک نو نادر نگر سی ملیران سے بچا یا تھا۔ اور کوئی جہوم

دیہہ ہذا میں نہیں رہتا تھا۔ لہذا زمینداران نے بموجب اجازت حاکم وقت کی دولت سنگ کو بیہم دیہہ ہذا میں دلائے  
جواب منسلک ذیل ہے۔ اور نارنگ۔ جو ابرنگ۔ سیرنگ۔ روگناتہ سنگ۔ بالا جال بموجب حصص جدی قابض ہیں اور کبھی  
اور نر دین رہتی ہیں اور کبھی انسا واس میں ملے جاتے ہیں۔ پاٹوی کاروانج اسخاندان میں نہیں ہی  
موجود ہے۔ موضع اڑکھہ ہاٹیا واس۔ مشہور ہے کہ جیت سنگ مورث اسخاندان کو پہلے بیہم اڑکھہ میں ملے  
تھے مگر بیہم نہیں کہ کسی دسی۔ اور کیونکر ملے۔ کوئی سند بھی نہیں ہے۔ جیت سنگ کے اولاد میں تقسیم زمین بموجب  
حصص جدی ہوئی۔ سیراب ہر ایک جدا جدا اپنی اپنی حصہ کے زمین پر قابض ہے۔ پاٹوی کاروانج اسخاندان  
میں جاری نہیں ہے۔ انفسر شریک قابضان زمین نے احوال یہی۔ لہذا اسے قدر زمین بیہم مقبوضہ اونکی جو اسکا گرو  
میں تھے وہ جدا بیہم بسبب جدا گانو بنانے کے ہو گئے۔ مگر وہاں کے بیہم بالا جال سے تقسیم نہیں ہوئی حاصل  
حصص جدی تقسیم ہو جاتا ہے۔

نمبر ۷۔ مینوڑی و نمبر ۸۔ تھاری۔ انوب سنگ مورث اسخاندان کا باشندہ موضع چونسلمہ علاقہ کش گڈہ  
کا ہے جسے تھاری اور مینوڑی میں ایک دفعہ بیہم حاصل کری یہ نہیں معلوم ہوا کہ کب ملے اور کسی دسی  
انوب سنگ کے سیران میں جب تقسیم ہوئی تو سردار سنگ کو مینوڑی کے زمین اور سکھرام سنگ اور شام سنگ کو تھاری کے  
زمین سوارہ میں ملے چنانچہ ان کے اولاد ہر دو گانو میں جدا جدا قابض ہے حصص جدی پر زمین ان کے اولاد میں  
تقسیم ہے۔ پاٹوی کا عمل نہیں۔ گلاب سنگ کے اولاد چونسلمہ میں ہی اوسنی مینوڑی کے حصہ کے عوض چونسلمہ  
میں زمین حاصل کر لی اب بیہم ہر دو گانو میں رہتی ہیں

نمبر ۹۔ چاند سین۔ دیوی سنگ مورث اسخاندان کا۔ باشندہ نرور علاقہ کش گڈہ کا ہی جسے بیہم حاصل  
کری۔ لیکن حصول بیہم کا حال معلوم نہیں کہ کسی دسی۔ اور کب دسی۔ دیوی سنگ نے بڑی بیٹی کو نرور کے ریاست  
سوینی کے جسکے اولاد وہاں موجود ہے۔ اور چھٹی بیٹی ابھی سنگ کو بیہم دی کے جسکے اولاد اب دیہہ ہذا میں بیہم ہے  
تقسیم زمین کے بموجب جدی جدا جدا ہو گئی ہے۔ پاٹوی کا عمل نہیں ہی

محل حال سترداران۔ جو نیان۔ ہرون۔ میاگلن۔  
مورث اسخاندان ہوا سنگ پانچوان پٹیا راجہ اور دینگ شاہ مارواڑ کا تھا جسکو تین لاکھ کا پیٹہ دار علاقہ تسوانہ۔  
سوخت جیتان کا مشہور کرتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ وہ ملک اون سی کب اور کس طرح جاتا رہا الا اسکا بیٹا  
کیسری سنگ بمقام میاگلن آیا۔ جہاں راجپوت پوارون سی اسکا مقابلہ ہوا جو اس زمانہ میں وہاں قابض و خیل  
اس زمانہ کو شاہجہان بادشاہ کے برابر بیان کرتے ہیں۔ مگر ہماری راجی میں اس باخوابہ سلطنت میں یہ  
امر ہونا غالباً دشوار ہوگا یا تو مغلیہ سلطنت کے وقت بد انتظامی میں ہوا ہو یا بادشاہ کے تحریک سی۔ کیسری سنگ  
نے پوارون پر فتح پائی اور میاگلن پر داخل ہوا بعد کیسری سنگ کے سوجان سنگ اسکا بیٹا جانشین ہوا وہ صاحب  
داعیہ تھا جس نے جو نیان۔ خاص جو راجپوت گورخانداران را جگڈہ کے قبضہ میں تھے اور مھرون راجپوت



مسو دیا کے داخل میں نہی۔ ہر دو بعد جنگ کے اپنی تخت میں کر لئی اور پھر آخری تیرہ میں واقعہ پیش آیا اپنی تین بیویوں  
 بہت سے علاقہ تقسیم کر دی گئی تھیں۔ کرن سنگ جو چار سنگ۔ مشہور ہے کہ عینا گن راہد آنے کے جگہ جو چار سنگ تھے  
 سورج سنگ نے اس وقت میں وہی ہے کہ جو چار سنگ تھے اپنے چچا بہیم سنگ کے خون کا بدلہ گودنا خان شام گڑھ دارا گودنا  
 سنگ نے ذکر استمرار دار جو نیان۔ جب اس سنگ کو دراشت علاقہ جو نیان کا حاصل ہوا تو اس وقت کان پور  
 سنگ نے کچھ کچھ اور کچھ خور۔ یہ بہت دیہات اور زمین شامل تھے۔ لیکن شبن سنگ کے تین بیویوں راج سنگ ساتونٹ سنگ  
 اور پرت سنگ حسین سے راج سنگ بڑا بیٹا نہ تھیں ہوا اور سنی اپنی ہر دو بیویوں کو دکانو واسطے گزارہ کے دے  
 ساتونٹ سنگ، اور پرت سنگ۔ جب سی پور کان جو نیان سے جدا ہوئی اور ادکانا گزرنے لگی اور کئی حال میں تھر پور  
 راج سنگ کے دوسری بہت میں حمت سنگ پانوی سنگ نہ تھیں ہوا اور سنی دو بیویوں کو دکانو پرانی گزارہ کان گز  
 لیل سنگ درجن سنگ اور سوف تک فاندان ہذا میں بیٹوں کو جدا دیہات کے۔ پنی کار و راج دکانا اور آئندہ  
 پور پور راج چند پور آسکا نسب وہی کی جائیداد کا خیال کیا گیا بیٹا کہ اپنی بیوی لکھ آئی تھیں۔ اب اسخاندان میں  
 راج ریاست پانوی کے لئے ہوا اور بیٹا کی بیوی کو گزارہ۔ جسکو حوالہ کہتے ہیں۔ دیا جاتا ہے۔ جو ایک جاہ اور کہیں  
 زمین بارائے کے ہونے ہی کے لئے طیان سنگ تھا کہ جو نیان کا ہے جو نابالغ ہی اور اسکا علاقہ باقیام کو  
 اخوات اس کے ہے تھا کہ رحیمین تعلیم پتا ہے جو پھر سن ۱۱ سال کے ہی اسخاندان میں دس آدمی جو اولہ پائے ہیں  
 جس کے تفصیل یہی

شمار	نام حوالہ خوا	نقد اور حوالہ	نقد اور حوالہ	کیفیت
۱	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ
۲	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ
۳	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ
۴	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ
۵	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ
۶	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ
۷	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ
۸	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ
۹	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ
۱۰	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ	راج پور سنگ

استمرار دار جو نیاں صلیب سے کھداری تمام داخل خزانہ سرکار کرتا ہے۔ لیکن اس تعداد میں استمرار دار مندرجہ  
 حاصل سرکاری شامل ہے۔ گوکہ وہ ۱۵۰۰ سے کھداری تھا کہ جو نیاں کو بطور خود اوسی بابت دیتا ہی جو نیاں  
 ایک بڑا مشہور قصہ یادگار ہی۔ کہ ارجن سنگہ برادر خورد تھا کہ تخت سنگہ نے جب منوہر پورہ بھی گورڈون سی لینا  
 چاہا تھا۔ بلکہ لے لیا تھا۔ اور ایک بڑی لڑائی باہم اڑکی ہوئی ارجن سنگہ نے سخت دلبر اندہ لڑائی کر سی گھر اڑکی  
 یوں ہی تھے ارجن سنگہ لڑائی میں مارا گیا۔ کہتے ہیں کہ ارجن سنگہ کا سر اڑکی کٹ کر گریڑا تھا مگر تاہم اوسے کئے  
 ہاتھ تلوار کے جلائی جو بھادری چھ ماہ تمام ایسی شخص پر ختم ہوتا ہی ارجن سنگہ کے دیوے جو نیاں میں ایک قایم  
 اور اوسے پوجا کرتے ہیں

## تفصیل و مہیات علاقہ جو نیاں

### کیفیت

نمبر	نام گاؤں	کیفیت
۱	جو نیاں جاس	جو نیاں پر ناقصہ بے گورڈونکی وقت کا اور اوسی عہد کا قلعہ بنا ہوا ہی تخت سنگہ نے اور مکانات بھی بنوائے
۲	بیریا پورہ	ٹہا کر بیریاں نے اپنی نام پر آباد کیا
۳	انبا پور	ٹہا کر امید سنگہ نے آباد کیا اور دیسی انبا کے نام پر وجہ تسمیہ ہے
۴	اتلا بیکیا کیر	ٹہا کر بیریاں نے آباد کیا اور دیوتا کے نام پر نام رکھا
۵	بجھڑ پورہ	ٹہا کر امید سنگہ نے آباد کیا اور بجھڑنگ جیکے نام پر بجھڑنگ پورہ نام رکھا
۶	لسارہ	یہہ گاؤں مدت سی قوم چارن کو خیرات دیا ہوا ہے جس میں وہ لوگ آباد ہیں
۷	دھوا لینہ	
۸	کایکی	
۹	سیودہ کلان	ٹہا کر امید سنگہ نے اس میں بڑا تالاب بلاگت تین ہزار روپہ کے بنوایا ہے
۱۰	تیسریا	
۱۱	پاسے	
۱۲	پاشی کا کیر	تخت سنگہ کے وقت میں ایک شخص نام قوم مینا نے آباد کیا تھا
۱۳	پہار کیا	

نمبر ۱۱

استمرار دار کا پیرہ لوگ

پیرہ لوگ

دلیل سنگ کو کا پیرہ پوکر دوکانو جونیاں سے ملے حیراد کے اولاد میں ٹبا کر قیاب سنگ قابض ہی اسخاندان میں تقسیم نہیں ہوئی بہائی بیٹوں کو حوالہ ملتا ہے حست ذیل اور حوالہ خوار کچہ رویہ ٹبا کر کو نہیں دیتی

نمبر	پیرہ	تعداد اراضی				کمیت
		چاہی	مال	گوہاں	بارانی	سبز کل
۱	کالوشنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ
۲	پہوانی سنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ
۳	کرل سنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ
۴	راگہوشنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ
۵	ایما تہین سنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ	سنگ

ٹبا کر قیاب سنگ سرکار میں ایسا سالنام ادا کرتا ہے

نمبر ۱۲

استمرار دار منڈہ

درجن سنگ کو پیرہ کانو جونیاں سی لا ہی۔ باہم بیٹائی بیٹوں کے تقسیم نہیں ہوئی درجن سنگ کی اولاد میں اب ٹبا کر امر سنگ قابض ہے۔ تین تقریباً بیٹوں کو گراس ادا کرتا ہے۔ سرکار میں اجداد کا منڈراندہ پیرہ ٹبا کر داخل نہیں کرتا ہے۔ سرکار میں منڈراندہ پیرہ ٹبا کر جونیاں کو دیا کرتا ہے۔ اور ٹبا کر جونیاں جو منڈراندہ ادا کرتا ہے اور میں اسکا منڈراندہ

نمبر ۱۳

استمرار دار کرونج

سافونٹ سنگ کو پیرہ کانو جونیاں سی لا تھا۔ سافونٹ سنگ کی اولاد میں تقسیم نہیں ہوئی یاٹوی سمل حادی رماٹ ٹبا کر قابض ہے۔ بہائی بیٹوں کو حوالہ مست ذیل ملتا ہے۔ ٹبا کر سنگ سرکار میں ایسا سالنام منڈراندہ ادا کرتا ہے۔ اور میں اسکا منڈراندہ لیتا ہے جسکے پیرہ مرآت ہے

نام	نقد اراضی				کیفیت
	چاہی	کوران	مال	مگر	نیزان
۱	سمیر سنگہ ولد ابی سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۲	بال سنگہ ولد ابی سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۳	سبل سنگہ ولد سیکہ سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۴	بلد یو سنگہ حبیب سنگہ سمران بھٹا و سنگہ و سنگہ ولد دولت سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۵	صور تان سنگہ ولد شود سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۶	لکھپہ جی ولد سورج ناتھ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۷	جس سنگہ ولد لال سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۸	نیرت سنگہ و ولد حیر سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۹	شیو سنگہ ولد شمس سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۱۰	کرن سنگہ برادر سنگہ چھ سنگہ بھوپت سنگہ پور سنگہ پور ناتھ سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۱۱	دیوی سنگہ ولد برود سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
۱۲	مود سنگہ پور سنگہ پور کلیان سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ
میزان					

اگرچہ کیرک زادوں کو گدازہ ملا ہو یہی مگر وہ لوگ دیگر بہاوی بیٹوں کے برابر ہی نہیں کرتے ہیں، سخاندان میں  
 بھاکر کے ۲۰ آدمی گراس خوار ہیں جنکے تشریح اوپر لکھے گئے  
 ٹھہر ہم ۱۔ دیولیہ خور و۔ بیہ کا نو پہلے جو نیان میں شامل تھا۔ دیرت سنگہ کوراج سنگہ برادر کلان بھاکر جو  
 نے بطور گراس کے دیا۔ جیسو اسکے اولاد میں دیو سنگہ بھاکر بالوی قابض ہے، سخاندان میں ہے رواج پاٹوئی کا  
 تقسیم کا عمل جاری نہیں ہے، بھاکر ٹھہر سالتام سرکار میں نذرانہ داخل کرتا ہے، اپنی بہاوی بیٹوں کو خوار

دسی رکھا ہے اور اسی حوالہ کے پتہ دار میں سی چہارم حصہ فقہ کا اور اجناس میں کے کلدار نے بیگہ لیتا ہے  
 ٹہا کر کے پندرہ آدمی گر اس خوار میں جتنے یہ تفصیل ہے

بیگہ	نام آسامی	تعداد اور ارضی جائے
۱	بجرت سنگہ ولد صورت سنگہ	سنگہ مہ
۲	چتر سنگہ پرتھی سنگہ بہاب سنگہ رام سنگہ	سنگہ مہ
۳	مگل سنگہ جواہر سنگہ پیران لکھو بے	سنگہ مہ
۴	امیر سنگہ کبیر سنگہ پول سنگہ لیرا جمیر سنگہ	سنگہ مہ
۵	ایشری سنگہ ولد رور سنگہ	سنگہ مہ
۶	نیکرانی بلدیو سنگہ وچمن سنگہ درامی مل سنگہ	سنگہ مہ
۷	سمندر سنگہ وائے سنگہ	سنگہ مہ
میزان		

جو کہ یہ دیولہ بمقابلہ دیولہ عاقبت بنی ہے۔ ان کا نو ہی لہہ اول دیولہ خورد کے نام سے مشہور ہو ہے

نمبر ۱۰ - استمر ازوار مخمرون

مورث استخوان کا کرن سنگہ بانی کش سنگہ بیکار جونیان کا ہے جسکو اسکے باپ نے علاقہ مخمرون کا چوتھا  
 عین تقسیم کو دیا تھا اور سوقت ص ذیل دیہات شامل ہے - علاقہ مہرقن سودیہات - لغوریہ نیمو کو ساگر -  
 کا دیرہ - کرن سنگہ کا ایک بیٹا نابر سنگہ بود اور نابر سنگہ کے دو عورتوں سے پانچ اولاد پیدا ہوئیں

زوجہ اول ابھی سنگہ - محبت سنگہ - بیاد سنگہ - زوجہ دوم - جے سنگہ - ظالم سنگہ - ابھی سنگہ مہرون کا ٹھکانہ رہا اور موافقات تواریہ محبت سنگہ کو نیمود بیاد سنگہ کو اور ساگر یا جے سنگہ کو اور کاویرہ ظالم سنگہ کو بروہی نقشبندیہ تقسیم شدہ غنیمت ہوئی - چنانچہ ابھی سنگہ کے اولاد مہرون میں ہی اور باہم ان کے تقسیم نہیں ہوئی یا تو سی کا عمل جاری رہا چنانچہ ٹھکانہ کا لو سنگہ - مہرون کا ٹھکانہ اس حال قابض ہے - اور باہمی بیٹوں کو حوالہ دیا گیا پہلے تو باہم ناہم سنگہ کے اور تقسیم پر اتفاق رہا مگر ہر اولاد ظالم سنگہ میں نا اتفاقی پیدا ہوئی کیونکہ مہرون خاص برا علاقہ تھا چنانچہ سنگہ کی جنگ سنگہ اور بہاری سنگہ ہر دو باب بیٹی کو ٹھکانہ مہرون کے تھے ٹھکانہ لال سنگہ ولد ظالم سنگہ کا ویرہ والہ نے قتل کیا اور خود مہرون قابض و داخل ہوا اور سنگہ ہے رنج تھا کہ بھکو ہو رہا اگر اس ملا ہے - مگر چون کہ اس کے بزرگ منظور کر چکے تھے لہذا ٹھکانہ مہرون کا کچھ قصور نہیں تھا لال سنگہ نے یہ قتل بطور شب خون پیشیدہ کیا تھا - جو ایک رات کو چند سوار و پیادہ لنگر کا ویرہ سہی مہرون آیا اور قلعہ کا محاصرہ کر کے لڑائی شروع کر دی - لال سنگہ اندر محلوں میں داخل ہونے والا تھا - کہ جنگ سنگہ دروازہ کھل گیا - جب لال سنگہ نے وعدہ کیا کہ باہر نکل آ - تجھ کو کچھ سبب نہ پہنچاؤں گا - جنگ سنگہ بے وقوفی سے دشمن کے پاس گیا اور سستی فوراً اگر فشار کر کے اپنی ہاتھ سی اور سکا سر کاٹ دیا مگر محلوں میں کنو بہارت سنگہ کے واسطی گیا اور بعد ازاں اس کو پکڑ کے قلعہ سے نیچے گرا دیا کہ وہ نیچے گر کر مر گیا - جب دشمنوں کو مار کر بیخوف ہوا تو ٹھکانہ انہوں کو جدا قید کیا اور مہرون کا ٹھکانہ بن گیا - اس عرصہ میں کہ راہبوں نے چون نہیں کیا - ہر ایک اس ظلم کو اپنی جگہ پر سننا رہا - مگر راجہ شاہ پور نے اگر وہ سنیو دیہ تھا یہ حرکت و شبانہ ناپسند کری اور مہر فوج کے مہرون آیا تب لال سنگہ خائف ہوا اور باہر نکل کر راجہ صاحب کے خدمت میں از خود حاضر ہو گیا - کیونکہ لال سنگہ کے پاس فوج نہیں تھی راجہ نے اگر چہ جان بخشی مگر ایک داغ لگا دیا کہ اس سے ڈولہ لیا اور اسیدہ کو بے اس روایہ جاری رکھنے کا عہدہ کر آیا اور مہرون سے نکال کر کاویرہ بھیج دیا اور مہرون پہلے بہارت سنگہ کے ٹھکانہ اپنی قابض کر لیا کہ سنگہ مات وہ قابض رہے سنگہ اع میں جو اب سنگہ پسر اشری سنگہ کو ٹھکانہ لانے نے بتی کیا کہ ٹھکانہ مہرون کا ہوا مگر سنگہ اع میں جو اب سنگہ لاؤد فوت ہوا اس کے جگہ اس کا بہائی حق تعالیٰ کا لو سنگہ مسند نشین ہوا جو ٹھکانہ قابض ہے - مہرون کا علاقہ سابق کسی زمانہ میں لو جرون کے قبضہ میں تھا جو مہر کہتے تھے اور اس کے نام پر مہرون نام مشہور ہو گیا تھا

مہرون کی تعلق بارہ گانہ میں ذیل

نام گانو	کیسیت
مہرون	گنہر خیمہ بنوایا ہوا ٹھکانہ کرن سنگہ کا بیت عمدہ موجود ہے - جس کے لالت پچاس ہزار مرشد

نمبر	نام کانو	کثیف
۱		ایک باغ کرن بلاس نام ہی بنوایا جو نہایت عمدہ باغ ہو گیا ہے تھا۔ مگر بعد اوس کے کہ پورے زمین کریں۔ اب ویران ہی دو چار درخت اب کی ایک یادگار ہیں یہی سنگ ہے ایک عظیم الشان باغ اب کا لگوایا تھا مگر اب وہ بے ویران ہے۔ ابھی سنگ کا ایک تالاب قائم۔ ابھی کٹا کر ایک یادگار ہی جس سے آبپاشی ہوتی ہے۔ ابھی سنگ نے ایک بندر بنا دیا ہے کا بہت عمدہ بنوایا ہے جو اب تک موجود ہے۔ شاہکار جو اب سنگ کی جگت سنگ اور بہارت سنگ کی ویران اور ایک باغ لگوایا جو کہ وہ باغ اب تک گلزار ہی اور دس بیگہ زمین پر ہے
۲	زام پورہ	یہ کپڑہ جو اب سنگ نے مہرون کی کانگریس آباد کیا
۳	رگنیا تپو	شرح صدر
۴	بالا پورہ	بالا جیکے نام پر اسکا نام رکھا گیا اور کالو سنگ شاہکار قابض خاں نے آباد کیا ہے
۵	پیدا پورہ	ویران کپڑہ ہی اور چارٹون کو شاہکار نے بنایا ہے ماضی اسکا نام ہے لیتی ہیں
۶	دو بندری	قدیمی کانو ہے
۷	سیر پری	
۸	کانو پری	
۹	بھیراؤ پری	
۱۰	بھیراؤ پری	
۱۱	بھیراؤ پری	
۱۲	دیو پورہ	دیو جیکے نام پر اسکا نام ہے اور دیکے نام پر دیو پورہ مشہور ہے
<p>علاوہ ان زمین مہرون کے علاقہ میں سابق موضع کا دولا سی تھی شامل تھا اور شاہکار نام سنگ نے عظیم زمین مومنی چاکری کے کچ سنگ شاہکار کپڑ کو دیا تھا اور اس وقت یہ شہر چوٹی کا دیو سوار اور دولا پورہ کی دیا کر ہی اور ایک کپڑ اور صہ نقد سالہ بروز دسمبرہ نذر گذرنا کر مومنی۔ قباچہ انوک سنگ شاہکار عظیم اندر راہ رہبر جگت سنگ اور بہارت سنگ قتل ہوئی۔ اور ریاست مومنی کا نام لکھ کر اس کا نام</p>		

کرتے رہی تب ادائی شراٹیا کا سلسلہ بند ہو گیا اور گانو مذکور کی روٹ کے ٹہا کر کے پاس رہا کہ انک اور سپر قابض  
 ٹہا کر مہرون سے ملے نذرانہ سرکار میں ادا کرتا ہے  
 اور بہائی بیٹوں کو حسب ذیل حوالہ دی رکھا ہی اور ان سے نقدی کچھ نہیں لیتا

نمبر	نام	تین چاہ	مال	گورمان	میزان	کیفیت
۱	زور اور سنگہ دہی سنگہ سردار سنگہ گوہر سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	
۲	اوتار سنگہ ولد شونہ سنگہ و بیگنوت ولد سنگہ	سنگہ			سنگہ	
۳	گمیر سنگہ ولد راجان سنگہ	سنگہ			سنگہ	

اب سو اسی ٹہا کر کے اتنے آدمی مذکور الہد حوالہ دار میں

نمبر ۱  
 اسٹھمار دار شوارہ  
 پنے گانو مہرون سے محبت سنگہ کو گراس ملا بنا محبت سنگہ کے اولاد میں نصیب نہیں ہوئی بہائی بیٹوں کو حوالہ ملتا  
 رہا اب ٹہا کر پتر سال قابض حال ہے اور پتر نصیب بہائی بیٹی اور کے حسب تفصیل ذیل حوالہ خوار میں

نمبر	نام	چاہ	مال	کانگر	میزان	کیفیت
۱	کالو سنگہ ولد فتح سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	
۲	چمن سنگہ ولد فتح سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	
۳	سردار سنگہ ولد فتح سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	
۴	رام سنگہ ولد گلاب سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	
۵	گدوہر سنگہ راج سنگہ سوہر سنگہ پیران اشیر می سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	
۶	بلدو سنگہ گوبال سنگہ گوبند سنگہ پسران اودو سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	



نمبر	نام	تقداد اراضی				کیفیت
		چاہی	مال	کانکر	تیمیزان	
۱	درجن سال ولد	یک	یک	یک	یک	یک
۲	دو سال ولد	یک	یک	یک	یک	یک
۳	بہکوت ولد	یک	یک	یک	یک	یک
۴	سہرام ولد	یک	یک	یک	یک	یک

سرکارین نذرانہ ایک سالہ تھا کہ چہ سالہ اگر تباہی اور اپنی بہائی بیٹوں کی چھپ نہیں لیتا ہے

نمبر ۱		استمرار دارانہ
لیہ گانو مہرون سی بیاد رسلہ مورث انخاندان کو گزرتی ہیں ہا جبراب ہا کر مودنگ قابض ہے دو بہائی حقیقہ اور کے اور کے سوای ازیں اور کوئی شریک نہیں اپنی بہائیوں کو کو سکھ اسکے زمین ہر ایک کو بطور حوالہ دی رکھی ہے اور ان سے نذرانہ چھپ نہیں لیتا۔ سرکارین خود سوائے سال اگر تباہی		

نمبر ۱۸		استمرار دارانہ

یہ گانو جی سنگھ کو مہرون سی بطور گزرتی ہیں کے لا تباہی کے اولاد میں دستور تسمیر کا جاری نہیں ہوا بہائی بیٹوں کو حوالہ دیا۔ اب ہا کر دھوک سنگھ قابض ہے اور اساتو سال نذرانہ سرکارین ادا کرتا ہے۔ بہائی بیٹوں کو جو پانچ نفرین ہوا۔ سب فیل دی رہا ہے خود ان جی کچھ نذرانہ نہیں لیتا جی

نمبر	نام	تقداد اراضی				کیفیت
		چاہی	گورن	انال	اکرہ	میزان
۱	کالو سنگھ و دہول جپران	یک	یک	یک	یک	یک
۲	چندن سنگھ ولد سوامی سنگھ	یک	یک	یک	یک	یک
۳	چتر سنگھ ولد سوامی سنگھ	یک	یک	یک	یک	یک
۴	پدم سنگھ ولد سوامی سنگھ	یک	یک	یک	یک	یک

کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

4

کتابخانه

اب ہم فتح سنگہ کے خاندان کا ذکر کرتے ہیں کہ فتح سنگہ کے دو پوتے ایک ایک ایک سی اولاد ہوئی۔ سترہویں پشت میں مسلم سنگہ کے دو بیٹے ہوئے۔ ناٹھو سنگہ۔ کلپان سنگہ۔ ناٹھو سنگہ باڑی ہوا۔ اور کلپان سنگہ کو تین گانو بلور کہ اس عنایت ہوئی۔ چھٹے پوتے میں کرملہ اری جنویو سنگہ تھے۔ روپیہ سرکاری میں کاٹھا کر کلپان سنگہ کے دو پوتے ہوئے۔ پھر چاند سنگہ طبع ہوئی۔ مگر دو روپیہ ہو سکتا تھا۔ تمام کار۔ پیران ہیرہ۔ اور سترہویں پوتے۔ داراجی کے پاس لکھ رہے ہیں کہ آئی۔ ناٹھو سنگہ ٹھاکر پٹیا لکھ کر ریاست جاول میں چلا گیا۔ اور سیوا جی مہوہ داراجی کے پاس لکھ رہے ہیں کہ جاول کا باشندہ تھا اور سیوا جی اور ناٹھو سنگہ کے سالوں میں باہم راکھے بندہ ہوا اور انہی محبت تھے کہ جو ایک کے رسم ہے۔ اندرین صورت ٹھاکر اے ناٹھو سنگہ کے سیوا جی کے بندہ ہو جاتے تھے۔ ناٹھو سنگہ نے ٹھاکر کے سویت اپنی سون سی سیوا جی کے طرف سفارش طلب کر لی کہ پیران ہیرہ۔ جو سترہویں پوتے ہوئے تھا اور چھٹے پوتے آئی تو سیوا جی کو منظور کر لے گئی۔ کہ ہر دو روپیہ کورہ ٹھاکر پٹیا لکھ کر سپرد کر دی۔ چھٹے سال تک اور دیہات پیر ٹھاکر پٹیا لکھ کر قاضی رہا۔ مگر بعد ازاں سلطانہ امین سے روپیہ کلپان سنگہ نے جمع کر کے سپرد یہ بن اور کیا اور پیر دو دیہات پر قبضہ پایا۔ ساوول سنگہ دوسری مان سی تھی۔ چونکہ اکثر اس قسم کے بہائیوں میں ناٹھو سنگہ کے دو بہائی باگ سنگہ۔ ساوول سنگہ دوسری مان سی تھی۔ چونکہ اکثر اس قسم کے بہائیوں میں ہونے آئی ہے ناٹھو سنگہ نے ہر دو کو قید کر لیا مشہور ہے کہ پانچ ماہ تک قید رہے۔ چونکہ یہ حرکت ناٹھو سنگہ کے ظالمانہ تھے تمام برادری جمع ہوئی اور انکو قید سے رہا کر لیا۔ اس عرصہ میں ناٹھو سنگہ فی وفات پایا۔ اور مان سنگہ مسند نشین ہوا اور اوسکی باگ سنگہ۔ ساوول سنگہ کو کچھ بے گزارہ دنیا منظور کیا اور آخر کار کلپان سنگہ نے غیرت سی کہ اولیٰ کا چاہتا موضع سترہویں اونکے گزارہ کو اپنی پاس سے لے گیا۔ چونکہ سترہویں کے آندے نے اسی کے تھے۔ اور نذرانہ ہوائیہ کھذا اسقید رقیل گزارہ کا حسان سنگہ لیا باگ سنگہ نے بے منظور کیا تب کلپان سنگہ نے تین سو روپیہ سال بابت نذرانہ اپنی پاس سے دینا کر کے سترہویں۔ باگ سنگہ کے تیردہ روپی باگ سنگہ نے ایک نوشت جیٹھہ سدی ۱۳۱۵ء مطابق سن ۱۷۹۸ء کلپان سنگہ کو لکھ دی جسکے

## نقل نوشت باگ سنگہ بنام کلپان سنگہ

کہا کہ راج سری کلپان سنگہ جوگ باگ سنگہ کا جہاڑ بنیادھی۔ اوٹھے سری جے سیبا ہی جہاڑ پورج کا پیران ہیرہ سترہویں خواٹھ۔ تینوں گانو اپنی آپ خاتم سنگہ جے میٹھاڑہ میں دھی جو سبت ایکے ہاں ٹالے اپنے بیٹا اور ناٹھو سنگہ جے مہوہ دار بے مانا سون لکھ گانو۔ پیران ہیرہ سترہویں رادری لینے اور آگئی۔ خواص ہے رہے اور گانو پیران ہیرہ۔ اور سترہویں سال ۱۷۹۸ء کے سال اب۔ ناٹھو سنگہ جے جو اب عہد

صوبہ دار گویا مان سسند یہ کہہ کر گانو پر آن پیرہ دستری۔ اپنی چپہ سو آب پائے اور دی لینی جی۔ جی اور پور  
 سون کنور جو ان سنگہ جی اور پارہ سون شودان سنگہ جی اور دیوان جی۔ مادہ پور اور جی شہ پہنای  
 کاہدار سو امی رام جی۔ بگہہ کا کاہدار شو جی رام جی اور مہرون سون جو دہا پوپ جی ساخان  
 پیران پیرہ بن جی ہو کر بنے سر شری ایک حق تین سون دلا والا گا۔ پرت ہمارا بناہ سر شری بن گئے  
 بن اور نیسا کن جاؤں تو باجی مان سنگہ سے بڑا دیوی نہیں ہے۔ پیرا ساخان بکار کر دہا دی جو سر شری  
 کے جج کارویہ لہا عہد لگے ہے تین تین روپیہ تین نو پیران پیرہ خواص سون دیا اور اب اوپر بن ہا  
 راکا سر شری اور اجیر بن دیا جاشون اور اب تین سو روپیہ دیا جا جو اور خواص پیران پیرہ پر دعو کا  
 بات کا تھا نکا ہمارو ہو بنیں اور خواص پیران پیرہ کو آپکا ہے۔ سر شری ہمارے ہے اور کدخت روپیہ  
 دیوان بن عذر کر دیا تو ہونا لیا جاشون کا بن بات کا دعو اب سو۔ واپی گانو لے تہہ ہمارا بیٹا کر سی نہیں  
 کہہ ہی تو سر شری جو دہا پوپ نکہ بن ہمارے خوشی سون ہمارا کہہ رو برو کدخت دیا ہے۔ سو صحیح ہے دستخط جو بد رو  
 باں سنگہ کے گناؤں لکھا ہے سو کاشی جیٹہ سدھائی سرس دستخط راج سری ہرنا تہہ سنگہ کا باں سنگہ کے  
 لکھا ہے دستخط سمان سنگہ جی کا ہے باں سنگہ کے کئے سے لکھا ہے دستخط راج سری گہم سنگہ کا ہے باں سنگہ کے  
 کئے سے لکھا ہے۔ دستخط راج سری۔ سورج بہان جی کا ہے دستخط جو دہا پوپ جی کا باں سنگہ کے کئے سے لکھا ہے  
 دستخط باں سنگہ کا ہے اوپر لکھا ہے

ابتداءً سے ایک بدستور غلطی اندر رہا مگر بعد ازاں مادہ پور او سید یہ صوبہ دار اجیر نے استمرار داران کو رنگ کیا  
 اسے سبھون نے ملکر یہ صلاح قائم کری کہ ہمارا گلاب سنگہ ولد کلپان سنگہ کے قلم بن کر مضبوط ہے مادہ پور اور  
 گرفتار کر کے قید کرنا چاہیے۔ چنانچہ ایسا ہے ہوا۔ اور تین ماہ تک مادہ پور اور قید رہا کہ اس عرصہ میں مرٹون کے  
 فوج نے اگر چھوڑا یا اور نہ ہو روپیہ دیا گیا جتنے عدم ادائیگیں گلاب سنگہ کی گئیں۔ انجام کار سات ہزار  
 روپیہ سمیرنگہ سر گلاب سنگہ نے ادا کیا۔ اور باقی گیارہ ہزار روپیہ بن موضع خواص باں سنگہ کے پاس گرو  
 رکہ کر گلاب سنگہ کے منجھے پاسی۔ کہ اس واقعہ سر شری اور خواص باں سنگہ کوئے۔ لیکن نہان سنگ  
 نیرہ باگ سنگہ کا بیان ہے کہ خواص گلاب سنگہ نے مرٹون کے پاس گرو دی رکھی۔ لیکن جب تھوڑی دیر گزرے  
 لے۔ اور انگریزی غلطی بیان آئی تب صوبہ دار نے جتنے لکھ روپیہ دیو اور گانو لکھ گلاب سنگہ کے جواب دیا کہ  
 دس روپیہ دیو گئے اور نہ گانو لیونگے تب باگ سنگہ نے مرٹون لکھ روپیہ دیکر خواص کو بیخ کر پایا کہ سپر نہان سنگ  
 قابض ہے۔ اور اب اسے لہا سے سرکار میں ادا کرتا ہے

مان سنگہ کے اولاد میں اب ہمارا سر تاب سنگہ مالک قابض ریاست ہے۔ مگر نے احوال بسبب نہانے کے ریاست تباہ  
 گورٹ افورڈس کے ہے۔ اب ریاست میں گیارہ گانو شامل ہیں  
 پیساکن رام پورہ بخا اور پورہ جیت گدہ فتح پورہ بگا ران ناڈ بہت سوری۔ نیگاڈ پرتاب پورہ بہت پورہ سر شری



کیمیہ	نمبر	پاس پتہ اور زمان	مال	مگرہ	میزان	کیفیت
۱	بہت سنگہ برادر چشتی	سک	سک	سک	سک	چورے
۲	ہری سنگہ ولد صاحب سنگہ	سک	سک	سک	سک	چورے
۳	دھول سنگہ ولد سمیر سنگہ	سک	سک	سک	سک	چورے
۴	بھوت سنگہ و شودان سنگہ	سک	سک	سک	سک	چورے
۵	نیران سنگہ	سک	سک	سک	سک	چورے
۶	مرجاہ سنگہ ولد تیر سنگہ	سک	سک	سک	سک	چورے
۷	شیو دان سنگہ ولد گونبد سنگہ	سک	سک	سک	سک	چورے

اس گانوبین ایک تلاب پختہ قدیمی بہت پرانا انوسوم بالاساگر بجانب جنوب واقع ہے ادس سی آبپاشی ہوتی ہے اور پال کے اوپر مندر بالا ہے اور درختان سایہ دار واقع ہیں۔ اسے کمال شاگر بہت تابا ہے کے اجیرمین تعلیم پاتا ہے اور کانوزیر اہتمام کورٹ افوارڈس کے ہے۔

## اسٹیمبر اور پارہ

شمار ۳

مارچ کا مورت شام سنگہ تھا۔ سبھی پیا لکھن سی اپنا علاقہ تقسیم کر آیا اور دکان مفصلہ ذیل اپنی زور بازو سے حاصل کر لی۔ چپا پریہ۔ ایک سنگہ۔ یہ دو دکان اور اجوت گور کے قبضہ میں تھے۔ جنکو نکال کر خود قابض ہوا اور ایک کالہ لونگہ اور اسکے اولاد میں۔ شاگر کسان سنگہ نے راجپوتان ماناوت سی چہین کر اپنی علاقہ میں شامل کر لیا اور اسکے کالہ کو نکال دیا۔ سکت سنگہ تک شام سنگہ کے اولاد میں کوئی شریک نہیں ہوا۔ سکت سنگہ کے تین بیٹے تھے۔ شیر سنگہ پاٹوے بخت سنگہ رنجیت سنگہ۔ شیر سنگہ مسند نشین ہوا اور رنجیت سنگہ کو اپنی شامل رکھا۔ بخت سنگہ کو کوٹا بطور گراس نکال دیا شیر سنگہ کے اگرچہ دو بیٹے ہوئے۔ مگر اندر سنگہ چوٹے بیٹے کو سمان سنگہ پاٹوے نے اپنی ساتھ رکھا اور سکو نہ حوالہ دیا۔ نہ اور کچھ گزارہ۔ اس کے بعد سمیر سنگہ سمان سنگہ کا برابر بیٹا مسند نشین ہوا اور بریلیال اپنی چوٹے بیٹے کو میوہ خورد بطور گراس کے نکال دیا پھر سمیر سنگہ کے اولاد میں کوئی گرانہ نہ رہا۔

اور پرچہ لکھا گیا کہ رنجیت سنگھ اور امیر سنگھ رنجی اپنی بیانیوں کے شامل رہی بروقت تقسیم کر اس اور کو کی خبر  
 بلا اونکے پر یہ کیفیت گذری کہ بعد چند ہی اوکے ساتھ دعا ہوئی اور انجام کار بلا حوالہ کے جدا کئے گئے کہ اب  
 اونکے اولاد بغیر کاشتکاران کے کاشتکاری سے گذر کر رہ گئے ہے اور پارہ مین رہتی ہی پارہ کاٹھا اس  
 شیوناتھ سنگھ نے دس گانو مسہ کپڑہ ہائی کے اوکے قرض و دخل میں ہیں اسلئے یہ غرضتہ سرکار میں دخل کرتا

سلسلہ	نام گانو	کیفیت
۱	پارہ خاص	یہ قصہ ہی اور اندر آبادی کے ایک بلند جگہ پر ٹہا کر سکت سنگھ کا بنو ریا تو اونچے قلعہ پاس ہوا تھنا لاگت کا موجود ہے
۲	بیر کا کپڑہ	پہلے کے زمانہ میں قوم برڑ رہتی تھی اور اونکی نام کپڑہ ویران ہر کا کپڑہ بولا جاتا تھا کپڑہ نے آباد کیا کہ اب آباد ہے
۳	گنیش پورہ	ٹہا کر سو جاں سنگھ نے آباد کیا ہے
۴	اوندری	یہ گانو قدیمی ہے اور کباری ندی پر واقع ہے
۵	سوجان پورہ	ٹہا کر سو جاں سکھ نے آباد کیا ہے
۶	چھا پرہ	یہ گانو راجپوت کوڑون کا مسہ ایک قلعہ کے وقت کے تھا ٹہا کر سکت سنگھ نے مرست کر کر یہاں سر نو دست کر دیا اور ایک باغ ہے اور لکھا بنو اسو ہے کہ اب تک موجود ہے
۷	راج پورہ	ٹہا کر سر سنگھ نے یہ کپڑہ چھا پرہ کے کاکڑ مین بسایا اسگانو کے سرحد پر ڈرائی ندی بہت ہے
۸	ایک سنگھ	یہ گانو نامت راجپوت سی چھٹا گیا اور میرانا گانو ہے اسگانو مین پہلے تالاب قائم تھا اور سکھ شیوناتھ سنگھ نے بختہ بنوایا۔ بلاگت بھینا آٹھ ہزار روپہ کے اوس سے بہت بڑا ہوا
۹	نولکپہ	نولکپہ گانو ہے
۱۰	ارو گائیں کا کپڑہ	نولکپہ گانو ہے

نمبر ۲۴

## اسمٹرار وار سیوہہ خورد

پارہ سی ۲۳ آئین بیریاں کو بیہگانو گراس بلا تہا مادہ ہونگہ پاٹوی قابض ہے اور ہر سنگہ - رام سنگہ برادر  
حقیقتے اسکے تاحال بالا جمال رہتی ہیں - سرکار میں طمانینہ سال تمام میں نذرانہ دیا جاتا ہے

نمبر ۲۵

## اسمٹرار وار لوڈ

بیہگانو نجات سنگہ کو ستمہ اعین پارہ سی گراس بلا اب جو ہر سنگہ اوکھا بیٹا بتنی بلا شرکت غیر سی تہا قابض ہے  
کو بیہای بیٹا نہیں جائے سال تمام نذرانہ سرکار میں جاتا ہے

نمبر ۲۶

## اسمٹرار وار سدارا

دلو می سنگہ مورث کو سدارا پکا نو ریاست پیا لگن سی بے تہہ اوکے چار بیٹی ہوئی - رنسنگہ پاٹوی نے  
سدارا لیا اور اپنی چوڑی بیٹیوں کو گل گانو دیدیا - اب سدارا میں سو بہرہ سنگہ سپر بلر لو سنگہ شیا کہ قابض ہے  
گل اب سنگہ پر حجت سنگہ کو سولہ من غلہ سال تمام میں جو اوکے باپ کے وقت سی تھا اتا ہے بدستور سدا کرتا ہے اور  
چتر سنگہ برادر خورد کو تھا کرنے پانچ دہنہ چاہہ بہتہ نام سنگہ زمین کے بطور حوالہ دیدی ہیں چاہے مال گھر دارا  
ہر دو حوالہ خواران سی کچھ نذرانہ نہیں لیتا ہے خود سرکار میں لادہ قسٹ سال نذرانہ ادا کرتا ہے

نمبر ۲۷

## اسمٹرار وار گل گانو

بیہگانو دل سنگہ - رام سنگہ کچھن سنگہ - برادر حقیقتے کو تھا سدارا نے دیا تہا - دل سنگہ برادر گلان پاٹوی  
سنگہ قابض کل دیہ ہو گیا اور پھر اپنی برادران کو انجام کار حوالہ مندرجہ ذیل مقرر کر دیا کہ وہ اوسی پر خان ہو

نمبر	نام	تقدادارے			کیفیت
		چاہے مال	کانٹر	میزان کل	
۱	رام سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	
۲	کچھن سنگہ	سنگہ	سنگہ	سنگہ	



اب دلیل سنگہ کے اولاد میں ارجن سنگہ صاحب ریاست ہی اور اوسنی اتھی یا پاپا بھوانی سنگہ کو  
 بطور خوار و سی رہی ہے  
 اور ان سرد و خوار و خور و ن سی بات یا ہی زب کے اکیڑویہ بیگہ اور مال و کاکڑا رانگی کے پیداوار کے دیو  
 بنائے تاکہ ارجن سنگہ لیا کرتا ہے اور خود لا و عید سیاتام مزارانہ سرکارین بہرہا ہی

### بھومیہ مانگلیا واس

نمبر ۲۸

اسخاندان میں آخری بھومیہ مہنوت سنگہ سنگھ کی قریب لا ولد مرگیا۔ اوکے بعد والدہ اوکے قابض بھوم رہی۔  
 لیکن جبکہ ۱۹۱۱ میں وہ بھی مر گئی تو بموجب حکم دیو دت صاحب کے بھوم جاگیردار کی سیرد کری گئے۔ لیکن  
 ایک سہا ہے کے نوکری اوکے ذمہ لکائی گئے اور اسی اشارہ میں سہی جلت سنگہ نے جو باب دیو سی سنگہ  
 بھومیہ قابض مال تھا۔ دیوانے عدالت میں دعویٰ مبنی ہونے دیو سی سنگہ کا سہا والدہ مہنوت سنگہ کے  
 ویر کر کے نوکری حاصل کری۔ تب سی دیو سی سنگہ بھومیہ قابض مال اس بھوم پر قابض ہے۔ اگرچہ جاگیردار  
 اوکے نسبت کئی طرح کے عذر کرتا ہے۔ لاکن حکم تو چیلے ہو چکا ہے۔ اس بھومیہ کا کوئی بہا ہی نہیں ہے۔

### استمرا دار گو بند گڑھ

نمبر ۲۹

اکبر بادشاہ کے عہد میں مہاراجہ اودھی سنگہ شاہ مارواڑ النیاط برارہ موٹا مورد عنایات شاہی تھا اور  
 راجہ بھلو اند اس اوکا بیٹا بادشاہ کا دوست اور مناصب خاص جسکے اولاد حسب ذیل ہوئی۔ گو بند گڑھ  
 کاہن ہے۔ سلطان جی۔ بھڑام جی۔ اچلہ اس۔ گہ پالہ اس

نمبر ۲۹  
 اسکا اولاد مارواڑ میں ہے  
 اسکا اولاد مارواڑ میں ہے  
 اسکا اولاد مارواڑ میں ہے

کاہن ہے۔ سلطان ہے۔ بھڑام ہے۔ گہ پالہ اس نو مارواڑ میں رہی۔ اور گو بند اس نے متصل پیانگ کے اپنی نامیر  
 ایک کا گو بند گڑھ بنایا۔ اور قلعہ سکھ تعمیر کرایا۔ اسٹ پورہ۔ اگنی پورہ۔ جھونٹ پورہ۔ سمیت پورہ اور دیار  
 کا تو متعلق اسکے ہیں چھین سے جھونٹ سنگہ کے جھونٹ پورہ اور اسکے سنگہ نے اگنی پورہ سرت سنگہ نے سرت پورہ  
 اپنی اپنی نامیر آباد کرائی اور امرت پورہ برانا گانو ہے ریاست گو بند گڑھ سے کسے بہا ہی بیٹی کو کوئی

گاہو نہیں ملا۔ بلکہ جیت شہ سی پہلی کچھ حوالہ ہے نہیں دیا گیا۔ بہائی بیٹوں کی بہویہ بکرہ سوم حاصل کر لی جکا آکر  
آدی گا اب رگنا تہ سنگہ شاہر گو بند گڈہ کا قابض ہے ہم ۱ نفر آدمی کے بہائی بیٹی ہیں۔ جکو لڈارہ بطور حوالہ لا رہا ہے  
اور شاہر کے لیے ہر سال نام نذرانہ سرکار میں بہر تاپے

نمبر ۳

بہویہ ناند

بہمت سنگہ سورث بیٹا لال سنگہ شاہر گو بند گڈہ شاہ مارواڑ کے چاکری کیا کرتا تھا محبت شاہ کی وقت میں جب  
مباراجہ ابھی سنگہ لے سر ملند خان والی گجرات کی ساتھ بیگانہ کارزار پیشا کر کے گجرات کو فتح کیا تو احمد  
اور گجرات کے صوبہ داری کا فرمان مباراجہ کی نام جاری ہوا۔ اور اوس لڑائی میں تخت سنگہ شہر و سنگہ دل سنگہ  
سیران بہمت سنگہ مع بہمت سنگہ کے شریک تھے۔ دلیل سنگہ گجرات میں مارا گیا تب بعد فتح گجرات کے واپس مارواڑ  
میں پہونچ کر مباراجہ ابھی سنگہ نے بہ جلد دی او سخت کے اس سال سنگہ زمین موضع ٹانڈ بکھور بہوم کے عنایت  
کر لی اور ایک سند محررہ مانگہ بدی ۹ ستمبر ۱۸۹۹ مطابق مارواڑ کے لکھ دی کر ایک بہوم کے  
پاس موجود ہے۔ چنانچہ بموجب اد کے بہمت سنگہ بہویہ وہ ہذا کا بن گیا بعد وفات بہمت سنگہ کے تخت اور بند  
نہیں معلوم نہیں ہوتا کہ کس اصول تقسیم ہوئی۔ کیونکہ نہ مساوی ہوئی۔ اور نہ بلحاظ حق پاٹوی کے لیکن بہمت سنگہ  
کے اولاد میں جدی تقسیم ہوتے رہی۔ ہندو سنگہ کے اولاد میں اگرچہ جدی تقسیم ہوئی لیکن ہوانے سنگہ لاولد کا  
حصہ سو بیگانہ سنگہ کے پاس رہا سالم سنگہ کو نہیں ملا اسخاندان میں پاٹوی کا رواج نہیں ہے سب اپنی اپنی حصہ کے نمبر  
پر قابض ہیں جو کہ ۲۱ نفر ہیں

نمبر ۴

بہویہ رام نیر دھانی

بہمت سنگہ پیر خونت سنگہ شاہر گو بند گڈہ سورث اسخاندان کو کہ لازم دربار شاہجہانی تھا بجلد دی حسن خدمات کے  
بہت گاہو جاگیر لائے۔ لیکن پیر اور ناک زیب کی وقت میں جاگیر ضبط ہو کر بادا سی اس غیہ رعایتی جس کے بطور  
والگہ دربار پیر بیٹوں کے وقت میں مکر ضبط ہو کر شامل خالصہ کیا گیا اور دہزار بیگہ بہوم کے ہوا اور وہی کہ بہت  
بحال ہے تقسیم درشت کار رواج اسخاندان میں نہیں رہا پاٹوی کو ریاست ملتی ہے اب بھی سنگہ شاہر گو بند گڈہ  
ریاست کہے اور بہائی بیٹوں کو قدیم سی گذارہ ملتا رہا ہے۔ اب ۲۶۔ بہائی بیٹی بہویہ کے ہیں جو گذارہ  
پاتے ہیں۔ سردار سنگہ پیر بہمت سنگہ نامور آدمی اسخاندان میں ہو گذارہ ہے اور اوس نے اپنی نام پیر حد اکا  
نام نہام سردار سنگہ کے ڈھانکے کی آباد کر لی کہ اب تک اوس نام سی چوکاری جاتے ہیں

نمبر ۳۲

بہومیہ رام پورہ ناند

اس گائونین جو تھاس ہین۔ باس کلان۔ باس خورد و درہر د و باس کے بہومیہ اجد اجد امین چنانچہ ناندان۔  
 سہری ۳۲ کا بہومیہ باس خورد کا ہی صورت اسکا جو چھار سنگہ نیرہ گوئندہ اس استرار دار کو چھوڑ گئے کہ  
 سنگہ حاکم وقت نے اس باس کی لٹی بہومیہ بنایا۔ مگر معلوم نہیں کہ کون حاکم تھا اب تبو دان غلام سنگہ لہر آن  
 دیو سنگہ قابض ہین اور تین کس بیوگان جو یانج آدمی ہین بہومیہ باس کلان کا تذکرہ نمبر ۱۹۹۱ اپرا دی

نمبر ۳۳

استرار دار کھروہ

سکت سنگہ مورث اسخاندان کا مبارجہ اودی سنگہ۔ الخاطب موٹا راجہ شاد مار و دی کا بیٹا تھا معلوم نہیں  
 کہ اوسی بیان کس طرح پر قبضہ پایا۔ جو بیان کہ مختار تھا کہ صاحب کا کمانڈس صاحب کے وقت میں تحریر ہوا  
 ذکر اوپر بعض احوال اور ایشور و لکا جمیر میں آباد راجہ ہے۔ کہتے ہیں کہ ریاست مار و دی سی ملا تھا۔ مگر کوئی  
 سچہ تہوت نہیں ہے اگر سی عہد میں پرگنہ کھروہ خاندہ سرکاری شامل اجمیر کے تھا چنانچہ اٹن اکبری میں  
 مرض جو ہو سو ہو اب بہر حال یہ علاقہ اسخاندان میں ہی اور دو حصہ پر جدا جدا واقع ہے۔ ایک حصہ بڑا  
 وہ ہے جس میں خاص کھروہ شامل ہے دو سراجو تاحصہ تسلیم کیا گئے ہیں اسخاندان میں سات پشت  
 برابر یہ سمل رہا۔ کہ اٹوئی اولاد کل ریاست پر قابض ہوئی اور اپنی بیانیوں کے لئے ریاست سی کوئی گزرا  
 نہیں دیا انجام کار وہ لوگ کوئی نہیں کوئی کہیں جہاں جکوراہ لے چلے گئی صرف جاٹلی و اکبری تحصیل جمیر  
 دو خاندان بہومیہ بن گئے۔ جکا ذکر آگے لکھا جاوی گا  
 اٹوئیوں میں سکت سنگہ سی سورج مل کے چوٹے بیٹی چتر سنگہ کو موضع دیو لڈہ بطور گراس ملا اور دیو  
 کے چوٹے بیٹی گلار سنگہ کو ناسون اوپر پرتاب سنگہ کے چوٹے بیٹی شام سنگہ کو ہوا کے کپڑے  
 باقی ریاست پر تھا کہ جو نت سنگہ بلا شکت گیری قابض ہے کوئی بیانی بیٹا اوسکا باقی نہیں کھروہ میں دیہات  
 مفصلہ ذیل کھروہ میں۔ چاوندہ کیریا۔ سوہیورہ۔ بایلان لیرشی لایا امر گڑہ کاشی پورہ رڈو لای  
 پیلان۔ رتن گڑہ کرٹوس۔ دوارہ۔ سالنام میں امبیہ میں موہیو کے کپڑے دناسون دیو لڈہ کے تھا کہ  
 کھروہ سرکاری میں نذرانہ ادا کرتا ہے اور خود بابت ہر دیہات مذکورہ کے اوتکے تھا کہ دن سی ہزار نہ حسب  
 لیتا ہے۔ بہوانی کپڑے دناسون دیو لڈہ

نمبر ۳۴

استرار دار بہوانی کپڑہ

شام سنگہ مورث اسخاندان کا گہروہ سی جدا ہو اسی اندر اس گانو کے تقسیم نہیں ہوئی بالا جال شامل ہیں جو سنگہ پانوی کے چار آدمی ہیں

### اسمٹرار وارنا سول

نمبر ۳۵

گلاس سنگہ مورث اسخاندان کا گہروہ سی جدا ہو اسی اندر اس گانو کے تقسیم نہیں ہوئی بالا جال سب شامل ہیں جو مجبہ ناتھ سنگہ پانوی کے تین آدمی ہیں

### اسمٹرار وار دیو لہ

نمبر ۳۶

چتر سنگہ مورث اسخاندان کا گہروہ سے جدا ہو اسی اندر اس گانو کے تقسیم نہیں ہوئی بالا جال سب شامل ہیں جو مجبہ شیو دان سنگہ پانوی کے تین آدمی ہیں

### بھومیہ جالی

نمبر ۳۷

اسکانوین دو قوم کے بھومیہ ہیں - رائی پور کپو آہر - چنانچہ کپو ایون کا ذکر کپو ایون میں تحریر کیا جاسی گا - اسلئے رائی پور کا بیان ہوتا ہے کہ برتاب سنگہ مورث اسخاندان نے جو سنگت سنگہ ٹہاکر گہروہ کا بیٹا تھا یہ بھوم حاصل کر ہی ہی جسکے مفصل تشریح معلوم نہیں ہوتے اب چتر سنگہ واحد شخص بھومیہ قابض ہے کوئی بیٹا اور گانا

### بھومیہ اکھری

نمبر ۳۸

اسکانو کا بھومیہ سنگت سنگہ ٹہاکر گہروہ کے اولادین ہے بخت سنگہ نے اکھری میں بھوم پیدا کر لی جسکے تشریح پور معلوم ہوتے کہ کب اور کس دی حصص جدی پر تقسیم کارواج ہے اور اس وقت پانچ آدمی حصہ دار ہیں

### اسمٹرار دارمیواریہ

نمبر ۳۹

جیت سنگہ مورث اسخاندان کا تباراجہ اودمی سنگہ شاہ مارو دارالمخاطب موٹاراجہ کا سب سی جو ٹاٹیا ہے

کہتے ہیں کہ اوسکے چوتھے پشت میں رام سنگھ فیشتہ ۶ میں جنگل دیرانہ میں بیہ گانوا بادکیا وجہ تسمیہ سواریہ نام کی تھی  
 نہیں اسخاندان میں قدیم سی پانوی کا رواج ہی بہائی بیٹوں کو گزرا بطور حوالہ بتا رہا۔ لیکن عکساری سرہ میں وہ  
 گزرا وہ بیوم تصور ہو کر حفاظت دی ہی اوسکی ذمہ قائم ہوئی بلکہ وہ بیوم رفتہ رفتہ سرکاری بیوم بن گئے۔ چنانچہ اب یہ  
 وہ بیوم سرکاری بیوم میں شمار ہوتی ہی۔ بعد میں ہی اوس بیوم کے ٹہا کر جو گیداس محل گانوا پر قابض ہی نے احوال  
 اور کوئی شریک نہیں ۶ میں رقبہ میواریہ میں ایک کپڑہ لورہ کہ جو بیٹے اسی نام سی بولا باتا تھا آباد ہوا ہے  
 سو ہی ٹہا کر کے ۱۹-۱۰ دی بہائی بیٹی میں جو بیوہ کپڑا نے بن ٹہا کر آسا بیٹے شادیام سرکاری نذرانہ ادا کرنا ہی  
 اسخاندان میں سی بلونت سنگھ شیو سنگھ۔ ابھی سنگھ کے اولاد بیان سی مارواڑ میں چلے گئے ہی

نمبر ۴

استمرار دار بنایہ اجمہ سنگھ صاحب

لکھنؤ

اسخاندان کا مورث چندرسین ہی جو مال دیو شاہ مارواڑ کا جوٹا بیٹا تھا عام میں مشہور ہی کہ چندرسین -  
 اودھی سنگھ۔ شاہ مارواڑ کا بڑا بہائی تھا۔ تحقیقات کرنل ٹاڈ صاحب میں یہ بات پایہ ثبوت پہنچی  
 دیکھو صفحہ نمبر ۳۴ جلد دوم) چندرسین خود دعوی دار ریاست کا تھا اور اودھی سنگھ جو مابل مرحمت شاہ کمری  
 تھا چندرسین اسکو ناپسند کرتا تھا۔ ٹاڈ صاحب لکھتے ہیں کہ چندرسین جو دیپورسی لکھا گیا اور زانبرگ بنایا  
 سیوا لیا۔ رہا اس زمانہ میں مشہور یون ہی کہ پرگنہ بنایہ اون ایام میں کم آبا جنگل تھا اور (بادلیا) بیل  
 اسکو خود مختار تھا اور انٹر غارگری ہی ہے کرتا تھا۔ اتفاقہ کرم سین نیرہ چندرسین کا ایک دفعہ وہاں گزر ہوا اور  
 ماویا بیل نے کرم سین کو گھٹ لینے دعوت دی۔ لیکن اوسنی ہوشیاری کرمی کہ بیلوں کو نوشہ میں محمول کیا  
 خود ہوش اور منتظم رہا سو قحہ پا کر اوسی شب ماویا بیل کا کام تمام کیا اور علاقہ بنایہ پر خود قابض و دخل ہوا  
 یہ رسم و غام صاحب ملکوں میں اکثر چلے آتے ہے) بعضی روایت کرتے ہیں کہ ماویا بیل نے خزانہ بادشاہی غارت  
 کیا تھا۔ اور بیکم شاہ کرم سین گرفتاری قلعہ قحہ ماویا بیل کے لئی مامور ہوا تھا کہ جی اوسنی قتل کیا اور انجام  
 یہ علاقہ پر کرم سین کو حضور شاہی سی مرحمت ہوا۔ علاقہ بنایہ جو کہ بنام سی مشہور ہے کہ اس علاقہ میں  
 گانوا شامل ہے اکبرتی انتظام میں بنایہ کا علاقہ بنام نہاد پرگنہ بنایہ فہرست پرگنہ ہندی اجمیر میں درج ہے  
 لیکن وہاں کی ذکر استمرار یا جاگیر کا لکھا نہیں گیا

چندرسین کے اولاد کے تفصیل ٹاڈ صاحب اسطرح بیان کرتے ہیں کرن۔ کاہن جی کاہن۔ لیکن اب مشہور  
 کہ فرزند اکبر چندرسین کا اوکرم سین تھا اور اوکرم سین کے - کرم سین کا نہ جی کاہن۔ چنانچہ موجود کل گرو  
 جس سے ہمیں یہ شجرہ نسب تحریر کیا ہے ایسا ہی بیان کرتا ہے اسی چندرسین کے عمیرہ جو دہائی لکھ کر کیا  
 گئے کہ جس سے ریاست مارواڑ کو بٹ لگا اور دواچوت سیو وہ خاندان شاہ میواریہ جو قبہ قبول کرنے اس کے پیش

سر بلند رہتی ہیں اور شیخی مارتے ہیں۔ جو نے تحقیق حق بجانب ہی۔ مگر بہت فائدہ کم ہی سلطنت ماردار کو اس شہر سے حاصل ہوئی مشہور ہے کہ اودھی سنگھ جو دہا بائی کے شادی ہوئی میں راضی تھا مگر چند رسین ناراض تھا جس سے تمام عمر خراب رہا اور راج سی علیحدہ کیا گیا کرم سین اور سکا تو تا ایک دفعہ جانا گئے وقت میں خواہی میں بیٹھایا گیا اور مورچیل اور کے ہاتھ دی گئی کہتے ہیں کہ ہندی کا عریضی کی پیش نے اوس وقت ایک دو ماہ باجکا یہ بیٹھو تھا کہ تو راجپوت تلوار ہلائیو الا ہی نہ کہ مورچیل کا کرم سین کو غیرت اسی اور ہاتھی سی کو دپڑا اودھی سنگھ شاہ ماردار کو پہلے سے پہلے ایک ہزار سی منصب اور خطاب موٹا راجہ کامر جمت ہوا اور ان ایام میں بہائی بیٹوں کو بموجب قاعدہ قتل کرنے کی کوئی راج پختہ گبر اس ملنی کانہیں تھا اسی وجہ سے کرم سین کے چھوٹے تین بیٹوں گرو ہر سنگھ، سوہن سنگھ، کو داجی گبر اس نہیں ملا۔ بلکہ ہر سنگھ اور سوہن سنگھ کے اولاد نے بہوم پیدا کر کے گذارہ کیا اولاد گرو ہر سنگھ استمرار دار اولاد ہر سنگھ بیویہ اولاد سوہن سنگھ۔ پیر اودھی بہان۔ اور اکھی راج جی پان ساتویں

شام سنگھ میں واقع شہر تقسیم ریاست ہوئی مشہور ہے کہ ۳۸ گانو سی ۳۸ گانو اکھی راج کو ملے اور ۶۸ اودھی بہان پاٹوی کو اکھی راج کے نسل میں دیولپہ کا استمرار دار موہ اپنی بہائی بیٹوں کے ہے اودھی کے بعد کیسری سنگھ پاٹوی ہوا اور اسکے دو بہائی۔ سورجمل۔ نرسنگھ اس۔ سورجمل کو باندھواڑ اور نرسنگھ اس کو ماٹوئے گبر اس میں ملا۔ نرسنگھ اس اول کی بیوی سے کا بتنی ہوا بعد ازاں کیسری سنگھ کے سورجمل اولاد ضلے پیدا ہوئی ابے تک چھوٹے بہائیوں کو گبر اس زیادہ ملا کرتا تھا اب آئندہ کو کم ہونے لگا کیسری کے دو بیٹی ہوئی جلت سنگھ پاٹوی اور بیٹی سنگھ چوٹا بیٹا جسکو شولیان گبر اس میں ملا اور اسکے بعد بخت سنگھ پاٹوی ہوا اور اسکا چوٹا بہائی کیرت سنگھ کو سور کھنڈ گبر اس میں ملا بعد ازاں دلیل سنگھ پاٹوی ہوا اور ارجن سنگھ کو موضع سمرانہ گبر اس میں ملا۔ اب راجہ منگل سنگھ صاحب استمرار دار بہنایہ موہ راؤ کیسری سنگھ صاحب بڑا حقیقے کے بالا جمال قابض ہیں۔ راجہ صاحب کو گورنمنٹ سے چھتیا رات انری بی جیشٹ درجہ سوم کے عنایت ہوئی ہے جسکو وہ اپنی علاقہ میں استعمال کرتے ہیں اور راؤ کیسری سنگھ اکثر اسٹنٹ گنٹر کیسری کے مقرر رکھے گئے ہیں۔ جو نے اکال کیسری میں رہتی ہیں اور انصاف کار فرماتے ہیں راجپکا خطاب قدم سی انخاندان میں ہے اور اب دربار اس راج شہر میں کہ جو بمقام اجمیر منعقد ہوا اور اسناد استمرار دار سی تقسیم ہوئیں راجپکا خطاب تسلیم ہو گیا کیونکہ سند میں ہی تحریر ہوا اب اس وقت خاص بہنایہ میں ۳۸ گانو موہ دیہات نوآباد کے واقع ہیں جنکے بہا

نمبر شمار	نام گانو	کیفیت
۱	بہنایہ خاص	یہ قصبہ پیرانا ہے راجپوتانہ کے، اور اس کے متصل دو گمری پر ایک قلعہ تختہ زاد لکھنؤ

## کیفیت

نام

نمبر

مشہورین یہ بگڑاوت چو بانوں سی پہلے اس ملک میں دیکھی مشہور یہ ہوگئے رہی ہیں اور  
وقت کے باوجود یان فتمیر کردہ ہر لہر در ہزار اس ملک میں یادگار ہیں۔ ایک قلعہ کمر سون کا  
ہوا بہت عمدہ ہے اور سورج بہان کا تالاب پختہ اور بلونت سنگ کے دو باغ اس کا سا دیکھا

۲ اور دی بہان نے آباد کیا اور تالاب پختہ سورج بہان بنوایا جس سے آبپاشی ہونے لگی ہے زمین  
گوجر وارڈ  
داخلی  
بنیاد

۳ اور دی بہان نے آباد کیا ہے اور ایک تالاب بکھڑا آبپاشی کا ہے

داخلی  
بنیاد

۴ بلونت سنگ نے آباد کیا ہے

بیرا پورہ  
داخلی  
بنیاد

۵ سرگانی  
داخلی  
بنیاد

۶ بلونت سنگ نے آباد کیا ہے اور گوردھن ناتھ جے کا مندر بھی جس کے نام پر گوردھن پورہ مشہور ہے

گوردھن پورہ  
داخلی  
بنیاد

۷ زور اور پورہ زور اور سنگ نے بسایا ہے

زور اور پورہ  
داخلی  
بنیاد

۸ بیڑا ناگانی ہے راجہ بلونت سنگ نے دو تالاب آبپاشی بنوایا ہیں

چاپانی سری  
مونیاد  
چاپانی سری

۹ بلونت سنگ نے بسایا ہے

چاپانی سری  
مونیاد  
چاپانی سری

۱۰ شرح صدر

پڑلہ داخلی  
مزرعہ چاننا  
نیری

۱۱ زور اور سنگ نے بسایا ہے

کسریہ داخلی  
مزرعہ چاننا  
نیری

## کیفیت

نمبر	نام	کیفیت
۱۲	سکا چیرہ	
۱۳	سورکھنڈ	بلونت سنگہ نے دو تالاب بنوائی اور راجہ مکمل سنگہ نے ایک تالاب بختہ تعمیر کرایا ہے
۱۴	بیلیا واسٹے مرزقہ سورکھنڈ	
۱۵	روگھنات پورہ داخلے مرزقہ سورکھنڈ	راجہ مکمل سنگہ نے آباد کیا ہے اور روگھناتہ جیکے نام پر نام مشہور ہے
۱۶	کیرہ پٹانے	تالاب بختہ بلونت سنگہ کا واقع ہے
۱۷	بڑا ٹٹانے	"
۱۸	سویل کھلان	"
۱۹	سویل خورہ	"
۲۰	لوکھ	ایک تالاب بختہ بلونت سنگہ کا واقع ہے
۲۱	رین	*
۲۲	پیلو دھ	*
۲۳	دھاتول	بلونت سنگہ کا تالاب بختہ واقع ہے
۲۴	کشن پورہ داخلے مرزقہ دھاتول	راجہ مکمل سنگہ نے بسایا اور کشن چندر جہا راج کے مندر کے نام پر کشن پورہ مشہور ہے
۲۵	کھاریہ	راجہ مکمل سنگہ نے بسایا اور تالاب بختہ بنوایا
۲۶	رکھاپ	*
۲۷	چھوٹا رورہ	*
۲۸	مرزقہ چھوٹا رورہ	بلونت سنگہ نے آباد کیا ہے



نمبر	نام	کیفیت
۲۹	چپیان	۲
۳۰	سنگاول	بونت سنگہ نے آباد کردو رتلا بختہ اپا شے کا بنوایا
۳۱	دھانے	۲
۳۲	گوپالپورہ دھانی مرزہ دھانے	بونت سنگہ نے آباد کیا
۳۳	ایگل	۲
۳۴	دھانی دلیو درختی	دیس سنگہ نے آباد کیا
۳۵	چاوندہ	۲
۳۶	تیلاریہ	۲
۳۷	سوکری	۲
۳۸	پیلہ	۲

سوملا ہوشہ رام صاحب سالانہ نذرانہ کرتے ہیں  
۱۱

### اسمٹراز وار سرانہ

نمبر ۱۸

یہ کانوار جن سنگہ کو پہنایہ سی کر اس میں لاجپر چندر سنگہ ٹبا کر سرانہ قابض ہے اور اپنی اور بیکٹو کو حوالہ دینا چاہتا ہے

نمبر	نام	تعداد حوالہ	کیفیت
۱	سالوت سنگہ والہ پور سنگہ	جاست پیرائے	میتراں
۲	مادھو سنگہ برون سنگہ و دیگر	عہد یکچاہ نار	ماچہ بیک
		عسکریا نار	نار

ٹہا کر چندر سنگھ سرکار میں کچھ روپیہ نذرانہ کا نہیں بہتا ہے راجہ صاحب کو سہ ماہ کھدار سالیانہ دیا کرتا ہوں اور جو نذرانہ کہ راجہ صاحب بابت پہنایا دیتی ہیں اوس میں اسکا نذرانہ شامل ہے ٹہا کر باگ سنگھ نے سرکاری کتب خانہ مالاب اور محلات بنوائی ہیں جو موجود ہیں۔ علاوہ ازیں کیسیر لورہ جاگیر نواب عبدالکریم خان صاحب اراضی بہوم چندر سنگھ کے واقع ہے اور نیز چارم حصہ کل پیداوار کیسیر لورہ سے ٹہا کر چندر سنگھ لیا کرتا ہے جسکے بابت بندوبست حال میں ٹہا کر صاحب فی دعویٰ کیا کہ یہ گانو چارم حصہ ہمارا قدمی جاگیر ہے۔ لیکن تحقیقات میں ثبوت ہوا کہ نواب کے بزرگان نے بنظر حفاظت چارم حصہ دیا ہی جاگیر یا استمرار نہیں ہے

نمبر ۲۲

سو کیرٹ شامل پہنایا

کیرٹ سنگھ کو بیگنہ پہنایا سے گراس ملا۔ لیکن اب راجہ صاحب کے قبضہ میں ہے اولاد کیرٹ سنگھ کا سنگھ سے گزارہ کرتے ہے اسلئے پہلے بابت نذرانہ جو پہلے سے مقرر تھا اب راجہ صاحب اپنی پاس سے شامل پہنایا سرکار میں داخل کرتے ہیں اور پیداوار پر خود قابض ہیں ہم آدمی کیرٹ سنگھ کے اولاد میں موجود ہیں۔ دراصل یہ نمبر جدا استمرار بقوت نہیں ہو سکتا ہے

نمبر ۲۳

استمرار دار شوپیان

طی سنگھ سورت کو بیگنہ پہنایا سے گراس میں ملا۔ خیراب ٹہا کر چمن سنگھ قابض ہیں اسخاندان میں ہم در اشتا نہیں ہوتی۔ جو چار آدمی بیانی بیانی ہیں۔ اولاد کو خوالہ ملتا ہے اور ان سے کچھ لیا نہیں جاتا ٹہا کر چمن سنگھ سرکار میں اسلئے نذرانہ داخل کرتا ہے

نمبر ۲۴

استمرار دار بادنوارہ

سورت اسخاندان کا ٹہا کر سورجمل ہے جو کیسیر سنگھ رئیس پہنایا کا چھوٹا بھائی تھا اور سورجمل سے چھوٹا ایک نرسنگ اس تھا جو قبل از پیدا ہونے کیسیر سنگھ اور سورجمل کے اودمی بہان رئیس پہنایا کا بیٹی ہوا تھا باہم کیسیر سنگھ اور ہر دو برادران خورد کے گراس پر تکرار ہوئی کیسیر سنگھ کو گراس کم دینا جاتا تھا اور سورجمل زیادہ لینا چاہتا تھا نرسنگ اس نے تو کم گراس لے لیا جو کیسیر سنگھ نے دیا کیونکہ نرسنگ اس بیٹی اور دیا کا تھا اور کیسیر سنگھ سورجمل بعد از ان اصلے اولاد پیدا ہوئی ہے سورجمل رنجیدہ ہو کر بلی ہلا گیا اور نرسنگ

اون ایام میں بادشاہ تیار تھا ایک قسم میں سورج حمل سے کارگذاری نمایاں ظہور میں آئی اور بکھردری اور کسے سے نیم  
نیزاری منصب اور خلعت ہفت رقوم کا مہ فیل مرحمت ہوا اور نصف سلاطہ ہینا قیسم کرادیا اور علاوہ ازیں رام سمر  
وسر سنگر کا علاقہ ہے جاگیر عنایت ہوا تھا خانہ شہزادہ میں سورج حمل سے ہتمام باندنواڑہ اپنی راجدانی بنائی۔  
لیکن تہوری عرصہ بعد جب مبارجہ اجیت سنگہ والی جو دیپور اجمیر میں آیا تو باندنواڑہ سی تھا کہ پشوئی کو نہیں کیا  
جباراجہ تخت نادر ارض ہوا اور رام سمر و سر سنگر کا علاقہ اس جنگ کے نتیجہ میں ضبط کیا باندنواڑہ اگرچہ بحال تھا  
لیکن لوٹ لیا اور قلعہ شکست کر دیا

سورج حمل کے چار بیٹی ہوئی۔ امر سنگہ پاٹوی۔ فتح سنگہ۔ سورتان سنگہ۔ اندر سنگہ۔ امر سنگہ پاٹوی نے فتح سنگہ کو پاد  
اور سلطان سنگہ کو ماولہ اور اندر سنگہ کو کلیان پورہ گراس میں بلا  
امر سنگہ کے دو بیٹے ہوئے بہادر سنگہ پاٹوی۔ مان سنگہ مان سنگہ کو جوتامان گراس میں لا  
بعد ازاں بہادر سنگہ کے بیٹے دو اولاد ہوئی اسکے سنگہ پاٹوی۔ بیرون سنگہ  
بیرون سنگہ کو امر گڑھ گراس میں بلا بہراکھی سنگہ کے اولاد سی کوئی جد انہیں ہوا اور اب ٹہاکر رنجیت سنگہ  
باندنواڑہ بلا تراثت تیری واحد قابض ہے کوئے بہائی ہتھانہیں سی اور بہرہ کلیان پورہ سی مٹی ہو کر قابض  
ہوا ہے۔ گوشت سی خست یارات انیری بخشیدی ورجہ سوم عنایت ہوئی جتکو کشتال میں لاتا ہی اور سر  
صیالے سالانہ نذرانہ ادا کرتا ہے اور جمع میں امر گڑھ کے ٹہاکر کے جمع ہے شامل ہے گوکہ ٹہاکر رنجیت سنگہ ٹہاکر  
امر گڑھ سی مبلغ نامتہ کھار خود لیتا ہے اس وقت ۸ لگانو حسب ذیل باندنواڑہ میں آباد ہیں

نمبر	نام	کیفیت
۱	باندنواڑہ فاس	یہ قصبہ پرانا ہے اور قلعہ اندر گانو کے بہت احباب ہمارت پختہ واقع ہی تین تالاب آب کے ہیں۔ دو خام۔ پنہٹہ منوایا ہوا۔ ایک باغ ہے جسے ہمیں وقت کا اسکا ٹوٹ سنگ نام رکھا گیا ہے
		ہی جو بارونتی ہے ٹہاکر رنجیت سنگہ نے اپنی باپ کے چہری اور ایک صمد راویا ہے عمدہ ہوا ہے
۲	سورج پورہ واسطے	ٹہاکر سورج حمل نے بایا ہے اور تالاب خام آب پاشے کا ہی
۳	پرتاب پورہ واسطے	ٹہاکر پرتاب سنگہ نے بایا اور ایک تالاب خام بنایا
۴	پٹیری واسطے	آکے سنگہ نے اسکو بایا اور تالاب ہی بنوایا
۵	رام پورہ واسطے	آکے سنگہ نے بایا اور سورج حمل نے تالاب بنوایا

نمبر	نام	کیفت
۶	ناڈھی گجائی دھلی	آکھی سنگہ نے معرفت کجا میر کے آباد کرایا
۷	روپ پورہ دھلی	ٹہاکر موجودہ حال نے آباد کیا ہے
۸	سیلا رتہ دھلی	بشہ ح صدر
۹	بکرا آئی دھلی	x
۱۰	دیو پورہ	x
۱۱	برائٹھ	x
۱۲	ارچ پورہ مرزداد	ٹہاکر سورج مل نے سمٹا میں لایا
۱۳	کرانٹی	ٹہاکر حال نے ایک مالاب پختہ عظیم اتان بنوایا ہے
۱۴	گوکھ	سورج مل کے وقت کا ایک قلعہ پختہ بنا ہوا ہے اور مالاب پختہ آبپاشی ٹہاکر حال نے
۱۵	واتا کوٹ	سورج مل و لہ سرتاب سنگہ نے دو مالاب قائم آبپاشی بنوائی ہیں
۱۶	سیدریہ	ایک چاہ بہت عمیق ٹہاکر حال نے بنوایا ہے
۱۷	چاند مان	x
۱۸	بڑلہ	x
راتا کوٹ بہکوت سنگہ ٹہاکر روٹھیلہ مسعودہ کو بھوض چاکری اس ریاست سی ملا تھا۔ لیکن بعد چھتری مدت تک خود سرفیضہ اور سکار ہا اور انجام کار لوئی صاحب صوبہ دار مرہٹہ کے وقت میں بادامی سے نذرانہ کے پہر باندھوا		
نمبر ۵۴	اسٹمرار دار امرگڑھ	
بہرون سنگہ کو باندھواڑہ گراس ملا۔ اب جہونت سنگہ ٹہاکر پاٹوی کے رواج پر قابض ہے پانچ بیہمی بیٹی اور سیک حوالہ خوار ہیں۔ اٹا کچھ جمع ٹہاکر کو نہیں دیتی۔ ٹہاکر ماتھ کھدار باندھواڑہ کو دیا کرتا ہے اور ٹہاکر باندھواڑہ نذرانہ سرکاری شمول اپنی رقم کے داخل کرتا ہے		
نمبر ۵۵	اسٹمرار دار جوتامیان	
بیہگانو مان سنگہ کو باندھواڑہ سی گراس ملا اب محبوب رواج پاٹوی کے بہیم سنگہ قابض ہے بیہمی بیٹی کو حوالہ دلا		

نمبر	نام	تعداد اراضی				کیفیت
		چاہی	مالابی	کھٹڑ	مال	
۱	ظالم سنگہ ولد بلونت سنگہ	سکر	۰	۰	سکر	
۲	حضر سنگہ ولد بلونت سنگہ	سکر	۰	۰	سکر	
۳	بنونت سنگہ گج سنگہ لال جان سنگہ یکھوہ و لکھ ولد پدم سنگہ یکھوہ و لکھ کی سنگہ پیران پرتی سنگہ مدن سنگہ دھوہ بھوپال سنگہ ولد اجیت سنگہ	سکر	سکر	سکر	سکر	
۴	بھوپال سنگہ ولد اجیت سنگہ	سکر	سکر	سکر	سکر	

ان لوگوں سی ایسا شے کا حامل شہا کر قابض حال کیہ نہیں لیتا ہے اس کے بعد سال تمام نذرانہ سرکاری پیم سنگہ ادا کرتا ہے  
دو کھڑے وہ بندہ اس میں آبا دین مگر جو نہ جھوٹے ہیں

نمبر ۴	استمرار دار پاؤلہ
--------	-------------------

یہ گانوہ چاؤنڈہ دیوہ دھڑے باند نواری طہر شہا کر فتح سنگہ مورث کو گراس ملا اب کران سنگہ بموجب رواج پاٹوی  
کے قابض ہے وہ بھی چاڑا داس شہا کر کے ہیں وہ حوالہ پائے ہیں شہا کر ایسا لکھ سال نذرانہ داخل کرتا ہے

نمبر ۴	استمرار دار جاؤلہ
--------	-------------------

یہ گانوہ داندھی کے صورتان سنگہ مورث کو باند نواری طہر ملا تا سو حوہ مزرعہ بعد ازان سو خاٹہ  
شہا کر نے ادا کیا۔ بروہی رواج پاٹوی چندان سنگہ شہا کر قابض ہے اپنی بی بیوں کو جو س نفیس حوالہ دیتا ہے

نمبر	نام	تعداد اراضی				کیفیت
		چاہی	گورن	بارانی	میزان	
۱	اند سنگہ	سکر	سکر	سکر	سکر	
۲	بلونت سنگہ مورث پیران	سکر	سکر	سکر	سکر	

ان لوگوں سے ٹہا کر نذرانہ نہیں لیا ہی خود اسے نذرانہ سرکار میں داخل کرتا ہی

نمبر ۴۹

اسٹمرار دار کلیان پور

یہ گانو بانڈ لوٹا رہا ہے اندر سنگہ کو لایا تھا۔ اب بروی روایت پاٹوی کے ٹہا کر پھوپاں سنگہ قابض ہے چار فہرستہ  
بیٹے اوسکے میں جنگو گزارہ ملتا ہی اور اسے نذرانہ سرکاری مقرر ہے

نمبر ۵۰

اسٹمرار دار ٹالوٹی

ہوٹ اسخاندان کانر سنگہ داس ہی جو بستی بیٹا او دی بیان کا تھا۔ کیونکہ بتبنت اصلے اولاد ہی کیسی سنگہ  
سورج سل پیدا ہوئی تھی ٹالوٹی۔ باورسی۔ شیرگڈہ۔ مٹھانیاں۔ چار گانو۔ بانڈ لوٹا رہا ہے سب سے تھے جسمیں  
باورسی باگ سنگہ کو گراس میں نکل گئے۔ ہاتھ تین گانو رہے جسپر ہوٹ سنگہ ٹہا کر قابض حال بہو رب روایہ پاٹوی  
کے قابض ہے بہوٹ سنگہ کے پاس دیہات ذیل میں بہوم ہے ہے۔ سو را جھری۔ کیرہ میران صاحب۔ کیرہ خواجہ صاحب  
اسخاندان میں چھوٹے بیٹوں کو کچھ حوالہ ہے نہیں لایا ہے۔ یہ وجہ زبردست ہوئے ٹہا کر کے ہے علاوہ ازیں  
نرسنگہ داس کے جو بہوٹ سنگہ۔ بھگوان سنگہ۔ دیپ سنگہ۔ فرزدان تھے اوکو ہے کچھ گراس آجگہ نہیں ہے  
اسکے وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ نرسنگہ داس کے وفات کی بعد اور نامبر دگان کے غیر علاقوں کے چلے جائے کچھ دولت  
پیر نرسنگہ داس کو گراس ملا ہوگا۔ اور غالباً اوسوقت میں کہ جب اورنگ زیب عالمگیر نے نصف علاقہ بانڈو  
کے ٹہا کر کو تقسیم کر دیا تھا  
ٹہا کر بہوٹ سنگہ سمیان کشن سنگہ۔ ایشر سنگہ پیران فوج سنگہ کو کہا ہے کہ اوسکے برادر میں اور ماڈو  
حقیقہ بیان ہی اوسکے ساتھ ہی۔ سرکار میں اے لکھ بابت حاصل کے داخل کرتا ہے  
ٹہا کر ٹالوٹی میں رہتا ہے اور شیرگڈہ میں کاندرا اوسکا۔ گروہان ایک قلعہ تختہ پرانا موجود ہے

نمبر ۵۱

اسٹمرار دار باورسی

یہ گانو باگ سنگہ کو ٹالوٹی سے لایا تھا چیرا پ بہوٹانی سنگہ ٹہا کر بہوٹ قابض ہے وہاں  
بیٹوں کو حوالہ حسب ذیل دیتا ہے اور اسے سرکار میں نذرانہ ٹہا کر بہوٹانی سنگہ ادا کرتا ہے

نمبر	نام	تقدادار سے	کیفیت	نام	تقدادار سے	کیفیت
۱۰	چاہی گوان بارانی	چاہی گوان بارانی	سیران	۱۱	چاہی گوان بارانی	سیران
۱	سیران	سیران	سیران	۱	سیران	سیران
۲	سیران	سیران	سیران	۲	سیران	سیران
۳	سیران	سیران	سیران	۳	سیران	سیران
۴	سیران	سیران	سیران	۴	سیران	سیران
۵	سیران	سیران	سیران	۵	سیران	سیران
۶	سیران	سیران	سیران	۶	سیران	سیران
۷	سیران	سیران	سیران	۷	سیران	سیران
۸	سیران	سیران	سیران	۸	سیران	سیران
۹	سیران	سیران	سیران	۹	سیران	سیران
۱۰	سیران	سیران	سیران	۱۰	سیران	سیران

اسمٹرا وار دیولینہ

نمبر ۵۲

اکہی راج مورشا اسخاندان کا تاج کو بروہی تقسیم ریاست بنایا ہے ۸ گانو بنجلہ ۸ گانو کے لیے یہہ بنیا تقسیم  
جو بنیایہ میں ہوئی۔ لیکن کیا کر صاحب دیولہ کا بیان ہے کہ بنیایہ سے اکہی راج نے نصف علاقہ تقسیم کر لیا کہ بنیایہ  
۲۳ گانو کے تبار اور سرنگہ داس مورشا ٹاٹوٹی کو سہی تین گانو اپنی دیہات سی دی ہن سرنگہ داس کا حال بنایا  
کے خاندان میں درج ہے اکہی راج کے پانچ بیٹے تھے جنک باہم ریاست تقسیم ہوئی  
ایشور داس پاٹوی - دیو داس - تاجر سنگہ - کچ سنگہ - ہری سنگہ - ایشور داس پاٹوی رئیس دیولہ نامہ دیو داس  
علاقہ ہرٹلے وغیرہ از ابتدا، نمبر ۵۸ نہایت ۵۴ اور ناہر سنگہ کو موضع نامہ سی او گوڈہ - کچ سنگہ کو موضع  
وغیرہ از ابتدا، نمبر ۹۹ نہایت ۷ اور ہری سنگہ کو موضع جیت پورہ جٹ ہانہ - خاندان دیولہ میں ایشور  
دیولہ سنگہ واحد پسر ہوا - اور اوکے دو بیٹے - ادوت سنگہ پاٹوی - ساٹوٹ سنگہ - چناچہ ساٹوٹ سنگہ کو  
کلاں لا - بعد ازان ادوت سنگہ کا روگنا تہہ سنگہ ہوا اور اوکے تین بیٹے - بخت سنگہ پاٹوی - ہریٹال -  
چیرٹال - ہریٹال کو شوکلہ لا اور چتر سال کو روگنا تہہ پورہ  
بعد ازان بخت سنگہ کے تین پسر ہوئے - ارجن سنگہ پاٹوی - باگ سنگہ - سو جان سنگہ - باگ سنگہ کو اور رو  
سو جان سنگہ کو شوکلہ  
پھر ارجن سنگہ کے اولاد میں کوئی تقسیم نہیں ہوئی - اب ٹہاکر ہری سنگہ بلا کے شریک کے تو ادا قاض ہے

اور ۹ کانو خورد کلان اب اس ٹھاکر کے قبضہ میں ہیں حسب ذیل

نمبر	نام گانو	کیفیت
۱	دیولہ خاص	یہ قبضہ ہے اور اندر اسکے گد پختہ موجود ہی ساتھ ہی قلعہ کے ایک مندر ٹھاکر صاحب قابض اس کا بنوایا ہوا لائق تعریف کے ہے اور دو باغ ہے ٹھاکر صاحب نے بنوایا ہیں اور ایک تالاب ہے
۲	امروہہ داغ	اس باغیچہ کے ساتھ ساتھ دو سنگہ والہ ہری سنگہ کے نام پر مشہور ہے جسے آباد کرایا
۳	رکنا تھہ لورہ	سادول سنگہ نے بسایا
۴	روا سیلہ داغ	۸-۹ گہرے احوال آباد ہیں
۵	گنا پٹھہ	ٹھاکر ہری سنگہ نے ایک باغ مہمکانات اور تالاب پختہ کے بنوایا ہے
۶	لالہ گرا	۲
۷	بکرا کے	ٹھاکر صاحب قابض حال کا بنوایا ہوا تالاب پختہ موجود ہے
۸	کھڑی	۲
۹	سمیلہ داغ	۱۹۲۵ء میں پھر اراغ ہو گیا

یہ ٹھاکر سالہ سال تمام میں نذرانہ سرکاری داخل کرتا ہے

## نمبر ۵۰ استمرا دار ارو

یہ گانو باگ سنگہ کو دیولہ سے گراس ملا کہ چیرا ب ٹھاکر ہری سنگہ ٹھاکر پاٹوی قابض ہے اپنی بیوی حقیقہ شام کو چھوڑے گا اس دی رکھا ہے۔ ساتھ ساتھ تمام نذرانہ سرکاری داخل کرتا ہے شام سنگہ سے کچھ نہیں

## نمبر ۵۱ استمرا دار شوکلے

یہ گانو سو جان سنگہ کو دیولہ سے گراس ملا کہ چیرا ب بلونت سنگہ بلا شرکت غیر قابض ہے کوئی شریک نہیں بلکہ یہ سرکار میں نذرانہ داخل کرتا ہے



نمبر ۵۵

استمرار دار شوکله

یہ گانودیلو سے پیر سال مورث کو گراس میں ملا جیراب موڈ سنگہ قابض ہے۔ لیکن نابالغ ہے آج میں نے علم پاتا اور علاقہ اوکنا زیر اہتمام کورٹ افوارڈس کے ہے۔ ہر ناتھہ سنگہ اوکنا شریک ہے جسکو دو چرس موت کے گھر کے لئے بطور حوالہ دی رکھے ہے۔ شاہکار بابت نذرانہ کے اسامیہ سرکار میں داخل کرتا ہی

نمبر ۵۶

استمرار دار رہناتھ پورہ

یہ گانودیلو سے پیر سال مورث کو دیولہ سے گراس ملا جیراب شاہکار ظالم سنگہ قابض ہے بموجب راج پاٹوی کے ۲ نفر ساتھی شیئی اوکنا کے حسب ذیل بائے ہیں

نمبر	نام	تعداد اراضی				کیفیت
		چاہی	آبے گولان	بارانی	میزان	
۱	ابھی سنگہ برادر حقیقی	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	
۲	روڑ سنگہ دل فوج	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	

سرکار میں شاہکار حال سامیہ سالنامہ نذرانہ ادا کرتا ہے

نمبر ۵۷

استمرار دار گودہ کلال

سانوت سنگہ مورث کو دیولہ سے یہ گانودیلو گراس ملا ہے جیراب شاہکار دیولہ سنگہ بلا شراکت غیر متنا قابض ہے سرکار میں قابض سالنامہ نذرانہ داخل کرتا ہے

نمبر ۵۸

استمرار دار ہرلی

دیو داس مورث کو علاقہ بڑے موہ ناگولہ و گولہ و کٹی خورد و پیرولی خورد کے دیولہ سے برودی پیر ہرلی ہے۔ دیو داس کے چار پیر ہوئی۔ سائلو داس پاٹوی۔ درجن سال۔ جیت سنگہ۔ ہر ناتھہ سنگہ زانگ سالو داس۔ مورث کو گولہ۔ مورث کو کٹی۔ مورث کو پیرو۔

کے زوجہ اول سی دولی سنگہ پاٹوی ہوا۔ اور زوجہ ثانی سے پربت سنگہ وغیرہ

دولے سنگہ کے اولاد میں مادہو سنگہ ٹہاکر بڑی تن تنہا بذات واحد قابض ہے اور بڑے میں ۱۱ دیہات خود  
کھلان موجود ہیں۔ بڑے خاص۔ گنا پورہ۔ نیاپورہ۔ گنا۔ کٹہ پورہ۔ پیٹا۔ کناہرا۔ پرت۔ حوالہ۔ نیپورہ۔ نیپورہ  
خاص بڑی میں ایک تالاب عظیم الشان تختہ ٹہاکر دیوی سنگہ کناہا ہوا دیوی ساگر نام یادگار ہے۔ اور قلعہ نیپورہ  
ہوا ٹہاکر دولی سنگہ کا ہے اور ٹہاکر کران سنگہ نے ایک باغ معہ بگلہ کے بہت عمدہ بنوایا ہے ٹہاکر نذرانہ سرکاری ہے

## اسمہ ار دار مالو لا

نمبر ۵۹

یہ گاہ پربت سنگہ مورث کو معہ روپ سنگہ ونول سنگہ وشو سنگہ برادران کے ملا۔ لیکن پربت سنگہ نے اپنی  
ہاٹ کو حصہ نہیں دیا۔ خود تمام گانو پر قابض ہوا جس کے اولاد میں اب ٹہاکر شیو دان سنگہ قابض ہے نوال سنگہ  
شیو سنگہ کے اولاد کو بیان سے پہلے نہیں ملتا ہے روپ سنگہ کے اولاد کو حوالہ مقرر ہے بمعہ دیگر برادران کے

نمبر	نام	تقدار اراضی			کیفیت	نوع	تقدار اراضی			کیفیت
		چاہی	گوار	لکڑہ			چاہی	گوار	لکڑہ	
۱	سردار سنگہ	۵	۵	۵	۳	چند سنگہ گولنگ	۵	۵	۵	۵
۲	گوبند سنگہ	۵	۵	۵	۵	چند سنگہ گولنگ	۵	۵	۵	۵
۳	پرت سنگہ	۵	۵	۵	۵	چند سنگہ گولنگ	۵	۵	۵	۵

بابت اس حوالہ کے ٹہاکر چیمپین لیتا خود سرکار میں نذرانہ اپنے داخل کرنا ہے

## اسمہ ار دار گولیلہ

نمبر ۶۰

درجن سال مورث کو یہ گانو پڑے سی گراں ملا جس کے اوپر بموجب رواج وراثت کے اب کالو سنگہ نابالغ  
ہے۔ اجمیر میں تعلیم پاتا ہے۔ اور علاقہ زیر انتظام کوٹ افوار دس کے ہے۔ گولیلہ ایک موضع ہے قلعہ تختہ دو غام  
شکستہ موجود ہے اور اس کے ساتھ پانچ گانو ہیں۔ گولیلہ خاص۔ نواگانو۔ نورنگ پورہ۔ سانگانیہ سنگریہ  
میلن اس میں سرکار میں بابت نذرانہ داخل ہوتے ہیں۔ ۴۴ نفر ہائی بیٹوں کو حوالہ ملتا ہے۔ سو سو اسو گریہ تک

## اسمہ ار دار کنی خورد

نمبر ۶۱

جست سنگہ مورث کو بڑے سی بیہ گانوگر اس ملا چیر آب سائوت سنگہ ٹاکر قابض مال متصرف ہی۔ بابت دہراندہ سرکاری  
بیہ ٹاکر کچہ نہیں دیتا۔ ٹاکر بڑے کے جو جمع ہے اوسمین اسکا نذرانہ پے شامل ہے۔ البتہ ٹاکر بڑے اس ٹاکر سی بیہ  
ساتھ لایا کرتا ہے ۹ نفر باجی بی بی بن اور کو حوالہ دیتا ہے ماسک گت

## پیرولی شامل بڑی

نمبر ۶۲

بیہ گانو بیہ بڑے سے ہر ناتھ سنگہ کو ملا تھا۔ چیر ادسکے اولاد قابض رہی۔ لیکن ۱۲۸۷ء میں سرکاری نذرانہ اور  
نہ ہو سکا۔ تب ٹاکر بڑے نے گانو اپنی علاقہ میں شامل کیا۔ اور نذرانہ سرکاری ادا کر دیا۔ تب سی بیہ گانو بڑے میں  
شامل ہے۔ اور ہر ناتھ سنگہ کے اولاد اگرچہ پیرو لے میں رہتی ہے۔ مگر اونکا اب کچھ تعلق نہیں ہے

## استمرار دار دیو گانو بلہیرہ

نمبر ۶۳

استادان کامورث ناہر سنگہ تبا جکو دیو لہی سی موضع ناندسی و گوڈہ گراس ہا بعد ازاں ناہر سنگہ نے موضع  
دیو گانو کہ حسین راجپوت گور خانداں را جگڈہ رہتی تھی نکال کر خود قابض ہوا۔ اور اسی طرح موضع بکیر دیا  
کہ حسین راجپوت سیو دیہ رہتی تھے ۱۲۸۷ء میں جب گورون سی ناہر سنگہ کا مقابلہ ہوا تو اس لڑائی میں ٹاکر  
جوشیاں موہنور کشن سنگہ واسطی ایداد ناہر سنگہ گیا تھا۔ لیکن کشن سنگہ مارا گیا۔ شہر ہے کہ کشن سنگہ نے بہت  
دلیرانہ لڑائی کری۔ بہانٹ کہ جب کشن سنگہ کا سر کٹ گیا تب پے تھوڑی عرصہ تک کھڑا رہا۔ اور جو ہاتھ میں تھوڑا  
اوسکے ہاتھ ایدرا و دہر مارا رہا۔ انجام کار گر گیا جسکے چنری جوشیاں میں موجود ہے۔ اور اوسکے پوجا ہونے سے  
جب ناہر سنگہ نے دیو گانو فتح کر لیا۔ تو اوس خون کے غوص و بہات ذیل۔ کرونخ۔ دیو لہی خورد۔ کا تیرا۔ ٹاکر  
جوشیاں کو دیو گانو کے علاقہ سی دیا۔ باقی اپنی یاس رکھی۔ ناہر سنگہ کے اولاد حسب ذیل ہوئی

دیو کرن۔ بہر تھ سنگہ۔ تیج سنگہ۔ ہاتھی سنگہ۔ اندر سنگہ۔ ارجن سنگہ۔ دیو کرن کو دیو گانو موہ بکیر دیا۔ وہاں لوی  
تھا۔ بہر تھ سنگہ کو ناندسی اندر سنگہ کو سلاری۔ باقی تیج سنگہ۔ ہاتھی سنگہ و ارجن سنگہ رہے اوسکے بہر تھ  
کہ رگناتھ سنگہ ایک بیائی اور نکا دیو لہی میں ادوت سنگہ ٹاکر کے گود گیا تھا۔ وہاں سی رگناتھ سنگہ نے تیج سنگہ  
کو ر کچہ مالیاں۔ اور ہاتھی سنگہ کو موضع بکیر امی میں کچہ زمین اور ارجن سنگہ کو کیانیہ دیا۔ دیو کرن کے  
اولاد زمین پر قسیم نہیں ہوئی۔ اب رام سنگہ ٹاکر بموجب قاعدہ وراثت ہاتھی قابض ہے اور چار بیای جی حوالہ دیا  
نہ ہو سکا۔ لیکن بیہ۔ کچو لکن سنگہ وغیرہ پیران گلاب سنگہ بن اور سندھ سنگہ و دیو می سنگہ پیران سمیر سنگہ  
ہنوز رام سنگہ کے ساتھ رہتی ہیں۔ بیہ ٹاکر بابت نذرانہ سرکاری میٹھے میٹھے روپیہ سالہام ادا کرتا ہے اور ۱۲۸۷ء

خورد کھان او کے پاس ہیں۔ دیو گانو خاص۔ کپڑو۔ دھوپور۔ رام پور۔ دیالپور۔ بکھیر خاص۔ نیا گانو  
 بالائورہ۔ سورجپورہ۔ ڈھائی۔ کابہ۔ پچ پورہ۔ دیو گانو میں گورون کے وقت کا لکڑہ بنا ہوا ہے جس میں اور  
 مکانات بچے دیو گران نے بنائی اور ایک تالاب خام دیو گران کی نام پر دیو گران نام مشہور ہے۔ بکھیر میں  
 بارہ سالہ تالاب پختہ ہے اور اس کے کنارے پر بارہا جھکا مندر ہے اور میان ایک باغ ہے جو مشہور ہے  
 اور اس جگہ ایک رسم کے زمانہ میں واسطے شادی عورت بیوہ قوم ازل کے اس طرح جاری ہے کہ ماہ ساون  
 میں عورات اور مرد گردنوں کے جمع ہو کر ایک ستون پتھر میں عورت اپنی کانچے باندھ دیتی تھے۔ مرد اوان میں  
 جس کانچے کو اوتار لیتا تھا۔ مالک کانچے کے جو عورت ہوتی تھی۔ وہ اس مرد کے منگوہ سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ وہ ستون  
 ایک موجود ہے۔ جگہ نام تو رن تھا مگر یہ مشہور ہے کہ یہ رسم انگریزی عمارت سی شہری دن پہلے منسوخ ہو  
 اس رسم کے نسبت ایک دوسرے ہندوئی ایک زبان از دھلیق ہے دو ہزار۔ اصل بکھیر میں نہ باندھو مور  
 میرنے لادوی یا رکھی کر ہی بکھیر دور

## نمبر ۶۱ استمرا دار ناندی

بہارست سنگہ مورث اسخاندان کا ہے جسکو دیو گانو بکھیر سی گراس ملا کہ جو چندر سنگہ موجب قاعدہ وراثت پانچویں  
 ناندی پر قابض ہے۔ بہا سی بھی جو از بموجب تفصیل ذیل۔

مالک

مالک

چترسان بھنگ سنگہ  
 پسران گن سنگہ

بہوپال سنگہ جھوٹو سنگہ  
 پسران پر ب سنگہ

بلدیو سنگہ ولد پر تے سنگہ  
 شود سنگہ  
 ولد سنگہ

بکھیر  
 بکھیر  
 بکھیر

لہاتے ہیں اور مبلغ اسی نذرانہ ساتھ تمام سرکار میں ادا کرتے ہیں

## نمبر ۶۲ استمرا دار بھیمالیا

۱۹۹۶ء میں تیج سنگہ مورث اسخاندان کو موضع رجمہ بالیان دیو لیسے گراس میں ملا اگرچہ دیو گانو میں ہے  
 گراس ملنا چاہی تھا۔ لیکن بسبب اسکے کہ اسکا بہائی تھتے روگھنا تھ سنگہ دیو لیسے میں بتنی ہوا تھا اسنے اپنی علاقہ  
 میں گراس دیا اب بھی سنگہ بھاکر بروہی وراثت پانچویں قابض ہے اور دوسری بہا یونکو مورث حسب ذیل ہے

چندر سنگ - انوپ سنگ - اور مکانات ذیل مختلف اوقات میں ٹہا کر دن کے بنائی اور کی تقبل یہ ہے  
ایک گڑھ بنجئے تیج سنگ نے بالائی دو گری تختہ لاگت ہے۔ اور پیرون سنگ ٹہا کر نے خامہ قلاب پیرون سنگ  
بنوایا کہ ایک موجود ہے سیاہی مالگداری کا ادا کرنا ہی

### برامی شامل دیولہ

نمبر ۶۶

ما تھی سنگ مورث اسخاندان کا پرا در حقیقت روگناتہ سنگ کا ہے کہ جو بیان ہی دیولہ میں گو د گیا تھا ما تھی سنگ  
دیولہ سے وہ ہذا میں ایک ہزار روپیہ کے گراس ملا چہر چندر سنگ - اوتار سنگ - گمان سنگ - قابض میں اسخاندان  
میں رواج پاؤی کا نہیں ہے

### استمرا دار سلاہی

نمبر ۶۷

اندر سنگ مورث اسخاندان کو دیولہ کا نو بگیرہ سی بیہ کانو گراس ملا جیراب ایشری سنگ مجیب رواج پاؤی کا  
قابض ہے ۸ نفر بیہائی بیٹی ہیں اونکو ٹہا کر روئے کیرہ دیتا ہے - کوئی جہ گراس نہیں دیا ہے سرکار میں ماہیت سال  
جمع بابت نذرانہ کے ادا کرتا ہے - ڈونگری کے بچی بیہ کانو آباد ہی اندر سنگ نے ایک قلعہ بنوایا تباہ و مہر ہوئی

### استمرا دار لکیانہ

نمبر ۶۸

ارجن سنگ مورث اسخاندان کا ہے جسکو بیہ کانو دیولہ سی بلا - دراصل بیہائی بیٹا دیولہ کانو بگیرہ کا ہے کہ  
چونکہ روگناتہ سنگ اسکا بیٹا دیولہ میں پاٹ گیا تھا - لہذا وہاں سے بیہ کانو اسکے ملا جہ ٹہا کر ساؤنٹ سنگ  
قابض ہے اور بیٹا ٹہا کر پانی کے آجیر میں تعلیم پاتا ہے اور بیہ کانو زیر اتمام کورٹ افوارڈ میں لگے ہے - لکیانہ کے  
ساتھ دوکانو اور ہیں - گو دلی - موئی پورہ قلعہ اندرون کانو کے شکستہ ہے اور ایک بیہندر منجئے بنوایا ہوا  
ٹہا کر پرستے سنگ کا ہے اچھا ہے ۷ نفر بیہائی بیٹی ہیں جسکو حوالہ ملتا ہے اور وہ لوگ ٹہا کر کے زمین میں لگے  
کر لے ہیں جسے رعایت حاصل کر جائے ہے - غلہ چارم حصہ ایکوڑی نے بیگہ - مہلک اسکا بیٹا ہے سرکار میں

### استمرا دار کیروٹ

نمبر ۶۹

کر سنگ مورث دیولیم سے جد اموار کے اولاد حسب ذیل تھے رتن سنگ باٹوی - بہیم سنگ - بدیم سنگ - چانچ  
 بہیم سنگ کو رتھیل اور بدیم سنگ کو کنھی کلان گرا اس نے - کیروٹ میں اب ٹھاکر تیراب سنگ موجب مورث  
 باٹوی کے قابض ہے - اور دو گانو اسکے پاس ہیں - نیارہ - کاڈولائی - مشہور ہے یہ کاڈولائی - انکوہا  
 پوارہ میں نہیں ہے - بلکہ مہرون کے ٹھاکر کے طرف سے بابت پا کر کے کہ سنگ کوٹے تھے دو سوار و سید کے  
 نوکری تھے اور پانچ سو روپیہ سال نقد اور ایک گیارہ نذرانہ - لیکن جب کلاب سنگ ٹھاکر مہرون قتل ہوا  
 تب یہ گانو ٹھاکر کوٹ لے ڈالیا - اسی وجہ سے کاڈولائی کے جمع ہاں سے بدیم معین تھے اب سر  
 میں کل معین اب لائق سالانہ حاصل نذرانہ کا ادا کرنا ہی چار نفر بیای بی بی جنکو حوالہ ملا ہے  
 فیضان سنگ - گوہر سنگ - اوگم سنگ - کرن سنگ - میزان  
 مسک - مسک - مسک - مسک - مسک - مسک

## نمبر ۷ استمرا دار کو رتھیل

مورث استمندان کا بہیم سنگ ہے جنکو کیروٹ سی یہ گانو گرا اس ملا حسب اب ٹھاکر سنگ باٹوی قابض ہے  
 بیای بی بی انفر میں جنکو حوالہ ملتا ہے ٹھاکر سرکار میں نذرانہ لایا جسے سال ادا کرتا ہے

## نمبر ۸ استمرا دار کنھی کلان

بدیم سنگ مورث استمندان کو کیروٹ سی یہ گانو ملا شیو سنگ ٹھاکر صرف ایک شخص شیر سنگ بیای بیای ہے جو  
 اس کے شامل رہتا ہے - سرکار میں نذرانہ لایا جسے سال ادا کرتا ہے

## نمبر ۹ استمرا دار جیت پورہ و جڈانہ نمبر ۱

ہری سنگ مورث دیولیم سے نکلا اور اسکو تین گانوٹے جو اسکے بیٹوں میں تقسیم ہوئی عجب سنگ - سو جان سنگ - روٹ  
 جیت پورہ کا ٹھاکر رتن سنگ لاد لگیا تب دیوی سنگ ٹھاکر جڈانہ نے اس پر قبضہ کیا کہ اب اس کے پاس دو  
 گانو ہیں - اولاد عجب سنگ میں کوئی نہیں ہے - سو جان سنگ کے اولاد میں البتہ ہاں سنگ روٹ گنا سنگ  
 پیران پچھن سنگ ہیں - جنکو مسک زمین ٹھاکر نے دی رکھے ہے سرکار میں بابت نذرانہ ہر دو گانو جیت پورہ جڈانہ  
 اب انسا میں سے سالانہ میں ادا کرتا ہے

## نمبر ۷۳ ذکر موضع کا چریہ جو بنیائے میں شامل ہے

یہ گاؤں دولت سنگہ کو حیت پورہ سی ملانا اوسکے اولاد بیت مدت قاسم سے لاکھ بہر مشوں کے علاوہ  
میں نذرانہ کارو پیہ باقی بڑ گیا۔ وہ ادا نہ ہو سکا۔ تب راجہ صاحب بنیائے نے روپیہ ۱۰ لاکھ کے تحت کر دیا  
اب اوسکے علاقہ میں شامل ہے دولت سنگہ کے اولاد میں پانچ نفر کا چریہ میں رہتی ہیں۔ مگر حاصل سے کچھ  
نہیں ہے کاشتکاری کرتے ہیں مبلغ ۱۵۰ روپے اسکا نذرانہ ہے جو راجہ صاحب بنیائے دیتی ہیں اور اوسکے مالک  
میں شامل کر کے نمبر ہوا۔

## نمبر ۷۴ استمرا رسا تو لانی

سورث استمندان کا گروہ سنگہ ہے اور ریاست بنیائے اسی جہاں جیو سا تو لانی گراں میں ملے  
اس سورث کے اولاد میں تقسیم نہیں ہوئی۔ بلکہ سب کے سنگہ صاحب جیو ری کے موضع جباراجہ کشن گڑھ کے  
ہو گلا و رہن کر دیا ہے جو اب تک جباراجہ کا قبضہ ہے۔ نئے احوال اسکے بابت ایک مقدمہ عدالت کشمیری میں  
ہے۔ جو ہنوز فیصل نہیں ہوا۔ مبلغ ۱۵۰ روپے مالکداری سرکاری مقرر ہے جو نئے احوال جباراجہ کشن گڑھ ادا کرتے ہیں

## نمبر ۷۵ بہومیہ ڈیڑیلہ

سورث استمندان کا اشد سنگہ ہے جو کرم سین سورث ریاست بنیائے کا پڑپوتا ہے۔ ہم ادھر بنیائے کے حاکم  
نکبہ ای پن کراد سکھ گراں نہیں ملا۔ لہذا بہوم حاصل کر کے گذرہ کرنا پڑا استمندان میں رواج پانڈی  
ہے زمین بہوم کے بھص بدی تقسیم ہوتے جاتے ہیں

## نمبر ۷۶ بہومیہ ڈیڑیلہ

استمندان کا سورث حیت سنگہ برادر خرد اشد سنگہ سورث فاندان نمبر ۷۵ کا ہے زمین بھص بدی تقسیم ہوتے  
ہے باقی حال بشرح نمبر ۷۶





استمرار دار مسعودہ ہے ٹھاکر صاحب کو فقیرا زائے انہری بھرتی درجہ سوم ملے ہیں جنکو وہ اپنی علاقہ میں  
 رہتا تھا کرتے ہیں۔ ٹھاکر صاحب کا علاقہ بحالت اونکے ٹالانے کے سابق کورٹ افوارڈس کے اہتمام میں رہا ہے  
 اور ٹھاکر صاحب نے تعلیم اسکول اجھیر میں پائی ہے سرکاری نذرانہ سے خاصے سالانہ مقررہ ہے جو ادا کرتا ہے  
 اس جمع میں شواہی۔ بیکر آنے۔ شستیانہ۔ لا تہ۔ نگر کے پاس دیہات مقبوضہ روزاد عجیب سنگہ کے جمع سال  
 ۲۸ دیہات مفصلہ ذیل مسعودہ میں داخل ہیں۔ اور داخل کسٹہ خلا۔ شیو پور می۔ پچھن راول کواد  
 آسن۔ جو دھا۔ راول کو بطور خیرات دی رکھے ہیں۔ مسعودہ۔ بکشی۔ بیکھا واس۔ مہوشیہ۔ لودھانہ  
 جالہ۔ برڈل۔ ساوڑی۔ کسل پورہ۔ راتھ گڈہ۔ کاپورہ۔ کپورہ۔ سرور پورہ۔ موہیہ۔ کپورہ۔ جویا  
 کالاری۔ شونڈا۔ اسل۔ انوکھی۔ گپات۔ بکشی۔ واس۔ لودھانہ۔ بالیرہ۔ جیوان۔ سوہی۔ اس۔ حکم پورہ۔ شیو پور

### نمبر ۹۵ استمرار دار خیل پورہ

یہ گانہ دیون سنگہ سورت کو مسعودہ ملی جبراب ٹھاکر ہرودہ سنگہ بلا شراکت غیر بدات و احد قابض ہے اور  
 بابت نذرانہ سرکار کو کچھ نہیں دیتا۔ نذرانہ سرکاری ٹھاکر ہار سنگہ بشمول اپنی جمع کے ادا کرتا ہے

### نمبر ۹۶ استمرار دار ندواریہ

سورت سنگہ سورت کو مسعودہ سی لا۔ جبراب بموجب رواج پاٹو بھی بلونت سنگہ قابض ہے بابت نذرانہ خاص  
 ٹھاکر کو دیتا ہے۔ سرکار میں کچھ نہیں دیتا۔ نذرانہ سرکاری ٹھاکر ہار سنگہ بشمول اپنی جمع کے ادا کرتا ہے

### نمبر ۹۷ استمرار دار شیر گڑھ

یہ گانہ نومہ فتح گڑھ کے شیر سنگہ سورت کو مسعودہ سی گراس لا شیر سنگہ کے سلطان آکھی سنگہ کے شیر سنگہ کو کے  
 وجہ سے قتل کیا۔ کہ اس کے اولاد کا پتہ نہیں کہ کہاں مفرد ہو کر چلے گئے ہیں سنگہ آنکے سنگہ کا چھوٹا بیٹا ہے  
 شیر سنگہ کے قابض رہا ہے ہوا پال سنگہ کے دو بیٹے ہوئے بڑا بیٹا شیر سنگہ شیر گڑھ میں رہا اور سیم دیو سنگہ کو  
 فتح گڑھ لا۔ کشن سنگہ بٹیا زور اور سنگہ اب بیان پاٹو سی اور قابض رہا ہے اور تھراو کے بھائی بھی ہیں  
 یہ ٹھاکر سرکار میں کچھ نہیں دیتا۔ اسکے بابت ٹھاکر مسعودہ بشمول اپنی جمع کے ادا کرتا ہے ٹھاکر کو  
 زور اور سنگہ سالانہ ادا کرتا ہے

نمبر ۹۰ استمراز دار فحلہ

یہ گانوہم دیونگہ گراب اور کانیہیم سنگہ قابض ہے۔ اور کوئی شریک نہیں۔ شریکین کہہ کر دینے کے لئے  
 دیکھو کہ بابت کیا کر سجدہ بشمول اپنی حج کے ادا کرتا ہے۔ مگر آٹھ سال بھاکر کو دیتا ہے۔

نمبر ۹۱ استمراز دار کیلو

یہ کانیہیم دیونگہ گراب اور کانیہیم سنگہ قابض ہے۔ اور کوئی شریک نہیں۔ شریکین کہہ کر دینے کے لئے  
 دیکھو کہ بابت کیا کر سجدہ بشمول اپنی حج کے ادا کرتا ہے۔ لیکن بھاکر کو آٹھ سال دیا کرتا ہے۔

نمبر ۹۲ استمراز دار ستیانہ

یہ گانوہم دیونگہ گراب اور کانیہیم سنگہ قابض ہے۔ اور کوئی شریک نہیں۔ شریکین کہہ کر دینے کے لئے  
 دیکھو کہ بابت کیا کر سجدہ بشمول اپنی حج کے ادا کرتا ہے۔ لیکن بھاکر کو آٹھ سال دیا کرتا ہے۔

نمبر ۱۰۱ استمراز دار لالہ بنیہ

یہ گانوہم دیونگہ گراب اور کانیہیم سنگہ قابض ہے۔ اور کوئی شریک نہیں۔ شریکین کہہ کر دینے کے لئے  
 دیکھو کہ بابت کیا کر سجدہ بشمول اپنی حج کے ادا کرتا ہے۔ لیکن بھاکر کو آٹھ سال دیا کرتا ہے۔

نمبر ۱۰۲ استمراز دار لالہ بنیہ

یہ گانوہم دیونگہ گراب اور کانیہیم سنگہ قابض ہے۔ اور کوئی شریک نہیں۔ شریکین کہہ کر دینے کے لئے  
 دیکھو کہ بابت کیا کر سجدہ بشمول اپنی حج کے ادا کرتا ہے۔ لیکن بھاکر کو آٹھ سال دیا کرتا ہے۔

خوارین مالگداری کے بابت اساعیہ ادا کرتا ہے

نمبر ۱۰۳

استمرا دار کیسور پورہ

یہ گانوخت سنگہ لہوا کرول اور لورری کے مسعودہ سی لاجیراب فتح سنگہ قابض ہے ۶ نفر بہائی بیٹے  
حوالہ خوارین۔ بابت نذرانہ کے ٹھاکرچیم نہیں دیتا ٹھاکر مسعودہ بشمول اپنی جمع کے ادا کرتے ہیں بخت سنگہ کے  
دو بیٹے تھے۔ فتح سنگہ یاٹوی۔ سور سنگہ چنانچہ سور سنگہ کو لورری لہوا میں آیا۔ پھر فتح سنگہ کے دو بیٹوں نے  
یاٹوی دولت سنگہ۔ دوسرا رام سنگہ۔ چکو کرول گراس ملا۔ ٹھاکر مسعودہ کو لیسے سال ادا کرتا ہے

استمرا دار کرول

یہ گانوخت رام سنگہ کو کیسور پورہ سے گراس لاجیراب بخت سنگہ قابض ہے کوئی شریک ادا نہیں ہے ۱۱ سال

استمرا دار لالا واس

یہ گانوخت سنگہ کو کیسور پورہ سی گراس میں لاجیراب روپ سنگہ قابض ہے اور ہم انفراس کے بہائی بیٹے

استمرا دار سکرانی

جسکران سورث کو یہ گانوخت مسعودہ سے گراس لاجیراب اودسی سنگہ قابض ہے ۳۱ نفر بہائی بیٹے اور بچے  
خوارین سرکار میں نذرانہ اس سے داخل کرتا ہے

استمرا دار جامولا

یہ گانوخت مرداس کو مسعودہ سے گراس میں لاجیراب جیت سنگہ یاٹوی قابض ہے ۱۲ آدمی حوالہ خوارین اور بابت  
۷ سرکار میں کچھ ادا نہیں کرتا ہے بلکہ ٹھاکر مسعودہ بشمول اپنی جمع کے اسکا نذرانہ ادا کرتا ہے اسکا  
کو سا جیت سا نذرانہ بہرتا ہے

نمبر ۱۰۸	۱۰۹۹	ہومیہ رامپورہ
نمبر ۱۱		ہومیہ رامپورہ

کلا جے سورت ہے۔ جو جگمال کا بیٹا تھا اس کے تین بیٹے ہوئے۔ رام سنگھ اور عکیت سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔

نمبر ۱۱۰	۱۱۰۹	ہومیہ رامپورہ
نمبر ۱۱		ہومیہ رامپورہ

۱۱۰۔ رام سنگھ کے تین بیٹے تھے۔ رام سنگھ، رام سنگھ اور رام سنگھ۔ رام سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔ رام سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔ رام سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔

نمبر ۱۱۱	۱۱۱۹	ہومیہ رامپورہ
نمبر ۱۱		ہومیہ رامپورہ

۱۱۱۔ رام سنگھ کے تین بیٹے تھے۔ رام سنگھ، رام سنگھ اور رام سنگھ۔ رام سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔ رام سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔

نمبر ۱۱۲	۱۱۲۹	ہومیہ رامپورہ
نمبر ۱۱		ہومیہ رامپورہ

۱۱۲۔ رام سنگھ کے تین بیٹے تھے۔ رام سنگھ، رام سنگھ اور رام سنگھ۔ رام سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔ رام سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔

۱۱۳۔ رام سنگھ کے تین بیٹے تھے۔ رام سنگھ، رام سنگھ اور رام سنگھ۔ رام سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔ رام سنگھ کے اولاد ہومیہ رامپورہ نامہ دین ہے اور سور سنگھ کے اولاد ہومہ لہیہ ہے۔

نمبر	نام گانو	کیفیت	نمبر	نام گانو	کیفیت
۱	جنگنا سنگ	حصص تقسیم کا راج	۹	سونگل	درائٹھو
۲	سونگل	دلوا ری دیکر	۱۰	ہنگو سنگ	ہنگو پورہ دو مارہ بشر صدر اور گنڈی
۳	کے سنگ	بیونجہ دیہ جاگیر	۱۱	دوونگل سنگ	دھال
۴	نارنگ سنگ	لوہر وارہ	۱۲	گورنگ سنگ	بھیران
۵	کے سنگ	بڑول	۱۳	کاہنگ سنگ	اٹھراں
۶	بھرت سنگ	دیولہ	۱۴	گروہر سنگ	تکلائے نواب قادیان
۷	بھیرونگل سنگ	شوید	۱۵	مہر سنگ	رہپورہ پوٹھہ دو مارہ
۸	موہن سنگ	ہنوتھ			

## اسمٹرا دار کرٹل

نمبر ۱۳

کشن سنگ سورٹ ہے کہ جو چاند اے کا چوٹا بیٹا تھا۔ اسکا نوین پیلے قوم گو جبر کرٹل آباد تھے اور انکے گوت کے نام پر کرٹل گانو کا نام مشہور تھا۔ جو اب تک مشہور ہے کشن سنگ سورٹ قصبہ پلوٹنڈا علاقہ ماروار کا باشندہ تھا۔ پیلے موضع چاوند ا ضلع ہذا میں بودا باش رکھے اور پھر چند سال کے بروز دیوالے کے گو جبر غافل مشغول رسوم دیوالے کے تھے۔ بعد و سار دول سنگ پوار کے گو جبروں پر حملہ کر کے کرٹل کو اون سی چھین لیا کشن سنگ کے تین بیٹے تھے راج سنگ تو کرٹل میں رہا اور درگا داس کے اولاد ہومیہ کنولا کی کاگیر کھوڑی میں ہوئی چاچر ہے۔ اولاد راج سنگ کے قابض ہے۔ وہ ہذا میں کوئی راج تقسیم کا نہیں ہے نہ تو حصص جدی پر نہ بقاعدہ وراثت پانوسی کے۔ نہ معلوم کہ کس وقت اور کس طرح کم و بیش قبضہ ہر ایک کا ہوا ہے مبلغ اے ایسے سرکاری نذرانہ اسکا نوپر مقرر ہے جو ۵۱ چامات پر جو کے وقت میں تھے ادا ہوتا ہے گو کہ اب بہت سابق زیادہ کوئی اس نقد دسی ہو گئی ہیں۔ سرکار ہوم ہے لایک ہے۔ گریہ زمین اسمٹرا سی جدا نہیں سماں سنگ پھول سنگ کے پاس زیادہ زمین ہے اس وجہ سے وہ عزت دار کہلاتے بطور پانوسی کے گو کہ وہ اولاد کبر نہیں ہے سماں سنگ پھول سنگ کے پاس کالٹس نیڈلہ میں ہے

ہومیہ کنولا کی

نمبر ۳۳

ہومیہ کاگیر

نمبر ۳۴

ہومیہ کنولا سرٹھ

نمبر ۳۵

آج سنگ کے باپے دو بیٹے جو رہے اون میں سے دو وار کا داس کے اولاد کوئی کنولا کی اور کاگیر میں ہوم ہے

اور جوت سنگہ کے اولاد گنا پیرہ میں

ذکر اولاد ہر سنگہ ابتدائی نمبر ۱۳۰ لغایت نمبر ۱۳۹

ہر سنگہ بیا چاند اچے کا تھا اور ان کے اولاد نے بہوم سوانغات دیں ہیں پیدا کری

نمبر	پتلا	تعداد گانو	کیفیت	نمبر	پتلا	تعداد گانو	کیفیت
۱	۱۳۵	نر ایدہ	چاوندہ	۴	۱۳۸	سور سنگہ	حصص تقسیم ہوئی
۲	۱۳۶	پرتی سنگہ	تھوڑا	۵	۱۳۹	رہ پ سنگہ	بشر صدر
۳	۱۳۷	مختار سنگہ	پائیل				بشر صدر

ذکر اولاد ہر سنگہ جی ابتدائی نمبر ۱۴۰ لغایت ۱۴۳

نمبر سنگہ جی مای ہوا چاند اچے کا ہے اور بیڑوتا جو دہا جی کا ان کے اولاد میں رہبات حسب ذیل کے بہوم حاصل

نمبر	پتلا	نام گانو	کیفیت	نمبر	پتلا	نام گانو	کیفیت
۱	۱۴۰	سماں	پیار کبیہ	۳	۱۴۲	جوش سنگہ	جیبیانہ
۲	۱۴۱	سداس سنگہ	کالیسہ	۴	۱۴۳	نما کر سنگہ	بیا نوٹہ

ذکر خاندان آگہی راج نمبر ۱۴۴ بہوم کپوڈان و بوہانی

آگہی راج جو دہا ہے شاہ ماردار کا چوہا بیانی تھا اور ان کے اولاد میں کیشو داس نے بہوم کپوڈان و بوہانی حاصل کری روح بانوی کا سین ہے

ذکر خاندان شری جی نمبر ۱۴۵ بہوم گری

نمبر جی سو جاجی شاہ ماردار کا بیانی چوہا ہے اور ان کے اولاد میں پراسام سنگہ نے بہوم گری حاصل کرے

# انتخاب شجره‌النساب چوت سیمو

مبارک  
اوونیک

پرتاب

کت

بها

اکمل

سوردا

پرتاب

راج

اند

کت

بها

پرتاب

پرتاب

پرتاب

پرتاب

پرتاب

پرتاب

زور

پرتاب

پرتاب

پرتاب

سوردا

سوردا

پرتاب

پرتاب

پرتاب

پرتاب

پرتاب

پرتاب

پرتاب

## ذکر خاندان راجپوتان سیو دیہ

یہ خاندان ساورمبارانا صاحب میواڑ کا بھائی بیٹا ہے جو راجپوت سورج منی مشہور ہیں۔ اس خصلت میں سیو دیہ راجپوت بجز خاندان کے اور کوئی خاندان ہتماردار نہیں ہے۔ البتہ شاہمیور کا خاندان پہلے متعلق اس خصلت کے تھا اور ہتمار تصور ہوتا تھا۔ لیکن استیارات نو جداری وغیرہ برہمن کے راجہ صاحب کو حاصل تھے۔ سرکاری مداخلت کی وجہ سے بجز ایک کے دیگر بزرگانہ سال بسال لیا جادی وہ علاقہ سنہ ۶ میں خلع اجمیر سے جدا کیا گیا اور خود مختار راجہ بن گیا۔ اب ہر چھت ہزارہ وہاں سے سال بسال اجمیر میں داخل ہوتا ہے۔ سیو دیہ ہیومہ ایک خاندان نیپولی میں ہے لیکن اس کے شاخ شجر نسب کہیں اوپری ساور کے خاندان کے ساتھ ملتے ہے علیٰ ہذا شاہمیور کا خاندان

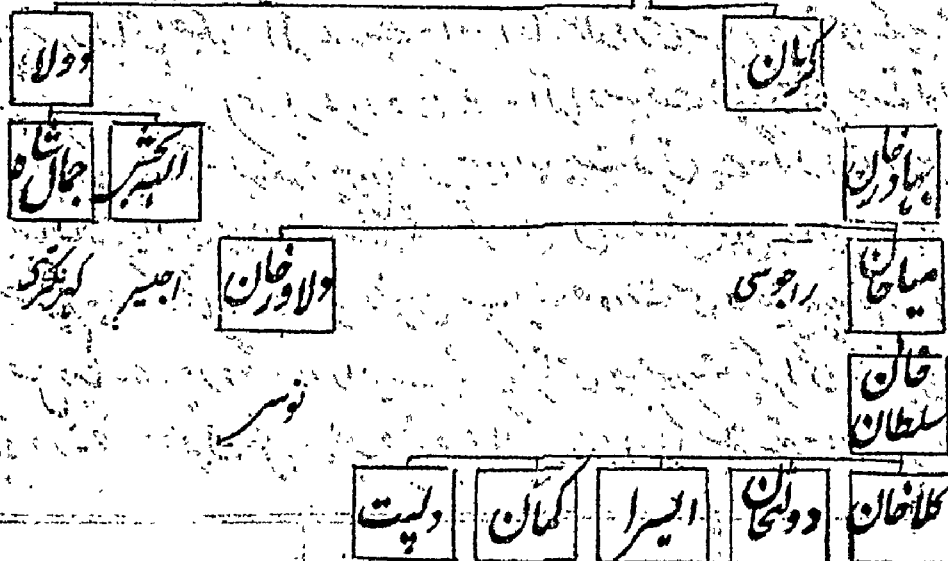
## ذکر عطامی علاقہ ساور

گوکل اس مورث ملازم شاہزادہ شاہجہان تھا ایک دفعہ جہانگیر اور شاہزادہ شاہجہان سی مقام بنارس لڑائی ہوئی اس مورث میں گوکل داس کو ہم ۸ زخم لگے اور اس کے بہادری اور ملک ملائے ظاہر کری۔ شاہزادہ نے بعد صلح بھل دی اس جان نثاری کے سنہ ۱۲ میں برگنہ ساور موہ دیگر گنجہات کیلکری وغیرہ کے جاگیر عنایت کیا اور برگنہ تو بہر قبضہ سے نکل گئے صرف ساور باقی رہا کہ جو ایک قبضہ میں ہے۔ پہلے نوکری سرکار دیا کرتے تھے۔ مرہٹوں کے حملہ اداری میں جمع مقرر ہوئی گوکل داس کے دیتے ہوئی۔ بڑی کو ریاست ملے اور چوٹے سبب سنگ کو موضع دیو کھڑی گراس بن ملا۔ پھر سندرداس کے اولاد میں تقسیم کر دیے گئے ہوئی۔ پیرتاب سنگ پاٹوی۔ پتہ سنگ۔ راتھ سنگ۔ جے سنگ کو موضع پیلانج اور رام سنگ کو موضع ملا۔ جیسراو کے اب اولاد قابض ہے اور رواج پاٹوی ہے۔ پیرتاب سنگ کے دو بیٹے ہوئی راج سنگ۔ چتر سنگ۔ چنانچہ چتر سنگ کو موضع چان تیلے گراس میں لا جیسراو کے اولاد قابض ہے۔ اور رواج پاٹوی ہے۔ پیر راج سنگ کے چوٹے بیٹے تھا در سنگ کو موضع چوٹ سنگ گراس میں لا جیسراو کے اولاد بر رواج پاٹوی قابض ہے۔ پیر اجیت سنگ کے اولاد میں زور اور سنگ کو موضع ٹانگا واس ملا اور حبوت سنگ کے حواس زادہ سے شب داس کو موضع پیرتاب پورہ دیا گیا باقی گانوب شاہ کے قبضہ میں رہے۔ جیسراو کے مادہو سنگ قابض حال ہے۔ احمد و گانو چارون کو۔ اور ایک گانو چٹیا پورہ امرا و راجپوت چومان کو بعض نوکری دی رکھا ہے۔ سوای ٹانگا پیلانج کے کہ وہ ۱۵ سے سال سرکار میں دیتا ہے۔ باقی کوئی بیٹا سرکار میں نہیں دیتا ہے ٹانگا مادہو سنگ کو موضع سانام داخل کرتا ہے۔ باقی بیٹے ٹانگا مادہو سنگ کو نذر دیتے ہیں ۲۱ گانو ٹانگا کے قبضہ میں ہے



انتخاب شجره انساب استمرا در داران جهان مینه المعروفه

ہراج الحروف



یہ ہر راج دراصل وہ شخص نہیں ہے کہ جو بموجب اندراج تواریخ چوہان میں لکھا ہوا اور اسکے اولاد کا ثبوت مشہور ہے۔ یہ اور ہر راج ہے۔  
نہا درخان وہ ہے جس کے اولاد بہا اور خانی جیتے کھلتے ہیں۔  
میا خان بانے راجوسی ہے اور اسکے اولاد راجوسی میں آباد ہیں۔

خان سلطان کے یاخون می کے پیراج کو شراب راجوسی میں شہر میں  
دلا اور خان کے اولاد نوسر میں آباد ہے

الحد بخش کے اولاد اجیر میں ہے  
جمال شاہ بنے سب سے گہر گہری کا رقبہ اجیر سے راجہ ارجن سنگھ کے راجہ کے حکم سے تقسیم کر کے

## استمرار داران راجپوت چومان مینہ اشرفیت

یہ قوم پرستہ راج کے نسل میں ہی جو کے عورت قوم مینہ سی انکا سورت پیدا ہوا کاتھا سورت انکا مسلمان  
ہوا نہ لکھتا یہ لوگ مسلمان نہ بنے ہی بنے۔ گو کہ بنو ز عقاید اور رسوم پر اتنے چلے جاتے ہیں مفصل حال اس قوم کا  
میرزا کے قوسے تو ارجن مین لکھا گیا۔ اس قوم کے پاس چارگانا سورت کے بنے راجوسی تو سورت کے پکری اجیر  
اور اصل یہ گانا قابضان حال کے سورتوں کو ناکوں پر واسطے حفاظت تاکہ اور قصبہ اجیر کے بوجھن چاکری کے  
بہ تصریح جزوی نذرانہ کی سلطنت مغلیہ میں ملی تھی۔ چنانچہ سلطنت مغلیہ میں بدستور حفاظت کرتے رہے اور  
حاصل کیا رہی چاکر ارجن پورہ چاکر راجگان اور اگلڈہ فی بوجھن حفاظت تاکہ کے عطا کیا تاکہ روپیہ نذر  
مقرر نہ تھا۔ لہذا امر سونے لے پیے اس گانہ پر کبھی جمع نہیں لگائی۔ اور اسی وجہ سے سرکاری عہداری میں وہ  
چاکر شمار ہوا۔ ان دیہات میں جبکہ مارواڑ کے عہداری اور مرہٹوں کے وقت میں نوکری کے کم ضرورت ہوئے  
زیادہ حاصل مقرر کیا گیا جبکہ ادا کرتے رہے۔ اور آغاز عہداری سرکار الگ نری کے یہ گانہ بیہ عام استمرار داران  
کے علاقہ جات میں شامل ہو کر استمرار قرار دی گئے۔ اگر اسی وقت زیادہ متعین ہوتے تو یقین تھا کہ فہرست تیار  
سی یہ گانہ خارج کر کے جاتے۔ کیونکہ انہیں اون میں اب بہت فرق ہے۔ گو کہ ابتدا میں عموماً بڑی بڑی عہداری  
یہ مثل ان دیہات کے چاکری میں دی گئے تھے۔ مگر اون میں وہ حال نہیں جو ان میں ہے۔ یعنی بیان در بیان قابض  
پیرہہ ریزہ تقسیم ہے۔ گوئی اسے نظر انداز نہیں سب ایک صورت سی حاصل ہوتے ہیں راجوسی میں چوتھیں خاں  
کل گانہ حاصل دیتا ہے اور دیگر برادران سے بنائی کرتا ہی یہ صورت ٹیکر امی کے نہیں ہے بلکہ دراصل اون کو  
کے نادانی ہے ورنہ خود وہ لوگ شل اجیر وغیرہ کے مال گزاری ادا کر سکتے تھے۔ اس طرح خطر طل ہر ایک گانہ کا ہے

## در بیان راجوسی

جہاں لکیر کے وقت میں مساجی سورت اعلیٰ استاذان کا کہ موضع کو شراج میں رہتا تھا میرزا حفاظت شہر و شامرا کے  
راجوسی میں آباد کیا گیا راجوسی اس وقت میں راجوسی بنوئی تھے اسے لکھی اور حفاظت رکھے مساجی

کے اولاد میں سلطان ہے جو رٹر مل کا چوٹا بھائی تھا کہ سب سے سردار بن گیا۔ اگرچہ وہ لوگ کہتی ہیں کہ محمد شاہ نے ایک دفعہ رٹر مل کو طلب کیا تھا تو وہ کسی بہتر شکاری کے حاضر نہیں ہو سکا۔ تب سلطان جی نے حاضر ہو کر اور نذر آ میں گھوڑا پیش کر کے بازارہ گانوٹا رسید کیا۔ مگر یہ باگیر حاصل کر سی۔ مگر یہ روایت غیر واقعہ پائی جاتی ہے صرف اس قدر صحیح ہے کہ سلطان جی سردار کہلایا۔ مرہون کے وقت میں سپہوں نے نوکری دی اور حاصل کیا باگیر کو بندر اور لے نوکری موقوف کر کے حاصل مقرر کر دیا سلطان جی کے پانچ بیٹوں کے نام پیر پانچ کوٹھریاں یعنی خان ایک گانوٹا مشہور ہیں۔ زمین گانوٹا کے سب کے قبضہ میں منقسم ہے۔ اگرچہ مختلف اسباب سی اب کم و بیش نظر آتے ہیں مرہون کے وقت میں جب مالگنداری قائم ہوئی تو شمشیر خان کے بزرگان نے خود اوسکا ادا کرنا قبول کیا اور لوگوں نے ناوالے سے انکار کر لیا جب مالگنداری شمشیر خان کے خاندان میں چلے آئی اور اون پانچ خاندان کے کاشتکاران سے چارہم حصہ سداوار کا اور دیگران سی پچھو حصہ لیا ہے دیوڈسن صاحب کے وقت میں ایک مقدمہ اراضی شالٹ جگل کے درخت اٹلے کے شاخ کے بابت ہوا جو وہ گہرا تھا افسوس کہ اوس مقدمہ میں سب لوگ سچ زمین کے مالک و شریک تصور نہ ہوئی۔ صرف مقبوضہ ہر ایک کا تعداد ملکیت سمجھ گئے اس لیے ساقیہ حاصل کا شمشیر خان ادا کرنا ہے اور

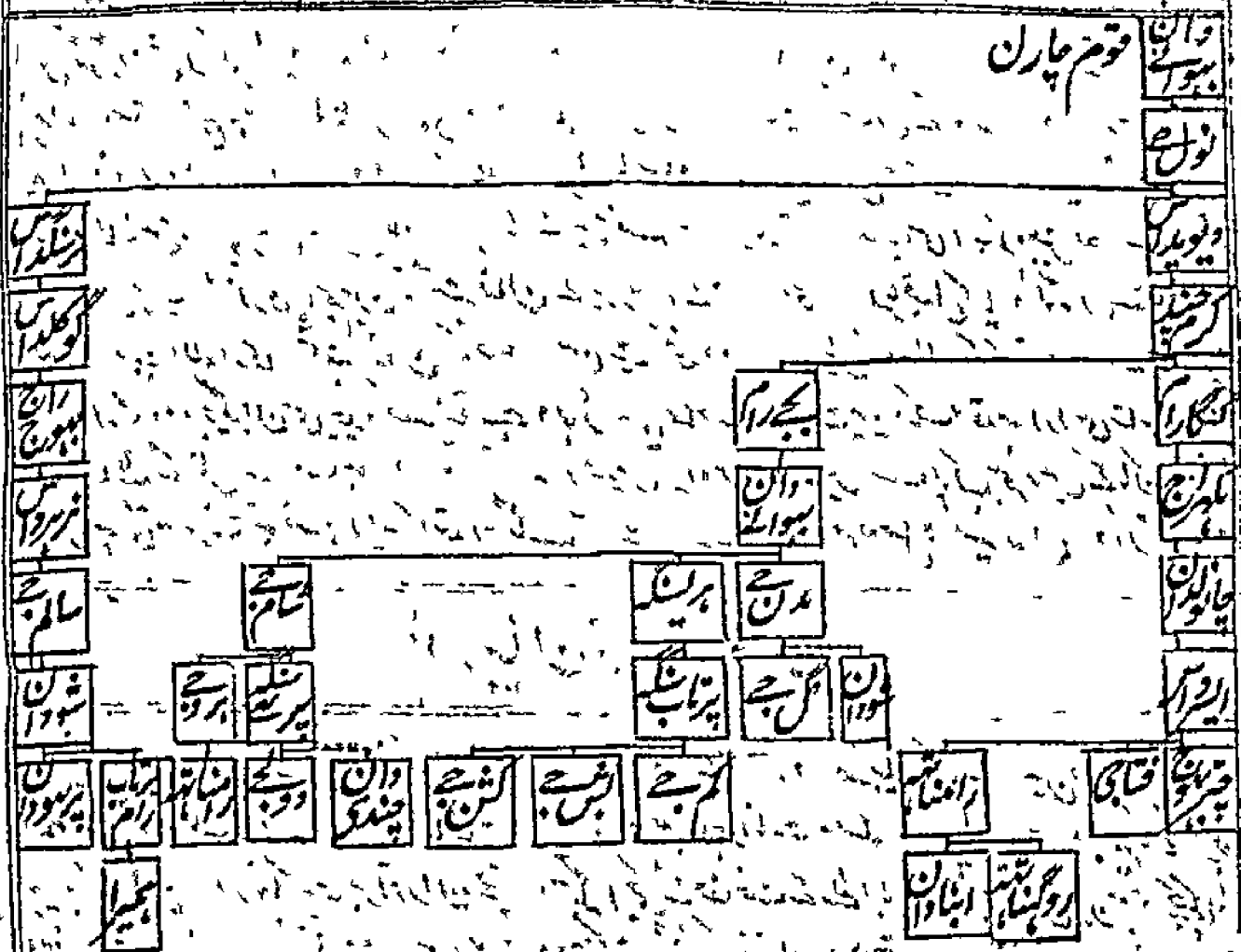
## در بیان اسپر و کھری

کماندین صاحب کے وقت میں قانونگویان نے ان برودہیات کو بے خالصہ بیان کیا ہے۔ لیکن دراصل اسکا یہ ہے حال ہے جیسا کہ راجو سی کا لکھا گیا۔ اسی سرنام بہت پرانا ہے۔ جسکو اچھیاں اور اجمیر کے مہاراجے نے بین۔ کپڑا خان اور ٹھاکر سے برادران حقیقی اسمک اجمیر کے حفاظت کے لئے بطور چوکے پولس متعین ہوئی جسکے اولاد بدستور ایک آباد ہے مغلیہ وقت میں یہ علاوہ نوکری کے کچھ نذرانہ بھی دیتی رہے ہیں مرہون نے دو سو روپے حاصل کا مقرر کر دیا۔ اب ہاؤس میں رقبہ کھری جمال شاہ نے اپنی بیٹی بھائی افسد بخش سے ارجمند راجہ راجلڈہ کے حکم سے بروئی تقسیم کیا ہے جس میں اوسکے اولاد بستے ہے۔ اور وہ ہے حال اوسکا ہے سرکاری حاصل ہاؤس ہے اور ہر دو گانوٹا باہم سپہوں کے حاصل زمین مستحق بطور بنائی جا رہے ہیں

## نوسر

نوسر کے لیے قوم چوہاں عینہ المعروف چلیہ آبادی جو کسے وقت میں برائی حفاظت کھائے کے چوکے پولس متعین ہوئی تھے اوس وقت بھوسلید اور اوس کے سرکاری نوکری دیتی تھے مرہون نے نقدی حاصل مقرر کر دیا جو ہر ایک کے بموجب تقسیم زمین کے حاصل کا دینا شروع کیا کہ اب بطور بھائی چارہ کے ہر ایک کی قبضہ میں زمین اور حاصل تقسیم

# شجرہ انساب استرار واران فیوض کوثری قوم چارن



## فصل پنجم ذکر استرار واران قوم چارن

اس قوم کے پاس صرف ایک گاؤں تھی کہ بری قلو کے دیوار بناد کو کہتے ہیں۔ اور کوثری چوٹے گاؤں کو کہتے ہیں۔  
 اور اصل راجپوتانہ بنیادیہ کے ہیں۔ بہوانی واران۔ چارن کو بروقت حصول اس علاقہ کے مورث بننا  
 کے توجہ کانو دیانتہا۔ کہ چترپا اولاد اس کی قابض ہے۔ زمین باہر ان کے بھص جس کی تقسیم ہے۔ لیکن چترپا چارن  
 بطور سرگروہ کے مشہور ہے جو چوٹی ہے۔ اور اس کے نام سے مالدار کی مالیت ہے۔ لیکن چترپا چارن  
 ہے۔ چترپا چارن کے وقت میں استرار واران سے مالدار کی مالیت ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔  
 قرار پائی۔ جو ایک قلم ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔  
 ملکیت میں اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔ اور چوٹی ہے۔

六

[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]



[illegible]

[illegible][illegible]

## مختصر حال تربیث بنسب

اس بند و بست میں کاغذات اسلہ بند و بست کے ایک نئی نمونہ کے بموجب سرتب اور ستمل سوئی جو قبل ازین راقم نے بمثل طور  
 و لبند جناب لیرے ساندز رس صاحب بہادر کے سنگام ترسم بند و بست پنجاب کے ایجاد کرمی تھے۔ اس نئی نمونہ سے بہت  
 سے محنت اور بیانیہ متعدد کاغذوں کا بچا دیا ہوگا۔ نقشیات عدالت اور کشتوار تو بدستور بنائی گئے۔ لیکن ان میں گہبہ نامی  
 اندرون و بیرون کے کتبوں کے لکھے گئے تاکہ مقابلہ اور کا کتبوں سے ہو جاوی۔ اور ہر ایک قسم زمین اور ہر ایک چیز کے نقشہ  
 علامت و کہلا می گئے جس کے ذریعہ سے موقعہ پر لاخط حیثیت اراضی کا بچہ بلے اور اسان ہوا۔ اور کوئی موقع پوشیدہ اور مختصر  
 بر بیان و رہنمائی زمینداران نہیں رہا۔ اور لاخراج کے علامت ہے و کہلا می گئے۔ ایک نقشہ تشخیص جمع کا فارسی کاغذ کا  
 ایسی خوبصورت سے بنایا گیا کہ جس میں ہر ایک قسم کے ضروری امور اگئی۔ اور جو متعدد نقشہ جات متعلقہ تشخیص جمع کے بنا کر  
 تھے وہ سب متروک کر گئے۔ اور وہ ایک نقشہ مذکورہ مثل بند و بست کے ساتھ لگایا گیا۔ تاکہ ہمیشہ کار آمد ہو۔ قبل از شروع  
 پیمائش کے ہر ایک گانو کے واسطی جدا گانہ شجرہ اناب مالکان زمین مرتب کر لیا گیا۔ اور وجہ حصول ملکیت اور عرصہ پیمائی کے  
 جدا جدا خاندان و ارتحریہ ہوئی۔ جو لوگ کہ راہن تھے۔ یا کہ اپنی زمین سے بیدخل تھے یا کہ کسی قدر حصہ پر قابض اور کسی  
 پر غیر قابض تھے۔ یا کہ غیر حاضر ہو کر اپنی زمین کے کسی پیرد کے شرط پر گر گئے تھے اور کسی مفصل حال اپنی موقعہ پر تحریر  
 ہوا۔ جو ہمیشہ کار آمد ہوگا۔ خسروہ ترین کتبوں نے منتخب کتبوں و غیر متعدد کاغذات کے بچائی۔ صرف ایک کاغذ اس قسم کا  
 بنایا گیا کہ جس سے سب مطلب حاصل ہو گیا صرف ایک انڈکس نمبر خسروہ شجرہ کشتوار منتخب میں تلاش کر کے واسطی بناوی  
 کہ آسان ہو۔ واجب العرض مختصر بنوا دیا جس میں ضروری مدارج بموجب حالات اس ضلع کے تحریر ہوئی۔ چنانچہ نمونہ مثل  
 بند و بست کا واسطی لگا ہے و رہنمائی کے منسلک اسکے کیا جاتا ہے فقط

یہ پیش بند و بست وہ سالہ ابتدا فصل خریف فصل لغایت فصل ربیع مطابق کتابت ۱۵۴۵

### ہدایت

جناب یزید سمور ساندڑس صاحب کشتربادریہ و جناب بے ڈے کوش صاحب بیادریہ ستم بند  
اجمیر۔ باہتمام مٹھے اچودہا پیرشاد صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست پرگنہ اجمیر کے مرتب و مکمل ہوئی

### مہاراج کٹن کسٹرا سسٹنٹ کشتربندوبست

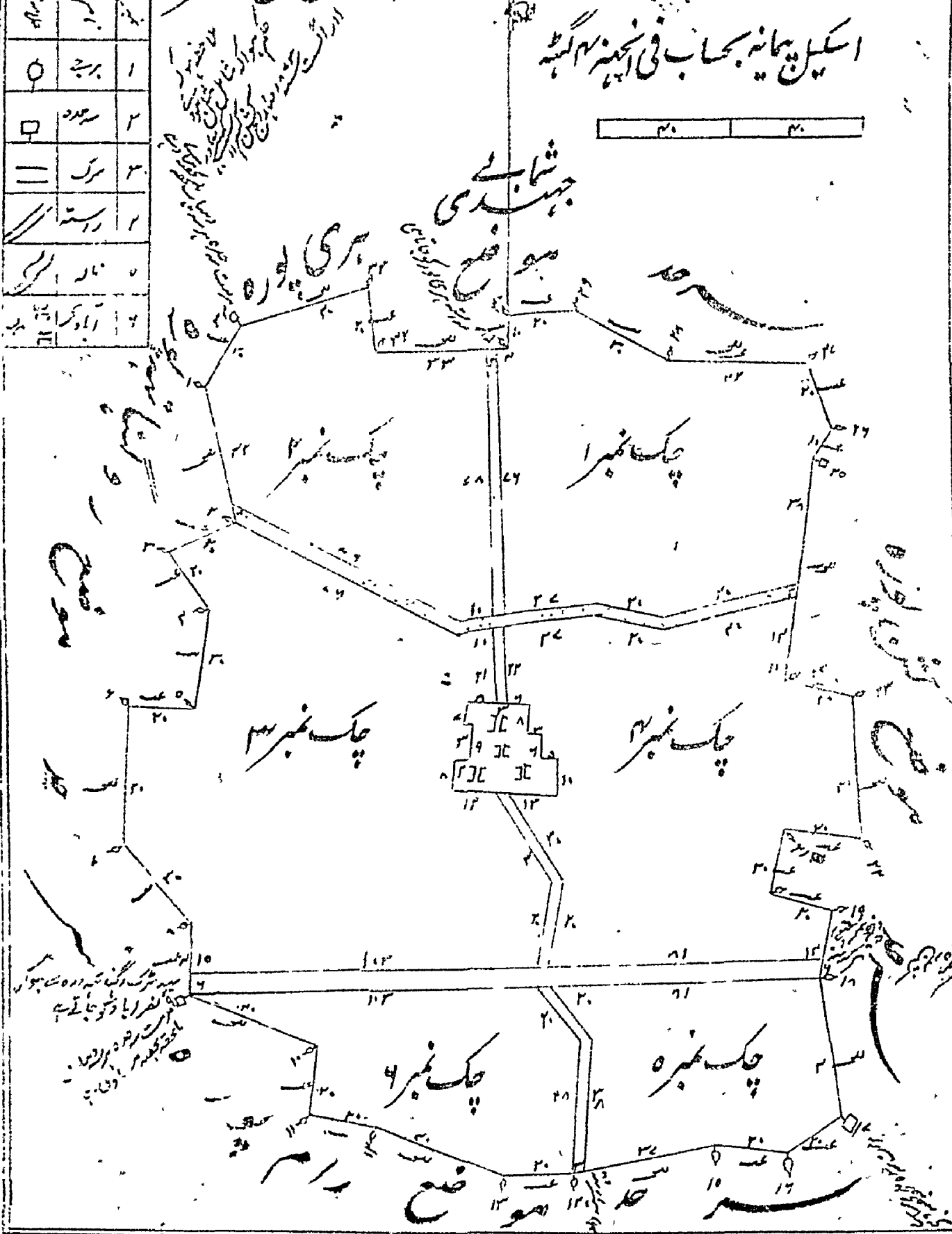
فہرست کاغذات مشل بند و بست ہنگو انپورہ چکدہ رامسرگنہ و ضلع اجمیر سیاچار غیر مکمل

تفصیل نمبر		تعداد کا قریب			تعداد مکمل جمع		
		عام نمبر	خاصہ	مسانہ	میزان	خاصہ	مسانہ
		۱	۱	۱	۱	۱	۱
		۲	۲	۲	۲	۲	۲
		۳	۳	۳	۳	۳	۳
		۴	۴	۴	۴	۴	۴
		۵	۵	۵	۵	۵	۵
		۶	۶	۶	۶	۶	۶
		۷	۷	۷	۷	۷	۷
		۸	۸	۸	۸	۸	۸
		۹	۹	۹	۹	۹	۹
		۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
		۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
		۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
		۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
		۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
		۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
		۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
		۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
		۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
		۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
		۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
		۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
		۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
		۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
		۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
		۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
		۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
		۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
		۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
		۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
		۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
		۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
		۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
		۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
		۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
		۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
		۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
		۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
		۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
		۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
		۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
		۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
		۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
		۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
		۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
		۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
		۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
		۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
		۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
		۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
		۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
		۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
		۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
		۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
		۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
		۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
		۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
		۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
		۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
		۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
		۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
		۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
		۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
		۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
		۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
		۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
		۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
		۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
		۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
		۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
		۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
		۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
		۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
		۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
		۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
		۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
		۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
		۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
		۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
		۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
		۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
		۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
		۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
		۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
		۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
		۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
		۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
		۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
		۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
		۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
		۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
		۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
		۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
		۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
		۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
		۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
		۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
		۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
		۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
		۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
		۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

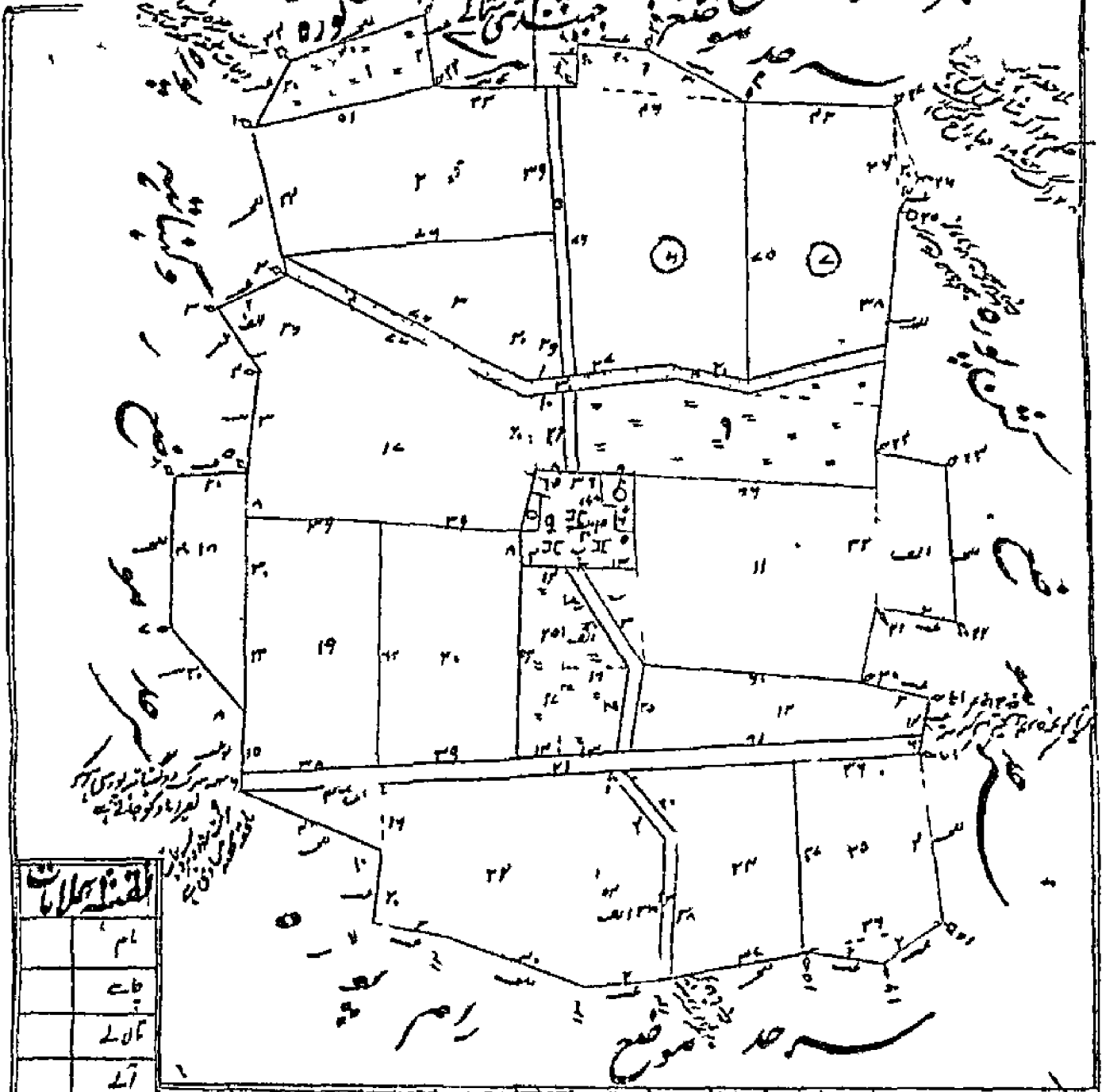
نقشه جدیدت موضع بیکو اپوره چکر رام سر تحصیل و ضلع جیمشید

اسکیل پیمانہ بحساب فی اینچ ۴۰ گز

نقشه	۱	برج
مربع	۲	سید
مربع	۳	کر
مربع	۴	رسته
مربع	۵	نار
مربع	۶	آباد



# نقشه نجره گشتوار موضع بنگو انبور حکیمیه را قسماً تحصیل و ضلع آخنیز نمبر بیست



نقشه ضلع آخنیز

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----



نام و نام خانوادگی	نام پدران	نام گانو	صورت گانو	خاله	قوم و مکان	دست آموخته و ادوات
رام کریم	جمیر بدری و ده خورن	بیکوان پوره	بیچاره	خاله	جاث	چالین بر

باب اول مشتمل بر تفصیل رقبه مطلوبه بر ارضی منجیض حساب ایکڑ

[illegible]

Г Л

[illegible]

# باب سوم کیفیت انتقال حالات سالوار

## باب چہارم شرح جمع بندی

نام سال	کیفیت انتقال				حالات جمع سالوار			نام	تعداد	پرتہ فی ایکڑ اراضی مرز و حد چابیش حال
	بردی	بردی	بردی	بردی	بردی	بردی	بردی			
۱۸۵۲	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۵۳	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۵۴	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۵۵	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۵۶	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۵۷	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۵۸	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۵۹	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۰	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۱	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۲	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۳	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۴	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۵	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۶	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۷	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۸	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۶۹	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۷۰	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۷۱	.	.	.	.	.	.	.	بردی		
۱۸۷۲	.	.	.	.	.	.	.	بردی		

راہی اہل حبس پورنڈرٹ بند و بست یا تحصیلدار کر کے بوجہ حالت مختصر  
 اگر چہ پورٹا گانو ہے مگر قوم جاٹ کا شکار زمین کار زراعت زمین ایچت کر کے زمین پیدا  
 عہدہ ہے۔ اور ہمیشہ جمع باسانے وصول ہوتے ہے۔ سب زمیندار مرز و حد چابیش  
 یہ درہن نہیں ہے۔ میری دانست میں جمع اسکا نو کے لے ہونا واجب ہے۔ مرقوم کیا گیا  
 اور دیا پورٹا و پورٹ

شجره نسب مالکان موضح بگووان پوره چکله رام سرخصی و فصلی و غیره و کماله و حاکم

نقشه عیال	نسبتات	عوضه تختی و بر سر کاهو اگر بگووانا سورت موضح گهرو سی او نه کراس بگو و بران گویا بارت از نزل کوشن صاحب بهادر میر غنم غنم خلع آباد کیا اور چاه و گویا دو سرت بین با هم رانان و رو پا تقسیم اراضی چاه بجهد مدی هوئی مگر میر کجید بین بباغت ناقص کا نزل که عکله را بد قبضه کا هو گیا	عوضه تختی و بر سر کاهو - کربا کا گهرو سی بباغت اسکے کہ بگو و نا قوم عات مندرجه خاندان نمبر ۱ کا کبیر تیار کزگر آباد هو - او رکسی قدر اراضی بخیر تردو کر کے قبضه کر لیا - که تا حال او کا اولاد قابض ہے
	نسبتات	قوم چٹ نمبر ۱ گوت ناگا قوم بلای نمبر ۲ گوت نندا	قوم بلای نمبر ۲ گوت نندا
نمبر کسات	پیمانہ	قبضہ	قبضہ
تعداد دار	تعداد	تعداد	تعداد

عرصہ دو پشت کا ہوا کہ عرصہ تینٹھا۔ سم برسا ہوا  
 رابد اس گدائی کر تا ہوا کہ رام سنگہ باندنوار ۵  
 بیان آباد ہوا۔ اور مندرجہ خاندان نمبر ۱ کا ہوا  
 روگناتہ جیکابیا اور اور حاکم وقت سی بیگ  
 حاکم وقت سے موار سے زمین بیوم میں عطا ہوئے  
 سو بیگہ زمین معاف ملکیت پر رام سنگہ نے خالصہ میں  
 عطا ہوئی کہ تاحال مندر ایک چاہ بنوایا کہ تاحال  
 کا قبضہ ہے ہر دو اولادش بالا جمال  
 قابض ہے

نمبر ۳	نمبر ۴	نمبر ۵
راہد اس گوت	رام سنگہ گوت	دیو گوت
بجنگہ	سود سنگہ	راہدلو

میران گل تہ

کھاتا مشرکہ شاملات سکا

سٹ	بیوم	قبضہ
۹	۵	۶
قبضہ	قبضہ	قبضہ
۱۰	۱۶	۱۳
۴	۵	۶

## اقرار مالکان

**دفعہ اول -** حال آبادی و وجہ تسمیہ وہ - عرصہ تختہ نہم برکھا ہوا کہ پہلوانا قوم جاٹ کہ وہ  
کے گھر سبائی دیرانہ کو باجارت کرنل ڈکسن صاحب بہادر آباد کیا - اور نام گانو کا اپنی نام پر پہلوان پورہ  
رکھا - بعد میں دیگر اقوام کے مالکان جیسے مختلف اوقات میں آئے گئے - اور آباد ہوتے گئے - کہ مفصل حال اس کا  
کیفیت خاندانوارین درج ہے - اور روز آبادی سی برابر آباد ہے - کیسے دیران نہیں ہوا - نہ کوئی کثیر و سارے  
بلکہ ہے نہ چک و خانے خارجے واقع ہے - نہ کوئی تالاب ہے

**دفعہ دوم** ذکر تقسیم حقیقت مابین مالکان تقسیم حقیقت مالکان کے قاعدہ کے روسی نہیں ہے - ہر ایک  
قوم کو حق ملکیت ابد اکا نہ ہے - ایک قوم کو دوسری قوم سے کوئی نسبت حصہ نہیں ہے - مابین خاندان کے حطرح  
تقسیم ہوتے ہیں اور اس کا ذکر کیفیت خاندان کے درج ہی بلحاظ مقبوضہ ہر ایک کے صورت گانو پیا مارہ وغیرہ  
دفعہ سوم ذکر آمدنی شالوات وہ اور اس کے تقسیم کا - آمدنی شالوات وہ ذیل کتنے مویشے سالانہ  
میں ایک دفعہ باہ کاتک و کنوار جب ذیل ہوتے ہیں فی گادیش نے جو آئے - نے مادہ گاد نے دھور نے ہیڈ بکر نے  
دوم کے قدر کاشت ارانے مزدور و سوہر و قسم کے اند کے گانو خرچ میں صرف ہوتے ہیں - اگرچہ اس کے نو  
مالکان حسب رسد کیوٹ تقسیم ہو گئے

**دفعہ چارم** ذکر ادائیگی مالگزار سی عہد شابق و حال - پہلے جب گانو آباد ہوا تو دو سال  
تک حاصل اس کا امان رہا - تیسری سال سے روپہ جمع قرار پائی - باہم مالکان نے مقدار زمین پر باہم  
کر کے ادائیگی شریج اس کے باہم کے یاد نہیں ہے ہندو لبت قانون نے میں اسے قرار پائی

## تصدیق مالکان

جلد ارجات مندرجہ شجرہ نسب ہماری بیان کے مطابق تحریر ہوئی اور ہمیں سن لئے - درست و صحیح میں پیرا

گودا | راماں | گانا | بکرنگ داس | نابو | بیورا

تصدیق منضم | تصدیق صدر منضم | تصدیق صاحب سپرنٹنڈنٹ

مینی شجرہ نسب ہذا کو تصدیق کیا -  
مینی اس شجرہ نسب کو کاغذی جلد مالکان  
تصدیق کیا اور جو لائی شدہ  
چیت رام صدر منضم  
پیرا اصل منضم  
اج یہ شجرہ نسب کاغذی جلد مالکان جاری کی  
میں ہوا بلحاظ مقبوضہ ہر ایک کے صورت گانو پیا  
نوکھل ہے لہذا حکمواد کے شامل میں ہندو لبت  
المرقومہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۷ء کو دیو پورہ میں

## العبدات کارکنان

شجرہ	تشریح کار	کسے کیا	تاریخ کرنے کا نام	العبدات کمندگان
۱	نسب نامہ کنسی لکھا	ہیرا عمل منصرم	۵ مئی ۱۹۴۳ء	ہیرا عمل منصرم
۲	اقرار الکان و کیفیات سماؤ کنے لکھے	"	"	"
۳	نسب نامہ کنے صاف کیا	شورام محرم شجرہ بنو	۱۲ دسمبر ۱۹۴۳ء	شورام محرم شجرہ بنو
۴	مقابلہ چٹ سے کنے کیا	نعمت شجرہ بنو	"	شورام و بہاگ رام
۵	نام بنام ہیرا و منتخب مقابلہ کنے کیا	ہیرا عمل منصرم	۵ مئی ۱۹۴۳ء	ہیرا عمل منصرم
۶	کیفیات سماؤ کنسی لکھے	"	"	"
۷	کامل تصدیق مالکان کنے کرنا	نستہ اجدو ہیرا شجرہ بنو	۱۰ اگست ۱۹۴۳ء	اجدو ہیرا شجرہ بنو
۸	جمع کا مقابلہ شجرہ بنو کنسی کیا	شورام محرم	۱۳ دسمبر ۱۹۴۳ء	شورام محرم
۹	اشدد و اخلا راج کا مقابلہ کنے کیا	چیت رام صدر منصرم	۲۵ اکتوبر ۱۹۴۳ء	چیت رام صدر منصرم
۱۰	سماؤ ضابطہ کنے کیا	یوہول ٹیپی سرمنڈ	۳۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء	یوہول ٹیپی سرمنڈ

انڈیکس شجرہ کشتوار موضع ہلووان پورہ چکر رام سرمنڈ

شجرہ	شجرہ	شجرہ	شجرہ	شجرہ	شجرہ	شجرہ	شجرہ	کیفیت
۱	۷	۱۱	۵	۲۰	۲	۰	۰	۰
۲	۳	۱۸	۱۲	۱۲	۸	۰	۰	۰
۳	۱۲	۰	۰	۲۲	۶	۰	۰	۰
۴	۷	۱۵	۰	۲۳	۰	۰	۰	۰
۵	۷	۱۳	۷	۲۳	۶	۰	۰	۰
۶	۱۰	۱۵	۷	۲۵	۷	۰	۰	۰
۷	۹	۱۶	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۸	۷	۱۷	۱	۰	۰	۰	۰	۰
۹	۷	۱۸	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	۵	۱۹	۳	۰	۰	۰	۰	۰

# خسرہ معہ منتخب کمیوٹ موضع بیکو انپورہ چکرا رام سر تحصیل و ضلع اجمیر

## کیفیت تفریق جمع

آج یہ منتخب کمیوٹ بعد صفائی اور نمایندہ ضابطہ کے پیش ہوا اور عند الیرتال سرسری با ضابطہ پایا۔ لہذا حکم ہوا کہ  
شامل مثل کے رہے

اسور و ممبر شہ

مباراج کش کہرا اراٹھ کنسر

مختہ روپہ اصل اور معہ روپہ رقوم سوامی کل علی جمع اس کانو کے بدین تفصیل سرکاری تجویز ہوئی۔ چابی تالپ  
آج بارانی میزان - چکائرتہ خے بیکہ حاصل ہوا - چابی تالپ بارانی میزان - چکائرتہ خے بیکہ حاصل ہوا - چابی تالپ بارانی میزان - چکائرتہ خے بیکہ حاصل ہوا

موجب اس پڑتہ کے جمع کو کہاتہ دار تفریق کیا گیا جو جمع کہاتہ دار حاصل ہوئی مالکان کو نشانی گئے۔ سبھوں نے منظور کر کے  
صرف سے بچے سنگ مالک کہاتہ نمبرہ عذر دار ہوا کہ اراضی پاسے کبیت نمبری ۱۱ کے کہاتہ منظر من نافض ہے کچھ کے پیش  
ہونے چاہئے۔ اور واسطے تعفیہ کے راناں نمبر دار پر حصر کیا۔ جو کچھ کے بیتے بعد نمایندہ حیثیت زمین کر دیوی منظور ہوگا  
نمبر دار مذکور نے بعد ملا حظہ حیثیت اراضی کہاتہ نمبر دار سوامی ایک روپہ کے کر کے اور حیثیت اراضی ایسی کہاتہ کے  
بہتر ہو کر اپنے کہاتہ پر اضافہ کر لیا یہ نمبر دار اراضی ہو گیا۔ اور کسے کو کچھ عذر کسے قسم کا باتے نہیں رہا تب مقررہ رقوم  
سوائے کو حسب رند کمیوٹ پہلا کر اصل جمع پر انرا ذکر دیا گیا۔ اور چونکہ اسکا نوین معاملے قلیل المقدار ہے ایک روپہ  
سے کم رقوم سوامی آتے تھے اس واسطے رقوم سوامی اور سپر کچھ نہیں لگائی گئے تھے

العمر  
یو بلوئل ڈیوی سپرنٹنڈنٹ



ردیف	نام و نام خانوادگی	تاریخ تولد	تاریخ وفات	دوره خدمت	محل خدمت	ملاحظات
۱	محمد علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۲	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۳	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۴	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۵	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۶	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۷	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۸	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۹	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۰	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۱	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۲	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۳	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۴	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۵	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۶	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۷	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۸	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۱۹	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۲۰	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۲۱	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۲۲	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۲۳	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین
۲۴	علی محمدی	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۳۰۲/۰۵/۲۵	۱۰ سال	تهران	در جنگ خرمین

[illegible]

افزون

[illegible]

ردیف	نام بیمار	تاریخ تولد	تاریخ فوت	سبب فوت	محل دفن	توضیحات
۱	محمد علی	۱۳۰۲	۱۳۰۵	سکته قلبی	قبرستان	
۲	علی محمد	۱۳۰۳	۱۳۰۶	سکته قلبی	قبرستان	
۳	علی محمد	۱۳۰۴	۱۳۰۷	سکته قلبی	قبرستان	
۴	علی محمد	۱۳۰۵	۱۳۰۸	سکته قلبی	قبرستان	
۵	علی محمد	۱۳۰۶	۱۳۰۹	سکته قلبی	قبرستان	
۶	علی محمد	۱۳۰۷	۱۳۱۰	سکته قلبی	قبرستان	
۷	علی محمد	۱۳۰۸	۱۳۱۱	سکته قلبی	قبرستان	
۸	علی محمد	۱۳۰۹	۱۳۱۲	سکته قلبی	قبرستان	
۹	علی محمد	۱۳۱۰	۱۳۱۳	سکته قلبی	قبرستان	
۱۰	علی محمد	۱۳۱۱	۱۳۱۴	سکته قلبی	قبرستان	
۱۱	علی محمد	۱۳۱۲	۱۳۱۵	سکته قلبی	قبرستان	
۱۲	علی محمد	۱۳۱۳	۱۳۱۶	سکته قلبی	قبرستان	
۱۳	علی محمد	۱۳۱۴	۱۳۱۷	سکته قلبی	قبرستان	
۱۴	علی محمد	۱۳۱۵	۱۳۱۸	سکته قلبی	قبرستان	
۱۵	علی محمد	۱۳۱۶	۱۳۱۹	سکته قلبی	قبرستان	
۱۶	علی محمد	۱۳۱۷	۱۳۲۰	سکته قلبی	قبرستان	
۱۷	علی محمد	۱۳۱۸	۱۳۲۱	سکته قلبی	قبرستان	
۱۸	علی محمد	۱۳۱۹	۱۳۲۲	سکته قلبی	قبرستان	
۱۹	علی محمد	۱۳۲۰	۱۳۲۳	سکته قلبی	قبرستان	
۲۰	علی محمد	۱۳۲۱	۱۳۲۴	سکته قلبی	قبرستان	

۱	غیر کیا	نام توکرم غنیمت دار	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲	نام توکرم غنیمت دار	نام توکرم غنیمت دار	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۳	نام توکرم غنیمت دار	نام توکرم غنیمت دار	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۴	نام توکرم غنیمت دار	نام توکرم غنیمت دار	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۵	نام توکرم غنیمت دار	نام توکرم غنیمت دار	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۶	نام توکرم غنیمت دار	نام توکرم غنیمت دار	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۷	نام توکرم غنیمت دار	نام توکرم غنیمت دار	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
۸	نام توکرم غنیمت دار	نام توکرم غنیمت دار	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۹	نام توکرم غنیمت دار	نام توکرم غنیمت دار	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۱۰	نام توکرم غنیمت دار	نام توکرم غنیمت دار	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

افزون

[illegible]

نقشہ جاہات موضع بنگواں پورہ چک نمبر ۱۸۴۱ رام سر تحصیل و ضلع اجمیر

[illegible]

# نقشہ اراضی لاخراج سرکاری موضع بہکوا نمورہ چکارام سر تحصیل و ضلع اجیر

رقبہ	تاریخ و نام حاکم محکمہ	نام صاحب داران	تقدیر و قیمت و وسعت	کیفیت
۱	تاقیام مکان	۹	مندر روگہا تہ ہے برہمے بجزگ داس لہ اند اس قوم ہر اس را مات سکندہ ہے	
۲	ہوم	۱۰	بجے سنگہ و موڑ سنگہ پاران رام سنگہ قوم راجپوت را موڑ گوت جگلاو بکھہ برابر	

آج زمینداران و ہندو اسے بیع سکندر منظور کیا اور نمبر دہانے یہہ و درختو است گ رائے لہذا بشرط منظور سی کام بالا دست منظور  
شامل شل بند و بست رہے ۲۵ سے سکندہ ۱۰ صاحب ہتم بند و بست اجیر

## درخواست سرانجام مالگداری

مینکہ راما ن ولد بہکوا نا قوم جاٹ نمبر دار موضع سیکوا نمورہ چکارام سر تحصیل و ضلع اجیر بشرط منظور  
سرکار درخواست ادا ہی جمع سالانہ مبلغ ۱۰۰ روپے سکندر و نمٹ علاوہ رقوم سواری جب فوین  
ڈاکٹر ملک مدرہ وغیرہ مبلغ کا حساب پیدر  
ہر جمع سرکار بعد ہجرائی حق نمبر دار  
مبلغ ۱۰ سالانہ من ابتدا ہی فی سال ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۲ء لغایت اخیر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۴ء  
اخیر گذر اٹھائوں - اتر قوم ۲۰ روپے سکندہ  
۱۰ سالانہ ولد بہکوا نا نمبر دار

تذکرہ ہجرت

## اقرارنامہ یعنی واجب العرض از جانب زمینداران موضع بیلو اپورہ چکر رام پور

چونکہ ترمیم بندوبست قانون نے ہماری گانو کا پورا ہے۔ اور آج جسے مراتبات متعلق واجب العرض بابت روپا  
و شرائط دریافت کئے جاتے ہیں لہذا ہم مالکان وہ پڑا کے جسکے العبدات اقرارنامہ بذات کے ذیل ہیں مندرج ہیں  
نچوے سورج سمجھ کر لکھاتے ہیں

## باب اول در باب اولین شرائط کی جسکا تعلق باہم زمینداران و سرکار کے ہے

دفعہ اول ذکر طور  
مکمل و ادائیگی سرکار  
مکمل و ادائیگی سرکار  
دفعہ دوم ذکر حق  
ندمی و نا اہلین  
کان میں  
دفعہ سوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ اول ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ دوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ سوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا

دفعہ اول ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ دوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ سوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ اول ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ دوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ سوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا

## باب دوم بابت دستور رواج ان امور کی جو باہم حصہ داران ہجری ہیں

دفعہ اول ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ دوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ سوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ اول ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ دوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا  
دفعہ سوم ذکر تقرری  
پٹواری اور اوٹ  
تختواہ کا



ہو تو دوسرا نمبر دار اس کے خاندان سی بلحاظ کثرت راضی حصہ داران کے تجویز ہوگا۔ اور حق نمبر دار  
سچ و رسین نہیں ہو سکتا ہے۔ راجمان و لکھنؤ نامبر دار واحد مقرر ہے

ہماری گانوں میں کوئی ایسے زمین نہیں جو قابل تردد ہو وی۔ نہ ہیرو ہے اگر کوئی حصہ دار یا غیر  
باجازت مالکان چاہے یا ناڈی بصرف لاگت خود بنا وی۔ اس کا حق مالکانہ سمجھا جاتا ہے  
چھبڑا کے راسپورہ و کشن پورہ میں چرتے ہیں۔ کچھ حق جبرائی مقرر نہیں ہے

دفعہ دوم بابت تنظیم  
و انتفاع پیداوار  
ارضی شملات میں  
اور تشریح بات کے  
کہ کس طرح جو ملکیت ہے

اندلے شملات وہ ذیل اول گئے سویشے سال بہرین ایک دفعہ ماہ کا ایک و کئی وصول ہوتے ہے  
جسے تفصیل میں ہے غے گاوش غے جوٹ غے ناوہ گاؤ غے ڈھور غے ہند بکری غے یاٹھ روم غے قدر  
نروند سوہر ڈو قسم کے اندلے گاؤ خرج میں صرف ہوتے ہے۔ اگر غے ڈھور غے ناوہ گاؤں جب رسد  
کیٹ تقسیم ہو گے

گانو خرج نمبر دار اپنی پاس سے اولی خرج کرتا ہے فصل بہ فصل اس کا حساب ہو جاتا ہے بعد ہر  
اندلے شملات وہ اگر کم و بیش ہو۔ نو باہم مالکان حسب رسد کیٹ باہم ہو جاتے ہے عموماً  
خوات گانو خرج جب ذیل ہیں۔ بہت سردار۔ خوراک نمبر دار اندر فت کچری تحصیل۔ دسار موگا  
گانو ہلا ہے سالانہ

دفعہ سوم ذکر کرتے ہیں  
اندلے سوائی و پیر  
دفعہ چہارم ذکر کرتے ہیں  
خرج

کوئی تالاب ہماری گانوں میں نہیں ہے لیکن تالاب موضع روگنیا تہ پورہ سی آبپاشی ہوا کرتے ہے  
بابت مرمت پال کے جسے کچھ تعلق نہیں ہے

دفعہ پنجم ذکر آبپاشی  
تالاب و کمیت پال کا

کہات کوڑہ اپنا اپنا سب مالک جدا جدا ڈالتی ہیں اور ہر ایک کو اس کے صرف کا اختیار ہے  
اگر کسی مالک کے زمین دوسری گانوں میں ہو تو وہاں بے لیا کر ڈال سکتا ہے الا بشرط خود دار  
گانو ڈالون کے دوسری گانو ڈالون کے ماتہ فروخت نہیں کر سکتا۔ بارہ نامی متصل آبادی  
بشرط شتر کہ تقسیم ہو سکتے ہیں اور باجارت مالکان جدید بارہ یا ناڈی سنا سکتے ہیں جدا جدا  
استیاء قوم ہلا ہے کے چاہے گورالو اور نمبر ۱۶ سی آبنوشی کرتے ہیں۔ اور ہلا ہے ناڈی  
بکری کوڈ کر آبنوشی کرتے ہیں۔ اور جب چاہے چلتا ہو وی بہر لیتے ہیں صرف ہجوم کے  
نہیں ڈال سکتے

دفعہ ششم ذکر بابت  
رکھنی اور اوٹھانے  
کہات کوڑہ مقبوضہ  
نامی متصل آبادی و  
چاہات آبنوشی

# باب سوم ذکر اوان شرائط کا جو باہم مالکان ہوں باشندگان وہ غیر مالکان جاری ہیں

دفعہ اول ذکر اراضی کوئی زمین چاکر نہ جاری گا زمین نہیں ہے  
 جا کر ان چیز جو از جانب  
 زمینداران و اگلہ زرخ

دفعہ دوم ذکر حقیق جاری گا زمین کیس جب ذیل میں - اول کہاتے جو لو مار کا ہے کام کرتے ہے را میورہ ہم سوار  
 و خدمات کیس زمین رہتا ہے اسکے ذمہ کٹری - لو مار ہر قسم کا ہے - کٹری و لو مار کا ہوتا ہے - گا  
 کے مرد و درسی جو ۱۱ و سکو و بجاتے ہے اور سالیانہ نہ بل کین ملہ بختہ و لٹار اور سی - و ہوتا  
 و یاب آ ہے - دوسرا ملہ سے جو گا نو کا کام کرتا ہے یا نیز وہ شتر کا سال تمام او سکو گا نو سے ملے  
 ہیں - ۱۰ - ریختہ فصل کے کے قدر فائدہ حسب توفیق دیا جاتا ہے

دفعہ سوم ذکر محصول غیر کاشتکاران جاری گا زمین آباد نہیں ہیں  
 جو غیر کاشتکاران  
 باشندگان وہ لیا جاتا

دفعہ چارم ذکر حقوق جو مالک کو اس وقت آباد ہیں او بنوں نے اپنی اپنی لاگت سے گرنیائی ہوئی ہیں او زمین  
 کاشتکاران و غیر کاشتکاران  
 اپنی مکاتون میں

## باب چہارم ذکر باب طور تحصیل کی لکان سامیان و راون امور کا جو متعلق مالکان

### کاشتکاران وہ لکے ہیں

دفعہ اول ذکر طور تحصیل کوئی اسے قبضہ مستقل کے جاری گا زمین نہیں ہے غیر مستقل قبضہ کے ایک آسائے ہے  
 لکان سامیان مستقل جو معاملات وہ کے زمین کاشت کرتا ہے سو و دش سی لکان چہارم بانٹا لیا جاتا ہے  
 قبضہ و غیر مستقل قبضہ

و فہم و فہم و فہم و فہم  
اسامیان و رورو  
فہم و فہم و فہم و فہم  
ورختان و لکانی چاچا  
و فہم و فہم و فہم و فہم  
تالا و تالا و تالا و تالا  
و فہم و فہم و فہم و فہم  
چراغی و چراغی و چراغی و چراغی

کوی تاب نہیں  
کوی اسے نہیں

### العبد استمالکان

البد العبد العبد العبد  
را مان حصہ دار گودا حصہ دار گیانا حصہ دار نا نو قاضی مو و سنگہ حصہ دار تہا نا حصہ دار  
آج یہ واجب العرض بجا فری جہ مالکان جاری سامنی مقام راسمہ مل خط بین گذرا ہمینی جہ مدارجات کو و فہم و  
سنا و سجاد یا سبہون نے سکر مسطور و تسلیم کیا لہذا حکم ہوا کہ شامل مثل بند و بکرت رہے - ۲۶ اپریل ۱۹۴۴ء جہاں اچ کش سٹیشن

رو بکاری سکیم بند و بکرت ضلع اجیر با جلاس پنڈ جہاں اچ کش صاحب اسٹرا اسٹنٹ کمشنر بہادر اور سبہون علیہ

### مثل ترمیم بند و بکرت موضع بہلو انپورہ چکارہ ام تحصیل و ضلع اجیر کے

باتنام مٹی اجو دیار پشاد صاحب سپرنٹنڈنٹ کے مرتب ہو کر پیش ہوئی قبل ازین بند و بکرت قانون نے وہ ہذا کا با تمام کرنل و لکھن  
بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع اجیر کے میعاد دی بکرت و یکساں ابتدائی فصلی ٹریٹ ۱۹۴۱ء تا بکرت فصلی ٹریٹ ۱۹۴۲ء عمل میں آتا تھا چنانچہ  
وہ میعاد گذر گئے لہذا بموجب اعلان گورنمنٹ ہند چٹے سکرٹری ڈپارٹمنٹ نمبر ۷۳۷ آر مور ظ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء کے بند و بکرت  
ضلع ہذا کا میعاد دی وہ سالہ شروع ہوا - اول مذکور بکرت بنایا گیا - پھر کشتہ در پیمائش ہوئی - اور خسرو مہ کپتوں نے و شجرہ  
مرتب ہوا اور مالکان کا شجرہ اناب لکھا گیا - وجہ حصول ملکیت ہر ایک خاندان کے او سمین درج کرائی گئے - کشتہ در  
پیمائش کے پر مثال بروقت حد بکرت و پیمائش معرفت منفرم و سپرنٹنڈنٹ سر موقع و قفا فوقتا ہوتے رہے - اور کپتوں کے

تصدیق اول رو برو بیرون گئے منظم حلقہ و بارشائے رو برو لارہ پول و پٹی سپرنٹنڈنٹ کا نو میں بجا فرمایا مالکان و زمیندار  
 علمین آئی شجرہ کشتہ و شمولہ مثل بذادہ ہے اصل کاغذ ہے جو سر موقع مرتب ہو کر تصدیق کیا گیا۔ باقی کاغذات  
 یعنی شجرہ نسب و خسرہ سند منتخب و نقشہ چاہات و خرد لاخراج چہنہ مستندہ سی صاف کرائی گئے اور اوکے مقابلہ اور  
 جانچ پڑتال کمر کمر عمل میں آئی۔ کاغذات چہنہ ہے ایک بلد میں مجلد کرائی گئے کہ وہ دفتر میں موجود ہے  
 تفریق جمع جطر چکر ہوئی اور اسکے کیفیت منتخب کے سرورق پر درج ہے۔ اور مثل تفریق بطور چہنہ شامل ہے وہی ہے  
 بعد تفریق اور منظور سی مالکان کے۔ ایک انتخاب کتبوں نے حسین نام مالکان اور اوکے حصص ملکیت اور نقد اور دار  
 مشورہ کتابت کے اور نقد اور زر مالگداری کے تفصیل اصل سوانی ہر ایک مالک کو باہتمام صاحب سپرنٹنڈنٹ بند و بست کے  
 چونکہ اب یہ مثل بہرہ و وجہ مکمل ہو گئے ہیں لہذا

## حکم ہوا کہ

واسطے منظوری کے بحضور جناب صاحب بہترمند و بست بہادر کے پیش ہو گا۔ عہد ارج کشن کٹر اسٹنٹ کشن بہادر۔

## از پیش گاہ جناب جی ڈی لٹوش صاحب بہترمند و بست بہادر

بعد ملاحظہ

## حکم ہوا کہ

منظور ہے اب یہ مثل مکمل تصور ہو کر بنا بر کار و ای آئندہ دفتر ضلع میں داخل کٹر جی ڈی لٹوش صاحب بہترمند و بست بہادر

## دفعہ ۹۔ ویریاں نمبر داران و پٹیلان

و کس صاحب کے بند و بست میں بموجب بلکہ رواج پٹیلان ہر ایک گانوں میں کثیر التعداد و مقرر ہوئی ہے اور اوکے بقدر  
 چارم حصہ حاصل کیوٹ سی رعایت کی گئی ہے لیکن اول تو وہ رعایت ہے پھوڑی ہے اور ہر جب کہ نمبر دار  
 مرگیا اور اوکے چار تہائی ہوئی تو رعایت چار جگہ تقسیم ہو جاتے ہے نمبر دار کے حیثیت نہایت خراب نظر آتے ہے اس  
 بند و بست میں بہ منظور سی کو نمٹنے و فیصلہ کی حق نمبر دار و پٹیلان جی سرکار پر پڑا یا اور صاحب بہترمند و بست بہادر نے ہند

اور ان پٹیلوں کے نمبرداران کا انتخاب کیا بروقت انتخاب رضامندی کے کثرت پر کما ہوا۔ ہر ایک کا نوین ایک نمبردار یا پٹری کا نوین دو نمبردار اور جہاں کہ تھو کہ تھی وہاں تھو کہ وار تھو کہری گئے لیکن جو پٹیل صاحب تھے انکو رعایت بانٹہ بقدر چہارم حصہ کے دی گئے نمبرداران اور پٹیلوں کو تحصیل اجیر میں پٹری اور ایک ہر ریت بنا دیا گیا جسکے نقل یہ ہے

## اجیر اور رگرہ میروارہ کی نمبردار اور پٹیلوں کا کتاب

**دفعہ اول** - وکن صاحب نے جو پٹیل گاؤں کا نوین بنائی ہے انکو بانٹہ کے رعایت یہ دی ہے سو وہ بند و بست حاصل کرے اگر ایک لکھی ہوئی خاص کا ذکر ہے تو تحصیلدار کو پیش کرے ہر ایک کا نوین جاکر اسے سی حاصل کرے روپیہ کے اوپر کر دیتا تھا اسلئے یہاں کے پٹیل اسکی کام سے انجان رہے کہ ہمارا کیا کام ہے اور ہکو سرکار سے کون کون بات کار بکارا ہوتا ہے **دفعہ دوم** - اس بند و بست میں جو اب ہو رہا ہے ہر ایک کا نوین نمبردار اور پٹیل بنائی گئے اور نمبرداران کا کام بنیاد اور پٹیلوں کا بنیاد کیا گیا اور دونوں کو سرکاری پٹری ملے اور ان میں دونوں کے کام کا پورہ مانتا گیا سمجھیں خاص بات یہ کہ ہے جو نمبردار یا پٹیل خاص کے اوگر اسی میں دیر لگا دی گایا جان بوجہ کر سنے کر لگا تو پوچھو نمبردار گایا بانٹہ پٹیل کا سرکار میں غلط کیا جاویں گا

**دفعہ سوم** - اس کارن مناسب ہے کہ نمبردار اور پٹیلوں کو خبر یہ سی جاویں اور حاصل کے اوگر اسے کے ریت بنائی جاویں کہ سرکار نے انکو حاصل کے اوگر اسے میں کسی کسی ریت سی اور ہکار دیا ہے اور کس طرح حاصل اوگر اپاہتے کہ آگے اس اور ہکار سی کام کریں اور پھر ہول چوک اون سی نہ ہو دی سو یہ کتاب اس کارن بنائی گئے کسی **دفعہ چہارم** - سرکار نے ہر ایک گاؤں کے جمع ساکر اسے وار باجہ کہ دی ہے جسکا ٹھیکہ دس برس کا زمینداروں کے منطوق **دفعہ پنجم** - زمینداروں کو یہ بات چاہی ہے کہ قسط پر اپنا اپنا روپیہ آپ خزانہ میں داخل کر جائے۔ پرنٹو ساری زمیندار بدھوان ٹھیکین کہ اپنا اپنا روپیہ آپ داخل کر جاویں۔ اس کارن سرکار نے حاصل کے اوگر اسے کے لئے یہ بند و بست کیا کہ تھو کہ تھو کہ میں یا ساری گاؤں میں نمبردار بنایا جاویں جو سرکاری نوکر ہو اور ہکار سے اسکو نوکر کی لئے وہ روپیہ حاصل کا قسط پر اوگر اس کے خزانہ میں جمع کر دیا کریں

**دفعہ ششم** - سرکار یہ قانون میں نمبردار اور پٹیل کا یہ عہد ہکار لکھا ہے کہ جبکو وہ کر سکتے ہیں اسے قسط کو ادائیگا رہ جاویں تب پٹری سی یا پٹری سی اسے وار باجہ کے لکھو اگر کسی میں دیوار پر لگا دیوین کہ ہر کوئی اپنا اپنا مال کار روپیہ اس یا پٹری میں دیکھ سکے پھر نمبردار یا پٹیل شام کو گاؤں میں سامیان کو بلایا جائیسی یا پٹری سی پٹری دیوی کہ کال دن اوگی ہر کوئی اپنا اپنا روپیہ حاصل کا دیجاویں جب دن نکلے نمبردار پٹیل پٹری سی یا پٹری میں بیٹھ کر روپیہ لیتے جاویں۔ روپیہ پٹیل یا نمبردار لکھے رہی۔ پٹری کے ماتہ میں نہر ہے نیو کوئی حساب لکھتا جاویں اور جو پٹری کہ سرکار

اساتے دارے ہے اوستین رقم وصول لکھ کر سرور میں لکھ کر رسید کرنا جاوی  
 دفعہ ہفتم جو کوئی اسامی ہاتھ رہی ہو اور اسکے لئے پیرہ سہری دن نہ ہو اگر ہلا پڑا ہو یا پیرہ جو کوئی اسامی ہاتھ رہی  
 اور حاصل کا بندہ کمری تو نمبر دار میں دیکھ کر یہ اسامی جان کر حاصل نہیں دیتی ہے تو ایک پاسری ہاتھ کے پاس  
 کے چواری لکھا کر اوس روپیہ کے نالش اوس سے کر دیوی۔ سرکاری ہے بیگا در یافت ہو کر قرضہ روڑیا ملے  
 اسے۔ روپیہ ہاتھ روڑیہ مقدمہ کا دلا یا جاوے گا۔

دفعہ ہشتم۔ جب نمبر دار ایک باری اس ریت سی حاصل کر لیا تو گانو کے ساری اسامیان ڈر جاویں گے  
 اور اسکے پیر کو لکھا اسے حاصل کر دیتی ہیں دیری یا سرت نہیں کر گئے  
 دفعہ نہم۔ آگے کو حاصل کے اوگر جسے میں سرکار ایسے ریت سی مد دیوی گے اور جس ریت سی کہ پیلے سرکاری مد دیوی  
 کہ چیرا سی تحصیل کا جا کر حاصل کے اوگر ابے کر دیتا تھا۔ آگے کو اس ریت سی مد دیتا تھا۔ پیلے جو کوئی نمبر دار اور پیر کوئی  
 کہ پیر بڑا جگر ابے اور سب سخت اور اوکھا ہی ہے۔ سو یہ اسکا انجان میں ہی۔ کیونکہ پچو ترہ روڑیا سار سرکاری اس  
 نوکر لکھا دیا ہے کہ حیرات نہیں دی ہے کہ کام کوئی نکر ہی اور پچو ترہ لکھا کر لیا

دفعہ دہم۔ جو کوئی اساتے دار ہو کر اوسکا ہل ٹوٹ جاوی تو نمبر دار اور پیر کو لکھا کہ اس کے رپورٹ پیر  
 سے لکھا کر اوس سے تحصیل میں کر دیوی اور دوسری اساتے کو گہرا کر اوس کے زمین اوس کے پیر کو لکھا کہ اس  
 اوس اساتے کے ذمہ رہا ہو دی وہ ہے سنی اساتے سے دلا دیوی۔ کہ پیر سی اوس اساتے کا حاصل گانو پیر کو لکھا  
 نہیں نوب اسی طرح دو چار اسامیوں کا حاصل ٹوٹ کر گانو پیر کو لکھا تو اوس کے بوجہ سے اور اسامیان بے ٹوٹ جاوے  
 اور پیر انت کو یہ ہو گیا کہ گانو پیر کو لکھا

دفعہ یار دہم۔ اسکے بابت ایک یرانت سنو۔ پانچ آدمی ایک ایک سن دہان لیکر اجہر سے مانٹکا دہان کو پہنچے  
 لئے۔ ایک سن ایک آدمی جو دہان تک کر کرٹا۔ سیاہ سرکاری جولا ڈھانڈا اوسنے دھکا بوجہ چار دن کے سر پر کر  
 دیا اور آگے کو چلے دیا۔ تہڑی دور جا کر ایک اور آدمی گر گیا۔ کیونکہ بوجہ گنا ہو گیا تھا تب اس مور کے سیاہ نے آگے  
 بوجہ ہے اون تینوں کے اوپر رکھ دیا۔ تہڑی دور تینوں اوسکو نہ اوٹھا سکے  
 دفعہ دوازدہم۔ اسٹیشن انتہہ ہے کہ جطرح کہ اوس ایک آدمی کے بوجہ کے رکھنے سی ہاتھ سب آدمی تنک گئے  
 اس طرح ٹوٹے ہوئے اسامیوں کے ٹوٹ گانو پیر کو لکھا سے گانو پیر کو لکھا

دفعہ ستر دہم۔ کوئی کوئی سو کر کہہ میں کہتے ہیں کہ سنے قرض لے کر روپیہ سرکاری حاصل کا پیر اور اوس میں اپنی ٹراکی  
 جانتی ہیں۔ سو یہ ایک آدمی کے سو کر کا ہے۔ جطرح کہ روپیہ لینے میں کوشش کر رہی ہے اوس طرح ٹوٹے اسامیوں کے  
 زمین روٹھوا لے تو کہ ہے کہ روپیہ قرض لیا پڑتا ہے اور جو روپیہ کہ قرض لیا جاتا ہے وہ پیر پار ہے دیا پڑتا ہے اور  
 پیر دار رہا۔ اسلئے نمبر دار اور پیر کو لکھا کہ چاہئے کہ ٹوٹے ہوئے اسامیوں کے زمین دوسری اسامیوں کو سرکاری حاصل  
 ٹوٹے ہوئے دیوی



# مکرہ اور اجمیر کے بولیاں جو اکثر عام بولچال و عداالتوں میں لی جاتی ہیں

تمام ضلع اجمیر میں مارواڑی بولے قدیم سی بولے جاتے تھے اور خاص اجمیر اور دیہات کی زبان میں صرف سخیل اور غیر صاف بولنے کا تفاوت ہی درندہ کوئی دوسری زبان نہیں۔ اور جو مادہ لکھ اور بادور کے علاقہ کی میرواڑی نام سے اب مشہور ہو رہا ہے اور اجمیر میں مارواڑی نام سی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ سابقہ زمانہ میں باشندگان مکرہ اور اجمیر کے باہم آمد رفت مدت سی بالکل ایسے نہیں تھے جیسے کہ اب ہی اور قاعدہ کے بات ہی کہ دیہات بولے بہ نسبت شہر کے سخیل اور غیر صاف ہوتے ہیں اور ہانکے اور بے زیادہ روز بروز خراب ہوتے گئے اور چونکہ وہ قلعہ قندراگانہ مکرہ میروارڑہ کے نام سی نام بولا جاتا ہے لہذا ہانکے بولے کا یہ ملک کی نام پر میرواڑی نام رکھا گیا اگر کوئی خاص تخت مکرہ والوں کے زبان زد پایا جاتا تو مقام تعجب نہیں ہے کہ تمام جہان کا یہ سی دستور ہے کہ تعجب اور دیہات کے بولیوں میں کیے قدر تمیز ہوتے ہے۔ مگر اس وجہ سے وہ جداگانہ بولے نہیں قرار دیجاسکتے ہیں۔ یہ زبان مکمل نہیں ہے جیسے کہ سنسکرت انگریزی عربی زبان ہے۔ لیکن تاہم ہزار ہا لغت و نام روزمرہ کے بول چال کے لئے موجود ہیں چونکہ ہمارا یہ مطلب ہے کہ حکام دیسے اور یورپین نووارد کو الفاظ مستعمل مخصوص متعلقہ ذراعت کو اگلی لکھنا ایک مختصر و گہری روایہ درناتے ہیں اور دراصل صحت اسرار کے ناگزیری میں یہ مارواڑی لغت کو لکھتے ہیں اور ترجمہ اور دو میں تحریر کرتے ہیں بعض مخصوص رواج یہاں کے ہیں جو ان کے لہجہ میں داخل ہیں مثلاً حرف شین یا سین کو ہمیشہ ہا کے ساتھ تبدیل کر کے بولتے ہیں جیسے کہ کشن پورہ کو کہن پورہ شاملات کو مالات سالہ کو مالہ سرسون کو سرون۔ اور حرف نہ جھلنے کا ہے وہ آخر کلمہ اثبات پر لاتے ہیں جیسے کہ کہنے نے سوال کیا کہ گہاس ہے تو اس کا جواب بھی ہو گا کہ دچہ نہ یعنی ہے لفظ ہے چہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کے مثال میں تحریر ہوا۔ چونکہ ہندوستان میں ہر ایک قطعہ ملک میں ایک نئی زبان ہے اور اس کے ساتھ حروف تحریر سے بے جداگانہ ہیں لہذا راجپوتانہ میں مارواڑی زبان کے ساتھ مارواڑی اکثر ہیں کہ جنہیں خط کتابت حساب و دفتر سب تحریرات لکھے جاتے ہیں۔ ہر چند کہ مکرہ صد ہا سال سے قزاقی میں مشہور خلا تا ہے جہاں باہر کے آدمیوں کے آمد رفت بہت کم تھے اور باشندگان وہاں کے قریب و شیعہ کے ہو گئے تھے لکن زبان اور حروف مارواڑی جو کے زمانہ میں وہاں پہلے سے جاری تھے بدستور چلے آئی جو اب تک جاری ہیں جس طرح کہ ہر قسم کے ہندی حروف ہندوستان میں سنسکرت حروف سی لکھے ہیں ایسے طرح سنسکرت سی یہ مارواڑی حروف سے ایجاد ہوئی ہیں جو کل اکثر میں دراصل اعراب ان اکثر وں میں موقوف ہوئی۔ مگر اب رسم اعراب لکھنے کے بہت کم ہو گئے ہیں اس وجہ سے اکثر بڑی سنی میں کچھ وقت پیش آتے ہیں اور بیاعت مبادرہ کارروائے ہوتے ہیں



[illegible]



[illegible]



فہرست اوان وہیات کے خیمین آبادیان جدانام سی مشہورمین

نحیل اجمہر میں عوام دیہات کے آبادی ایک کھائی تھی۔ الا تحصیل ساو اور ماڈلہ میں ایسے گاؤں بہت کم ہیں کہ جن کے  
آبادی ایک کھائی تھی۔ اس کے وجہ یہ ہے کہ کوستانی دیہات میں اراضیات متفرق واقع ہوتے ہیں۔ اگر زمیندار ایک کھائی  
پر دو یا تین روڑ گھسٹوں پر جانے اور انے میں ایک سو صد چاہیے اور پھار کے اور ترائی اور چرامی کے کلیف  
روڑ مرہ مزید برآں کہات کا لیجانا نہایت دشوار۔ اس واسطے اپنی اپنی گھسٹوں کے سر پر اپنے ٹٹری پر گھسٹوں پر  
اور بھان دو تین گھسٹوں پر جانے ہیں وہ آبادی بارڈر نام سے پوئے جاتے ہے۔ ایسے بارڈر صد ہا واقع ہیں۔ لیکن جن میں  
گھر آباد ہیں اور ان کا نام قریب و جوار میں مشہور ہے وہ اس فہرست میں لکھے جاتے ہیں فقیر محمد علی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



فہرست اول وں دیہات کی کہ جنکے نام بے معنی ہیں

[illegible]

فہرست اول و قیمت کے حکماً تلفظ اب خراب ہو گیا

[illegible]

و افسوس رہے کہ اکثر لوگوں کے نام ہر ایک میں دو لفظ سے مشترک ہوتے ہیں ایک تو اولاد و گھرانہ و خیمہ کے نام سے -  
دوم خاص آبادی کے نام سے - آبادی کے نام ہر ایک ملک میں جدا جدا ہیں  
اس نسل میں جس قدر نام سے کہ آبادی بوسے جلاتے ہیں وہ بہت ہیں

ماریہ دارہ واس بائیں انگیرہ گدوہ پورہ کوٹ گلوہہ شیشہ شیکرہ  
 باریہوہ بدوہہ راجا دوسر منگیا دوسر دولت پورہ کوٹ گرانڈہ گلوہہ چنڈا یاں سادہ ہیکر گرانڈہ

مگر نگری آباد  
مگر شہر مگر نیرنگ

# فہرست اول دیہات کی کہ جنہیں سی بعد بندوبست کی جدا گانہ مقرر کی گئی

صفحہ ۹۹

بندوبست قانون نے مین بموجب برائی حدود کے ایک بڑی علاقہ مین اصلے گانہ حدبست کی گیا تھا اور جو اضافہ ضعات او  
تھے وہ درمیان اسکے گیر لئے تھے لیکن زمینداران فی رفتہ رفتہ اس بات کو ناپسند کیا اور جدا جدا گانہ تجزیہ مجدد  
ہونے کے درخواست کرتی چنانچہ دیو دیش صاحب دیشی کمشنر اور شریل صاحب قہتم بندوبست فی ایسی گانہ  
کردی۔ اور کچھ گانہ ترسیم بندوبست حال مین عمدہ حدبست کر گئے۔ اور قسط بندی مین جدا نام اسکے لئے گئے اور  
نمبر شمار جدا گانہ ہوا۔ چون کہ ایسی گانہ نسبت ہی اور واسطے تہ آمیزہ کے ایکجا تفصیل کے لئے مقرر ہوئے ہوں  
تہی لہذا حسب ذیل تحریر کر رہا ہوں

نمبر شمار	نام دیہات	کفایت	نمبر شمار	نام دیہات	کفایت
۱	فصلیہ جنگل اجیر	کے آئے یورہ کاٹورہ لواری درگور	۱۱	راسر	روکن بلوہ کسیر پورہ کھیان پورہ پلے پورہ
۲	گنڈوانہ راجگڑھ	بوہول لاٹورہ برکیادہ آکسے	۱۲	راجپورہ	دراپورہ جھونٹ پورہ
۳	راسر	بھیران بھگوت پورہ	۱۳	راجپورہ	سرادہ شیلو پورہ
۴	اجیر	بیجے بنوہر	۱۴	راسر	سرگیر جھانورہ گانا کیر کوٹے سرتن پورہ بانورہ جھانورہ
۵	راجگڑھ	راجپورہ	۱۵	گنڈوانہ	گنڈوانہ گوریا داسر
۶	اجیر	جھیان دولت پورہ	۱۶	راسر	گنڈوانہ اساپورہ
۷	راجگڑھ	راجپورہ	۱۷	راجپورہ	لوہرہ موہرہ
۸	راجگڑھ	راجپورہ	۱۸	گنڈوانہ	گنڈوانہ پرمپورہ
۹	راجگڑھ	راجپورہ	۱۹	راجپورہ	راجپورہ پرمپورہ
۱۰	راجگڑھ	راجپورہ			

ردیف	نام و بیات	کیفیت	ردیف	نام و بیات	کیفیت
۳۰	راسر نیپول	مجموعه سوخته	۳۹	سیاور سونیان	ماتی پوره کبره
۳۱	راجلده جواد	باره پتر	۴۰	"	فتخلده رزل مالک
۳۲	"	فانگلا	۴۱	"	کال کاکس
۳۳	راسر بناب	راپوره	۴۲	"	اسر توره غار پوره
۳۴	راشکر	نیلا سلور	۴۳	"	کالیاد اسر
۳۵	مخمل نادر	جیت پوره	۴۴	"	کابرا
۳۶	"	بنایان	۴۵	"	کوپرا
۳۷	"	بچر نیل	۴۶	"	بوسه سالر باره
۳۸	"	بلاد	۴۷	"	بازر کینا باره
۳۹	"	بنایا	۴۸	"	بازر کینا باره
۴۰	"	بیاد زار	۴۹	"	بازر کینا باره
۴۱	"	تیکرانه	۵۰	"	بازر کینا باره
۴۲	"	جالی اول	۵۱	"	بازر کینا باره
۴۳	"	دولت پوره	۵۲	"	بازر کینا باره
۴۴	"	دولت پوره	۵۳	"	بازر کینا باره
۴۵	"	دولت پوره	۵۴	"	بازر کینا باره
۴۶	"	دولت پوره	۵۵	"	بازر کینا باره
۴۷	"	دولت پوره	۵۶	"	بازر کینا باره
۴۸	"	دولت پوره	۵۷	"	بازر کینا باره
۴۹	"	دولت پوره	۵۸	"	بازر کینا باره
۵۰	"	دولت پوره	۵۹	"	بازر کینا باره
۵۱	"	دولت پوره	۶۰	"	بازر کینا باره
۵۲	"	دولت پوره	۶۱	"	بازر کینا باره
۵۳	"	دولت پوره	۶۲	"	بازر کینا باره
۵۴	"	دولت پوره	۶۳	"	بازر کینا باره
۵۵	"	دولت پوره	۶۴	"	بازر کینا باره
۵۶	"	دولت پوره	۶۵	"	بازر کینا باره

نمبر	نام و مہیات	کیفیت	گوشوارہ
۵۷	چانگ	سانی دم	کشیست
۵۸	شالگدہ	ریشہ و گھانا	اجمیر
۵۹	چانگ	چانگ	بیاد
۶۰	شالگدہ	سبل پورہ	مادوگدہ
۶۱	شالگدہ	اکبڑہ	نیران
۶۲	بار	اسپرہ	تقداد کل دیہات ضلع بمقابله سابق و حال
۶۳	جسوت پورہ	بارہ پیرا	اجمیر
۶۴	جیت گدہ	امیہ پورہ	بیاد
۶۵	دونگہ پورہ	جنگ پورہ	مادوگدہ
۶۶	شیخہ واسر	فتیرہ شرف نیا	نیران
۶۷	کھنڈ پورہ	دو پورہ	اجمیر
۶۸	بیتون	دو پورہ	بیاد
۶۹	مانگدہ	پتیا پورہ	مادوگدہ
۷۰	خیل و گدہ	رامان	نیران
۷۱	پارسی	بالا جارب	اجمیر
۷۲	دہوڑ پورہ	روڑ پورہ	بیاد
۷۳	پالردن	ابھیل پورہ	مادوگدہ
۷۴	نیران	سید پورہ	نیران
۷۵	دہوڑ پورہ	ادو پورہ	اجمیر
۷۶	سبل پورہ	اسپرہ	بیاد

# ذکر اول دیہات کا کہ جنکے حدت جدا ہیں بلکہ اور سی گانو میں شامل ہیں

واضح ہو کہ اس ضلع میں عموماً دیہات ایسی ہیں کہ جنکے حدود دیر و نئے جدا جدا ہوتے کسی دوسری کے باہم مخلو و ملتے ہیں لیکن بعضی دیہات اس قسم کے ہیں کہ تحصیل اجپور میں واقع ہیں کہ حد بندی اونسکے شامل دوسری گانو کے ساتھ ہے صورت جب واقع ہوتے ہیں کہ کچھ گانو کے رقبہ میں جب اور گانو آباد ہوتا ہے کہ اس صورت میں کہیت باہم مخلو و ملتے ہیں ایسے گانو جہر کہ ضلع ہذا میں واقع ہیں فہرست اونسکے ذیل میں لکھے جاتے ہیں تحصیل ناگدہ میں کوئی گانو نہیں ہے

## تحصل اجپور

نام گانو جنکے حدت ہوا	برکیا داس	الہری	راجندر	راجندر
-----------------------	-----------	-------	--------	--------

## تحصل نیانگر

نام گانو جنکے حدت ہوا	کیفیت	نام گانو جنکے حدت ہوا	کیفیت	نام گانو جنکے حدت ہوا	کیفیت
۱	بیانگر	۱۲	بیانگر	۱۳	بیانگر
۲	بھوٹا	۱۳	کالیان	۱۴	کالیان
۳	فتح گدہ	۱۴	بازرہ شامان	۱۵	چانگ
۴	ہمت پور	۱۵	چانگ	۱۶	بیانگر
۵	بیانگر	۱۶	کوتہ	۱۷	چانگ
۶	بیانگر	۱۷	چانگ	۱۸	چانگ
۷	بیانگر	۱۸	چانگ	۱۹	چانگ
۸	بیانگر	۱۹	چانگ	۲۰	چانگ
۹	بیانگر	۲۰	چانگ	۲۱	چانگ
۱۰	بیانگر	۲۱	چانگ	۲۲	چانگ
۱۱	بیانگر	۲۲	چانگ	۲۳	چانگ

نقشه خنج مجوزه حال عین المال معیه رقوم سوامی تحصیل و اراکل ضلح حمیر

[illegible]



[illegible]





[illegible]

کیونکہ بابت پرکھنے پر گرو مریں

گوشوارہ حج اؤن ویسات کا جنگا قصل اور لوگ لیتی ہیں

شماره	نام	تاریخ	محل	ملاحظات
۱	احمد	۱۳۰۰	تهران	...
۲	...	...	...	...
۳	...	...	...	...
۴	...	...	...	...
۵	...	...	...	...
۶	...	...	...	...
۷	...	...	...	...
۸	...	...	...	...
۹	...	...	...	...
۱۰	...	...	...	...
۱۱	...	...	...	...
۱۲	...	...	...	...
۱۳	...	...	...	...
۱۴	...	...	...	...
۱۵	...	...	...	...
۱۶	...	...	...	...
۱۷	...	...	...	...
۱۸	...	...	...	...
۱۹	...	...	...	...
۲۰	...	...	...	...

[illegible]

۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳
۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵
۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶
۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷
۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸
۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹
۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱
۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲
۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴
۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶
۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷
۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸
۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰

جستار پرتہ سابق و حال ہر قسم حکم و ارضاع احمدیہ

[illegible]

دفعہ ۱۰۶: نقشہ فیصدی اقامت اراضی ملکی ہستی

[illegible][illegible]

نقشه اوسط وصول شده پنج ساله کل ضلع

وقف ۱۰۵

[illegible]

دفعه ۱۰ نقش تعداد مکان و کاشتکاران اراضی زیر کاشت مکان و کاشتکاران اتحادیه و کاشتکاران

[illegible]



[illegible]

دفعہ ۱۰۹ گوشوارہ اراضیات مرہونہ و مہینہ محلہ اتحاد زرین و شمن

[illegible]



دفعہ ۱۱۰ نقشہ زرخنامہ اجناس تحصیل احمدیہ سالہ

[illegible]

یہ کتاب فیصلہ کی ہے جس میں تمام لوگ جان کوئی اس کو اور قیمت بیکار فریج روپیہ بیکار کے رہی ہے

فہرست اراضی غرقہ بالاب ہاشمی تحصیل پانچ نور

شماره	نمبر کتاب	نام حکم	نام موضع	تقدیر و اثر	کیفیت	نمبر کتاب	نام حکم	نام موضع	تقدیر و اثر	کیفیت
۱	۳	بیادور	امرویه	لحمه ایکه		۱۱	۶۰۲	بیادور	رامپور	لحمه ایکه
۲	۲۷	بلا	بلا	بلا		۱۳	۱۰۷	بلا	رامپور	بلا
۳	۳۸	بلا	بلا	بلا		۱۴	۱۱۳	بلا	رامپور	بلا
۴	۳۹	بلا	بلا	بلا		۱۵	۱۱۷	بلا	رامپور	بلا
۵	۴۲	بلا	بلا	بلا		۱۶	۱۲۲	بلا	رامپور	بلا
۶	۴۷	بلا	بلا	بلا		۱۷	۱۳۸	بلا	رامپور	بلا
۷	۷۲	بلا	بلا	بلا		۱۸	۱۴۰	بلا	رامپور	بلا
۸	۷۷	بلا	بلا	بلا		۱۹	۱۴۹	بلا	رامپور	بلا
۹	۸۳	بلا	بلا	بلا		۲۰	۱۷۴	بلا	رامپور	بلا

نمبر شمار	نمبر کتاب	نام چک	نام فروش	تعداد اوراق	بجای دیگر	کیفیت
۲۱	۱۷۷	بیادور	کلان کاشی	دو ایکتر	غیر ممکن بین راج	۲۷
۲۲	۱۸۸	کلیه و بند	دو ایکتر	بشرح صدر	بشرح صدر	۲۸
۲۳	۲۰۵	کوبند پور	دو ایکتر	بشرح صدر	بشرح صدر	۲۹
۲۴	۲۰۶	کوبان	دو ایکتر	بشرح صدر	بشرح صدر	۳۰
۲۵	۲۰۹	لا سیر	دو ایکتر	بشرح صدر	بشرح صدر	۳۱
۲۶	۲۱۷	ساقی اول	دو ایکتر	بشرح صدر	بشرح صدر	۳۲

### چکله چانک

نمبر شمار	نمبر کتاب	نام چک	نام فروش	تعداد اوراق	بجای دیگر	کیفیت
۲۷	۲۱۵	چانک	ساقی	دو ایکتر	غیر ممکن بین راج	۳۳
۲۸				دو ایکتر	بشرح صدر	۳۴
۲۹				دو ایکتر	قابلیت بین راج	۳۵

### چکله شام لده

نمبر شمار	نمبر کتاب	نام چک	نام فروش	تعداد اوراق	بجای دیگر	کیفیت
۱	۱۳	شام لده	بارینا	دو ایکتر	غیر ممکن بین راج	۳۶
۲	۳۰	بیارینا	دو ایکتر	غیر ممکن	قابلیت	۳۷
۳	۳۱	بارینا	دو ایکتر	غیر ممکن بین راج	قابلیت	۳۸
۴	۳۲	بیارینا	دو ایکتر	غیر ممکن	قابلیت	۳۹

و فیه ۱۱۲ - نقشه حالات حکیم و اربستسم اراضی تعداد چاهات و غیره بمقابلہ سابق حال

باب اول بابت رقبہ۔ واسطے تشخیص جمع کی حساب الیکڑ

نمبر شمار	نام پیکر	نمبر شمار	نام پیکر	نمبر شمار	نام پیکر	نمبر شمار	نام پیکر	نمبر شمار	نام پیکر
۱	سابقہ	۲	سابقہ	۳	سابقہ	۴	سابقہ	۵	سابقہ
۶	سابقہ	۷	سابقہ	۸	سابقہ	۹	سابقہ	۱۰	سابقہ
۱۱	سابقہ	۱۲	سابقہ	۱۳	سابقہ	۱۴	سابقہ	۱۵	سابقہ
۱۶	سابقہ	۱۷	سابقہ	۱۸	سابقہ	۱۹	سابقہ	۲۰	سابقہ
۲۱	سابقہ	۲۲	سابقہ	۲۳	سابقہ	۲۴	سابقہ	۲۵	سابقہ
۲۶	سابقہ	۲۷	سابقہ	۲۸	سابقہ	۲۹	سابقہ	۳۰	سابقہ
۳۱	سابقہ	۳۲	سابقہ	۳۳	سابقہ	۳۴	سابقہ	۳۵	سابقہ
۳۶	سابقہ	۳۷	سابقہ	۳۸	سابقہ	۳۹	سابقہ	۴۰	سابقہ
۴۱	سابقہ	۴۲	سابقہ	۴۳	سابقہ	۴۴	سابقہ	۴۵	سابقہ
۴۶	سابقہ	۴۷	سابقہ	۴۸	سابقہ	۴۹	سابقہ	۵۰	سابقہ
۵۱	سابقہ	۵۲	سابقہ	۵۳	سابقہ	۵۴	سابقہ	۵۵	سابقہ
۵۶	سابقہ	۵۷	سابقہ	۵۸	سابقہ	۵۹	سابقہ	۶۰	سابقہ
۶۱	سابقہ	۶۲	سابقہ	۶۳	سابقہ	۶۴	سابقہ	۶۵	سابقہ
۶۶	سابقہ	۶۷	سابقہ	۶۸	سابقہ	۶۹	سابقہ	۷۰	سابقہ
۷۱	سابقہ	۷۲	سابقہ	۷۳	سابقہ	۷۴	سابقہ	۷۵	سابقہ
۷۶	سابقہ	۷۷	سابقہ	۷۸	سابقہ	۷۹	سابقہ	۸۰	سابقہ
۸۱	سابقہ	۸۲	سابقہ	۸۳	سابقہ	۸۴	سابقہ	۸۵	سابقہ
۸۶	سابقہ	۸۷	سابقہ	۸۸	سابقہ	۸۹	سابقہ	۹۰	سابقہ
۹۱	سابقہ	۹۲	سابقہ	۹۳	سابقہ	۹۴	سابقہ	۹۵	سابقہ
۹۶	سابقہ	۹۷	سابقہ	۹۸	سابقہ	۹۹	سابقہ	۱۰۰	سابقہ

P42

ردیف	نام و نام خانوادگی	تاریخ تولد	تاریخ وفات	دوره	محل تولد	محل وفات	علت وفات	توضیحات
۱	محمد علی	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱	تهران	تهران	بیماری	
۲	علی محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱	تهران	تهران	بیماری	
۳	علی محمد	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱	تهران	تهران	بیماری	
۴	علی محمد	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱	تهران	تهران	بیماری	
۵	علی محمد	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱	تهران	تهران	بیماری	
۶	علی محمد	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱	تهران	تهران	بیماری	
۷	علی محمد	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱	تهران	تهران	بیماری	
۸	علی محمد	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱	تهران	تهران	بیماری	
۹	علی محمد	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۰	علی محمد	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۱	علی محمد	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۲	علی محمد	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۳	علی محمد	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۴	علی محمد	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۵	علی محمد	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۶	علی محمد	۱۳۱۶	۱۳۱۷	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۷	علی محمد	۱۳۱۷	۱۳۱۸	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۸	علی محمد	۱۳۱۸	۱۳۱۹	۱	تهران	تهران	بیماری	
۱۹	علی محمد	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱	تهران	تهران	بیماری	
۲۰	علی محمد	۱۳۲۰	۱۳۲۱	۱	تهران	تهران	بیماری	

[illegible]

باب دوم حیثیت و سیات حلقہ کے

[illegible]



# گوشوارہ خالص لدنی سرکار بموجب ثبت و توثیق حال

شمار	بیمار	تعداد روز	کیفیت
۱	مال کہ اندک	۱۰	بیمہ اصل اند نہ ہی رقوم سوائی اسکے علاوہ ہی اور مدد سامعین یافتنی جاگیر داران اور شہکاران
۲	نذرانہ اسرار داران	۱۰	
۳	نذرانہ بہویمان	۱۰	
۴	چار حصہ معاوضہ شدہ	۱۰	
۵	یاغات کوشا	۱۰	
۶	بیمہ	۱۰	

قطعا تاریخ طبایع نتایج فکر سیاحتی عدیم لکھنؤ و شیراز و بھارت و غیرہ و سونچن و فہم کا نوڈ مالک مطبع

پندت مہاراج کرشن عالمی گروا فی حقیقت سمندر کو کیا کر رہیں یہ کیا دکل کہ مدین قیاری جسکے جسم شامفت گردید یہ روح الہی قمر فی ابد یہ	جس نے کی تابیت یا رنج و اندھیری قتل حکمرانی سے موقعہ ہر یک غریب تاجر اندک فلو جو تہیں لٹ اور ہر برہمن ستا نین کی باہر اران خیر وہ طبع ثانی و ثالث مستخرجوں راجمہ بکرا جیت یعنی	کس تلبش جو کس تہہ کی آہ جکو جب شاد فرمایا برائی جہاں آہ مر جو کس ہو کر دست کش سال طبع کی خاطر سونچن ہر سائے طبع کی خاطر سونچن ہر	آخرین صد آفرین ہمت پہن اش پنے او دم ہری جو و حنفی انقیاد حکم میں او نہ مطلق کی طلب مدد سوارہ سرج سپر نادر و مدد سوارہ سرج سپر
جب جو چلی خستہ تواریخ	یہ پڑھنی سے نہ جکے کھڑک	لکھا یہ قمر نے دل لگا کے	تاریخ اجری قریب اسیر
یہ خستہ تاریخ اجری	کیا پو یہ میدان فکر میں خستہ	تو دی باقی غیب نے یہ ندا	کہ تاریخ سے عام کی فیض